

مجموعه دانش و آموختن

۱۷۸۴

Handwritten text at the top left corner.

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U63989

Handwritten text on the left side, possibly a name or title.

Handwritten text at the top of the page, including the year 1989.



جناب منشی محمد نعینجا بھٹو

5 SEP 1989

جناب مہدیج قوم سے افغان یوسف زئی مگر شریف

ہیں اصل اسلان کی ولایت افغانستان

مگر محمد شاہ جہان بادشاہ سے از روز بہار شہر

مراد آباد جو نام سے سلطان مراد ابن شاہ جہان

بدا ہے اس شہر کے متوطن اور وہاں سے یہ

بزرگ ان کے سلاطین و ملی سے لیکر تاسلا

وزیر او وہ جاگیر دار و مختار ہے حضرت نے

سرکار انگریزی ملک پنجاب سرحد افغانستان

میں

منہ سے ہنسنے کا حال ریاست میں در نام اور مرتب سے روزگار
 پیش قرار کیا ہزاروں روپیہ نعام اور اکثر ہندو کارگزاری پائین و ترقی اور غیر خواہی ہو
 تحسین اور حکام گورنمنٹ برٹش ہے بعد روزگار انگریزی سے استفادہ کیا گیا ہے
 والی گورنمنٹ ملک بنگال اور بین ممتاز ہے اور ذاتی لیاقت اور رسائی اور تدریس و سرپرستی
 کے شکل کاروبار میں تا حکمہ عالیہ گورنری اعلیٰ ہند فتحیاب ہے اور ہر جگہ سے
 خود متحرک وزیر کار کیا اور شہ ۱۸۶۷ء سے حسب لطلب والی ملک کے جو دیپو میں
 اگر نائب دیوان ریاست مقرر ہوے ہر کہ وہ اون کی حسن سلوک اور
 خوش وضعی کا مدح ہے حکام انگریزی اور سر عیار ارجہ صاحب بہادر والی
 ماڑو ابھی بہت عزت و عنایت کرتے ہیں اکثر اعلیٰ اعلیٰ حکام انگریزی سے
 تاجناب ویسے و گورنر جنرل بہادر ہند حال اور نوابان عالی شان اور
 راجگان و مہاراجگان والی ملک سے ملاقات ہے اور ب تعظیم و تکریم
 سے پیش آتے ہیں۔ سن چالس سے متجاوز ہو چلا قدر و قامت تائب
 اعضا خط و خال چہرہ مہرہ و جاہت خداداد اور سیرت صورت ہی دم ہائے
 اور بے شبہ جوان رعناہین فکر سلیم طبع مستقیم ذہن رسا طبیعت
 میں او بیچ اور ذکا طینت پاک دل صاف ہر بات میں انداز یاروں کے یار
 مزاج میں انکسار شاطر بے رنج خلیق متواضع بامروت رقیق القلب با اوقات
 کریم النفس عالی بہت جہان آشنا خوش پوش خوش وضع لطیف طریف
 اور بڑے آن بان کے یک رنگ شخص ہیں۔ اونکے محامد اور کارنامہ قابل اسکے
 ہیں کہ بطور یادگار و سوانح عمری لکھے جاوین اکثر کینیٹی اور انجمن علمی غیر واقع ہندوستان
 کے ممبر بھی ہیں اور رے صواب اونکی سر معاملہ میں بر جستا اور عمدہ ہے
 جفاکش اور محنتی حد درجہ حتی الوسع اوقات عزیز کی سب سے زیادہ قدر کرتے
 ہیں اور اکثر وقت آپکا بعد فراغ امور منصبی کے ہمیشہ تحریر یا مطالعہ کتب میں

صرف ہوتا ہے مگر تہ سے تاجمہن ویشا اور او شملہ سے تاریخ دیوان و راجہ تاجریا
ہند ہی کی ہے علوم متعارفہ عربی و فارسی گہرین تحصیل کیے تحریرت اور راجہ
سے معاملہ نویسی قلم برداشتہ و راجہ دو ٹوٹر مقصدی کم دیکھی ہے علم نجوم و جفر و
تاریخ و علم موسیقی و تصوف وغیرہ صرف مطالعہ کتب و ذور طبیعت سے حاصل
کیا اور تاریخ البلاد و نواسے غریب تاریخ میں ورنہ صنم و غنچہ راگ فن موسیقی
ہند میں اور ظل ناصر علی علم جفر میں آپ کی عمدہ تالیفات سے قابل یادگار ہے
اور یہ سب نام تاریخی ہیں اور اب ایک نظم کتاب کئی ہزار شعر کی اور ایک عجیب نسخہ
علم تسخیر بزم کا زیر تالیف ہے اس عجوبہ علم و عمل میں ہی آپ کو خوب دستگاہ
ہے علاوہ ان کمالات صوری کے خداداد سعادت بھی حاصل ہے یعنی
بقولے دل پیار و دست بکار۔ نماز روزہ کی پابندی اور چلہ زکوٰۃ و
علیات کا شوق بھی جلا جاتا ہے چنانچہ میں اسمائے باری تعالیٰ سے ایک بار
شب قدر دیکھی اور کئی بار زیارت حرمین شریفین و کربلائے معلیٰ اور حضرت خواجہ
سعید الدین چشتی اور صحابہ کرام اور جناب علی مرتضیٰ و امامین جنین علیہم السلام اور
کئی بار رویت و زیارت حضرت رحمۃ اللعالمین جناب سات آبا محمد صلعم سے بھی
بعالم روایے صادقہ مشرف ہوئے بلکہ دو بار حضور صلعم کے ساتھ جماعت
میں نماز پڑھی کلامہ کلام آنکہ حدیث ہت و کارش اعجاز ہت ہر مہر انجواب نماید
جمال نورانی پد با اینہمہ کثرت اشغال و قدر اوقات عزیز کے شعر و سخن سے ذوق
سے آپ کو ملک الشعراء ہند حضرت نجم الدولہ نواب مرزا اسد اللہ خاں صاحب
بہادر غالب دہلوی سے تلمذ حاصل ہے اور صاحب دیوان ہیں اکثر اردو
فسر ماتے ہیں مدتوں کلام و کشش آپ کا طرہ اخبارات ہند ہوتا ہے اور اس وقت
جس کا تاریخی نام اسم ہسمی ضابطہ عشق ہے نے انداز کا واسوخت اور ہے
نسالاجیکت کی چوچلا اور سی تلاش و سس اشکارا ہوا و کلام ہرل عزیز نشی نمونہ از ہوا

۱۷۸۱

دوستِ رعنا
تہیہ عشق

عشق ہو تو تائین ہی دل انسان بڑا کی جو اس عشق و نسو را کہ ہر چیز میں راہ	کو سدا دل ہی کہی عشق سے جو میل کو پناہ عشق کا سلطان نزل آہی ہر انا اللہ
عشق صبا و سہم کہ اور شوق پر زور ہے عشق کا دام ہلا ٹا نزل سے کھینچے	
تو کہو یہ بچہ کبھی خضر کریں لاکھ شہنا عاشق تیار آتش کو ان کبھی سے لے وریا	آقلم عشق کا ہی کس نے کنارہ دیکھا آشنا خوب گئے اور غلام بیٹرا
عشق کی فوج کا گراس میں گذارا ہوتا تو کہو یہ بچہ کبھی خضر کریں لاکھ شہنا	
عشق کی فوج کی جو میں دم کو ملا دلاؤ تا نہا کہیں نہا لہر نام کو ملا دینا ہے	برق و ش فرین بسنی کو جلا دیتا ہے جلوہ خورشید کا زور میں دکھا دیتا ہے
عشق کی فوج کو فدا ایک شہرہ اسکا تو کہو یہ بچہ کبھی خضر کریں لاکھ شہنا	
عشق کی فوج کو فدا ایک شہرہ اسکا تو کہو یہ بچہ کبھی خضر کریں لاکھ شہنا	اڑو اور کیے تو ہو جاے وہین کام تمام اسکا آغاز ہے انسان کا جو ہر انعام
فون سیماں و عم سے ہر عشق نظر ہے خاک کا غدا تو نظر ہے کہے کاٹا بن جا	

کاو دریا میں نظر آتا ہے جس طرح ہنوز	سوج ہو کسی غم میں یہ عالم ہے
کھٹکس خیزو در شرق کی آتی ہے نظر	کبھی ملو فان کبھی جاتا ہے سر سے گون
ہوں جو کم طرف نہائیں ہی باقی عشاق	
سماں دریا دل کر دے گی کو ہو استغراق	
بغیر راستے ہی پہاڑ کر ڈالا ہے	سہم کا لاس میں غلام کو اثر ڈالا ہے
اشک فیضان کو بنا اسٹیج ٹھکانا ہے	کجا رنگ میں آتش کا شہر ڈالا ہے
سینہ کی کار شہا اور اثر نہ تھا ایسی	
درد نہ ہے کوئی ایسا ان کا کلی تمہیں	
جانشینی قند میں شیرینی کی دکھانا ہے	اور کسی زہر ہلاک شکر گونا ہے
گہ رنگ میں نگین شور یہ بھانا ہے	والفہ سے بچنے پر اک عزیزان درانا ہے
شک میں عطر میں گل تین کر دتا ہے	
بچے خنجر کبھی عاشق کا اثر ہے	
راگ میں گاہ دکھا جاتا ہے سحر تاثیر	زبان کو رام میں گاہ کبھی کرتا ہے آبر
طوق عاشق کو گھمے گا کبھی پامین زنجیر	ترک پتھوں کا کبھی کرتا ہے قاتل پتھر
گاہ صورت کبھی سیرت میں نہ در آتا ہے	
دل عشاق کو ہر طور سے لے جاتا ہے	
مہر بنتا ہے کبھی پیرخ پیگم ماہ تمام	گاہ ثابت ہی کبھی اثر سیرت نام
ککشان گاہ کبھی عقد شریا خود کام	شب کبھی اردو کبھی گاہ سحر گاہ بنے شام
طالع وصل میں ہو جا قرآن السعدین	
ہو کبھی زانیچہ جس پر میں شکل بخشین	
عالم اشوب میں اس عشق کی اسرار زندان	جا پتا ہوں کہ گردن چاہ کا احوال عیان
تاکہ اس عشق کا گاہ ہر پردہ ان	دل یہ کہتا ہے کہ عشق عیان ہے بیان

<p>۱۱</p> <p>ابنہ اور موم ہے انجام کو برابری ہے شادی مرگ اسی عشق میں دلنوا ہی ہے</p>	
<p>خواب راحت سے یہ پہن جگانا ہی فرو خون دل دیدہ عاشق سے بہا ہے فرور</p>	<p>شہنڈی سینوں کو یہ دل سو جلاتا ہے فرور چاہ میں چاہ فرشتو کو جگاتا ہے فرور</p>
<p>۱۲</p> <p>زندہ مرد کیو کرے معجز عیسے دکھلاے مردہ زندے کو کرے پیراوسو اچھا فرماے</p>	
<p>دام میں لاتا ہی یہ طائر دل کو دم میں ملک لکرتا تیرا ج یہ فرط غم میں</p>	<p>اسی آخر کو زوال آتا ہے جاہ و جہ میں سنگ ناموس کو چھوڑا ہے کہیں آدم میں</p>
<p>۱۳</p> <p>اس سے برتر نہیں دنیا میں کوئی بیماری الا علاج سے سیما ہی سین ہن عاری</p>	
<p>عشق یادو کہ ہے سحر و لاسم و نیرنگ پانی ہو جاتا اس عشق کی تاثیر سنگ</p>	<p>عقل اعجاز سیما ہے اوسو دیکھ کے دہنگ عجب انداز میں اور کے سر اے ہن جینگ</p>
<p>۱۴</p> <p>چرخ سوارض پہ کرو بیونکو چاہ جھکاسی فرس سے عرش پہ عراج بشکر کو دکھلاکے</p>	
<p>معجزہ ہے کہ کرشمہ ہے کہ تخمیر ہے عشق کیسا کہتے ہیں جس شئی کو وہ کسیر عشق</p>	<p>نقش سب ہے کہ عمل یا کوئی تکسیر عشق قلب ماہیت قلبی ہو وہ تاثیر عشق</p>
<p>۱۵</p> <p>تاقم النار ہو سیما سب تو کہہ دور نہیں شعلہ عشق کم از مشعلہ طور نہیں</p>	
<p>عشق صدا و عین عجب ہے اثر جذب کا ایک عشاق کو درکار ہے صبر الیوب</p>	<p>جذب الفت سے ہو عاشق کو سحر محبوب سب رہ عشق میں انہا محبت میوہ</p>
<p>۱۶</p> <p>علاہ دکھلا تلبے کہ طور یہ معشوقانہ گلاہ بلواتا ہے افلاک یہ بیباکانہ</p>	

۱۶

<p>دھل بقیں کا ہو جاویں سلیمان مناج دین و ایمان دل و جان سب میں نہ کھنکھن</p>	<p>عشق پر حضرت انسان کو دکھائی ہرگز سب ہی عشق کی کار میں دیکھ کے راج</p>
<p>چاہ انسان کی چاہت میں فرشتوں کو بھیجی چاہ میں لا کر گھسی یوسف مہری کو گرا</p>	<p>سہل ہو عشق کی تاثیر سے کار سگین بندھی تیس کرے شو قہین طرح کی زمین</p>
<p>کوہ کن کوہ سے لاؤ کہے جوئی شہزین در و فرقت سے زینغا کو مٹا ہو تسکین</p>	<p>سہر عشاق کو کیا کیا نہ کر شے دکھلا حور ہی چاہے تو خستے زمین پر آ جا</p>
<p>روح سے عشق خدا آد جو ہے جسم جان سبب وصل الی اللہ ہے بہر انسان</p>	<p>عصر عالم ایجاد کا یہ عشق سب سے جان شعورے طور سے بالور کہ ہر خشان</p>
<p>زندہ کہتے ہیں کرامات جی ہی وہ عشق سنتے ہیں چہرہ طلمات جی ہی وہ عشق</p>	<p>عشق کو نار جو کہی تو وہ ہی نار غلیل اور اگر خاک ہی تو خاک شفا ہی بدلیل</p>
<p>آب فرمایا تو ہی آب حیات اور سکی سہیل سے اگر بار تو ہے باو جسناح جبریل</p>	<p>لغض ناطق سے ساری کہا کہتے ہیں عقل اول ہی اس کو عقلا کہتے ہیں</p>
<p>آب طہات سیاہی مع کوثر ہو جاے عشق کا حرف ہی کیجے تو وہ دفتر ہو جاے</p>	<p>سہر فلک صفحہ ہر اک نخل فکرم ہو جاے فوج کی عمر میر ہو تو آخر ہو جاے</p>
<p>حضرت عشق کی القصر ہے آخرت سر عشق وہ چہرے سے کہتے ہیں جب کو تاثیر</p>	<p>عالم و آدم و درویش سے لیکر تاشاد فری سے ہر تک ہر سے لیکر تا ماہ</p>
<p>کوئی شے عشق سے خالی نہیں ہرگز و اللہ سے دو باطل نہیں الحق اویں جس خیر نہ</p>	

	<p>ہی ہر فرد میں عالم کے کچھ اسکا جلوہ بلکہ ہر چیز میں اس عشق سے یہ پایا جا</p>	
<p>عشق اگر شمع ہو تو حسن پر پروانا ہوس و لغوی میں غرض ہے ہر جہا جا لیںوس</p>	<p>عشق اور حسن میں اپنی نسبت مانوس بیکوہ عشق پر اور حسن صنف ہوناوس</p>	
	<p>ہر طرف سے دل انسان کو لہبا لیتا ہے ہر ہلنے سے یہ عاشق کو ہنسا لیتا ہے</p>	
<p>تیس کو لیلی سے نہ سنا، نوتی رغبت شوق و وصل اور غم جو ہوتی فرست</p>	<p>عشق ہوتا نہ جہان میں تو نہ ہوتی الفت ہوتی مگر وہی کج کب باغ جہان کو نسبت</p>	
	<p>لطف کچھ زیست کا انسان کو نہ حاصل ہوتا ایک گرا ایک یہ دنیا میں نہ مانا ہوتا</p>	
<p>حلقہ برق سے تھری کو نہ نسبت ہوتی کمانے لیاختہ کب پاترہ کو کو ہوتی</p>	<p>فاخر کس سے نہ ایشک ہو اپنا ہوتی صحن کشن میں نکل کو پو پبل روتی</p>	
	<p>صاف پڑاؤں سے ہر صبح کا دامن ہوتا شہر خاموش رہتا ہے کے گلشن ہوتا</p>	
<p>شکل شیریں کا سہرا نہ خرا ان ہوتا سند کے کوچے کو نہ کھڑا کھانا ہوتا</p>	<p>میں کیوں بغد میں گشتہ دیران ہوتا نیکبھی مال بغنیں سایان ہوتا</p>	
<p>عشق ہر چیز میں اک شان دکھا دیتا ہی اگر نہ کوہ کوہ خورشید ہا دیتا ہے</p>	<p>تھمید عشق لاک</p>	
<p>رات دل بچھ کر آ کر آ کر بھاب اتنی عشق سے ہر کوئی کو ہوتا</p>	<p>کیا کون کر عشا کو جب ایام کشد باب عشق کشی کو کون ہر نہ فادہ خراب</p>	
	<p>نام سبھی کچھ عشق سے آکا ہوتا ہے حسن کیا چیز ہے باقی کبھی دلا ہوتا</p>	

۲۸

<p>عیش میں دن کو کر اگر تو تم سے سرا بازار تھی اصلا نہ سراہا نہ شکست</p>	<p>شوق سیرات کو رہتی تھی ہندو باوہ پرست دیکھتے تھے نہ کبھی سوکھتے تھان پرست</p>
<p>خود طر حدار تھی جو بن تہا عجیب دم خرم تہا</p>	<p>۱۲۰ نہ تو کچھ آئی کی شادی نہ گئی کا عزم تہا</p>
<p>دور سے دیکھتے آتے تھے غزالان حرم</p>	<p>۱۲۱ وضع اور حسن جوانی کا عجیب تہا عالم آنکھ تھی نرگس شہلا تو نگہ تیر ستم</p>
<p>خود ستانی نہیں تہا ہے زمانہ میرا</p>	<p>۱۲۲ ہی جوانی کا جو اذن میں فسانہ میرا</p>
<p>اور سیر بھی کبھی ٹوپی ہے مغز کار</p>	<p>۱۲۳ دام دلہا ی حسین حلقہ موی خمدار طرہ چوٹا ہوا اور سر پہ بانگی دستار</p>
<p>چاند ما تہا ہے تو مسجد کے کا نشان تہا</p>	<p>۱۲۴ صاف پشیمانی سے ہے بخت بلند ہی پیدا</p>
<p>توس کا تیغ ہلال کے اوتارے چلا</p>	<p>۱۲۵ ابر و نہیں جو بل آجای نصیب اعدا کو ٹکر آنکھ میں اللہ نے بہر موی ہو حیا</p>
<p>مردم چشم کو رستم سے رہتی چشمک</p>	<p>۱۲۶ تیرے نہیں والہد چہ پکتے ہے پلک</p>
<p>شیرین لب چاٹ لو با تو نہیں ہو وہ شیرینی</p>	<p>۱۲۷ ناک کا وصف جو آجای تو ہو خود بینی منہ پر وصف دہن آ تو ہو کتہہ تہی بینی</p>
<p>مخچر عیسے عریم سے لبوں میں پنہان</p>	<p>۱۲۸ طور کا نوز ہے دندان سوز سے عیان</p>
<p>اصحاف رو پہر خط شان نزول قرآن</p>	<p>۱۲۹ خط کی خوبی پر لکھے خط فلا می غلمان حسن خط نوز کر چہرے پر عیان را چہ بیان</p>

	<p>خط سے پہلے نوزل حور بہنٹے دیکھا تغ پر واہ سبے پر پو کو بہ خط طعندرا</p>	
<p>جذب الفت سے بسکا اور سے پہر تاب کہا تغ ابرو کی طرح قبضے میں زیبا تینا</p>		<p>جگ کی سے کوئی محبوب لگا یا رعنا زاد پر وہ چن اور نام خدا ہے پہنجا</p>
	<p>قول سی اتر پہ ہا سے ہوئے بیٹھے ہیں جن جسکے سینے پر رکھا ہو گئی نوزات سکین</p>	
<p>شیر نہ مٹے گی جی چوڑ دی چا پٹ جانے آج تک کوٹ کو چانی ہی کہتے ہیں آگے</p>		<p>سینہ زوئی مری سینہ سپری گرد کلاڑ قبضے دل باختم محبوب کہ چانی سے لگاے</p>
	<p>کہ بھون آئی کہ رعنا میں چنانچہ گائین پیار کر لیں ہمیں نہہ چوم لیں پہلو میں ہٹا کر</p>	
<p>خواب میں ہی نہیں اتنا حسرت کا خیال آئے گرد لیں ارادہ ہی تو کرتا ہوں حلال</p>		<p>دلین تھی ہر سدا یا وہ اسی مشعال مال زادی کو سمجھتا نہیں یہیں کیا ل</p>
	<p>دلین الفت ہی اگر ہے تو خدا کی الحق و سو سے ہی نہیں مردار و کا حسین مطلق</p>	
<p>چوٹ ہی جا بیگا جی شوخ جو سن لینگو ذرا کانپ کر سسکیاں بہتے ہیں اگر ذرا کھلا</p>		<p>ذکر از نام سے سوسا سیکے ہر سخت حیا پوٹھیے نام جسینوں کے ذرا لیکے مرا</p>
	<p>بندہ جس شوخ سے ایک بار ملاقات کرے غیر سے بہو لگے ہر وہ کہنے بات کرے</p>	
<p>کام میں ایک ہی ٹوکریں کیا او کا نام بندہ اساک کو نشخے کو بہت تابے حرام</p>		<p>جسینہ کو پڑھو و عیا شنی کو فرمایا کام مشغل کی جیتے وہیں ہونے ہوئی اوسکی نام</p>
	<p>و م مر اہرتے ہیں سب کرتا ہوں پاس القار بید تر یا کو سوا یاد ایک ایک ساس</p>	

کسی

<p>آپ ہی کیجیے انصاف اب ایسی جگہ تیار زیریں اور زور ہی پر لوسہ جہان میں ممتاز</p>	<p>جبکہ خانقہ کے دیباچہ میں دست اور تازہ نینوں کو نہو کیونکہ ہر ایک کو سہا</p>
<p>اسی صتم تھا کہ قسرت کے جوان رعنا شاذ و نادر سے جو اللہ بلائے جوڑا</p>	
<p>چشم بدہ و رخداد اولیٰ صوت پاک وہ نفاست ہو کہ پونچھو نہ تک کا اور اک</p>	<p>جامہ زیب ایسا ہے خوش شوق اور خوش حال خلق خلقت میں ہی طینت میں نغمہ ہر تپاک</p>
<p>شکل یوسف مری تصویر لگا کرتی ہے قد سیوزیرہ مری چاہ کا دم بہرتی ہے</p>	
<p>نام تھا اپنا طر حدار و تین کھسکے شہور سر میں تہا نشہ جوانی کا تو سینہ میں سرو</p>	<p>آپ تھے حسن و صباحت پہ ہم اپنی مغزور نام لیٹھے تھے حسینوں کا نہ تھے المقدور</p>
<p>رات دن اپنی ہی صوت کا تماشا کرتے پہرے آئینہ میں ہم شکل کو دکھا کرتے</p>	
<p>مخلفین سرتہ تہین باعیش و طرب یارونین تھا کھف نہ حجاب اور نہ ادب یارونین</p>	<p>ہو تو زور تو ہر روز عجب یارونین ایک کا ایک ہی و شاد و تہا سب یارونین</p>
<p>شب براتوں کی طرح رات گذر جاتی تھے دن کی جیسو نین کہی عید نہ باو آتی تھے</p>	<p>وہ زرم و باغ عہد معاشقہ</p>
<p>عشق کو آقا کا اسبہ نہ کو عشق ہو آب گل آدم خالی میں ضرور</p>	<p>بچ ہے والد کہ تقدیر سے سب میں مجبور جانبر اوس سے ہو یہ انسان کا نہیں تقدور</p>
<p>ہو تا جو پلہ ہے وہ آخر شدنی ہوتا ہے اپنی تقدیر کے کو نہراک دوتا ہے</p>	
<p>حضرت عشق کی آدب سے خبر واری دل طاقت و صبر و تحمل کو نہو بار ای دل</p>	<p>اقسین صیبتی ہو لگی سنجھے ہو شیار ای دل خلق و بیخ سے کرنا نہیں انکار ای دل</p>

	<p>۴۲</p> <p>جو مشوق کو کب بگواؤ تہا کی ہونگے اشک حسرت بھی فرقت میں بہا ہونگے</p>	
<p>غم ہے جسکا نہیں غمخوار جہا نہیں پیدا کے مرض جسکی میسر نہیں عیسیٰ کو دوا</p>	<p>درد وہ آتا ہے جسکا نہیں درمان اصلا صبر محبت ہے کہ عالم میں نہیں جسکی مسا</p>	<p>۴۳</p>
	<p>ہے وہ شعلہ جو بجھاؤ تو وہ اور لگ لگاؤ ہے وہ ناوک کہ نکالو تو کلیجہ نکل آئے</p>	<p>۴۴</p>
<p>ساز و سامان طرب عیش کا سبھا طیار نشہ جو سن جوانی میں ہر اک تہا سرتار</p>	<p>کیا کہوں باغ میں کیڑی سبھا طیار ست بو پہو لون کی اور آندہ ایام بہار</p>	<p>۴۵</p>
	<p>چند محبوب ہی تھے بزم میں گانڈولے کیسے کیسے تھے طردار زہانے والے</p>	<p>۴۶</p>
<p>جھاڑ قافوس روشن بہت اور شمع چراغ خلد و رضوان تہا کہ وزو میں ارم پڑیاغ</p>	<p>ہر روش پہو لون کی کہتے سے سطر تہا داغ لالہ رویون دل لالہ پتہا شاک کا داغ</p>	<p>۴۷</p>
	<p>چاندنی رات میں تہا فریش تہا می کا تہام ہتہابی کے مقابل تہا قمری لب بام</p>	<p>۴۸</p>
<p>کہیں چہا تہا کیابون کا کہیں بادہ پلو اک پیری نازنین خاموش ہی بیٹی تھی دو</p>	<p>کوئی درموش تہا سرتار تہا کوئی مخمور اختلاف ایک کو تہا ایک سے بافرط سرور</p>	<p>۴۹</p>
	<p>بت کی صورت تہا خراجا اوسے کون سکتا دل تہا دو باہو اور درموش نہ تہا سکتی بجا</p>	<p>۵۰</p>
<p>چھپے کر تہا شے ہر شاخ پر مرغ خان ہزار خضر کے دکو بہا کے گئیں بوج اہتار</p>	<p>جشم رضوان کی سکتی تہا وہ دیکھ پ بہار سبزہ خرابیج غلمان تہا تو لونی اشجار</p>	<p>۵۱</p>
	<p>شور گل بانگ ہوا صاف صد آئے لعل دل میل پہ او ہر شور تک خندہ گل</p>	<p>۵۲</p>

جاکے طہنے سے ملاکل کا شور و مضان تہا سکان نور عمل باغ تہا گر نورا نشان	ردش باغ باخظہ کا بہت ن خوشہ تاک پہ تہا خوشہ پروین کا گمان
دلہ باصوت مزا میر مسرت انگیز ردکش حور رضا و بر سر حیرت خیز	
قصر قیصر کون رفعت میں دیا کوہ مری دیدہ ماہ میں تہا سب خیرہ نظری	صاف شفاف بھل نور کی وہ بارہ دری ہو دیشد کسین بھو سوجا پیری
ٹھاٹھہ سٹیش محل نوز کا کاشا نہ تہا پا پر پروونکے جہڑٹ سے پریشانہ تہا	
بزم خلوت تہی نہ اغیار کا تہا نام کو غم گردہ غلمان بہشتی تہے تو یہ حور ارم	جمع احباب تہا اک جان دو قالب باہم جس قدر پائیکہ نہیں دستہ ہی محبوب و صنم
تہا تجر د سے مجھے شوق نہ تہا میں عیاش دل گئی تہی تہ کسی ہو نہ حسینو کی تلاش	
طائفے آئے ہونے محفل عیش و عشرت حسن محبوبوں کا القدر سے تیری قدر	رقص کے بعد خور و نوش کی آئی نوبت حیرت اک چھا گئی پر یونکی جو دیکھی صورت
سازنہ ملکہ سماں بانڈا بجائے کماچ دولی صیخ کو بھی ناچ لئے پچو اپاناچ	
شور زنگولہ سے شورش ز سمانا بسک نقش دیوار یہاں عورتاں کی کتھک	ناچ پر چشم پری کی ہی نظر جا رہی چھپک وقف نظارہ اوہ ہر دیدہ انجم سو فلک
چب بلا قہر او اغارت ایمان چتون جی اور اس لیے جاتی تہی ہوا ہی دامن	
دلہ با طہنے کے ہر نوٹھا عجب و پیاورنگ دل کھا رنگا کراٹھا سر سا زور رنگ	سنتے مرنگ تو ہو جائے ہی کروٹی رنگ اور نانو سے ملاک پہ ہوا عرصہ تنگ

	خیال وہ گاہکوں میں خیال میں جو اس میں کہو داور سے داور سے گزرتے لوگ کہتے ہیں	
آسمان سکتے ہیں خود رفتہ ہر اک سیارا اور سورہہ سے دلو میں ہوئی شور شراب	اگر کس کو دیکھ کر اس نے ہوا اپنی تاثیر نے پر دیکھ کر کیا	
	رات آدھی سے ڈہلی تھی ہی کہ لی تان تک اور شکر خواہ میں گاتی تھی بری جاگ رہی جاگ	
کچھ اور وہ ہر نیند میں بیداری کی بہت محو ٹھہری آرام کی سو قوت ہوئی بزم سرو	کیونکہ شہ کا ہوا بعض کی آنکھوں میں ظہور وقت کے راگ کی تاثیر کا اور اسپد و نور	
معتاد کی تباہی	ہر جوان لیکھا محبوب کو اس نے ہمراہ راہی عیش کی عیاشوں کے قصہ کوتاہ	
ساخ کیا کون او سو قوت کا جو پیش آیا دیکھتا کیا ہوں کہ افسر ہے اک ماہ لقا	اور اس کے میں پچھپے کی طرف جبکہ بڑا آہ کی پہلے تو آئی مرے کا زینین صدا	
	تو کس پر وہ مسہری کا جو جانا نکالنے روتا دیکھا او سے تباہی اور پونچھ مین نے	
نازنین جان کو حسرت میں لگی وہ کہو بوسے کیوں پوچھتے ہو لوٹے ہم ہی سو	پچھکیان لیکے لگی اور زیادہ روئے تخم الفت کو لگی فرزند لہین بوسے	
	پر یہ فرماؤ گئے سب تو ہر ایک یار کے ساتھ اب رہا کون کہ لیجاسے پڑھتا ہاتھ	
کسی محبوب کا عاشق او سے میرے ہنسا بولین لازم میری جانے والوں کی سزا	رحم آیا ہے پرورد جو مذکور سنا بولتو وہ ہو حاضر یہ مسہری ہے جبار	
	میں نے پوچھا تمہیں کچھ خیر تو ہی ہوش میں آؤ بولی تمہیں نہ ہو بس پر زیادہ اتراد	

آپ اتراتے ہیں یا خیر سے کا نہیں تم سے کیا رسم ہو خوب لئے سہری راہ نہیں	پیار کرنی ہوں مگر مگر مری چاہ نہیں کما کے سو گند کما ہیں بے کرد اللہ نہیں
	حال دل کہنے میں اکراہ نہ تو فوسہ یاو بولی کہتی ہوں جو سنا ہے تو پھر اپس بلاؤ
یعنے ہاتھ میں پھانسی ہے یہ دوام ترویر ہیں نے پوچھا دل و شوق کی کیا پنچیر	میں نہ سمجھا کہ بناوٹ کی ہوا سکی تفریر ہو تا عیار اگر میں ہی تو کرتا تو سیر
	ہنس پڑی اور تھکے اسہری میں اترائی پاتا بولی کہتی ہوں جو جس ہوا ہے سیر جو آں
یا وائی تو عجب ہوتی تھی حالت دل کی ضبط و لیرتہ اسیر لئے ہی نصحت لی	یعنے دل باختہ وصف آپ کا میں نہ کرتی دیکھ کر باکی ادا کب گئی نہیں ہر جہی
	ہو گیا جان لیا مجھے کر کے مفتون اٹیری جوٹی پر سوئے عشق کو قربان کرو
ہو کے خون رہ گئے آخر دل و جان بچا رات چہرے صبح ہوئی عجز میں گن کر تارے	دل ہوا تم پر فدا تم نہیں واقف پیار دن جو حسرت میں گیا شام الم کو مارے
	خاک میں اچلی الفت نے ملایا جو بن آتش عشق نے پہونکا دل و جان کا حزن
آہو چشم ہو جو دوام میں کاکل کو شکار مانگ چوٹی ہے نہ گلگی سب سے نہ نہر نہ سنگا	چوٹی اک کالی بلا سر پہ میرے سوار استین کے ہیں وہ انھی جو گلے میں آ
	ہوے کاکل سے دماغ اپنا اور اجاتا ہر طاس حسن ہی جنجال میں گھبراتا ہے
تاب سے ہر دل سودا زوہ پیتا پاند سے سودا گوش ہر دوزول ہر پوانہ	دم او بھتا ہے اگر زلف میں او بھتا کان کی بالیوں تک بار ہوا دوزانہ

<p>صاف تقدیر کا بل ہو گئی ہاتھی کی شکن خاک افشان کے بجالتی ہوں شکل جو گن</p>	
<p>حیرت آنسو میں سمائی ہوئی ہے خواب کی کجا لی کہی خواب میں کروٹ نہ دکھایا کھڑا</p>	<p>پروا ہی سبے تو خوب ہے اور اپنا ہے کجا انگہ جھپٹنے لگی پہر نہ لگی آنکھ ذرا</p>
<p>پیار سے شکوہ نہ بستر پہ سلائے لئے ناز کے خواب سے اکرن نہ جگا زئے</p>	
<p>ناکین دم سے نہیں بہاتا ہی بیتی کا فراز بگمت گلبدن اب دیکھیے کب ہو مساز</p>	<p>طارنگ رخ رو کو سے میل پرواز نے اثر ہو گیا تنہو کی پہر کا اعجاز</p>
<p>سنہ ہر چوٹا سا بڑی بات ہے کنا شکل چپ ہی نے ماجرا کہنے کے ہر ہنہا شکل</p>	
<p>جہین آتا ہو گلو بند سے لولون بہانی ڈال دون ہاتھو کو گردن تری ہر چوٹی</p>	<p>رنگ پر سیب زرخدان کو اور اسی چائی نہ تو شانہ ہی پہر کتابے نہ باز وہی کہی</p>
<p>بیکلی میں نہیں بہانی سبے کلانی بہات پنچہ ہو رہو ہر دست حنائی بہات</p>	
<p>چھاتی بہرتی ہر دل سینے میں گہرا ہے کبیر کہنے سے کہیں ہیو میں چہن آتا ہے</p>	<p>بند محرم کی کاوٹ ہر دل او لٹاتا ہے رات دن کرو میں لیتے ہی گز جاتا ہے</p>
<p>پیر پہیلا کے نہ آرام سے سوئے تنہا چہن آیا کسی کر ڈٹ نہیں جھکو ہلا</p>	
<p>یاد دیکھا وہ مین نوجندی کو جا کر بارہ کے تاکہ اب اسے ہمیں یاد کبریٰ خود آجا</p>	<p>یاد دیکھے وہ مین اور لاکھ سیلے ہوا ہے منشہن مائیں کو نقش نہا تک پہر ہوا ہے</p>
<p>کوئی درجہ نہیں تدبیر کا باقی رکھا کسکو پہر پانسیہ کس کس سے نہیں بیٹے کہا</p>	

<p>کیسا آرام تو سے بھر میں ہی رات بیان ہو گئے ترک خود ار آئی کے ساری سانا</p>	<p>چاک جامہ تن پر نور پر ہر مثل کتان تھی ادا بگڑھی ہوئی جیسے بناوٹ قرآن</p>
<p>آمن جسے ٹوٹ گئی عشق نے پیڑ کی راہ صدیقے اللہ کے ہو ایسے قصہ کوتاہ</p>	<p>۵۵۲</p>
<p>بار خاطر ہو تو بند ہی سے کھنکھال باجرا بچر کا یاد آتا ہے کہ وقت وصال</p>	<p>اب اگر اور مفصل کون دل کا احوال آپکے سامنے جاتے رہے رہے ہم خیال</p>
<p>معتوقہ اول</p>	<p>طول ہے قصہ دل بڑا نہایت کم ہے اب جیو سو رہیں کہ لینگے جو دم میں دم</p>
<p>پاک پر واندے سے ہو دامن شمع پر نور پہر یہ اصرار کہ میں آجکی ٹوٹی ہوئی</p>	<p>خلوتِ خاص ہو اور نام محفل تک کا فو اور وہ ہر طرف جوش جو انیکا کا فو</p>
<p>کسا گئی خلوا مرا ہے ہے کرے جگو گاڑے گر کسا آج نامے مرا مردہ دیکھے</p>	
<p>لکھے ہر سو سے مسہری کے ویسے چہر زلفا اختلاط او سپہ ہوئے گرم کمان تھی ہر تیا</p>	<p>۵۵۳ ہر طرف پہر تو نکلف ہو اور شرم و حجاب آتش شوق سے مشتاقوں کے دل سے سیلاب</p>
<p>عشوہ و ناز نے آخریہ دکھایا احجام آگیا چین مجھے او سکا ہو اکام تمام</p>	
<p>دہن غنچہ میں یا قطرہ شبنم اُترا نوکر مخصوص تشابہ سے آتی ہو حیا</p>	<p>۵۵۴ ابرفیضان سے گھر ورج صدق میں برسا کنا اک جان دو قالب کا بجاتا الا</p>
<p>آشنا تھا کہ ہو اغوط زن جبر و فنا آشیا نے میں ہے غفا کہ نشین میں ہما</p>	
<p>خونہا دیکھیے اس خون کا لیتے ہیں کیا بیار کر لو سے لیے جاتی سے پٹا پٹا</p>	<p>۵۵۵ دیکھو نو مزیری کونا گاہ ہو اندیشا ہمد نہ لو فر و قسمت سے مگر ہونا تھا</p>

<p>لازمین اللہ سے چٹ چٹ لین بلائیں اور ٹھکر آئین تفریق پر کر شرم سے نجی سے نظر</p>	
<p>رنگ گل رنگ کا نور ہے اور وہ ہے ہوا بنضیں جیوٹی ہوئیں ڈھیل ہوئے اعضا</p>	<p>کیا کہوں دیکھا تو کچھ بٹکا ہے پھینکا پھینکا سنسناٹ ہے جو سینے میں تو دل ہو ڈوبا</p>
<p>پتلیاں پتھر ہوئی آیا ہے گردنیں خم ہوش جاتے رہے دیکھا جو غشی کا عالم</p>	
<p>دل میں پھنتا تا ہوں کیسی ہوئی یہ نادانی پیار کر کے کئی بار پکارا جانی</p>	<p>عرق شرم میں ڈوبا ہوا پانی پانی التجائیں کریں اللہ سے منت مانی</p>
<p>ہوں بجا ہوش تو سو بار وہ دیکھو جو اب دیکھو جو داو سے گہر کے اوٹھا ہر پلشتا</p>	
<p>اور ملی خاک شفا اسکے دل و دیرہ پو تیل ماش اور اتار گہر و سیم دزر</p>	<p>کر تہم و بین قرآن کی ہوا دی لا کر دم کیا پانی کبھی کیور کچھ چہر کا کشر</p>
<p>اونکے اوپر سے کبھی پی گیا پانی کو اوتا گہر شہری کے پیر اگر دہوا گاہ نثار</p>	
<p>کو کو زلف معنہ کی سنگھائی بو باس کہول دی آنکھ چہر ناز سے پڑکھا اور آس</p>	<p>سر کو پیر زانو پیر کہ بیٹھ گیا اونگی پاس نگہت زلف پریشان ہوئی جمع حواس</p>
<p>دکھو ڈھارس دیا فرمایا سنبھل کر کیا ہے عرض کی تینے کہ ہاں شکر ہے جو گزرا ہا</p>	
<p>خیر بیٹھے بیٹھے بٹھائے تمہیں کیا جاگا دم بس نہ اک اپنوز سے کے لیے آیا کیر دم</p>	<p>بولین میں فرط نزاکت سے گئی تھی کچھ سہم نہنے چوڑی پورے اور موڑی گو کسی نانم</p>
<p>کہا تو سو گند مری جان کی پیر کیا گدزی راز مر لیتے کہا میں نے پیر رو سبھی</p>	

<p>آخر کار مجھے ہی تہوئی یوسف کی چاہ حسن تھا قدرت حق بڑتی تھی قدسی کی نگاہ</p>	<p>پھر تو اور ادس کو بڑا مجھے عشق و اللہ جاسی انصاف ہے کیوں دکھو نہ دوسرا</p>
	<p>نیکل وہ پاک کہ سو جان ہو تو لیجیے قربان عالم حسین کہ غش سایہ پر کسائیں پر بیان</p>
<p>گل سے رخسار لب لب ہیں گل مینی حیلہ عادت میں جہالت میں ہو تو ہشکنی</p>	<p>حور سے بڑھے ہے اوشن خمین تا کہ بدنی سخت مغزور ہے اور خمین بہت کم سخنی</p>
	<p>حسن محبوب میں قدرت کا ناشادیکھا اک خدائی کو بہت کر لیے شیدا دیکھا</p>
<p>عالم نور کیا حسن پر یاسے تغیر کوئی محبوب میں رہتا ہے سدا اجم غمغیر</p>	<p>جای الفت کا یہ عالم ہے کہ سبے عالمگیر سحر با تو نہیں ہوا عجز کی گویا تقریر</p>
	<p>دل فریبی سے ہے خود رستہ و والہ عالم کو نسا دل ہو جہان میں جو نہیں وقف ستم</p>
<p>دل کے آئینے میں اب ثبت ہو تصویر صنم اور تری شیشے میں پر ی آئی ادو ہر حورام</p>	<p>ہمہ تن مجو خیال رخ جانان ہیں ہم جب سراپا کے لیے مینے کیا عزم رقم</p>
	<p>بے علم وصف سراپا و صنم میں جولاں تلفظ طبع میں ہے موحبہ مضمون طوفان</p>
<p>شہرہ سعی مضامین کی پڑی ملک میں دوام سکے فرمایا شونکا سبے کیا آکے ہجوم</p>	<p>جب یہ چاہا کہ کروں وصف سراپا و قوم لیکے موجود سے افراد تھے جو جو معدوم</p>
	<p>ہر طرف سے تجھے آئے لگے احسن پیغام سے تجھے مجھے تشبیہ کے اکثر پیغام</p>
<p>نامہ برنو کے اوسے خاندان سے ظلمان لایا سے اگر تہا انطا و صفت کہ گل و کا</p>	<p>خط فردوسیہ میں خط مجھے نہواں لکھا ورق گل ہے کیا صاف نہ تازہ انشا</p>

	فاختہ سرد روان گنکے پکارے کو کو بولے حق سترہ قمری پہ ہو گویا جادو	۵۵۱
جیسے لیلی کے تصور میں پریشان مجنون سیاہ اس سو دین میں جل جل کر بودا کا خون	راتوں فرقت کی شب تار میں سو مضمون تیرہ نختی جو کئی کفر میں کیا او سکو گاہوں	
	اٹن لیلے کے ہی ظلمات میں کالے چلے شل سو سی کے پریشان عدم میں بسکے	۵۵۲
ہر وہ ظلمات پر سے خضر ہی ہٹتا جی ناگ کالا سر گنیمینہ پہ بیٹھ ہی کوئی	سر سر سے شہد بچور سے اوسکے چوٹی ہر شب ہر سے عشاق کی چوٹی لمبی	
	دیکھو چوٹی میں یہ تو بان زری سے لگا صبح کا ذب ہی کہ ہر جلوہ فرقد پیدا	۵۵۳
بن یکتا ہوں شب قدر سے عشاق کی ہر خسوف قمر آتا ہے یقین سب کو جی	لوگ کہتے ہیں کہ وہ اسیل ہر اوسکی چوٹی کہو لکڑاوسکو چپا لیتے ہیں چہرہ جو کبھی	
	کسی کافر کو بھی سودا نہواوس چوٹی کا تیرہ نختی ہو دشمن کو نصیب اعدا	۵۵۴
لوگ کہنے لگے تب عنبر سارا اوسکو کاکل دزلعت بلا دام میں جعدو گیسو	عنبرین جعد سے ساری ہوئی جب کیسے ہو فرق رکھتی نہیں کچھ نہکت عنبر سر سو	
	شنگ چین شنگ ختن نافہ ثبت تانا سامنے چاروں کے کافر ہو پوئی ہر جا	۵۵۵
کہکشاں ہر شب یلدا میں کہ ظلمات کی بڑھ جا پڑے گردل عاشق تو میں آنا لند	ہانگ ل ہانگ کے عاشق کا نہیں آواہ خال تابندہ ہر پیا کہ گن میں ہے ماہ	
	دوار سے تو تیرہ کی او سہیں چٹے میں زیا صبح کا ذب کاشت تار میرا سے جلا	

روز روشن میں نہی یہ ظلم کہ چایا اندر ہم	پشیمان ماتی: اوتری ہین لیا رکھو گھیر
کالے موتے نہیں ان گیسو اگے سیر سیر	کا کلینج ش سے اور خسی ہون لہن تیر

منع دل ایک ہی پر اسکے لیے دام لئی	کیسا اندر ہیر ہے دن ایک ہی اور شام لئی
-----------------------------------	--

نار تاتا روختن میں جو ہوانا ف کو	کیا اوڑا لیکھی کا کل کی صبا شکیں بو
موجو سحر سے مامور ہین ہو گئے گیو	پہرے آوارہ و جشی ہین نطاسی آہو

زلت جاو کا اگر سایہ پرتی پر پڑ جائے	نقش تصویر ہو تصویر سے سا نظر آئے
-------------------------------------	----------------------------------

بکھرے دل سینہ میں اتو نہیں بان لہی	حال زلفوں کی پریشانی کا کچھ ہی کیو
اوسکے جنجال میں دل سیکر دن اور ہونے	یہ نقشہ کو نہ سہیل کو ہر نسبت اوسنے

لاکھ مشاطہ سر شام سے لے سلجھائے	دل عاشق کسین کون ہے کہ باہر آئے
---------------------------------	---------------------------------

وہ ہو دلیل برہ الصبح تنفس کی یاد	رات چوٹی ہو تو بچھاں جین ماہ مراو
سوزہ نور کا مطلع ہے وہ بالرب عباد	صبح صادق ہی اوس کتے ہیں اہل اوراد

حسرت صلح ہے جہین مطلع ثانی ابرو	ابرو محراب حرم کی ہین تو انکھین آہو
---------------------------------	-------------------------------------

کا کلین سانپ ہین اور زلف چھپا چھو	اڑو نا چوٹی ہو کافر سے بلا ہے جاو
ہو گئے صید و شکارا و نین حرم کو آہو	دام دلکش ہین بلا کے وہ پریشان چو

نم کا گل نے تو پندری میں پسا ڈیہ عزرا ل	آہو کیشم کو ہر زلف کا جال اک جنجال
---	------------------------------------

افق مطلع انوار ہے یا جلو، نما	عید کا چاند ہے یا ہو وہ جہین مہ پارا
سکر کا ناہ سکر کا ناہ	صبح صادق اہم شفق، گرا ناہ خدا

	<p>موت تقدیر نظر آئے تو پیشانی آب کو رشک سے آئینہ پانی پانی</p>	
<p>جسطح گرد مین ہوا ماہ کو الہ کوئی زلزل سے تا بکر لھی ہو موتی کی لڑھی</p>		<p>۱۱۰ دائمی ماسے پڑینا ہو بصد خوشو منعی چاند کا ماسا ہو شگے کا ہوا تارہ پستی</p>
	<p>مار گیسو ہو تو ہے کینچلی سلک گوہر ہے وہ انداز حسینوں کا تو یہ ہی زیور</p>	
<p>رشتک سے لستے کو پکر اپہر ہو لہر پتہ پتہ ہے جو یہ ماہ تو وہ صاف ہو عقد پر دین</p>		<p>۱۱۱ مخ خوبی کی وہ موحین ہیں کہ ہیں چن چین چاند تار کی تپتے یہ ہے ماتھو کے تین</p>
	<p>عرق ناصیہ کے قطر و نئے یہ پیدا ہے چرخ خوبی کا ہر اک ثابت دستار ہے</p>	
<p>قاسم تو سین سے ہے اونکا برابر تبا چلہ کش گوشہ خاطر سے ہلا بیٹی و گیا</p>		<p>۱۱۲ ہین کمان ابرو خمدار ہر بکعبہ برق دم جنبش ابرو و صنم ہے گویا</p>
	<p>وہ کمان ہے تو نگہ ناوک صیدا انگن ہے لب معشوق ہر اس تیر کو یہ قدغن ہے</p>	
<p>ابلق لیل و نارسائی نہ دیکھی ہوں کہ ہو سرگین آنکھیں ہیں آہو تو وہ شلخ آہو</p>		<p>۱۱۳ توسن ناز بے سنے وہ ہیں چشم جاود ماز یا نہ ہوا دہا کہ سر سر او سکو</p>
	<p>مرد مو شیشے میں او تری ہو ایڑیہ یہ پری چشم بد دور ہے یا مردک چشم او تکی</p>	
<p>ہی خط نسخ میں تفسیر کن بیضاوی ماہ دو ہفتہ گن میں آگہ وہ ہی پستی</p>		<p>۱۱۴ چشم بیضاوی نہ نہیں یہ رنگوں کی سرخی آگہ محفل سے بعینہ تو وہ تیلی لیلی</p>
	<p>یا پرستائیں تیلی کا تماشا ہے آج اگر ہر ایک کے دل سے ہو یہ مہراج</p>	

<p>چشم جانانہ کو نے مغز بین کتھے باوام صادوہم اوسپہ کرین جو ککھی تشبیہ تام</p>	<p>چشم انصاف ہی ہم چشم سحر مردم کو دلم نام سحرنگس بیمار کے ہوا دکھو رکام</p>
<p>وصف تہا دیدہ خود بین کا شئے مد نظر دہیا نہیں چشم تغافل کی رہی کچھ نہ خیر</p>	<p>علاء</p>
<p>سحر تنوینیں ہر اور انکی پھر مبین اعجاز پست خود بینوں کا ہر سامنے سنجت و ناز</p>	<p>حسن کی ناک ہر بینی کا کسوں کیا انداز بینی ہارخ میں ہر خوبی کا تشبہ روزاز</p>
<p>اور سکی خود بینی سحر عشاق کا دم ناکمیں رکے اور جو خود بین ہوں تو وہ ناک خیر او فلو چپا</p>	<p>علاء</p>
<p>دل بسبل ہی یہ پہلو میں کہ ہانگی آب دونوں منخرین حرم کے لیے بالابلو آب</p>	<p>سما و تشنوں کی پھر گئی دل کو بیاب آتش حسن جو شعلہ ہی تو دل ہی بیاب</p>
<p>کعبہ ابرو کا ہے کوہ صفا سے رستا قلزم حسن کا اس پیل سے گذر ہی سیدنا</p>	<p>علاء</p>
<p>طلعت از بام ہے یہ مخبر صادق سحر خیر یہ وہ ہے منظر اعجاز سے روی انور</p>	<p>مخبر فکر ہے یا سحر تہ پیغمبر شق کیا آپ نے انگشت مبارک سحر قمر</p>
<p>۱۰۰ دہشتہ دو حصہ ہے وہ چہرہ الحق در میان بینی سے انگشت ہوا جس سحر شوق</p>	<p>علاء</p>
<p>عمر ہر بویسہ دلچسپ کی ہو جنکی ہوس بل بڑوہ پہکا ہے پڑتا ہی جوانی کارس</p>	<p>گوری گورے سے ہیں رخسار بلاغم از سر سفت ہر جان کو عوض ہی جو میسر ہوس</p>
<p>دیکھ کر کتے ہیں صورت کو تک صل علی رخ سحر چوٹ گئے حور کی حاشا کلا</p>	<p>علاء</p>
<p>تنگ شکر ہی دوات اور قلم شاخ نبات ہیں بیان قند کر لب شیر ہر کی صفا</p>	<p>سوف گلفند بنا ہو گئے شتخے نوزات عبت چینی کی ہے یوسف مصری کی تبا</p>

	<p>پوندہ لعل لب شیرین دہستان کا لیجے طائر روح کو زبور لعل کا لیجے</p>	۱۲۱
<p>ہے کمان او سین یطفت اور تبسم ہر دو دانت کٹھے ہوئے فراد کی شیرین کے گو</p>	<p>لعل سے دینگے ز تشبیہ لب جانان کو یمن یہ لب کو شریحوان کے لبالب ہر دو</p>	۱۲۲
	<p>لب بلب ہوں تو خزا قند مکر کا آسے ذوق سے دودہ چھٹی کا بھی لبونیرا جا کے</p>	۱۲۳
<p>واہ کیا خوب تبسم ہے بضمون ذکی ہے حیا آنکھوں میں یا بنا ہی شیشے میں پر</p>	<p>لب میں اعجاز سیجا ہی خواص سے بو ہر غنچے میں ننان یا کہ ہر ہونوین</p>	۱۲۴
	<p>وہ ہستی شہر خموشان کی ہر قسمت دیوار زعفرانی چمن دہر ہے اوس سے گلزار</p>	۱۲۵
<p>یا یقین غنچہ بنے گو یاد بن رشک چمن قافیہ تنگ ہی خاصوش نہیں چاشمن</p>	<p>ہر کوئی نکتہ سوہوم پر پرو کا دہن برگ گل لب میں وہ سج جو برگ گل سخن</p>	۱۲۶
	<p>پایاد و القرن نے کب قطرہ آب طلکات خضرہ خضر ہوا اتہ نہ آیا ہیہاست</p>	۱۲۷
<p>ہر زبان زدہ زبان جسلی فصاحت ہے بیان عربی میں اوسو کہتے ہیں فصیح اجل لسان</p>	<p>ہے زبان ہندی لسان کا مذکور بیان لال ہو جائی زبان گو سہی پہل لسان</p>	۱۲۸
	<p>بند کچھ ناطقہ لبیل شیراز نہیں طوطی ہند کو گننت ہے بر آواز نہیں</p>	۱۲۹
<p>شان اللہ کی معراج میں حسن خسار قہر و گال اور کھانہ نیازہ دم بوس و کٹنا</p>	<p>گال میں اونکو قیامت وہ گلو ریکا او ہمار بان کا ناز سے پر ہنڈن چپا تا ہر ابا</p>	۱۳۰
	<p>رنگ پان تو دل عالم کا ہو خون بہا دک زمانے کو ہوا رنگ ششی پر سودا</p>	۱۳۱

<p>۱۲۶</p> <p>فوق ہوا نور جو انجمن کا لوکا نور اور اس میں سخت حیرت میں انکشت بندان الماس</p>	<p>۱۲۷</p> <p>وصف دندان میں گیا جسے مرا فکر و قیاس دانت لو لو کا جسے رو سے ٹوٹی ہی اس</p>
<p>۱۲۷</p> <p>ایک پوسہ لپ دندان کا ہی لینا ہی ضرور لڈو مرغوب ہیں رعنا کو گر مونی چور</p>	<p>۱۲۸</p> <p>قرائن سینک دندان میں دندان تمام ایک لاف پیشی ہر تشبیہ وہن پیہم ہی تمام</p>
<p>۱۲۸</p> <p>لام ہونے میں نہیں نکال کر پر ختم کو کلام مسلمو نام خدا ہے وہ محسیم اسلام</p>	<p>۱۲۹</p> <p>ابر و یار تو ہیں کھسبہ دین کی محراب عاشق روی کتابی ہیں جب ہر اہل کتاب</p>
<p>۱۲۹</p> <p>نخل آزاد و ثمر لایا بسلا سے و روان چاہ میں ڈوبنا لینا ہی میں پوسف سا جو</p>	<p>۱۳۰</p> <p>ہے ذوق غیرت خست کا عجیب سبب جینا مرکز حسن کی ہے وسط میں چاہ کنگان</p>
<p>۱۳۰</p> <p>یہ وہ گرداب بلا ہے کہ نہیں اسکی تہا خضر سے کدو کہیں فوج نہ کھائیں غوطا</p>	<p>۱۳۱</p> <p>کما کر بیونے مجھے انکا کان سے کان گل رضوان عجیب آج کی ہیں سامان</p>
<p>۱۳۱</p> <p>کان دہر کر جو سنو تم تو کرین راز بیان کسر تو میں حلقہ بگوشی تری حتی الامکان</p>	<p>۱۳۲</p> <p>نسبت گوش گل خوبی سے کیجے اوزار صاف منکر ہو کیا میں نہو گا ز نمار</p>
<p>۱۳۲</p> <p>شاخ گل ہے جو گلو چہرہ پر گل قد طوبی نظر آجای کر سے دخل اگر دہم ذرا</p>	<p>۱۳۳</p> <p>گوری گردن ہو مصفا کہ صراحی کا گلا آمد رفت میں انقاس نظر آئی تو کیا</p>
<p>۱۳۳</p> <p>غیر اول ہے مرازیب گلو مار سنگار عشق میں اس کے مجھے ہمالشی ہر تازنا</p>	<p>۱۳۴</p> <p>گردن اور بانو پر شہدائے نبلی فام کفر کعبے سے جو اسے تہہ تو کجا پر اسلام</p>
<p>۱۳۴</p> <p>گردن اور بانو پر شہدائے نبلی فام کفر کعبے سے جو اسے تہہ تو کجا پر اسلام</p>	<p>۱۳۵</p> <p>سخت حیرت ہی مجھ بلکہ تعجب کا مقام حسن محبوب چو کعبہ ہی تو وہ کھنڈر و ظلام</p>

	یہ تعصب مجھے میں اوس پہ چلا دن گندا کفر و اسلام کا اس رنگ سے توڑوں رشتا	۱۲۳
جی اوٹھوں گردہ سوئی پڑھے دیدی کا نڈا صاف بلور کی ہر شاخ کلائی گویا	اوچے شانوں سے عجب شان خدا ہی پیدا ہاتھ ہیں یا کہ پیری کی یہ کیسے شہیر وا	
	ہاتھ ہیں نام خدا قدرت حق کی صورت ہاتھ گرہوں پچا تو میں جو سونکا قدرت	۱۲۴
لوسر دست دکھا دیتا ہوں سفیر کی سیر دست آویز یہ اسلام کی ہر کفر سے غیر	دسترس آج مری طبع کو ہر دست بخیر کون کا فرادہ سو کتاب سے صنم صاحب دیر	
	دیکھ لو مومنو با دیدہ حق بین پنج لفظ اللہ کا لکھا ہوا ہے نام خدا	۱۲۵
خوبنما دزد خانہ ہے یہ قاتل سے لیا افق نور بتیلی وہ شفق ہے حیرا	بارگاہ دست نگارین پہ نہیں رنگ حنا ہاتھ ل خون ہو ڈول اتہ نہ آ یا بوسا	
	روز روشن میں یہ اندھیر کہ شبنون مارا کہو دہائی ہے شہ حسن کی ایروز حنا	۱۲۶
آب اور ناب میں وہ مہر تو ہیرا اوزرا چرخ خوبی کا بنا چاند جو ناخن ترشا	ناخن ابیض و شفاف و صفا اوس کا لال ہر رنگ خانی سے وہا قوت تا	
	عقدہ فرقت عشاق کو کہو لے ناخن اوسکی الفت میں دل حور کے تنک چین	۱۲۷
قاف نیک ست بست اور سکا گاہ شہر عام ہاتھ جھکا تو چڑیلین لگیں دینے پہ نام	دست مجھ پر یہ کا بے صف کبا سینے تمام آئینہ بننے کو بلائیں مری پر بیان گلفام	
	ہاتھ بائی میں مرا ہاتھ پکا یک جو بڑا سیب پستان پر بڑا دوسے ہاتھ لگا	

<p>گول گول ادبہر اگر ادا پنجا مکیلا سینہ گنج خوبی کا ہے وہ مہر بسر بختینہ حسن معراج اگر پای تو وہ ہوزینہ</p>	<p>۱۲۹</p>
<p>حسن خوبی سے ہیں دونوں حرا سمور چشم بردور ہیں جو بن سحر اسر بہر پور</p>	<p>۱۳۰</p>
<p>قہہ نور کھون یاد و حباب دلجو دل جبا یون کی طح پھوٹ بنا رو رو</p>	<p>۱۳۱</p>
<p>بج ٹن ہیں کہ وہ کند چرخ دوران فلک حسن کا جو زا ہے کہ برج میزان</p>	<p>۱۳۲</p>
<p>حال مشاطہ سے سخت اسکے کساوٹ کا کھا طار حسن ہے وہ کتے ہیں جسکو چڑیا</p>	<p>۱۳۳</p>
<p>لوٹ جالی کے افسے دام میں لائینگے ہم آب دلنے کی بنا ینگے کٹوری محرم</p>	<p>۱۳۴</p>
<p>مرغ بسل کی طرح شوق ہے ترا پیر کا ایک مادہ کو جو دو نرسے پڑا ہو پالا</p>	<p>۱۳۵</p>
<p>جان و دل دونوں کی آتی نہیں اب نظر ننگے صیاد شکار آب ہو سے چڑیا پر</p>	<p>۱۳۶</p>
<p>برسون قرقین کیا کوٹ کچھانی کو چور اوسکے خمیاڑہ حسرت ہیں دل میں ناسور</p>	<p>۱۳۷</p>
<p>نئے کڑا دل کیے اوس سیمے کو چھاتی ہو گکا شوق کو فرط سے مشتاق کی چھاتی ہو گکا</p>	<p>۱۳۸</p>
<p>بیل و لگو جو پہلو نئے گر رشک سحر خار سینہ نارنج ہے یا سیب بھی ہو کہ انا</p>	<p>۱۳۹</p>

	دل سے ہر سونے کی طرح ایک خریدار کوئی جو انار ایک گراؤ کے ہیں بیمار کوئی	
رنگ فاقم کا کہ رہے قمر کا پسینا توزم نور شکم ناف سے گرداب ہلا	رنگ فاقم کا کہ رہے قمر کا پسینا توزم نور شکم ناف سے گرداب ہلا	۱۲۲ رنگ فاقم کا کہ رہے قمر کا پسینا توزم نور شکم ناف سے گرداب ہلا
	برخہ بی سے ہنم اور شکم صاف حساب فرش ہو جائے ہرے پیٹ کو بکری سیاہ	
کرتی جالی کی اور او سفیر سنہری لچکا گدگدی پیٹ کی بس نی ہے پتھر کا پتھر کا	کرتی جالی کی اور او سفیر سنہری لچکا گدگدی پیٹ کی بس نی ہے پتھر کا پتھر کا	۱۲۳ وہ پڑتے کی بنت دار بکلی انگب چتر خور میں یا جال شعاعی پسینا
	اوپچی کرتی سے شکن صاف نظر آتی ہے لین جو انگریزی تو تصویر سی کنج جاتی ہے	۱۲۴ اوپچی کرتی سے شکن صاف نظر آتی ہے لین جو انگریزی تو تصویر سی کنج جاتی ہے
بال باندھ لکھون صفحہ مکر کا سیدنا پہر نراکت کا میان نام نہ لیروی پیتا	بال باندھ لکھون صفحہ مکر کا سیدنا پہر نراکت کا میان نام نہ لیروی پیتا	۱۲۵ کرکک میں آنے کا نہیں گر لچکا میتھانی سے پریشان ہو طبع شعرا
	گر نہ ہاتھ آئی کہ ہو وصف مکر کو ا غماض خالی اک بند کی جا چوڑ کھون سا بیار	۱۲۶ گر نہ ہاتھ آئی کہ ہو وصف مکر کو ا غماض خالی اک بند کی جا چوڑ کھون سا بیار
شرم سے ہر پار سے تو ہو اچا کہ سنگت بس خبر دار ہو ہولے سنے لے نام نہ	شرم سے ہر پار سے تو ہو اچا کہ سنگت بس خبر دار ہو ہولے سنے لے نام نہ	۱۲۷ خاصہ فکر کی جو ان میان تہین تا نہ نواف عرض کرنے لگا آگے کہ بس بیلوں جانا
	راہ ہو لوگے وہ ہی شہد آب حیوان ڈو با جس چاہ میں ماروت وہی ہر کیون	۱۲۸ راہ ہو لوگے وہ ہی شہد آب حیوان ڈو با جس چاہ میں ماروت وہی ہر کیون
صرف گوہر عشرت میں ہم دو اک جا دون وہ تشبیہ کہ احست کے شیکے حیا	صرف گوہر عشرت میں ہم دو اک جا دون وہ تشبیہ کہ احست کے شیکے حیا	۱۲۹ کوئی نازہ ہی اس سے کہتا ہے ازراہ خطا غیر ہی باغ جہان کی نہ لگی جسکو ہوا
	چاک د امان صبا کا ہے یگل پر سیاہ عکس پائیشے میں ہر چشم پری کا اوترا	۱۳۰ چاک د امان صبا کا ہے یگل پر سیاہ عکس پائیشے میں ہر چشم پری کا اوترا

۱۱۳۹	قانونیہ تنگ ہی مضمون کا حکایت ہی وہ	۱۱۳۸	حشاگو میں تاسف و محنت ہے وہ
	مثل دل تنگ ہی پر عالم و رعیت ہی وہ		موج جاہ و خشم دولت و سرور ہی وہ
	پوست کندہ نگرون چیرکے مضمون کی شرح		
	ایک مکہ کے سحر لینے سے ماہل ہی فرج		
۱۱۴۰	کوہین لایا تھا جس کوہ سحر جو ہی شیرین	۱۱۳۹	شکل شعخ کے ہیں کوہ سحر وہ دنوں سرور
	زینت کر سی وہم سند عزت و تسکین		گود میں مٹھن تو عشاق کو آ کر کشکین
	گدگدے نرم ملائم بین صفائیں صندل		
۱۱۴۱	غیرت قائم و سجا بنے سحر و مٹھل		
	ران کو وصف میں حیران ہون از نظر با		نسبت فقرہ و بلور نہیں ہے زیبا
	ہونا ان رانوں کا انونین غصہ ہے رعنا		ران کی یاد نے پہلی کی طرح تر پاپا
	بخت بیدار ہیں تو سونگے رکھیں ان پران		
۱۱۴۲	طالع خفتہ اگر ہیں تو رہیں گے ارمان		
	حسرت کی گہرے زانو میں مجھے ہے گھٹنا		سر سزاؤ اسے حیرت میں مجھے ہو رہنا
	طور کے شمع نہیں ساق کو لازم کھنا		پرفرشتوں کے چلین ہو دے پری ڈرانا
	ہو کے نلے بر پڑیں پیرون نہ کہیں اگر		
	اور میں جلکے رقابت سے بنوں خاکستر		
۱۱۴۳	پانچوں برف سے سر رکھتے ہیں سرخیل تیان		گلشن دہر میں کیا خوب ہے یہ سرور ان
	نقش یا قبیلہ نہا کتے ہیں اہل ایمان		مردم چشم سے سہلا تین ہیں حوریں تیان
	سجدہ گاہ ملکوت او سکا ہوا پانچ انداز		
۱۱۴۴	شوگردوں میں ہی مسیحا کا سراپا اعجاز		
	و کہتا چاہی لیلی کو بچشم مجنون		اوسکا سایہ ہی پیری تیکے اوس ہی مضمون
	معجز عیسیٰ و مجسم کا ہے رفتار سے خون		جو مناسحا اور انکھیلوں کی چال مضمون

<p>جہاں فراق ہو وصل</p>	<p>بسیا مغارت و محبت نہاگو کیسی مستان تھیامت کی جہیلی ہر جہاں کبک اور دھنس تو خود رفتہ میں آہو ہا مال</p>
<p>ہاتھ اک دسے پورا ایک ہو بلا دمان</p>	<p>کب لگتی ہوئی اوس چاکل بلو ہاں تکتے چوری کے نظر سے وہ چلے شرم کنان</p>
<p>پیر ہلکے کے جو بازیب کی جنکار کرے</p>	<p>خستہ خواب ہم کیسے نہ بیدار کرے</p>
<p>سرخ کے بل پینک کے آئینہ سکندر آیا</p>	<p>فاس پر وہ ہوا جب آئینہ زانو کا آب آئینہ سے پانی ہو بہت سا چاٹا</p>
<p>آئینہ زون سے یون نسبت زانو عیان</p>	<p>آئینہ داری ہے مانڈھو کو ران</p>
<p>رام اوس بچنے کیے زار دوسمن و بندار</p>	<p>شوخ و شتاج ہو وہ کافر بدین عیار ہو قیام اوس کا قیامت تو بلا کی رفتار</p>
<p>دنگ ساری ہیں تھے چہب ہی اندازے</p>	<p>طور میں تازہ کر شے ہیں نئے نئے</p>
<p>کس زبان سے کہو اللہ کا میں شکر کروں</p>	<p>ایسا معشوق اور اوس پر ہو وہ اپنا مقبول عیش جو وصل ہے خلوت کے وہ میں در میں جو</p>
<p>انفاق تو نہیں طبیعت کی ہر بس لطف عجیب</p>	<p>خوش نصیبی ہو کرے جسکو کہ اللہ نصیب</p>
<p>اک زمانہ میں وہ گھر گھر کا ہوا افسانہ</p>	<p>میر اور ادنکا جو آپس میں بڑا پارا نہ میں اگر شمع تو سوجان سے وہ پروا نہ</p>
<p>آفت جان ہوئی میرے لیے دنگی شہر</p>	<p>ایک عالم ہوا شتاق جمال صورت</p>

<p>۱۹۰</p> <p>تایکہ کو جو ہوا حال یہ سارا سلوم چین اتر گئی سمجھی ہے جاگے مستوم</p>	<p>۱۹۱</p> <p>دیکھا عشاق کار ہتا ہجرا ہجوم آبا ہر آند کے دلین پر خیال مذوم</p>
<p>۱۹۲</p> <p>پڑ گئی گھر میں نو لیس ہو گئی خانہ برباد آج سے آدو شد کیجیے موقوف استاد</p>	
<p>۱۹۳</p> <p>تھا ہر اک جسمہ کو گر طے کا اونکا دستور ہفتہ بہر ہو لیا آنے کا دیاں کیا ز کور</p>	<p>۱۹۴</p> <p>کر کے تمام ملی آتی تہیں ہفتے کو ضرور دلین حیران ہوں کہ ایسا ہو کیا مجھے تصور</p>
<p>۱۹۴</p> <p>آدمی جاتا ہے پر اونے ملاقات کہاں تایکہ پہولی ہوئی بیٹھی ہے وہ بات کہاں</p>	
<p>۱۹۵</p> <p>گاہ یہ حال کہ در گاہ کو جاتی ہیں وہ گھر عمل سے کہی یہ چل کہ نہ جاتی ہیں وہ</p>	<p>۱۹۶</p> <p>اور کسی روز یہ کٹر اگ کہ گاتی ہیں وہ کہی یہ عذر کہ موقع نہیں پاتی ہیں وہ</p>
<p>۱۹۶</p> <p>قصہ کوتاہ کہا صاف ہوا جب اصرار وہ نہ آئیگی کہو اب نہ بلا میں زہنار</p>	
<p>۱۹۷</p> <p>خانگی رکہ لین نہیں شو قے کر لین استاد کہلگئی ادنی جھے خوب لیل اب استادی</p>	<p>۱۹۸</p> <p>کسیوں کے نگرین گھر کی گر بربادی ایک تنخواہ کے چھپے ہر سب جلا دی</p>
<p>۱۹۸</p> <p>ناچ مجھے سے گئی شکر کا منا چو ٹا کیا ملاقات کرے قہر خدا کا ٹوٹا</p>	
<p>۱۹۹</p> <p>دس بے آدمی آن آن کے چہ چارتے ہیں کچن آا کے برکتے ہیں شرارتے ہیں</p>	<p>۲۰۰</p> <p>سب ریش در امر شہر کے بلواتے ہیں طعن سازندے او دہر آ کے سنا جاتے ہیں</p>
<p>۲۰۰</p> <p>زر کی ہو طبع جسم ہم نہیں وہ گوہر ہے کیا وہ کر لینگے یہ بے لکٹونے اور ہے</p>	
<p>۲۰۱</p> <p>مارنے بصری کی ان چو کر یوں پر امین اور جو خاطر کی تو مردار پر آپے میں نہیں</p>	<p>۲۰۲</p> <p>لٹو ہو جاتی ہیں دیکھا جو کہین مرد حسین ملگیا دگر اچو عیاش تو اسکی ہو کہین</p>

نامس خدمت کو کہاں خاک وہ کر دین گہر کو
پیشی لاکر پہرے ناکیر اسے سر کو

مہر باغ او کو دکھا دیتے ہیں کیا عیار
زر سے زیور سے اطاعت سے بنالیوین
کسیبان ایک ہوں عیاش گرسو سکار
بات جب کوئی نہ بن آئی بنے عاشق زار

مڑ چراپن کرین جی جان سے حد سے ہو جان
الغرض لاکھ گنت پیچ کرین گہرین ٹھہارین

اد کو بند ہی ہے کہ گہر سے نہ نکلنے یا مین
گہرین جو چاہین کرین ایک باہر چاہین
در کجا تا بدریچ نہ بسر کر آسین
نام ہو لے سے نہ میرا وہ زبان پر لائین

فضل ڈیوڑھی پر بسر شام سے پڑ جائے مین
غیر در آئے گرشوق سے در آتے مین

نایک سوخت وہ بذات کہ خالق نہ دکھای
یکے ٹسکرو اگر پانویڑوسر ہو جاے
سید ہی گرا ایک کو اوں سے نو سو ٹیر ہی شاہی
سوت ہی تو نہیں خزائن کو آتی ہو اے

ہن وہ مجبوراد و ہر اوراد ہرین حیران
وہ ہین شکل مین گرفتار بیان ضیق مین جان

طبع ہی دیکھیے تو کان نہیں ہرتی ہے
فعل مختار نہو جائین ہی ٹرتی ہے
اور سمجھا ہے تو بات نہیں کرتی ہے
نام میرا کہ مین آجا سے تو بس رتی ہے

کار گرا ایک ہی زہار نہ تدبیر ہوئی
جسے برگشتہ ہی آخری وقت تدبیر ہوئی

پھر محبوب جو کج نعت مرے پاس آہ
دولت صبر و تحمل ہوئی نرفت مین تباہ
لوٹنی کشور دل شکر غم نے ناگاہ
درد و غم نے دل ناشاد سے پیدا کی راہ

بہر گیا خون بگر آنکھ سے دریا ہو کر
جان بھی تن سے ہوا ہو گئی شتلا ہو کر

<p>میں ہوں تنہائی سب سے دلدار کا ہوا سنا نہ فعل پر لی جلو آباد کرو دیرانہ</p>	<p>مگر وہ ہو گیا سنے یاد کے خلوت خانہ عرض کی صبر سے رخصت کا سب سے پروانہ</p>
<p>بہو کر جان خیرین ہو گئے عموار حیدر بخت ہی پھر گئے جس دن سے بولا یا حیدر</p>	<p>۱۷۱ لفظ سب لکھتا ہوں پہنچا کسی ان اعمال بیچ دالون کو کبھی زر سے کیا مال</p>
<p>دور بلاتا ہوں نجومی کبھی گاہ سے رمال ناکہ پیدا کسی صورت ہو کر یہ شکل وصال</p>	<p>۱۷۲ منقین مائین بہت چلے ہی کینے اکثر التجائین کرن مردان خدا سے جا کر</p>
<p>وہ مضیبت کہ خدا اس سے عدو کو بھی پکار دل ہی ہندو میں نہوا و سکو کوئی کیا جھما کر</p>	<p>۱۷۳ وہ پریشانی کہ اللہ نہ دشمن کو دکھا جو اختیار اپنا جو دل پر ہو تو سب کچھ بن جو</p>
<p>جان قابل میں کمان جان جان جب سے نہیں آسمان ٹوٹ پڑا تک ہوا صحن زمین</p>	<p>۱۷۴ آخر شہزاد بخت لئے دکھایا جو اثر غیب سے آئے یہ اک شخص نے دی جگہ تیر</p>
<p>باس جب ہو گئی اور آگیا وہ ہی لب پر فعل مختار عدالت میں ہو میں وہ جا کر</p>	<p>۱۷۵ لیجیا تنے میں وہی خیر سے لائیں تشریف دوڑ کر جہاتی سے لیٹا کے بہت کی تشریف</p>
<p>کچھ بھل ناکہ کے جس سے کچھ نالانہ عذر کچھ شکر کہے پیار کبھی احسان یہی</p>	<p>۱۷۶ رو میں دل کو لکے خوب اور یلگردان ہی فعل مختاری پہ پور پور کچھ ناران ہی</p>
<p>تکر خالق کیا اوپر سے تصدق او ترا آکے زہرہ نے کیا چرخ برین سحر</p>	<p>۱۷۷ پہر وہی جبین وہی لطف وہی عیش مدام خلوت آٹھوں پہر اور تیر در خاص و عام</p>
<p>راحت جان آتی ہی بس آیا آرام نہ ملاقات نہ دربار نہ مجرا نہ سلام</p>	<p>۱۷۸ پہر وہی جبین وہی لطف وہی عیش مدام خلوت آٹھوں پہر اور تیر در خاص و عام</p>

	شکر مددگار کہ پہر آئی گلستان میں بار دوبارہ دہر میں بہر شک جہاں صورت خار	۱۴۲
سوتے تا صبح تو مل مینتے سے تا بوسا لو قسم کی ہو جو گلگشت گلستان تنہا	کھاتے پیتے سے اگر ساتھ تو رہتے یکجا ساتھ ہی جاتے تھے اکثر ٹی سیر دریا	۱۴۳
	ساتھ حمام کو سر مابین کیے شام و سحر یکدلی سے ہوے الفت میں غرض تیسر و شکر	۱۴۴
دل کو برسات کے جھوپن بھی بہلائے شکل جو زاری تصویر کے کھوانے میں	جانڈنی رات میں ہر شام ہو اکھاڑ میں لیٹے بیٹھے تھے ساتھ ہی خانے میں	۱۴۵
	فرط سے جاہ کے اک جان دو قالب گویا دونوں مطلوب تھے اور دونوں ہی طالب گویا	۱۴۶
طیش آتا تھا اونہیں دیکھ کے دلدار و نکو جمع اک جا کہیں رکھتا ہر خاک پیار و نکو	رشتک ہوتا تھا مجھے دیکھ کے عیار و نکو جوڑ کچھ چوڑیے سوچی بغرض یار و نکو	۱۴۷
	آخر کار زوال آئے جو ہو جاے کمال ہر ہمیشہ یہی نیرنگی گردن کا حال	۱۴۸
کہہ تو دی گل اور سچہ طبع ہی کچھ دمرد ہاگا ناقص العقل تو مستور ہے یہ قوم نسا	الغرض او سکودر اندازوں بٹھرا کا بڑکا ایک عیار سے دیر وہ ملاقات کرا	۱۴۹
	ڈھنگ بدلائف نظر آیا مجھے احسرا دسکا ہونے سرگوشی لگی غیر سے کھلم کھلتا	۱۵۰
اور کسی باغیوں کو باغ میں جا بلو اتا بجسے کچھ جینا کچھ ہانگنا کچھ کتر اتا	دوسرے تیسرے چیلے سے کبھی گھر جاتا کر لیا غیر سے گانے غرض یار اتا	۱۵۱
	چہ تیر خج جا بجنہ ہر اک بات پہ کرنا او بجن جالیدہ کر سے کرنے لگی جب جالیہ پن	۱۵۲

پہر تو میں نے ہی بھر خور کر رکھا اک کا ثبوت ضبط کی تاب کسان ہونکا پہر تو سکوت	اختیاروں سے کیے جبکہ فعل در کر ثبوت اگیا طیش چڑا غصے کا سر چب بہوت
	دل سے تنگ آ کے کہا صاف کرو جو چاہو منہ نہیں دیکھو نگاراد ہا کو بس اب یاد کرو
غم الم رنج تعلق درد و ملال و ایذا کیونکہ عبت کموین دل و دولت تو پر چھوٹا	نالہ و آہ و پریشانی و اندوہ و بچکا غصہ و حسرت و افسوس سہین طلب کیا
	کیونکہ کسی کا فرہر جانی سے دکو اور مجھائیں نام عیاشی ہو اور رنج سہین کوفت اور ٹھائیں
دین و ایمان دل جان راحت و عیش آرام سکو برباد کریں اور پہر او لٹے بدنام	ننگے ناس و حیا غیرت و عزت و اکرام مال و جاہ و چشم و دولت و دین و اسلام
	نقد جان دیکے کہی ہم خریدین جھگڑا چاہہ کار کنتی ہے یوسف کو زینچا سودا
یاد کر چاہہ کو کج بازی پہ اپنی شرمناو دور ہو جاو مجھے آج سے تم سنہ نہ دکھاو	یاد دہ روز میں یا بھول گئے ہو فرماو پردہ رہنے و زبان دیکھو اب بھی کھلاو
	کردنی خویش یہ تقدیر سے پیش آتی تھی آدمیت تجھے سکھلا کے دغا پانی تھی
عشوہ و ناز و ادانکو سکھایا کس نے طرز و لہاری عشاق بتایا کس نے	یہ تو فرماو پر نیرادبت یا کس نے سارا انداز و کرشمہ یہ بتایا کس نے
	میں نے انداز سب جگو سکھائے کہ نہیں میری صحبت نے ترے عیب سوار کی کہ نہیں
بات کا ہی نہ سلیقہ تھا مجھے امی نادان اب یہ اترائی کہ سارے بھلائے احسان	نے تیزی کا تری واقف و شام ہر چہا چال بہو چال تھی یہ چیل چھلاو آگمان

	ان گر مد سے جن رعنا کے پر رکھائی تھی خوش بھینسی تیری دانہ پھان لائی تھی	
شعرا کا وہ کوجا میں تو جادین کوسنے تھی یہ سحر بیان تیری لہا اصل لہا	کیا تر ایسے تے کہا میں نے سرا پا جیسا مگر گریبان میں سو نہ ڈال کے دیکھو تو ذرا	۵۱۷
	جہین آنا ہے تیری صاف حقیقت کس دن پہرے کتا ہوں کہ کیا واسطہ لعنت بہیوں	۵۱۸
ہم سلامت جہین تو بخیر ایسی ہوں لاکھوں گر میری ہم سے اور یہ جہیز دین اور سکا	تو ہمارا ہی بہت روز سی دیکھا ہسالا تو تو کیا مال ہے کیا خیر ہے اور کون بلا	۵۱۹
مستورہ سوال	آہنہ لیکے ذرا دیکھو تو اپنی صورت اسے اترائی ہے اللہ سے تیری قدرت	۵۲۰
نار اور دار ہے یا چند کوسرین سو ناک چھٹی ہے کہو کا گرا میں جا بنا	شکل ہوئی سو ہی گھاڑ ہے سر لکھنا تنگ پیشانی ہے اور ہیر کا سا ہودھا	۵۲۱
	رنگ روپ کا ہی چہری بوزا نور نہیں داغ چمک کے ہیں یہ خانہ زین نہیں	۵۲۲
سب بناوٹ ہے نہ انداز نہ کد نہ شو نہ باز رکتی ہے گندہ نعل طبع کو اکثر ناساز	جو نہانہ جو دریدہ تو زبان سخت دراز کو نہ گردن ہے گلا پونگیا ہے اور بد آواز	۵۲۳
	نائر شہید ہے تو کندہ تو دو ہتھ میں چوب چنچا گشت تھا مثل بریشیاں جا روپ	۵۲۴
گول محرم نہیں اور بند ہے ڈھیل ڈھیل اگر تھی پیڑوسے بے کسی ہوئی ڈھم ڈھلا	بال چھاتی ہے میں اور سینہ ہے چٹپٹا پٹٹا خانہ لہو کی دم کیسے نہیں ہے چڑیا	۵۲۵
	پہٹ ہے پیٹ کے مانند پیٹ اور کھٹ نات اور ہیری ہوئی گونگے سے زیادہ کھٹ	۵۲۶

<p>اور پستی کا سرخون کے گردن کیا اظہار بن میں اورد کی جو جس شکل سے پانی کا</p>	<p>کون کے برسے سے سپاٹ اور بہت ہا ہا ہا ذکر کرتے سے ہر ایک چیز کی اب نفرت دعا</p>
<p>مثل فریل کے ہا کرنا ہو گندہ پانی تو کئے بھی نہیں مردار پہ اہتو زانی</p>	<p>۱۹۳</p>
<p>ساق پر بال میں اور سخت ہو لکڑی جی انگلیاں پیر کی بد قطع میں پیر ہی پیر ہی</p>	<p>ران پیر گوشت نہیں اور نہ او سمین چھی پنجہ جی کی طرح سے ابر ہی</p>
<p>پا میں چکر ہے تو مانند فلک کج رفتار نام پر ہا سے ہر طائی کے پیر ہزار</p>	<p>۱۹۴</p>
<p>ہے سراسر وہ نخت کی طرح بد اندام نام ہر طائی آوارہ ہے اب طشت از بام</p>	<p>خاک صورت پہ ادا کا بھی نہیں نام کو نام رندی پن سے جو نہ خود کام کو کھینچ سکام</p>
<p>معشوقہ اول ایک پر بند نہیں لاکھ سے انکار نہیں</p>	<p>۱۹۵ پیر اور ترک از نہجی ہر کار جہاں میں کوئی مرد از نہیں</p>
<p>بھیادیدہ و سنے مشرم نہ کچھ نہنگ نہ خار نہوین راجہ الوری کی طرح قول و قرار</p>	<p>۱۹۶ تند خو غریبہ جو کا فر بیدین سکار خود غرض بسکہ ہر خود مطلب خود میں خود</p>
<p>صند ہر نفرت ہی مراناک میں جو کئے دم ترک الفت مجھے منظور ہے لے مجھے شتر</p>	<p>۱۹۷</p>
<p>تو پیر ہو تو والدین سا ہر ہمسون کعبہ دین ہو تو اس سمت کو سجدہ کرنا</p>	<p>۱۹۸ تو سواد اللہ خدا ہو تو میں بندہ نہ ہون تو تو قرآن ہو تو میں سکر و امی ٹھہرون</p>
<p>تو جو فردوس ہو تو صدی ہو تو بیخ ناری تو اگر دین ہو تو میں ترک کردون دینداری</p>	<p>۱۹۹</p>
<p>تو جو شاوی ہو تو ہوا جان میں ہر صورت غم نام کو نام نہ لوان تو ہو جو اسم اعظم</p>	<p>۲۰۰ بخت بیدار جو تو ہو تو ہون خواب عدم بہت شکر میں اللہ ہون کر تو ہو ہر شتر</p>

<p>خواب میں آسے پوری ہو کر رات بجا لائے خوب بجائی لو جیت میں نہ پھر کر دیکھو</p>	
<p>تو سمجھا ہو تو سمیٹنے کی تانگہ روں تو جو محشر تو کبھی خواب عدم ہی آدھوں</p>	<p>تو تو ہو آجیات اور میں طلش سے جان تو فرشتہ تو میں دم کو چرای جاؤں</p>
<p>جیتے جی نام ہی ہو لے سے نہ لون میں نصف لون سر کی اگر کبھی ہو تیرا سودا</p>	
<p>تو ہا ہو تو ترے سایہ سے بچ کر نکلوں تو ہوا تار تیرے کبھی درشن نگروں</p>	<p>تو ہو کر صبح و شام بجا میں بون تو جو ہنگواں ہو تو دور سے مانتا لیکوں</p>
<p>دختر زہو اگر تو تو نہ تا کون حاش تو جو ساقی ہو تو ہو مشرب صوفی مہیسا</p>	
<p>گھدیا میں چنگل کہ نہ لون نام ترا ہو لکڑی ہی نگروں نہ تری با نب اہلا</p>	<p>دسے چکالے ترے یار آگے خواب ستغنا کوچو کیسا نہ چوں شہر کا تیرے رستا</p>
<p>تجھ کو موت آئے تو اون نہ تری تربت پر جان بلب ہو تو عبادت نگروں میں جا کر</p>	
<p>ہوں اوس اوباشا تو آف کہ تو پورے گھات سب نار گیا میں نے تری عیاری</p>	<p>چالے تو جان جانا ہو خبر ہے ساری جن رقبوں کے لیے کرتے ہو آواز</p>
<p>دہین پور اور منافق کے ہر کلام بکھاؤ نہیں ہے ہر سارے جن ترے کلمے</p>	
<p>بجیا دیدہ کہ تکی تھی ہر شراب و نہیں دیکھ لی شہر منادٹ مجھے دکھلا تو میر</p>	<p>عشوہ و نازیر بجیا میں بس ترا نہیں بنائیں جہاں کہ نہیں جیسو نہیں گہر و نہیں</p>
<p>بیک فق خشک ہیں لب منہ پورانی جہاں رہا استاد ترا پیر ہی تو ہی جہاں</p>	

۱۰

تھے کوئی خواب پریشان کہ امتحانِ حلام کے محبوب ہو تیار و ذری اپنا نام	مگر وہ نام و خیالات تو ساری برنام کسا عاشق ہوں سر اپا پر کیے کیا کام
	سخت نسیان ہوا بندہ کی خطا کیچھ معاف جو کھامین سے تری شانیں تالان و گزرا
بہنے ہی تار لیا جانچ لیا پہچانا اپنی اوقات پہ آخر تاتھے آجانا	غیر سے آپ ڈرہ پروہ کیا یا راتہ + عزیر و انکار و قسم بیچ ہر اب شرمانا
	تو نے احسان فراموش کیا ترک و وفا پہٹ گیا تجھے دل اب نام نہ لو گاتیرا
شہر و شہر ہوں بر نام تو گھر گھر سوا لغت اس چاہ پہ لفت زینت پہ لاجول و	مشگین چیلین گوارا کرین ناز بیجا اسنے پختائین نہیں غیر نصیب اندرا
	طوف رسوائی بر آفت جو مصیبت باری ایسے ہر جم سے دشمن کو بچانے باری
حضرت عشق کو تسلیم ہو اور تمکو سلام آج سے تم سے مجھے مجھے نہیں تمکو کام	عشق بازی کا سائین جو یہی ہوا انجام جیتے جی نام نہ لون میرا جو رہ گیا نام
	باتوان چشتم نہ مردان عیلمان وارد قول مردان نہ شنیدی صنجان وارد
چال و کلاؤ جو اکسا و چور سنے لو ہر جو کچھ شرم تو ہیں بٹکے کیسین صدمہ	میرے پاپوش کے صدقے مرویا کہ جیو بازا من اوقات سے پہا چوڑو
	بر ملا کرتے ہیں جو ری نہیں بریاری بندہ آزاد و تہین نسل کی مختاری ہے
ہر مثل ٹوٹا پڑی سونا پڑے جس سے کمان جیسے آپ کو جنت بر علی کی ہوا مالک	دگی دل کی جو بندہ کو بافت جان کیا نساقہ نہیں کہ نہیں جی تو جمان

<p>۱۲۹</p> <p>مشوق سے کسول کو دل جو نہیں کرنا ہو کر نکو والد ہو س دل کی نہ باقی رکھو</p>	
<p>۱۳۰</p> <p>پر زبیل ایسا کروں نکو کہ لیس کو یار نیال میں ہو کبھی خرم نہ کہیں خواہیں شاد</p>	<p>نام کیا بگشتان آپ کا کروں برباد تم ہو علامت تو ہوں ایک ہی میں ہی استاد</p>
<p>چین اکرم ہی چلا ہے میں نہ پاؤں اللہ رود شمت کو کرو آئندہ ہر سال آہ</p>	
<p>۱۳۱</p> <p>فرش ہو جائی تو سوؤں نہ تری سات کہی جان جاتی رہے پر جو نہ ملاقات کہی</p>	<p>لاکھ انڑ سے گر بیت کروں بات کہی خواہیں تیرا خیال آج نہ دن رات کہی</p>
<p>بلکہ جس بزم میں تو جا کے نہ جاؤں اللہ جائیں وہو کے سے تو پہن نہ لگاؤں اللہ</p>	
<p>۱۳۲</p> <p>تیرے مشکل کو ہی تجھے میں سمجھوں پتہ تجھ کو وارہ خدا چاہے تو دیکھوں اور</p>	<p>تیرے ہمنام کا ہی نام نہ لے لے نہ پتہ تجھے پتہ جاے خدائی جو پتہ میری نظر</p>
<p>۱۳۳</p> <p>جس کا در بہر تھی جو تو ہوئی تجھے ہنسنا آج سے لے نہ دم میں ترے کوئی ریشا</p>	
<p>۱۳۴</p> <p>آپ اس حسن جوانی پر بحث میں سزا آدمی زاد میں کچھ نہیں خلد کے حور</p>	<p>صاف ہو جائیگا دور دور میں جو میں کلا ماہر و چار ہی دن چاند کا - پتا ہر روز</p>
<p>۱۳۵</p> <p>ظاہر رنگ کسی - ذکر سے کا پرواز خاک میں آپ کا بچا سگاسب نخوت و ناز</p>	
<p>۱۳۶</p> <p>بل کی لنی دلف سے اگلی نہ پہاڑ کو تاکا کوئی دن کی جو فقط گوہر نہ اندھین آب</p>	<p>صاف دیکھا سگاسب حسن رخ بر نور جواب ڈبل گیا سین تو یاد آئی گئے ایام شباب</p>
<p>۱۳۷</p> <p>پوچھتے تو بگڑ جائیگا اللہ حسن سیر ہوگا سوزا کہ تو ہو جاوگا نکو نہیں حقیر</p>	

<p>آئینہ رو کا سکنہ بسنے جبران توبہ سایہ پروردی زار و ہولناں توبہ</p>	<p>نہان مردی کرے مردان علیخان توبہ بندہ کافر پدین ہو مسلمان توبہ</p>	
	<p>صحبت قوم شیا طین کی اور جگو چاہ توبہ لاجول و لا توبہ الا بالتوبہ</p>	<p>۱۱۰</p>
<p>زن مرید زور کوئی ہو گا جانیں او باں اور سیلان طبیعت ہی اگر ہو دی کاش</p>	<p>دور کہہ دل سے گمان اسکا کہ میں میں رہا کرتا ہوں تجربہ میں لیکن بٹاش</p>	<p>۱۱۱</p>
	<p>نوز ماہ میں حسین ایک ہو اکب ہی بہتر گو منو کشتو آباد رہے امرت سر</p>	<p>۱۱۲</p>
<p>بلکہ میں نام نکم ل سے کروں عشق کا دور دل نگانا ہی پڑے جگو جو ایسا ہی ضرور</p>	<p>ضبط الفت کو کروں پہلے تو تھی المقدور اور خالق نکرے دے سے اگر مہوں محبوب</p>	<p>۱۱۳</p>
	<p>تو کسی اور پریر سے ملاقات کروں عیش و عشرت میں فری سے بسر اوقات کروں</p>	<p>۱۱۴</p>
<p>تجھے کیا نام خدا لاکہ سے وہ ہو بہتر نوز کا پتلا ہو شکل پری حور سیر</p>	<p>زعم باطل ہے کہ پیدا ہو مجھ کا دل بسز قدر دان اور وفا پیشہ و بندہ پرور</p>	<p>۱۱۵</p>
	<p>بزم عالم میں کروں آفت جان وہ پیدا دم اولٹ جا ہی اگر دیکھ لے توبہ کھرا</p>	<p>۱۱۶</p>
<p>سایہ تک دیکھنے پائے نہیں یہ ہر قدر غن آتش رشک سے بس جگو بھلا سے سوتن</p>	<p>رہنمائی پہ جو تو پنا تاد سے چوبن تو نکاوت کرے وہ سے ہوتری سون</p>	<p>۱۱۷</p>
	<p>بندہ خلوت کندہ اوس حور سے آباد کرے تو اسی غم میں سدا نالہ و فریاد کرے</p>	<p>۱۱۸</p>
<p>جا بجا سے مجھے آتے ہیں حسینوں کے پیام کلمہ پڑھتے ہیں مومن مرا اور سون دہا</p>	<p>عشق با فری گھر گھر ہے جو اب طشت از باک اور وفا داری سے واقعہ ہیں مرد آل رام</p>	<p>۱۱۹</p>

	<p>۴۴۴</p> <p>صفتبازی کا فرسے فرسے دلداروں کو ناز چاہیے سو طرح طرح سرداروں کو</p>	
<p>تسے اب قطع نظر کرتے ہیں لانا نہ جس پر نیرا وہ ایک عرسے بڑنی بڑنگاہ</p>		<p>۴۴۵</p> <p>لو خبردار ہو ہشیار رہو جو آگاہ پیلاوس شوخ سے کریتے ہیں التکی راہ</p>
<p>۴۴۶</p> <p>خوشیوں سے ہر تہا نیہ خوشیوں سے ہر تہا نیہ</p>	<p>۴۴۷</p> <p>حور خواہ پر نیرا وہ ہے یا انسان ہے ان اگر غارت ارمان ہلای جان ہے</p>	<p>۴۴۸</p> <p>سر اپسی بہا ہے ان اگر غارت ارمان ہلای جان ہے</p>
<p>۴۴۹</p> <p>ہر دگر وہ سب رونق باغ مسلم اوسکا کرتے ہیں سراپا کی بیماریہ رتم</p>		<p>۴۵۰</p> <p>گھبران غیرت رضوان کہ ہر شک ارم سایہ اوس غیرت فردوس کا ہوا برکرم</p>
	<p>۴۵۱</p> <p>باغ باغ اہل جہان دیکھئے اوسکو ہوجائیں پوکر گل کی روشن جاہن تن میں زسائیں</p>	
<p>۴۵۲</p> <p>لطف سیب ذوق حور سے شیرین ہوگا تکلیف و گھبران دگل روشن دگل انعام</p>		<p>۴۵۳</p> <p>نکتہ سنبلی بچان سے سطر ہو شام نار پستان سے ہو بیماری دل کو آرام</p>
	<p>۴۵۴</p> <p>وہ سراپا ہی بہا ہے - جانا نہ ہو باغ رضوان کے تھا سبز بیجا نہ ہو</p>	
<p>۴۵۵</p> <p>لکیر کے گھرو کے سراپا کو بچھا گزار شوق گھرو کے سراپا کا لیکھا ہوا -</p>		<p>۴۵۶</p> <p>بہل طبع یہ کہتی ہے کہ با آئی بہار سز میں سخن نازہ ہے پر گل نے خار</p>
	<p>۴۵۷</p> <p>یہ وہ گلشن ہے کہ گھمبیں کا بیان نام نہیں باغ فردوس میں سیاہ کا کچھ کار نہیں</p>	
<p>۴۵۸</p> <p>۴۵۹</p> <p>۴۶۰</p>	<p>۴۶۱</p> <p>۴۶۲</p> <p>۴۶۳</p>	<p>۴۶۴</p> <p>۴۶۵</p> <p>۴۶۶</p>
<p>۴۶۷</p> <p>چیدہ چیدہ پنوں گزار جہا - جسے مقلد نہیں دیکھیں سو گھبران پہ وہ ناک - وہ مقلد نہیں</p>		

<p>سیر رضوان کروں گلگشت کبھی جنت کی شکر کی لاکھ مجھ تو نے یہ نعمت بخشی</p>	<p>پہری آج جو مغزوں سر پایا میں گئی اسی ہی قلت ہو تو پیر حق سے کسوں اسی بار</p>
<p>تیری درگاہ تلک لانی ہے جگہ حیرت ایسی دکھلا دے قضا تا نہ ہے پر حیرت</p>	<p>۱۲۱</p>
<p>آتا ہے یہ نذا جبکہ ہوں اٹھوں جنت ہو کہیں ہریش سے دیوار کو ادھیاریت</p>	<p>پہر کئے خیر سے مجھ وہ باغ رحمت طوبی و سدرہ کو ہوشاخ فخر پر حیرت</p>
<p>لاکھ حیریل سے گویا ہوں غزل خوان پیر ہوں جا بلیہیں غفلت سے ہوں رخاں چین</p>	<p>۱۲۲</p>
<p>بولا مہم کہ نگہ فکر و تامل رحمت داہوئی بکتیہ نذیل اور ابد تک کی نفا</p>	<p>تہا یہی وہ بیان کہ اتنے میں ہوا کہا لقا فیض روح القدس اللہ فی بحب کو بیا</p>
<p>پہر نظارت کو سوا بس نظر آیا نہ بچہ اور تب لکھا شاخ تلم سے پر سر پایا فی النور</p>	<p>۱۲۳</p>
<p>کھدن کا کہوں تب رصفت بظلمت گلزار لاؤں شکر کی جا سرخی رنگ گلزار</p>	<p>شاخ طوبی ہو تو گلک جو اوس طیار اور سیاہی ہو سوید آہ گل لالہ ہزار</p>
<p>گل کے اوراق بھی گلچین سے خریدوں ماغمین نعت سدر گل کا کہیں سے توڑا</p>	<p>۱۲۴</p>
<p>یافتہ غیرت گلزار سے نخل شہناؤ شجر نور ہے وہ نام خدا رنگ شہناؤ</p>	<p>تامت سرو عمان ہر کہ وہ سرو آزاد ادھی تو خیزی یہ تشبیہ یہ کی ہو ایجاؤ</p>
<p>شاخ گلچین وہ تامت ہے کہ شاخ سدر راست یا باغ جان کا ہے وہ نخل طوبی</p>	<p>۱۲۵</p>
<p>پستہ قد ہی نہیں وہ غیرت گل شہناؤ شاخ گل کو جو بہت سخت جیسے دیکھتا</p>	<p>نہ تو کہتا دوسرا ایسا ہے نہ مانڈ جانا گلچین اور سے قدر کا ہو کہ شاخ گلنا</p>

شہر گل جسے کہتے ہیں سو وہ گروہ ہے
قمری و قاضی کی اسکا پلے کو کہتے ہے

۱۲۱

تار سنبھل سے نہیں جھد کو فرق اک سر سو
عشق پہ چاہو کہ ہیں کا گل پیمان ہر سو
بید مجنون کی ہیں شاخیں کہ صنم کر گیسو
رگ گل زلف کو بانڈا تو یہ مہلی شہسو

باغان ہو گیا سرت تو گلچین در ہوش
ہوئے مرغ ہوا رگیا سیاہ جنموش

۱۲۲

ماگ ہر ہندی شکر گلشن خوبی کی کیا
تا کہ میں خوشہ انگور ہی مویان کسان
روضہ تختہ گلزار ہے یا کاہت ان
بانڈ مہون یا وہ سکھ میں گلزار باغان

پیمان میں جو نیابان تو جبین صون جینا
چہرہ گلزار تو جو وہ سو گلشن

۱۲۳

ابرو بیت در گلزار ہے محراب اس
ہے نظر کھت گل اور گل تردیدہ وا
انگہ ہے مگر میں تو اس بڑی سونیا
گل میں ہیں رنگ جو باؤ نہیں پوشتا گیا

رکھیں دیدار سے عشاق کو شائق بر سونیا
ہجر میں آنکھوں سے برساتے ہیں سانون جاؤ

۱۲۴

یہ فی سوج کسی ہر روز ہے گروہ خیا
خندہ رو گل کی روضہ رہتا بلخ و بہار
ہے جھوٹہ شاخ صنوبر تو گل شہسوار
گل گل میں گل پہ باکرے مہرچ و خان شہسوار
ان گلہ نکتے ہر روز گھمے کی حیرت
سکھتے ان پہ لوئی رست ہی نہ کھت

۱۲۵

یہ وہ گلشن نہیں نام کو جس مانع میں خار
بہر گلشت جوہر دوش صبا پر ہی سوار
ان نشان یاں ہر خزانہ رسد امین بہار
خانہ رسد پناؤ نہ پناؤ نہ پناؤ نہ پناؤ

یہاں جنت کی فضا سیر و بیگانہ ہے
بانع عالم میں اسی گل کا اب آفرین ہے

گل شبو ہر گھر گھر کہوں اوس بیٹی کو	طائر حسن کا ہر ایک نشین یا رو
بالتین کو شروتسینم کا پل ہے و کہو	منخرین اوسکے فقط معجز عیسیٰ سمجھو

قوت شامدین اور مین کوئی قصور	
لیک خود بینی سے اک بوی و فاجہ کا نور	

عینہ ریشہ ہر ایدل دہن رشک جمن	پٹھری پھول کی لب سرو قد پینے فن
سوتیا دانت تو گویا ہر زبان برگ مین	زعفران زار بنا خذہ گل سے گلشن

عرق چہرہ گرو تو بعینہ ہے گلاب	
اور جوین جو پیکتا ہے تو ہر نگ شباب	

گل تر چہرہ گلو شاخ گل ای صل سے	و نہمین پھول کہ پوسو گھے لے لپیک دیا
ہے خوش آوازی گل بانگے لاؤن صدا	طائر حسن کا پند ہے وہ نیلا ڈورا

حسن گرو کے گلے کا جو بڑا رستگار	
غنما سی دل عاشق ہوئے گرو ک کار	

ہر عیان شانہ محبوب سے اک شان خدا	قد ہے طوبی لہم و حسن باب اوس گل کا
ہر وہ گلستہ چارونکا ہر یا وہ پنجا	رنگ لائی ہر کہ خون ہو گئی پس پس کھنا

انگلیان سیم کی پھلیون کی طرح ہن نماز	
تو سن حسن بری کے لیے جیسے چاہک	

سیب ہن یا کہ ہی ہن کہ انارستان	پالکے نخل تنامین یہ دو پہل چر دان
ہے دو پہ کہ نثر ہے وہ گل کا دان	طولی حسن یہ کہتا ہے عیان چہ بیان

آشکارا ہے عجب حسن جوانی کا نور	
مدہ سے بہرور ہے جو سن ہے سوسہ سمور	

طائر حسن بن شہباز شاید چڑیا	دام میں حسن کے پا گیا قصرت سے ہما
لوت جالی کی یہ محرم ہن کہ ہر حال کھما	آشیاں ایک گرو دہن نشین یک جا

	<p>تل کا زراغ اسکے ہی سایے سے جا ہوتا ہے مرغ دل اسکے ہی صدقے میں رہا ہوتا ہے</p>	
<p>پہو کی بیج سے جو نرم شکم اور شفا نوز کا حوض جو پرچہ تو وہ نوازہ صاف</p>	<p>صبر گنشن ہے اگر بیٹ تو گنشن حد تو دیدہ نرس ہی نہیں کنالاف</p>	
	<p>ہی گلی جو گلی میں تہہ داسن پہنان پاک یا جو صبا سے ہوا گل کا دامن</p>	
<p>کلیان پا جا جو میں گلی روش پر مرد سو اگہر سے سہلانی جو نرس کف پا</p>	<p>بلبل دل اسی غمخیز گل پر شیدا پاسے پال ہوئی گلشن عالم کی فضا</p>	
<p>پہول کے طور سے پہولانہ سائے لڑ اور ک محسن</p>	<p>کوئی گھر سے مہانے تو ہوا باغ و بہار</p>	<p>مرد شہوہ اول عذر شوہ اول</p>
<p>پو پھنا گھر کے خیر سے کہاں کو نام سنتے ہی گئی بیٹھ کیلے کو تمام</p>	<p>کھچکا جبکہ میں گرو کے رہا کو تمام جب مقام اونکا بتایا تو کہا آخر تمام</p>	
	<p>صورت غار جی غیرت گل کی تقریب سن کے عرق آگیا اور کہیں ہونے نہ</p>	
<p>التوا بین کرین اور کہا گئی سو گند ہر کے خفت سے ہوئی در تیرا نظیر</p>	<p>پتھر سونڈ کے اہر ہر ہون انکار مینے جہا ایک نامانی تو چوں پر ہمار</p>	
	<p>جان پر کھیل گئی کیسی ہی جانائے نشین لاکر کرین ایک نامائے</p>	
<p>غیر سے دیکھ چکا تھا جو سب او سکا و درہ کا چا ہر کو ہی ہونک کے پناہ</p>	<p>بیہوشی میں دوسے تریا کا پتھر سمجھا کہہ سائے پر نہیں ہونے ہر گشتا</p>	
	<p>نی اللہ چوڑے سے ہوسے شہر کا ہر نام تفت ہوا اور توت جو تو رک گیا اور ہوا</p>	

<p>آگے پر ناکہ پیش آئیں بہ عذر و اصرار ہو سزاؤ کی یہ کروت کو بگتین کردار</p>	<p>الغرض بالکی شکوہ کے کیا ہو اسوار کسی صاف کرد اللہ نہو گا زینسار</p>
<p>بنڈیو رہی ہوئی تاسے نہ کوئی اصلا دکو تسکین ہوئی چھانی کا پتہرا و ترا</p>	<p>۳۳۶</p>
<p>اور پیغام کو باتون میں اور اوتی تاتا ہنشین کتنے تو صاف اذکو تہا تاتا</p>	<p>رہے آتے تو آگہی بین جلا دیتا تاتا التجاسکے نہ ولین کہی جا دیتا تاتا</p>
<p>نام زیبا تو زبان صاف قلم کردون گا طرح کر صلح کی ڈالی تو ستم کردون گا</p>	<p>۳۳۷</p>
<p>یکتلم نامہ و پیغام ہوئے سب سرد مجھ کو آج اوسکا بر ابر تہا عدم اور وجود</p>	<p>کر دیا مینے دل دودیرہ اوسکو مردود نام مردار پنے فاتحہ نے دم نہ درود</p>
<p>شما فی لائانی</p>	<p>۳۳۸ ملاقات محبوبہ دکو قدغن کہ خیال اوسکا نہ آنے پہلے آنکھ کو مکھ نہ وہ خرابین منہ دکھلائے</p>
<p>خالی خالی مجھ سے یار نہ ہائی صحبت آیا جہین بھی اوسو بھیجے۔ شکر و صلات</p>	<p>دل لگی تھی جو اک عجم سے مجھ کو عادت اہ سپہ یاران طریقت نو دلائی غربت</p>
<p>شام سے مینے دیا حکم کہ بوطباری جاسے لانے کو گل اندام کو گہ اسواری</p>	<p>۳۳۹</p>
<p>واہ کس دن ہوم سے تشریف بہان لائیں آپ پیار سے بیٹھی پہلو میں نہ شرمائیں آپ</p>	<p>دیکھنے کی اودہر تھی کہ ادہرا میں آپ میرے بولنے سے کچھ بھی نہیں تراہے آپ</p>
<p>کیف بیاختہ میں نے ہی عجب دکھلایا الطف پر سون کی ملاقات کا اول یا یا</p>	<p>۳۴۰</p>
<p>شان شانہ تھی اور شانہ کیا ہونڈ کو چو چلا وضع میں باتون میں ما اویہ ہر</p>	<p>بہا گیا نور کی تصویر سے گہر میں نور نور پر جوش جوانی ہو کہ چشم بدور</p>

	فرط شوق دل بیتاب سے دیوانہ ہوا محو نکل رہا حسن رخ جانانہ ہوا	۱۶۳
شہر ناموس کی اور پاس جیاناہ کنگ خوب جو خوب محبت لڑو کہانے نیرنگ	وضع کلابات کا اندازہ کچھ اور ہو دینگ طور نشانیہ طبیعت میں فراد لیں کنگ	
	پیش خدمت میں بری اور جلو میں عثمان حور دینا میں ملی قدرت حق کے فرمان	۱۶۴
راز پر دہ سے ہوا شانہ اسی طہنت نام انس تھا اونہ مجھے وہ ہی مری در نام	تھے کہی دور کے گلہ سے پیام اور سلام نہ ملاقات نہ کچھ آدو شد اور نہ کلام	
	نے تکلف کیا احوال کی پرسش کا سوال بولیں کیا خوب کروں آج ہی تھے قابل	۱۶۵
اور ریاست سے شرافت سے فرود آئے اوسکے پیرائے میں عصمت کا بھی فرمایا	خاندان اپنا بتا فاش سب اسرار کیا بلکہ در پردہ مری چاہ کا اظہار کیا	
	بولیں نہ کہے محلات جنہے شکسوا اللہ پاکر امن میں مہر اور کہاتی ہیں شکسوا اللہ	۱۶۶
سب جو اللہ کے صدقے سے رحمت جانتے ہیں کہ کہہ رہے ہیں چاہ میں عیش و عشرت	نہ ہمیں مال کی پروانہ خیال شروت ہاں لیں کہ بات کی کچھ باقی ہو چیت	
	جس سے جی چاہے پس عقد ملاقات کرے عمر بھر عیش سے باہم بسر اوقات زین	۱۶۷
بولیں جو سیتے قاضی کہ اسید و اللہ دی، عا سیتے نیر سب کہ ہونہ	دیر بیان کیا تھی کما مینے اسی بسم اللہ دہوم عقد ہوا نیش سنا ویسے سیاہ	
	توبہ عیاشی سے کی عقد سے دلشا ہوا شکر اللہ کا گھر خیر سے آباد ہوا	

<p>۲۵۱</p> <p>چین سے عمر سیر ہوتی ہر پاناز و نعم میش سے آج سبیل ہر سب بیخ واکم</p>	<p>۲۵۱</p> <p>کس زبان سے کروں الہکامین شکر کرم نہ تو کچھ سچ رقیبوں کا ذرا غیار کا غم</p>
<p>۲۵۲</p> <p>ماہ کا ڈر نہیں اولاد کی اب یاس نہیں بیونانی کی یہاں نام کو بوباس نہیں</p>	<p>۲۵۲</p> <p>چاہ تھی قید فرنگ اوں سکنجات آج ہوئی قید بابل سے چٹے عرش پہ معراج ہوئی</p>
<p>۲۵۳</p> <p>دو گونہ لکین سے میسر ہے عجب لطف مدام آبر و اپنی ہر اپنوں میں تو غیر و نہیں نام</p>	<p>۲۵۳</p> <p>دینیں ہر چین مجھے رات کو عیش و آرام آلق صبح نہ وہ دیدہ براہ سہر شام</p>
<p>۲۵۴</p> <p>خط سجا ایچ ملال فاشقی اور ہر عیاشی بہر دو لعنت</p>	<p>۲۵۴</p> <p>اون بے ایم کی ہر مایہ سے دکھ و لغت وقت معشوقہ اول</p>
<p>۲۵۵</p> <p>تہا یہ تحریر عیب آپ ہم سے بدبر تھے یہ سب جوڑ نہیں میری فرشتوں کو خبر</p>	<p>۲۵۵</p> <p>دور سے آتا سر راہ ملا ہر کارا اگے گھر شمع ننگا اوں سکو جو کرتا ہون وا</p>
<p>۲۵۶</p> <p>سُو خطا بندہ کی اللہ ہی کرتا ہے سزا تقریبی سچے سچے لوجانے دو ہو جاؤ صفا</p>	<p>۲۵۶</p> <p>نام کاتب نہیں پر بومی وفا پیدا ہے درد آئینہ کچھ احوال ہے کچھ شکو اس ہے</p>
<p>۲۵۷</p> <p>اور اگر چہ میں کسی اور سے کچھ ہر ٹھانی انکھ کے پر تے ہی دید کا ڈہلا ہوا پانی</p>	<p>۲۵۷</p> <p>پہر گیا آپ کا دل شر ہے طبیعت میں شر گو خطا وار سہی پہر ہی تو بندہ ہے بشر</p>

<p>اپ کے دو بہن مصیبت کوئی اتنی ہوئی حق فرمائے گا آپ کو کتنی سوچی</p>	
<p>پہلے کچھ آپ نے ثابت کر لیا تو پھر اور جو دراصل وہی بات ہے جو ہر مشور</p>	<p>۲۶۰ ایک تلم نامہ و پیغام کیے بند حضور دل میں باقی ہے کچھ تو نہیں اب بھی کچھ دور</p>
<p>تو مبارک ہو جوانی کا بہانا کیا تھا راز جب کھلیا بہراو سکا چھپانا کیا تھا</p>	
<p>۲۶۵ سمجھی دو دن میں نکل جائیگا غصے کا کھما اب کھلا سید کہ وہ ان اور ہی کچھ تھا سزا</p>	<p>۲۶۵ لگاؤ والدین معلوم تھا او سد م ز نثار چاہ میں تیرے ہے شکر رنجی یار</p>
<p>یافت رنج تھا اور تو کچھ بھی ز نثار خیر سجا دل نا خواستہ عذر بسیار</p>	
<p>۲۷۰ خاک میں کی جو جوانی فریاد سنہا ہمال پر رہے دل میں حصوہ تپکے یہ خوشخوار</p>	<p>۲۷۰ سوت کا پہ بھی سہا جا یگا مجھے نہ لال کچھنا گورہ بون پر وہ نشین لاکھ میں ہی ہون</p>
<p>عشق صادق ہے تو کچھ رنگ نہ پا یگا دیکھتا صبر کر شہ کوئی دیکھائے گا</p>	
<p>۲۷۵ حسرت و رنج و تعلق سب کو بادلوں پہلا ابھی چاہہا کہ انجام بھی بس دیکھ لیا</p>	<p>۲۷۵ اب نہ جھینے کی تڑنا نہ غم مرگ اصلا عیش سب کر لیے باقی نکلین ارمان فرا</p>
<p>عیش اب اور کوئی چاہ مبارک کی تھکو لو بس اللہ کو سو نیا تھیں آما و زبو</p>	
<p>۲۸۰ گونا گوت ہنوا ج گرتی تو کہی ۴ نکال دے سے دشمن کو بچانا رہی</p>	<p>۲۸۰ بد دعا کا تھیں مرون اور شکایت کیسے ترک نہ کرے</p>
<p>خاک میں سوت کی امین جوانی مجھ سے جسے کھلیا باہر سن بندھی گورہ میں تپا</p>	

<p>پیار جس منہ سے کیا ہوا ہے وہ منہ نکال کر چھانی سر رکھا ہوا تو چھانی کا ہتھوڑا چھین</p>	<p>گھٹی جن بیدار سے ہونے لگا ہونے لگا تو تین وہ اتنے کہ جن ہاتھوں کی ہونے لگا</p>
<p>بار ہو جاوے کر بند جو کھولا ہو کھین بل نکھجائے جو بلی رسی کا بل ہو آمین</p>	<p>۲۴۱</p>
<p>لوگ جس تار کی ٹنڈی تھی ہے جیلے یا اعلیٰ شکر کی جانی کو کبھی گل نہ پڑے</p>	<p>دوئے انکار و نہی اگ اگ جوائی کو لگے سر دھرے تری سانس لے ہر دم بندھے</p>
<p>پاسنے والا ار سے منہ نکالے یارب پایسے پہلو میں اکرن نہ بہا لے یارب</p>	<p>۲۴۲</p>
<p>اور عذابوں سے دم نزع نکھجائی دم تجکویا رب قسم دامن پاک مریم</p>	<p>عمر ہو جو جس عیش نصیب او سکوا الم او سلی بیت پر کرے لگے نہ پیر ہی امان</p>
<p>دکو تا بوت چھتا ہوا نکلے باری گور میں چین سے تاحشر نہ سوئے ناری</p>	<p>۲۴۳</p>
<p>پہر میر نہ کسی کا ہونے تجھے کلپانا شعر و تحب کو جلا میں صفت پروان</p>	<p>مروے خاک میں ہا مجا سے ترا اترانا لوج ہو تجھ کسی پر ہو توجی دیوان</p>
<p>تسلط حجبوز لینھائی نے تری کو یا پریشانی مرشوقہ او</p>	<p>۱۴ تقریر حال ہو کسی یوسف مصری کا تجھے ہی سودا</p>
<p>نامہ بر نے کیا پر مجھے زبانی اظہار صبر و الدن دن بہر ہونہ کچھ شکر قرار</p>	<p>الرض خط تا کہ افسانہ غنم باطوہ تسیر کئے لگاوتی بین وہ لیل و نهار</p>
<p>نالہ واہ وہ دن رات کیا کرتی بین نامہ سرکار کا لے لینے جیا کرتی بین</p>	<p>۲۴۴</p>
<p>کیسی تعلیم کجا رقص کسان کا گانا منے اثر ایک سے ہر لاکہ تک بھاتا</p>	<p>خواب و خور ترک ہی مینا کسان کسا گانا و دین اور گھر ہونہ آنا کہ کسین چھ جانا</p>

	<p>۱۰ نفس سردہ لے لیکے سردا روتی ہیں جی سے ہزار ہیں اب جان تک کوئی ہیں</p>	۲۵
<p>چاہ کو نامہ نامہ آب کافی رہتی ہیں چونک وٹھی ہیں کسی خواہین کہ ڈرتی ہیں</p>	<p>۱۱ کروٹیں لے لیکے رات کو سو کرتی ہیں یادم سرد ہی یا آپ کا دم بہرتی ہیں</p>	۲۶
	<p>۱۲ ذکر سرکار چلے شکو تو بند اتنی ہے پانک دہا نہیں آپ ہی کہ جبک جاتی ہے</p>	۲۷
<p>۱۳ دن قیامت کی طرح گنتہ کہ بیان گن کر پو پتی ہیں کسی کچھ آذگی سے اونکی خیر</p>	<p>۱۴ روز صبح شب صبح محشر شام کو رہتی ہر روز نظر جانب در</p>	۲۸
	<p>۱۵ خیر دن بہر کی مصیبت تو گذر جاتی ہے رات کیا آتی سے اک سر پہ بلا آتی ہے</p>	۲۹
<p>۱۶ پانک چوٹی ہر نگہی ہی نہ ذریت ہے آپ کا نام ہی اور آہ ہر اور وقت ہے</p>	<p>۱۷ پان سے ذوق کچھ عطر سے اب غبت ہے درد ہر دین تپ غم کی بہت شدت ہے</p>	۳۰
	<p>۱۸ رات کا شغل جو کیسے تو شمار خستہ پو پتیے دن کا جو احوال تو نہ کشتہ</p>	۳۱
<p>۱۹ حد سے پس و نوبہ شوق گذر جاتا ہے تا ناگہ بین ہر اک لحظہ نہیں بسانا ہے</p>	<p>۲۰ درد کی چیز جو کم غبت کوئی گاتا ہے ہوس کے بنیاب طبیعت میں جو کچھ آتا ہے</p>	۳۲
	<p>۲۱ پچا وہ درد دولت پر چلی آتی ہیں روک لیتے ہیں تو دیوار ہی مگراتی ہیں</p>	۳۳
<p>۲۲ حکم طیار می کا دستہ میں میں غیرت حور دیر مروتی جو تو کہتی ہیں میں لطفی دور</p>	<p>۲۳ بول و تہاد ہو کہ سے کہ کوئی کہ آتی چہ چور فرش رہ آپ ہی مہربانی ہیں با فطر سور</p>	۳۴
	<p>۲۴ یس ہو جاتی ہی سو وقت تو کسب رانی ہیں ہو کہ مضر کبھی وہی کہی کشتہ رانی ہیں</p>	۳۵

<p>اور خوش ہو کے کرے اور سب کوئی تہنجز خواب میں رات مرے پاس سہلے تے آج</p>	<p>آغا کا کہی آجاؤ سستی پہ مزاج تو یہ فرمائے ہیں ہمیں موٹی کھراج</p>
<p>پیار کر کے کہی جہاتی سے لگا لیتے تے اور کہی شو قے پہلو میں بہتا لیتے تے</p>	<p>اور کہی سانسے سرکار کے رکھ کر تصویر کہی جہاتی سے لگا اور کہی ہو دگسیر</p>
<p>آپ ہی آپ کیا کرتی ہیں پھر دن تقریر یونہی تے ہیں کہ موٹی گون سی مجھ کو تقصیر</p>	<p>پیار چپ چپ کے کہی او سو کیا کرتی ہیں اسے بوسے کہی آپ او سو دیا کرتی ہیں</p>
<p>وحشت دل نے بنایا ہے اور نہیں ہورائی کوئی سمجھائے نہیں خاک وہاں کشنوائی</p>	<p>جان کا دیباں نہ اصلا فلق رسوائی حدسے یا شاہک متجاوز ہوئی نے پروائی</p>
<p>گو کوئیں خوب جہکاتی ہے اور نہیں ایگی جا حسن یوسف سے زینتانی میں اب بھی دلا</p>	<p>وہ جوانی پرستم و وہ صورت پرستم اوس پرستہ کی یہ قطع نظر بل پرستم</p>
<p>سے یہ افتاد وہ پروردگی ناز و نعم خیر سے آپ ہیں سبیل سے آگے محرم</p>	<p>بر ملا کہتی ہیں کہہ کہا کے میں مر جاؤ گی اس مصیبت کا مرا حشر میں دکھلاؤ گی</p>
<p>زخم جان و جگر کا ایک کہاؤں بخدا اس جلا سے لے کا قیامت میں چہاؤنگی فرا</p>	<p>ہاتھ بند سے کاؤں آپ کا دامن ہوگا عالم الغیب پر رہن ہے جو مجھ پر گزرا</p>
<p>اول و شہ قلیق ان تو یہی محشر میں ذرا اپنے دلون کو روک</p>	<p>وہ ہنم میں سبے دل مرا ٹھنڈا ہو دو تو یہی محشر میں ذرا اپنے دلون کو روک</p>
<p>کچھ ہو اخون خدا کچھ قلیق روز حساب کیسے قاصد سے ہی لو دو کیا دل سے حساب</p>	<p>حم کہا میں کہا دل سے نہ لے لگا عذاب چاہا کہ نہ بھیجے او کو خط تسکین شتاب</p>

	آئی آستے میں کداری کہ چلین جلد حضور میں گیا چلین دان بو گیا کانسہ کا نور	۱۸۶
تہہ بر پاہ بان کیا کرتا ہے جا کر بیروا کہہ سنا آئیے ہیں عقد میں اب کچھ مہلات	شدنی تھی کوئی اور اوس سے نہیں آئی کدی بات نہ کی مجھے کیسے بہات	۱۸۷
قطع امید کرواؤ نئے ملاقات کمان وہ ہیں باندوہ دن ہی نہیں جہ بات کمان		۱۸۸
سر کو یو ار سے دی مارا کہی ٹکرایا کسا کے کچھ سو تی اور صبح کو زندہ پایا	نتے ہی کمانی پھار اور دہستہ دارا صبر مطلق نہ رہے بہت سمجھایا	۱۸۹
شوز ناگاہ اوٹھا ہے قیامت آئی دولت حسن لٹی مگنی ہے سے بانی		۱۹۰
انہ کرتی تھی کوئی کوئی بکا کوئی ہیں استے بنا تھے مخلوق نہ تھی نہیں	شہر کے اہل نشاط آئین کیڑیوں شیر از گرد قمر حفتہ ماتم تہا عین	۱۹۱
تو جوانی پر کوئی کرتا تھا آہ و زاری ہے کوئی بیہوش کہیں بخش لید طالت طاری		۱۹۲
شہلو سو یا نہ کرے تہ نصیبت سے کئی خود بخود دسین دم صبح عجب رحمت تھی	تکجواں تہر سے زہار نہ تھی آگاہی گو نہ سم گراہ بہ دل سے دل کی	۱۹۳
اوتھ کے افسردہ سواری سے دیکھو کرا چلے پٹانے کو مٹا میں سہ راہ آگر		۱۹۴
اجا، شاہ سے دہن کوئی بیابانی گشت دستہ بین اولاد سے ساتھ ہو گئے بہات	دور سے دیکھا نظر آتی بڑ بڑ بڑ دوہری شور بڑا ہوا ہے اور زندہ تاشا	۱۹۵
آخری اونچی سواری بونہ تہا معلوم تا مراد آہ جو انہ گھسدا رہی سوم		۱۹۶

شور تاملع سر شام ہوئی جس کے گل چاک و اسن جین گل اندام بہت صبر گل	آیا اسنے مین مرے کانین نامم کا عمل دیکھتا ہوں کوئی نالان بھو بنگ بیل
	پاپر بندہ مین سب اور بال کھلے خاک ہسر وہو کہ جس ڈولہ کا تھا نکلا وہ تابوت مگر
پیتا ہے کوئی کتاب ہے کوئی ہر جیب الغرض آیا جنازہ مرے کمرے کے تیر	بڑا قوال کے کچھ مین ہگاتے مین عجب کوئی کتاب ہونے خاک مین الفت ہر جیب
	مین پوچھا یہ گئی کون جہان سے نا کام درم ہوا ہو گیا بس شنتے ہی محبوب کا نام
نامراد آہ یہ فرقت زدہ بچاری تھی زندگی بار جدائی سے سے بھاری تھی	رکھنے تابوت کسا چاہ کی دکھ باری تھی اس جو اندر کی کو کچھ عشق کی بھاری تھی
	جان پر کیل گئی چاہ نے مارا ہے آہ طیش مین کسا موئی کچھ رات کو انا لہ
خیر نقت دیر کا کھاتا تانا کچھ بچت مین مان مگر آخری دیدار تو دکھلا جائین	عمر موئی تھی مری تیت سو نہ وہ شرمائین نہ پر مین نا تھوئی پہول مری او شو لکڑ
	قبر مین چین چین آئیگا نہ ہمارے مجھے ہر تو محشر ہی مین دکھلا ہنگے دیدار مجھے
عشق تاثیر کر گیا بھین میرے بعد روح کو میری ستائین نہ کہین میری بعد	کی وصیت تھی شو وین وچ مین میرے بعد ہوں نہ پوئیں آئی سے کھن بچدہ میرے بعد
	وگو آزار نہ دین فرط فاق سے واری تی مین شیت کے ہی اچھی نہیں آہ دزاری
نہ ہر کب تھیل لگا کوئی لیا سر سینہ جوش اللہ سے سے دل نہ تھا آئینہ	یان گز جہین او شاد و لولہ و میر سینہ جہین رہتا نہیں نہ ہا موسے پر کینہ

	<p>چاک کر دیا منج لاپٹی بینی جو شاک + سر کو دو بار سے مگر ایامی منبر خاک</p>	
<p>مگر سے دل پر زکے بگڑے کچھو برین آسمان ٹوٹ پڑا آسمان زمین مار بک جہان</p>	<p>آیا بیتابی سے تابوت تک اقصان خیران سیر جینے سے دم اولیٰ ہوا اور لب پہنچا</p>	<p>۲۵۹</p>
	<p>اکے بالین پر در شالے سے جو کجا کھڑا چشم بر راہ ابی دیدہ حسرت سے وا</p>	<p>۲۶۰</p>
<p>عذر انصہر کیے تخت بستہ ت ہوا مگر کب یہ تھا یہ دور وقت تو آیا</p>	<p>انگڑیاں جو ہم کین او خوب پشکو رو یا بین سب نے کیے محشر ہوا کہ ام چچا</p>	<p>۲۶۱</p>
	<p>۱۰ غلام حم پر دوسے تو دریا آوا ماتے وقت کہ محراب بفر د آوا</p>	<p>۲۶۲</p>
<p>تو زید سے پرستہ ہوا اور زکریا اندر میت تیار زید و سہ از و انوار</p>	<p>بال ہر سے وہ اجی یادیت اجت دریا میت سی پینہ کی وہی رابون میں تیار</p>	<p>۲۶۳</p>
	<p>مورت رہا وہی آسمان میں کرتی جان اکثر وہی و بعد نہ کیا کرتی</p>	<p>۲۶۴</p>
<p>ازندہ اور اور عزیت سولی ٹھوڑا نہ روخو پالسی نہ نہ جو ہر</p>	<p>۱۰ ہوا میں رو یا تو جہنہ لب تو جان سوت اگر ہی رو یا میں دیکھ جانی</p>	<p>۲۶۵</p>
<p>۱۰ ہوا میں رو یا تو جہنہ لب تو جان سوت اگر ہی رو یا میں دیکھ جانی</p>	<p>۱۰ ہوا میں رو یا تو جہنہ لب تو جان سوت اگر ہی رو یا میں دیکھ جانی</p>	<p>۲۶۶</p>
<p>انگ نہی میں اور ہی ہوتی ہے اولیٰ نہ ہو یا دستک میں آنے</p>	<p>ساجو گردش ایام سب آجاتی ہے پہلے تقدیر ہی سر بار سنے ساتی ہے</p>	<p>۲۶۷</p>
	<p>۱۰ ہوا میں رو یا تو جہنہ لب تو جان سوت اگر ہی رو یا میں دیکھ جانی</p>	<p>۲۶۸</p>

<p>کھو گئے تاب و توان پیش و خرد و خبر فرار ریشک سے سخت چلا پے پہ بیت کما یا خار</p>	<p>عشق صادق کسرا کام کیا آخر کار - خود بد دولت خزا و ہر دیکھ مری حالت خار</p>
<p>چار دنا چار کیا ضبط جو دل میں غم و درد رنگ ہوتا گیا گانگ کا اس سبب سے زرد</p>	<p>۲۵۸</p>
<p>عرض کی جو گیا دنیا سی ہر اوس سے سرو کار تر سلامت رہو دل سے تمہیں کہ تو میں پیار</p>	<p>لاکھ سمجھایا کیا انس کا اوسے اظہار اب وہ گل ہی نہیں ہو جسک لہو گو ندرین ہار</p>
<p>ریشک سے دل نہ کر آیا کر و ہر بے انجام جی سے تم جاؤ گے ہم منت میں ہو بزمانم</p>	<p>۲۵۷</p>
<p>لیک کرتی ہے بہلا دلیں کہیں بند اثر کام ہی اذکاکیا طول مرض لے آخر</p>	<p>یون تو کی دار مدار اوسے نظر بر اکثر زور بڑھتا گیا ریشک و تعلق و درد چکر</p>
<p>نور کا تر کا تھا جسم وہ کہیں جیسے گدڑ ہو گئی صبح و وطن پر نغمے صبح محشر</p>	<p>۲۵۶</p>
<p>صد سے پر صد مہ ہوا اور الم ہر یہ الم شیشہ دل پگرا کوہ الم چرخ ستم</p>	<p>سبچ پر سبچ ہوا ستم مجھے غم پر غم ایک جان لاکھ قلق ایک حزن دو ماتم</p>
<p>وہ اگر جان تھی تو یہ دل جو میل تھی تو وہ جان دل و جان کھو گئے فرما ئے پیر زینت کمان</p>	<p>۲۵۵</p>
<p>خالی خالی سا پریشان بہیمانگ دالان درو و یور پر چہا یا بے اور اسی کا سمان</p>	<p>ظہوت خاص نظر آتی ہے جیسے سن سان وقف فرما د مخلصین ہے کوئی صرف فغان</p>
<p>جاؤں مرد لے تین تو یاد وہ آجاتی ہے اور مخلصین مری آنکھو میں وہ پہر جاتی ہے</p>	<p>۲۵۴</p>
<p>دن قیامت ہو گری سال ہی اور صو جبر جان سرتن تنگ تھا اور جان کچھ لیر تن مجھیں</p>	<p>قید خانہ ہو کہ بہت انجان اب گھر کہ نفس خالق اعدا کو دکھائی نہ یہ تنگی نفس</p>

	کبھی یہ قصد کرے قصہ ہو تمام گاہ عزم کہ عزت میں گزارو ایام	
آکے سجھایا کہ لڑتی ہے قضا ہر کار خیر جو تھا شدنی اوس سے ہسی بین ناچار	الغرض دیکھا حباب فی یہ حالت زار مرضی حق سے کیوں نہیں چارہ نہار	۵۳۵
	جی اہل جاہی گاہے دل کا لگا ہستہ پاکسی ملک کا کچھ روز کریں سیر و سفر	
کر کے سامان سفر بندہ سیاحت کو اوٹھا کھٹو گاہو بنارس ہسی کوہ شہلا	سیر کا دکھ پسند آیا سفر میں منصوبہ کبھی دہلی کبھی کشمیر کبھی کلکتہ	۵۳۶
	کبھی لاہور کبھی بمبئی گاہے ملتان دیکھا اہل ہر کے غرض خوب طرح ہندستان	
صورت یک بنارس کا نہایت شائق حسن کثیر ہے مشہور بیان آفاق	بال بنگالہ کے طول شب ہر عشاق کھٹو گاہو غضب شکہ پیر و وقاق	۵۳۷
	چشم پنجاب کہ دہلی کی تھے دی گات بہتر ہو نا اور قامت دتہ جرات	
غیر المریخ و قلع بوسے آؤ کا شور جی یہی چاہے دل اس کے ہی اچھو چھو	رفتہ رفتہ ہوئی بہشت جو طیبہ سے دور نظر آجا کسی شہر میں گر غیرت حور	۵۳۸
	یاد آجائے تیرا ناگوار ڈانڈوہ و سخن لاکھ فرسنگ شہبیت و بین او چاہ سنا	
عاش آما زمین انجا کہ ہے نار و آہ انہی ہوش و ذرا اس ششک میں بڑا تین تباہ	دل لگا بہت آسان تیرے رشتہ و تباہ دلیر نہا زمین رستا ہے تو بہ اند	۵۳۹
	مدد عشق سے ہے تیرے کچھ تیرے تباہ منہی تباہ میں شہر غمیان راہ بیوانا	

<p>انکھ کا نیر ٹوٹے لشک میں حیرت ہے انکھ پر نخت جگر بازہ دل منہ پر ہے</p>	<p>شکل پوست ہو گریس سے برنرد کلا ظاہر رنگ رخ عاشق نے پر اوڑ جا کر</p>
<p>موت آجاو طبیعت نہ کسی شوخ پر ہے وگر یز قوم بدکار</p>	<p>ماکت با عیار مکرو و مچھون</p>
<p>اور اگر بات کرین دے نہ حسینوں کو چوہا عشق انگریز کبھی پاس نہ رکے اب</p>	<p>خوبیور و گر نظر آمین تو اونہیں تھے خواب جاسے سہوا تو پوسے کوچہ جانے تہنا</p>
<p>بود قح جو حسینوں کا تو کر دے فی النار عاشقانہ نہ پڑے بہ ہوں کے شعر و اشعار</p>	
<p>پاس آ بیٹھے تو ناری سے سٹا ہو کا فور آئے ہندے میں حسینوں کے نہ خنی المقدور</p>	<p>عشق جبلا ہی کوئی تو او سے سمجھ زور نار ناری جو نہیں چاہے کسنا و سحر نور</p>
<p>مرد عاشق ہو تو ہو موت بس او سکونت زندہ در گور سے چاہے اگر او سکونت</p>	
<p>ناچنا گانا ہو سب سحر لگا دٹ نسخیر جو ہی جب جالیوں کی بات و دام تروید</p>	<p>گرم بازاری کی کرتے ہیں ضم سو تیر بے خود آرائی کی بد جب کہ کیجیے پتیر</p>
<p>فتنہ معشوق ہیں اور آفت جان ہیں حرکا نخت مشکل ہی کہ دل ایک ہی لاکھوں آفت</p>	
<p>ہو ہی جاتا ہو کہیں سامنا بس خواہ مخواہ اگیا دل تو ہو ا خاتمہ انالہ</p>	<p>بزم یا باغلی گلشت میں یا بر سر راہ آدمی ہے کہیں پیر جاے جو نخت نگاہ</p>
<p>اور اگر جبر سے فرمایا طبیعت کو ضبط تو ادو بر کہ تی ہیں سوراہ سے میدا وہ</p>	
<p>رحم و لمین تہین ز نمانہ انکو نہیں جیا دلین دل ڈاکے دل لیتے ہیں دل پر سنا</p>	<p>زور ہے مگر بے اظہار محبت عاشقا بیوفا تو ہے کسی کی بقول رعنا</p>

	<p>۳۱۸</p> <p>لیکے تصویر بنا لیتے ہیں تو عید صمیم پیار سے رکھتے ہیں محرم میں تسانی قائم</p>	<p>۳۱۹</p>
<p>کبھی شکوہ پہ خبر کیوں نہیں کل سے بھی</p>	<p>کبھی شکوہ پہ خبر کیوں نہیں کل سے بھی</p>	<p>۳۲۰</p>
<p>گاہ آنے کی تمنا ہے بلانے کی کبھی</p>	<p>گاہ آنے کی تمنا ہے بلانے کی کبھی</p>	<p>۳۲۱</p>
<p>گھٹیلے عکس سے ساگر رنقا کو ہر سراز</p>	<p>گھٹیلے عکس سے ساگر رنقا کو ہر سراز</p>	<p>۳۲۲</p>
<p>ماشتاقانہ کوئی تقریر سناتا ہے ندیم</p>	<p>ماشتاقانہ کوئی تقریر سناتا ہے ندیم</p>	<p>۳۲۳</p>
<p>بول اوشا کوئی کہ اس شہر میں درتیم</p>	<p>بول اوشا کوئی کہ اس شہر میں درتیم</p>	<p>۳۲۴</p>
<p>عشق مشہور ہے گفتار سے پیدا ہو جا کر</p>	<p>عشق مشہور ہے گفتار سے پیدا ہو جا کر</p>	<p>۳۲۵</p>
<p>پودہ طوفان ہے کہ اک قطرے دریا ہو جا کر</p>	<p>پودہ طوفان ہے کہ اک قطرے دریا ہو جا کر</p>	<p>۳۲۶</p>
<p>اکلی فطرت سوچنے گردل ادین و ایمان</p>	<p>اکلی فطرت سوچنے گردل ادین و ایمان</p>	<p>۳۲۷</p>
<p>زن مریدی نہیں شایان ہے برائے مردان</p>	<p>زن مریدی نہیں شایان ہے برائے مردان</p>	<p>۳۲۸</p>
<p>دل کا بھانا ہو سمجھو تو بڑی بات نہیں</p>	<p>دل کا بھانا ہو سمجھو تو بڑی بات نہیں</p>	<p>۳۲۹</p>
<p>شعبہ بازین خود نہیں کرانا نہیں</p>	<p>شعبہ بازین خود نہیں کرانا نہیں</p>	<p>۳۳۰</p>
<p>سرسین ہو جہد پریر و کا جو کچھ بھی سودا</p>	<p>سرسین ہو جہد پریر و کا جو کچھ بھی سودا</p>	<p>۳۳۱</p>
<p>مار کا گل کا جو لہرائے دل خود زنتہ</p>	<p>مار کا گل کا جو لہرائے دل خود زنتہ</p>	<p>۳۳۲</p>
<p>ناگ دل لگے تو رستہ اوسے سمجھو دیکھنا</p>	<p>ناگ دل لگے تو رستہ اوسے سمجھو دیکھنا</p>	<p>۳۳۳</p>
<p>تا کہ لے خوشہ پروین کو بجا اذ و باف</p>	<p>تا کہ لے خوشہ پروین کو بجا اذ و باف</p>	<p>۳۳۴</p>
<p>یا د آج اگر زنا صیہ ماہ جب سین</p>	<p>یا د آج اگر زنا صیہ ماہ جب سین</p>	<p>۳۳۵</p>
<p>گر برین انگوٹے دیدار شیخ خود دین</p>	<p>گر برین انگوٹے دیدار شیخ خود دین</p>	<p>۳۳۶</p>
<p>ناز و دیدہ ڈبے اوس سے سوز و دیر</p>	<p>ناز و دیدہ ڈبے اوس سے سوز و دیر</p>	<p>۳۳۷</p>
<p>دیر نرس کی ہے بس دل کو برقی تیسر</p>	<p>دیر نرس کی ہے بس دل کو برقی تیسر</p>	<p>۳۳۸</p>
<p>ناک کے غم میں جو ناک ہو بقیا بانہ</p>	<p>ناک کے غم میں جو ناک ہو بقیا بانہ</p>	<p>۳۳۹</p>
<p>عجب عیسیٰ مریم کا پیر ہے انسانہ</p>	<p>عجب عیسیٰ مریم کا پیر ہے انسانہ</p>	<p>۳۴۰</p>

شوق سے دیکھ لو دل بہر کہ سوہر کمال	حسن رخسار پر پرد کا جو آ جاؤ خلیل
کیا شکر یوسف مہری ہو جو ہوا سکا کمال	لب شیرین چو مکی بت چینی کی رال

منے تسلیم کیا سلک گھر میں دندان
جو مہری کی نہیں کم کان جو اس کے دکان

باغ عالم میں نہیں غنچہ و گل کا توڑا	گودہن غنچہ سہی کان ہو گل تو کیا
مار سے ہزار کے گپ چپ میں بت بی پروا	گل میں بو غنچے میں گایا تک میں ہے گویا

ایسے مجبول صفا تون سے ہلا یارانہ
کیسے عاشق کو کہہ سکتا ہے یاد یوانہ

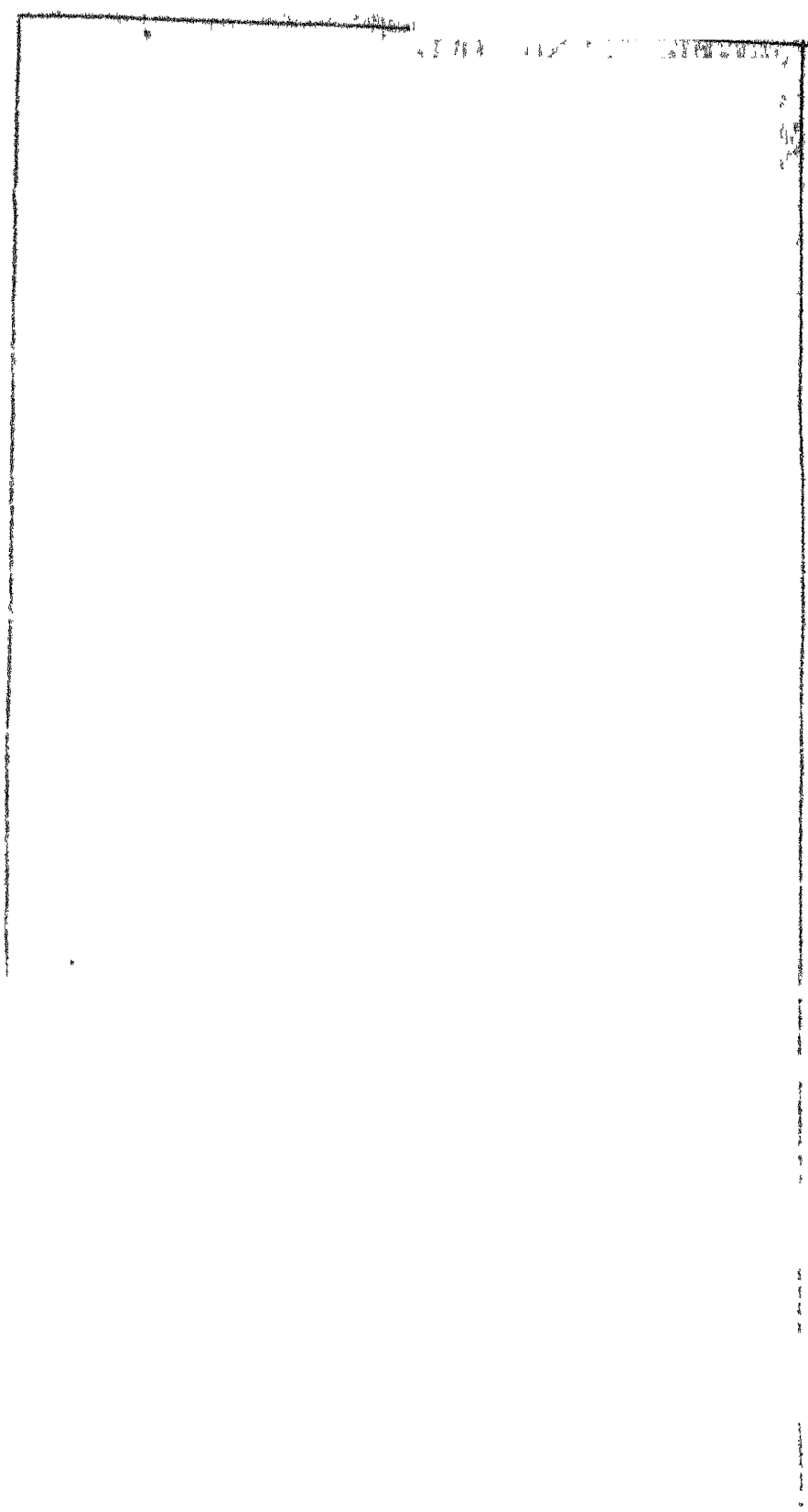
قیس و فرید کا مذکور سنا ہے یا نہ	شمس یون کا نمودیکہ دلا پروانہ
کام مردان عین جان سے کیا مردانہ	نیلے کم کہ کاست کہا عشق کا خوبانہ

حسن محبوب کا ہے صورت برق روشن
ہونک دیتا ہر دل و دین کو بیک چشم روشن

ہو گیا عشق کا دستور عمل یا واسوخت	پیدا ہو اٹھا گیا ایسا واسوخت
ضبط عشق آہ پر در پردہ کو یا واسوخت	واہ کیا خوب کہا آپ عرشا واسوخت

آفت عشق سے اللہ بچائے آمین
پہر قماست دل دشمن پہ نہ آئے آمین





زند

تخلص ہے جناب نواب سید محمد خان بہادر

مرجوم کا خلف الرشید ہیں نواب سراج الدین

غیاث الدین محمد خان بہادر نصرت جنگ

نیشاپوری کے نواسی ہیں نواب نجف خان

بہادر کے باشندہ فیض آباد مقیم لکھنؤ

تو صاحب دیوان ہیں ارشد تلامذہ

خواجہ حیدر علی آتش مرجوم سے ہیں

فی الواقع دیوان انکا قابل ملاحظہ ہے

طبیعت عاشقانہ رکھتے تھے فقط



واسوخت رند

۱۰

پیش ازین یار ترا عاشق شیدا تا مین	امید تن آئینه سان محو تا شاک تا مین
بد سلسله زلف چلیپا تا مین	اکو کوشه در مین تیرے لیے سو تا مین

اک زمانہ ترا عاشق بن گئے ہندا تا مین

او نگلیان او ہنتی تھیں جس اسی میں جا تا مین

۱۱

ملون بلبل ست گل رخسار رہا	سال سال نپ جب سے جا رہا
چشم بیگون کا ترے ولادہ سرشار رہا	سحر میں زگس جو وہ کے گرفتار رہا

بجو دی تیری اس لیے اتنے پرستے تھی

اور وہ ان ملک سر زمین پرستے تھی

۱۲

آتش ضبط سے تہوں رات جگر کھتا تھا	حال دل چاکسی سے تین نہ بھتا تھا
یا آئینہ رخسار میں اک سکت تھا	میرے شہر میں کبھی جو برف نہ کھتا تھا

اگاہ بیکہ کوئی بت کی نہ تھی تیرے

ذلی پوچی جو کس نہ تو بتاتی تھی

۱۳

در در سر نہایت کے جم استارہ درو	کوت ہوس نظر آتا تھا نہ بے نام
نالہ گرم تھا بہ دم مرا آدہ	ادب بان آہونہ استک کہو مین در گشت

یا مین تجھ پر وہ کی کبھی شوق تھا

عد نہ ضبط سے لب تشنگی تھی تیرا

<p>دل کے دل ہی نہیں رہیں غشکی سب باز نیلا پرستے میرے زبان سے تو نہ کوئی غلام</p>	<p>جاں چہر مجبت نہ ہوتے پردار گوش زرد ہو چکا گو خرد و کلان کی یہ راز</p>
	<p>کر دیا چھو خوشے نے جو تپا منہ کا دلع سودا سے جنو اور زیادہ چمکا</p>
<p>کس پر ترابے تو کیا تیری قصا آئی ہے خاک لاکون ہی سے اوشخ کو چہ پوزا</p>	<p>دوست بچھاتے تھی ہر راز تو سوائی ہے بیروت ہے وہ بی دید ہے بہ جاتی ہے</p>
	<p>جوگی پروا او سے اصلانہ تری مالکے خود غرض ہے وہ اوسی قدر نہیں آکر</p>
<p>مول لیتا ہے ہمیشہ جی کے لیے یہ خیال خوب الطوار سے اوس سے کسے ہیں قند مار</p>	<p>رحم کر اپنے جوانی پہ کر لو کاجیال خون عشاق سمجھتا ہے وہ بی پر جلال</p>
	<p>جینے مانا کہ وہ نئے مثل ہی لانا ہی ہے دل نگر ایسے کو دی بیٹھنا نادانی ہے</p>
<p>غزہ و ناز کہ شدہ سب سے دکھانا ہے مثل دیوانوں کے پرستہ کی ہی جنو آج</p>	<p>پہن اتفاق و عنایت سے پیش آتا ہے دام تزویر وہ سوزنگ کا پہلانا ہے</p>
	<p>لاکھ عشقوں میں اک عہدہ پردازی ہو بیروت ہی ستار سے ہے دیبا زچرہ</p>
<p>یاو آئیگی یہ باتیں سنجے جب ہوگی دعا ہاتھ مل مل کے کے گا کہ کوئی گستاخا</p>	<p>دیکھتے گاتومان کے کاکستا انکسین کہل بائینگے نشہ سا او تر جاتے گا</p>
	<p>جان اور بوجہ کے نادان نہ ہوتیار ہو تو دوستانہ سنجے سمجھاسکے غما ہے تو</p>
<p>شہن سارہ جانا تھا ایک ایک کی باتیں سکر جس جگہ بیٹھ گیا کاٹ دے پائے پب</p>	<p>مطلقاً بند نصیحت نہیں کرتے تے اثر خوشی لاکر سے ۱۰۶ جو ہوا تھا ستر</p>

۱۱	میں کہان خواب خورش اوست خود کا کہان جس کا دل پوڑا اس کے اوستی آرام کہان
ولین کتنا تھا جو جیسے تھا ایجان کہا	خوڑائی تھی نظر یا کوئی انسان دیکھا پیر نہ کیا رہی و سکو کسی عنوان دیکھا
۱۲	و صل کس طرح سے اوستی توخ شکر کا ہو نام معلوم ہو جس کا نہ تھا کسر کا ہو
و موٹائی اوست گل رعنا کو کہان جانین	آواب اپنا کلا کاٹ کے مر جان میں وہ تو گزرا نہ او ہرجی سے گزر جان میں
۱۳	شمع و گل گور یہ شاید وہ چہر ہائے آئے پیشینے روئے جناز سے کو او ہائے آئے
ون تو ہو جاتا تھا موطور سی حل ہر کی کبیر	الاقی تھی آفت تازہ شب فتنہ دل پر مردنی شام سے چھا جاتی تھی تیری تندر
۱۴	ایک جا پڑتو قرارا تانا سیباب لپیٹ تو تانا تانا تانا تانا تانا تانا تانا تانا
جو جہ او تعلق اس دل سن نظر کو سوا	ایٹیان رگرمین زمین پکیسی سر سے چکا دیکر ماجب یون ہی اسلی نیند تھی اسلا
۱۵	کیا کون رات غضب لائی تھی کیا کیا جانی کیسی ایٹا کیسی ٹیٹا کیسی ٹیٹا کیسی
پر حشر صل کی گزرا تانا میں تانا تانا تانا	اگر بلا جاتا تانا تانا تانا تانا تانا تانا علم حضرت نباس میں بانڈا جانا
۱۶	اسے لیا ایٹا تے جیسے حر سے اور اسون کے تانا تانا تانا تانا تانا تانا تانا تانا

<p>قصہ کرتی تھی نکل جانے کا جاننا کام بیشتر در زبان بہتا تھا حافظ کا کلام</p>	<p>موت کا سنا تھا ہو گئی تھی نیت حرام عشق خونخوار مرا کر چکا تھا کام تمام</p>
	<p>ای سیم سحر آرام کہ یار کجا است منزل آن سہ عاشق کش عیار کجا است</p>
<p>دیکھنا تھا مجھے ان آنکھوں سے ہر وہی نگار اک دن اک شخص نے آکر یہ خبر دی بیکار</p>	<p>العصر من وقت برابر نہوا نفاذ نزار سیری تقدیر میں لکھا تھا سبوں کو کنار</p>
	<p>میں پیدا کیا اوس یوسف کفالی کو بلکہ دیکھ آیا ہوں آنکھوں سے تری جانی کو</p>
<p>فرہ شاہی سے ہوا اور ہی میرا نشناہ بیو اسی ہوی طاری مجھے غمش سا آیا</p>	<p>دفعہ سنتے ہی یہ فرودہ راحت افزا جنتی باقی تھی اوستے ہی رہے ہوش بجا</p>
	<p>آگیا سینے سے ہو ٹون پہ مرادم کہنگار بڑا طرف کا عالم ہو انصین جیٹ کر</p>
<p>کچھ تسلی ہوئی کم ہونے لکرنے و طلال جان مہجور کو وہ چہ ہوا ذوق وصال</p>	<p>پیر کے بعد طبیعت ہوئی فی الجملہ بجال الشتاق تھا از بس تراجویا ہی بجال</p>
	<p>در میان نامہ و پیغام مر بجان ہوئے قول اقترار ہوئے وصل کو سامان ہوئے</p>
<p>زندگانی کی ہوئی مجھ کو امید آگ کلام صبح وصل آئی نظر گزری مصیبت کی شام</p>	<p>شکر صد شکر ہوئی ہر س کے ایام تمام روح آغاز براتھا پیہو انیک انجام</p>
	<p>ہی شریف مری کہ میں سرفراز کیا جو تصور میں تھا مجھے وہ انداز کیا</p>
<p>خوب سارو سکے ہی ساتھ گلی میں لڑ سکے</p>	<p>بسے ہی والد سے ہاتھ گلے میں پیرے بہا ہوا ہے یہ پیرے</p>

	<p>بج ہوتا ہے نزدیکی اور سر کی قسم جان رو در گز کہو بخو سے سر کی قسم</p>	۲۲
<p>ہو تعلق دشمنوں کو رو تین چہرہ بد خواہ عالم انیب دی حالت در کا تو گواہ</p>	<p>بعض تھا و یکا ہے ہنگام کر حال تباہ مکھو ہی سنج عبد الی تا نہایت دانند</p>	
	<p>مکھو باور نہیں آئی کہ تو کیا واقف ہے چور سے ولیہ گزرتی ہے خدائے ہر</p>	۲۳
<p>بیوٹی تھی نہ کہ انت بہ نسبت مجاہد تیرے نہ تیرے پیراں تو اتنی حالت مجاہد</p>	<p>جیسے دکھا تھا تھے تھی تری الفت مجکو ہو لیتی تھی نہ کوئی دم تری صورت مجکو</p>	
<p>تذکرہ تیرے ہر آرٹا تو تیرے</p>	<p>سترج بیوین میں اندیشہ تھا نہ تھا</p>	۲۴
<p>اود گزرتا ہے نہ چنانچہ کی مناسبت ہو اسلو میں بیوین میں گزرتا ہے</p>	<p>لدا اللہ کہ ہر تجھے ملاقات ہوئے جو تھی وہم و گمان میں کہی وہ بات ہوئے</p>	
<p>عقل حیرن ہے کس طرح تو نہ کس طرح وصل ہو کہنے یہ دن</p>	<p>سرگزشت اپنی توجہ کپتے وہ سببت کیونکہ ایام جدائی کے مصداق سببت</p>	۲۵
<p>کس طرح صد تیرا نہ دین نہ کون سے شغل میں مصروف با کرتا</p>	<p>سیرت بے یاریا نہ مست وہ نہ تیرے چہرے پر نہ ساکت نہ</p>	
<p>اسے بیان کر دینے لڑی توجہ کپتے اتاری توں ہر اک بات پہ تیرا اندھ</p>	<p>مجلد ذریعہ ہوا کاتب میں توجہ آتش</p>	۲۶

<p>ہوسکے میرے عہد الی میں یہ حالت تیری بھونکے دم بہرنگو اور اس مجھے فرقت تیری</p>	<p>تجھ پر مابیت ہوئی والہد محبت تیرے دل میں میرے پہلی نثر کرے لہفت تیرا</p>
<p>میرے عاشق تجھے چاہیں خدا بنا دے عمر بہرے تجھے بنا میں کے خدا بنا دے</p>	<p>۴۲۸</p>
<p>جان دین اوس پر کوئی تہیہ اگر مرنا ہو اس طرح اوس سے محبت نہ بین پیدا ہو</p>	<p>اوسکے دیوانے میں ہم آپ پر جو شیدا ہو واسطے اپنے جو بد نام ہوا ہر رسوا ہو</p>
<p>اے اللہ میں ہر کو ہر اک پیرو جو ان ملتا ہے حاشا ہنہ والا زمانے میں کہاں ملتا ہے</p>	<p>۴۲۹</p>
<p>جو نہ کیے تھے وہ الفت کو مزید کھلا تے لذتیاں میں وہ زبان پر کوئی کیونکر لاتے</p>	<p>واقعی مجھی اسی طور سے تیرے پیش آتے چین آرام جو صاحب کے بدولت پاتے</p>
<p>راہ تین ہاں کسی دلیر کو نہ پاتیں میں نے تو تین ہاں تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا</p>	<p>۴۳۰</p>
<p>حال تیری ہی میں سپر تو تھے لہر تیرے پہر پیشہ زانو کو کرتے تھی مرے بالمش سر</p>	<p>دل تیری ہی میری ہر وقت تیرے دین نظر اوسکے دستے تو نہ تم پاس ہی محکوم پہر</p>
<p>میرے ہی فکر میں شام و پھر رہتی تھی دین و دنیا کی نہ خدا کے تیرے رہتے تھی</p>	<p>۴۳۱</p>
<p>کتنا خوشگوشے تو تعریف ہی فرماتے تھے اور ہی لیکے گلوری نہ کہی کہاتے تھے</p>	<p>عاشقانہ عزیزین بندے پڑ جراتے تھے بان میری ہی لگائی ہوئی خوش آتے تھے</p>
<p>سر میں دیتا تھی میں ہی ملواتا تھا سندی میں ملتا تھا گنا میں ہی پساتا تھا</p>	<p>۴۳۲</p>
<p>سر میں کہتے تھے بلو پہ ہٹا کر گیا صیغ تک یوں ہی پڑا سپونہ کوٹ لینا</p>	<p>یا وہی لیتے سونے کو جو اسے حور تھا اور کہتے نے مرے ساتھ لپٹ کر سو جا</p>

تہا ہی سادہ کے سونے کا فریضہ تا صبح	
لب لبیب ہتے تھے اور سینہ سینہ تا صبح	
رات دن یوں رہا کرنی تھی باہم صحبت	عشق تہا متسی مجھے مجھے تمہیں ہی لفت
نام انھیار سے صاحب کو ہوئی تھی نفرت	مگر ملک اپنی نہ جاتی تھی مری بی نصرت
کہی جاتے تھے تو دم بہرے کیوں جاؤ تے	
جی نہ وان لگتا تھا گریہ کے چاڑھ تے	
ابتدا میں تو یہ اخلاص بتایا تے	جہل کر کے مجھے پسند میں پسندیا تے
جو نہ کیا تھا کہے لطف دکھایا تے	بعد چند ہی یہ مری جان ستایا تے
نہ وہ صحبت نہ وہ الفت نہ مدارات رہی	
آٹھویں ساتویں کی مجھے ملاقات رہی	
جو کیا طبع کا صاحب کے دگر کون عام	ایک قسم بھول گئے تھی جو کیے قول و رسم
کہر سے بلوا تا جو میں کہتے تھے جو کر برہم	یہ حکومت رہی اور دن یہ نہیں اتنے ہم
چاہیں رکھیں کہ نہ کہیں نہ وہ صحبت مجھے	
ہو نہیں سکتے کہ اب ان کی طاقت مجھے	
اور جو آئے تھے کبھی زمین کیا خوف تھا	نہ پستے نہ پستے نہ پستے نہ پستے
دیر طے کا اگر میں نے کھا کو ہی کیا	روئے دیکھ بوسے ہر مہر کے ترش فرمایا
چاہوں راض ہو یا نہ ہو میں ہم آئیے	
ابتدا آتے ہیں بہت اور بھی تم آئیے	
چہرہ بہو حالت دل مجھ کو سنائی بہ صحبت	یہ تہا پتہ ہی بائیں بیاتے بہو صحبت
بیٹا رہی تھی تم اپنی نہ تھی بہ صحبت	کو یہ وہ نہیں تم جان سی بانی بہ صحبت
اب لیں دیتے تھے تھی لگا لگا رہے	
دنیان بیگانہ وہ وہاں نہ رہا رہے	

سننے سننے تری دکھری ہو یا تین ہر بار	بجز امیر ای جی پست گیس تھے دلدار
بلکہ نے لطف ملاقات سمجھ کر بیکار	رفتہ رفتہ ترے ملنے سے کیا خود انکار
صدیہ ترک ملاقات گوارا کر کے	
کا کروں بدتر رہا تھے کنا کر کے	
یہ نگرا تو مریجان ہسلا کی کرتا	کیا بجز اسکے علاج دل شیدا کرتا
وسل میں چرہ اس طرح کو ارا کرتا	کب تک ظلم و ستم روز کے دکھا کرتا
بزلح اپنی طبیعت کو سنبھالائیں	
خار الفت کو ترے دل سے نکالائیں	
خود کو اور غیرت شہ دہی سمجھایا	کسے ان سرد قدوں سے ہی بہلا لیا پایا
پہول نہ رخ کا ترے ہیجان جو دکھایا	باغ سبز اور زمانے کا اور سے دکھلایا
دل لگا سہیں وہی شغل میں مصروف کیا	
مخفہ قصہ تیسے عشق کو ہر قوف کیا	
ایک دم دل نہ تھرا یا بہ صحبت نہ رہے	مضطرب اب نہیں کرتے تھے وقت تیری
مگر یہ یاد میں نہیں تھے صدت تیری	کون عاشق ہو کسی باقی ہے انت تیرے
چکو تم بھول گئے تم نہ سہیں اور ہے	
ہم نہ دیو اسے رہے تم نہ پریر اور ہے	
تیرے نہ کچھ نہ چاہے جو چہرہ ایسا ہے	مرد بانی کے کہم بندے پر فرمایا ہے
تیرا ہے اس لیے پھلایا ہے	ستم نو کوئی میرے لیے ٹھہرایا ہے
وہ کہ کیا اسکا بہت کو کسی ای دور ہے	
ظلم باقی اور تہا رکھا تھا برتاو ہے اب	
سہا نے میرے جو تو آتے پوری چو بنگ	
وہ نہ آئیں اگر وہیوں تھی بک نظر	تو دیر ہر آنکے بیٹھے نہ کہ دن صبر ہی اور ہے

وقت

تخلص ہے مزا قاسم علی مرحوم کا بزرگ ان کے
 قدیم الایام سے متوطن خطہ خبت نظیر کشمیر تھی مگر
 مولداو مسکن مزا صاحب مرحوم کا وہلی ہے مقیم
 لکھنؤ تھے صاحب دیوان ہیں شاگرد تھے میان
 قلندر بخش جرات مغفور کے کوئی کلام ان کا سوا
 واسوخت کے جو شامل مجرورہ ہذا ہے نظر سے
 نہیں گذرا معلوم ہوتا ہے کہ شاعر ^{احمد}
 تھے باقی حال دریافت نہیں ہوا فقط

۵۳۴	رہا اسکے سے کہا ان کے ملاقات کنان ہم تم اک جاہلی اگر سو گئے تو وہ بات کلا
دستی بند کو صاحب سے نہیں اب منلو گر یہ بدو منغ سے یہ رند جہانین مشہور	رکیتے تکلیف ملاقات سے مجھ کو منور ہر زمانے یہ سہی ظاہر جو اس سے دستور
	عمر بہر پر زبان سے کسی تو ار کیا جب کسی بات کا ناچیز نے انکار کیا

تخلص ہوا



دوستو حال بیون کامری انساہ سنو	بہد موہنج فزون کامری انساہ سنو
صاحبو سوز ورون کامری انساہ سنو	نقدہ کوتاہ جنون کامری انساہ سنو
ایکیت ملک اک تھنسی ہی محبت تھی سہجے عجے الفت تھی اسی اس محبت تھی سہجے	
رات دن ہم وہ رہا کرتی تھے باہم دو نورا	اور پہا کرتی تھے ہر ایک طرف ہم دو نورا
تھی محشر تھی ہی پایا کرتے تھے ہم دو نورا	وہل میں کہتے تھے ہمیں گانا سنا لورا
ہم وہ اس شکل پہا کہ آن ٹی رہتے تھے ایک جان اور دو قالب ہمیں سب کہتے تھے	
تھی ہم پر انیکو تھنا اپنی ملاقات پر تھک	انگل وہیل کو بہت تھما اپنی ہر اک مات پھیکا
قرمی و سرد کا تھما اپنی منت اور بات پھیکا	مدعی تھماتی تھے باہم کے مدارات پھیکا
تھی بناوٹ نہ لگاوٹ نہ کلکت باہم بے کلکت تھے ہر اک آن لطف باہم	

اپنے وہ بسین تھی اور ہم تھی اور بسین	دوستے کی بھی عجب ہوتی ہیں راہن سمن
اجتاج کو بھی تہ اوٹتے تھے وہ ہم آئین	نہ خفا ہو کی ہم کھاتی تھے اسپر قسین
عہد و پیمان سے دوزات بندھا کرتے تھے	وعدی ہوتی تھے جھاپسین و خفا کرتی تھی
تہا نہ مطلق مجھے گلگشت چمن سی سرکار	تھے غرض سرور کچھ اور تہ مین سی سرکار
گل کی عارض سے نہ عین کی دہن ہی سرکار	کب کی چال سی مطلب نہ چلن سرکار
عارض و قد یہ کیسے تہا مراد بیان سدا	کہ دل او سپر مین کیا کرتا تہا قربان سدا
کیا کرتے تھے ہم شکوہ اعیار کہے	مدعی ہی ہی نہتا ہکو سہ و کار کہے
اپنے ہیلو سے بجاتا تہا وہ دلدار کہے	نہ ہین دیتا تہا آزار دل ازار کہے
تہا نہ دنیا ہے کا عزم اور نہ عقبا کی فکر	اپنے صحبت مین سدا عیش کار تہا تہا توکر
کیا کہین ہجر کی ہم نام سی واقف ہینتے	وصل غلازلت پیغام سے واقف ہی تھے
عیش بن اور کے کام سی واقف ہی تھے	کچھ ہم آغاز اور انجام سے واقف ہی تھے
یہ سمجھتے تھے کہ اوقات یو ہیں گذری کی	جسطرح گذرے ہی دوزات یو ہیں گذری گئے
شکوہ چسب زبانیہ کہے آتا تہا	دیکھ مین سوی فلک ہی کہے دجاتا تہا
نہ کہے بخش ستارونہ مین جہ بجاتا تہا	نہ کہے گردش گردون سی مین گہرا تہا
تہا جب ادس ماہ سی کا شانہ سوز اپنا	ہای کیا اوج پہنچا بخت کا اختر اپنا
نہ مری ہانہ کوتہا میری گریبانسی ربط	نہ مری بخت جگر کو مری دمان سی ربط
نہ غم درخ دالم کو دل شاد اٹھی ربط	اور لے کام دزبا کو مری افتخارسی ربط

	عیش و عشرت کا اگر ذکر کہیں آتا ہے میری قسمت کے ہر دم شخص قسم کھاتا ہے	
کشتہ ہجر نہ اور طالب ویدار سے ہم اولیت سے اپنے نہ آئی تھے یزیدی	نہ سزاواہ کہے منتظر یار سے ہم آہ اس نگ نہ ابدیدہ خونار سے ہم	
	دیکھ کر بکوبہ کہنے سے جان کی ادبش جسطرح اسکی گزرتے ہے کئی انبی کاش	
آہ دل منہ کو چلا آتا ہے اب کیا کہیے دور گردون نے کیا ہم بیخفت کیا کہیے	یا ہوزا ایسا کیا کیسے ہی سب کیا کہیے جان پر گزرتی ہانت بیخ وقت کیا کہیے	
	جس سے وزرات کی صحبت وہ جو ٹاہم سے دوستو کیا کہیں تم بوجھتے ہو کیا ہم سے	
پوچھا اب وہ نہیں کی مری بہت کہو اتجو پوچھا ہے نہیں اوس سے ملاقات کہو	مجھ سو ابات نکر تا بنا جو پہنات کہو پاس سے اپنی نہ جاتا بنا جو وزرات کہو	
	کیا کون بات مری ہاتہ سے اب جاتی ہے ہے جگہ موت کی اب موت نہیں آئی ہے	
ہے یہ صورت مری جو ہے پیپا، ہونک تو بڑی ہے بین اوسوت بنا، ہونک	راج اور سکی میں نہیں دیکھنی پاپا ہونک دہستان میں ہے کہو اور سکی جو لانا ہونک	
	کیا قیامت ہے وہ اور وہ آتا ہے نہیں سزائے شکل ہے آتے دگنا ہے نہیں	
مصلحت اس کام وزما کو ہے تیرا ہی ہے آفت اب مجھ یہ یہ سب اور تیرا ہی ہے	دوستو اب ہاتہ کو اپنی نہ گریبان سے بہن اب دلوں سے نے غم پیرا ہی ہے	
	مجھے تہنا نہ عزیزو وہ مرا بار چپٹا دل جلا جان گئے صبر گیا بار چپٹا	

نورہ اگلی سہ ماہی میں خطے نورہ ایلی تین ماہ	نورہ ایلی تین ماہ اور نورہ ایلی تین ماہ
نورہ ایلی تین ماہ اور نورہ ایلی تین ماہ	نورہ ایلی تین ماہ اور نورہ ایلی تین ماہ

سب کا فرضی ذرا قدرہ جانے اپنے
کے آگے کہیں ہم رام کہنے اپنے

اب یہ حالت ہی ہے روئے سوا کاظمین	اب یہ حالت ہی ہے روئے سوا کاظمین
ادس سے ملنا تو کمان نامہ پیغامین	ادس سے ملنا تو کمان نامہ پیغامین

بدتر از مرگ ہے ایدوستو جینا اپنا
دل پر داغ سے اب داغ ہے سینا اپنا

عم دوری سہ ماہی میں پہونچا ہوں تیرین	عم دوری سہ ماہی میں پہونچا ہوں تیرین
کب تک میں یہ نئی ظلم سہون جین کن	کب تک میں یہ نئی ظلم سہون جین کن

یاد ہے چال وہ گئے تھے یا بول گیا
یا اب اسطور کی گردش کا معمول گیا

کوئی ناخس مری طالع بن اختر آیا	کوئی ناخس مری طالع بن اختر آیا
ایسے آفت ہی بھلا کیونکہ میں سر بر آیا	ایسے آفت ہی بھلا کیونکہ میں سر بر آیا

کہ میں وارستہ مزاج ایسے مصیبت میں چسپا
چسپے وہ نہ ہٹا جو کہ اس آفت میں سینا

تہا جو عشرت کہہ اب خانہ نامہ ہے وہ	تہا جو عشرت کہہ اب خانہ نامہ ہے وہ
جیسے مروی کا ہو عالم مرا عالم ہی ہ	جیسے مروی کا ہو عالم مرا عالم ہی ہ

ماری دانی ہے مجھے آہ جدا سے او کے
بدتر از مرگ ہے والد جدا سے او کے

کوئی جا کر کے اوس سے یہ ہمارا پیغام	کوئی جا کر کے اوس سے یہ ہمارا پیغام
سما سے جا کر کے اوس سے یہ ہمارا پیغام	سما سے جا کر کے اوس سے یہ ہمارا پیغام

	ماؤں کے کوہاری جو کہیں بات کر دے کے صورت سے تم اب نکل ملاقات کرو	
مہربانی کرو تشریف بیان لاؤ تم جو جو شکوی کریں ہم اور نہ تم کہاؤ تم	کہول آغوش گلے آکی لپٹ جاؤ تم کچے کہیں ہم یقین اور کچے سین فرماؤ تم	
	پہر ادنیٰ شکل کے ہم یقین ملاقاتیں ہوں دنے چہرے ہوں ہی شغل سے آتیں ہوں	
دوست سناؤ ہوں اور ہوں یقین دشمن سناؤ عیش و عشرت کریں اس وضع سے ہم تم سناؤ	بیچھے یاد کریں غیرتہ کچے دم ہارے کہ غم و رنج تو الم دور ہوں سناؤ کہ ہارے	
	کے ہر ایک کہ رفت کی پہری جیسے دن جو جو مجھ پر ہوں اس کے بے بہرہ دن	

تمام ہوا

راحت

شخص سے مرزا محمد بیگ صاحب بلوچی کا
 معلوم نہیں کہ شاگرد کس کے ہیں
 اور حالات انکے معلوم ہوئے مگر اس
 واسطے سے جو اس مجموعہ میں شامل
 کیا گیا ہے دریافت ہوتا ہے کہ کلام
 بہت مستین ہے اور شاعر
 خوشگوار اور سخنوران خوش فکر
 سے ہیں باقی احسن عند اللہ فقط



عشق کو نام کو چھٹی ہی کسی راہ دے تے واقف سبج و الم بھی کسی والدہ دے تے	ایک دن وہ تماکہ الفت سے ہم آگاہ نیتے ان سنگار و نکو ہم پانچویں ہی آہ دے تے
<p>۱۱</p> <p>فنیچہ کھیل چرچ دل لاس ذکر سے ننگ آتا تھا پاس ناسوس تھا کچھ عشق سے ننگ آتا تھا</p>	
تشد آب دم خنجر خونخوار نہ تے وہی کچھ دن شوگر الفت سے شیر دار نہ تے	واقف لذت تیر نگہ یار نہ تے آہ اس دور وجدانی میں گرفتار نہ تے
<p>۱۲</p> <p>ٹھنستے رہتے تے سدا ہم گل خندان کی طرح رونی صورت تھی یون بسمل تالان بی طرح</p>	
چھبے یار زمین رہتی تھی سدا لیل و تہار سیرے کوچر کا صبا فی بھی نہ دیکھتا تھا غبار	کچھ مجب جوش بہ تھی فصل جوانی کی بہار یا کہ دریا پرین یا کرتے ہیں سیر کند
<p>۱۳</p> <p>نکت خندہ گلہ سے روان احباب گلشن عیش میں رکھتے تھے ہمیشہ شاداب</p>	
یہ سمجھتے ہی منتھے کیا ہوا اور نواز پوچھتے بہتے تھے ہر سنی لفظ دم ساز	بہتے ہی منتھے کتنے جن کسے غمزہ و ناز نارہ ڈکی بھی منتھے تھے دسے آواز
<p>۱۴</p> <p>تیر صوفیان کا تیر نور انسان آہ تے مصرعہ موزون بھی مانٹے پڑ جاتا تھا</p>	

سادہ روپوں سے نفرت تھی کہ اللہ اللہ
 اپنی ہی وضع سے ہم آپ سے کچھ آگاہ

بہی انکھیں کیے بازار میں دستے سر راہ
 آئینہ بھی نہ کہی دیکھتے تھے ہر کے نگاہ

۵۶
 اب یہ حالت ہی پڑی رہتی ہیں دھرت اور آہ
 خیر غم و رنج نہیں کہے پشیمان کوئی پاس

اور گویا کافر وحشی کی طرح ہوش و حواس
 سولس و محرم و غمخوار ہے ایک عالم پاس

۵۷
 دہی ہم میں کہ اور ہاتھ تیرا سدا لطف نسیا
 جانتے تھے کہ میں جاہت میں بگڑا رنج و غدا

جاسے سینہ میں نہیں ہے کہ جہاں ہو نہ دلغ
 دل کی جاہلو میں جلتا ہر مری ایک چراغ

۵۸
 وہ کہاں صحبت احباب کہاں سیر حین
 پاؤں میں چاک گریبان کھلے میں دامن

دامن گل کی طرح ٹکڑے ہو سب پیرا ہن
 بار سر ہی سنٹھے گو پاس سے وہاں گردن

۵۹
 یہ نہ سمجھتا کہ اس طرح ہی ہونگا بڑا تاب
 عمر بڑھتی ہوگی اس طرح سے ہم بجز روبراب

کہہ رہا ہے سبے فزون چہرے کی رنگت میری
 تنگ چھتا ہوں ہر وحشت سے یہ صوت میری

۶۰
 یہ خبر کہ تھی کہ دل آپ پر پائل ہو گا
 تو نہ لاکر کہ لگاؤ مرقا تھا ہو گا

دل لگی کرتے ہی چٹا جانیکو ساری احباب
 طاقت صبر و تحمل ہمیں دردی دیکھو جواب

عمر کے دن نہیں کہنے کے تیغ ستم
 موت بنی اس مری آہنگی کہا دیگی قسم

خیر ناز کا فائل تری سب سے ہو گا
 نالسا خونچھار تو اسے حور شاہ ہو گا

	<p>نام لینے سے مراد یہ تھے نفرت ہوگی اس محبت پر بیان ایسی عداوت ہوگی</p>	
<p>اس محبت پر مری آپکی یہ صورت ہو سیلے ٹھیلے ہون سدا اور سدا خلوت ہو</p>		<p>یہ ہی تقدیر کی خوبی کہ جسے الفت ہو گر عی محبت افیاء کی یہ شہرت ہو</p>
	<p>محرم راز نہیے غیر تہاری ایسے دشمن جان بنے آپہاری ایسے</p>	
<p>اناز و انداز کا یہ کہنے بتا یا تمہیں طور ان بیان جو یہ سکھا دیکھی تاقی جو</p>		<p>ولکین الفان ذرا کچھ اور کچھ غور اب بھلو جو ہوے چاہنے والی ہوئی اور</p>
	<p>آہ ظالم تجھے طرح بنا نا ہی نہ تہ غمرہ و ناز و داد اچھو سکھا نا ہی نہ تہ</p>	
<p>سیکڑوں دیکھنے آنے کے تیری صورت اور ہی ہو گوی تو تکبو تو یہ ہے حیرت</p>		<p>مری چاہت ہی کی خوبی سے ہوئی یہ شہرت پہر تو ہر ایک کو تھے لگی ہوئی الفت</p>
<p>نہ محبت نہ عداوت نہ ملاقات نہ سی نہ وہ محبت نہ وہ اشتہار نہ وہ مہارتی</p>		
<p>چوٹے موتے، رات تھی تھی یہ نیا باب طبع پورا کہ تہا، ایہ تہا ہی ہر جہت سے</p>		<p>تہا تھے ہر وہ خمدار گر تہو اب ہو تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا</p>
<p>کہے کہ جی جی چوڑا ہی تہا یونان و نہا آہ اب ایسا تو الفت کا بنا پ کہ</p>		
<p>نیرت نظر ساری تھی گان بویہ بدنا کب سزا ک تو تہا تہا تہا تہا تہا تہا</p>		<p>نہا کہ بیا تہا تہا تہا کب تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا</p>
<p>نیر جو چھوٹے تھی کب سینہ غیا یہ گل نہ کہدن تہا و رشک سفیر ہسب</p>		

یون جانی تے گھوٹا نہ مہی کی تصویر حسن یوسف کو دیا کرتے تھے کب تھی نظیر	اچھی چھیدہ ہلا آجی کب تھی تقریر کچھ کڑکب جاتی تھی لکھنیں تھاری تصویر
چاہنے سے مرے مشور ہوئے تم ایسے ورنہ عشوق رہنے میں بہت تم جیسے	۱۷
چاک پردہ سے کمان جھانکا کیا کر تو جب راہ چلتو نکو اشاروں پہ لگالیتی ہوا ہا	بیکور تہ میں نکلتے تھے ہلا سیر کو کب تھا لگا بٹ کا تھگا رشتے ایسا نہ ڈیب
جھکو پردین سے جھانکا اوسی گویا مارا سکی بہر تا ہی نہیں اب تو تمہارا مارا	۱۸
کون سے دن تری چشمک میں یہ غمازی تھی یاد کب آگیا اسطر حکلی دم بازی تھی	آجی باقونین کب ایسی فسوں سازی تھی تو ہا میں کمان آگے طنزی تھی
غیرت کبک دبی چال تمہاری کب تھی آئینہ دیکھو سہی شکل تمہاری جب تھی	۱۹
میر وین سیر ہی کرنے نہ کہیں جاتے تھے غمرہ و ناز و اوک پہ ہی تمہیں آتے تھے	بنا خدیوین رو بہا ہونے نہ ہا تو تھے انگہ جھک جاتی تھی کو بات ہی فوالت تھے
اب ہون چھیکو نہیں آپ اوڑا تو ہیں آجی وہ لہ تی ہیں او لگا ہنسنا دہے ہیں	۲۰
جھانکنا تا کنا اسطر جسے کب بہا آتا پہرون بندہ ہی تجھے باز نہیں پسلا تا تا	بہا تا کب پہلے نہیں سب ان یون آتا ہا نورت غیر سے سہا لہا ہا ہا ہا ہا
بانے ولی کے کب اس طرح اڑ رہی تھے دیکھنے جلوہ دلکش کو کہڑی رہتے تھے	۲۱
ادری اور تمہاری گلے بھنے مائل تا مہقہ ورنہ تیا کبھی ہرگز نہیں دل	دیکھنی او دلکھاتی کی ہو تو جب قابل میں اگر ایسا سمجھتا نہ شو تا بسبب

	<p>کہی ایمان نہ لانا مسلمان ہوتا ++ آپکا چہرہ اگر صورت لستہ آن ہوتا</p>	<p>۵۲۲</p>
<p>ہونگے فریشتوں کے رسل رسالہ پیہم کشتی اور ٹوٹیاں پنہواؤ گویں کچھ قسم</p>	<p>ہم پر سمجھے تھے یونین ریلوے بیگ باہم خاصدان آدمی لاویگا تمہارا ہر دم</p>	<p>۵۲۳</p>
	<p>اپنی ہاتھوں میں نشانی سری تم رکھو گے گنجنے میں ہی اسے نام کا ختم رکھو گے</p>	<p>۵۲۴</p>
<p>لیٹتے بیٹھے زانو کے تے یا تے سر آیتہ جب کہی زیکین گے تو باہم مل کر</p>	<p>مرے زانو ہی کا تیکہ ریلوے آتہ پھر منہ ہرادیے بن لوگوں کے نہ ہنگام سحر</p>	<p>۵۲۵</p>
<p>خاصہ جب کہائیے صا کہتے ہیں کہائیے ہم نہ کہائیے تو کہائیے کی قسم کہائیے</p>	<p>۵۲۶</p>	
<p>بن سری پاؤں ہی کشتی کے نہیں تم زناہر منہ سے تھی کب یہ توقع کہ جسے سو سو بار</p>	<p>سیر کو جاؤ گے جب رتہ میں کہیں ہو کر سوار ساتھ ہی لیکے جلو گے مجھے باصدا تکرار</p>	<p>۵۲۷</p>
<p>کلم ہو ویگا کہ ست آسے گوہ چیں یا لے تے ست چھوید فریڈ سے ہنساں سے</p>	<p>۵۲۸</p>	
<p>یہ مگر تہیں گوہیل کی طرح کاں کہ قریب جوش دشت ہی سری ہوئی شورش عجیب</p>	<p>ہنشین آسے سطر سے ہوئیے رقیب ہکو برسوں ہی زیارت نہیں ہونگی سبب</p>	<p>۵۲۹</p>
<p>گھر سے نکلے گا ہر اک سائے کے پھر سواہر تم ہی گہرا کے نکلے آؤ گے اکثر باہر</p>	<p>۵۳۰</p>	
<p>جوہ میں جائے سطر سے مجھ غماز نیر گریہ رہتے یونین تری محروم راز</p>	<p>وہ اسطر سے فقرہ تجھے دیکھے دم باز یوں گہرا بیٹھا، دون میں مہرا مارا</p>	<p>۵۳۱</p>
<p>یہ تمہارے کہیوں دہر پر ترست تو رہتے کاں چلا آج تک جب ہوئی تکرار چلے</p>	<p>۵۳۲</p>	

<p>اور نظری نہیں آئی کوئی شام و چگاہ خوب یہ دل میں سمجھ رکھیے ہر المد گواہ</p>	<p>۲۸۶ سا شاگر یگا مرا کوئی بد خواہ * * آپ ہی اور پنجوڑنگے رقبو نئے یہ راہ</p>
<p>۲۲۵ شعلہ روڈ ہو ٹڈ کی ایسا میں کوئی یار کروں پہر تصور ہی نہ تیرا کہی زنتا رکروں</p>	<p>۲۲۵ چانتے ہو کہ مرض یہ کہی جانیکا نہیں دیکھ لینا کہ غم بجز میں کما نیکا نہیں</p>
<p>دل لگی بن کہی آرام یہ پانیکا نہیں انکہہ میں بھی کہی آنسو مری آنیکا نہیں</p>	<p>۲۲۶ ضد تیری کوئی وہ ماہ لقا لاؤنگا * * ذکر ہو لے سے ہی ہرگز نہ ترا لاؤنگا</p>
<p>شعلہ طور کہے کوئی او سے عالم نوز رنگا ڈر جاوی ترے چہرہ کا جیسے کافور</p>	<p>۲۲۷ ہو و وہ رشک پری ماہ لقا غیرت حور اکہرا اوٹھا تیری طرف دیکھے اگر وہ مغرور</p>
<p>ہوش اوڑ جائیں ترے غش کی سی حالت ہو نفرت آنے لگے ہر اک کو یہ صورت ہو</p>	<p>۲۲۸ لمحہ ناصیہ ہو گیو نئے ایسا عیان اور ہون ایسی ہون کافر کی کہ جیسے کہ کمان</p>
<p>۲۲۹ لصف متاب تہ ابر ہو طرح نہان اصفہانی ہو کہی یا کہیں تیغ برآن</p>	<p>۲۲۹ دیکھ کر اوسکی ہون ہون یہ چہرہ پانی ہو لو ایسی چہکلیا نئے کا جل کی بنانی ہو لو</p>
<p>۲۳۰ ایک چٹک سی ہون سب سا حہرنگا کہ تباہ دیکھ کر مانگے فرشتہ ہی جسے دل میں پناہ</p>	<p>۲۳۰ ہون فسوں ساز وہ کافر کی بلا چشم سیاہ ہو و وہ عابد صلا فریب اوسکی نگاہ</p>
<p>۲۳۱ خود بخود اشک نراست میں یہ سید کھل جائیں ہو و وہ انکہہ کہ جس سے تری آنکہ میں کھل جائیں</p>	<p>۲۳۱ جان عشاق ہو اوس تیر فرہ کر قربان نقدہ مشہور ہو ہر جنبش پنهان عیان</p>

	<p>تو گر اوس جنبش در مکان پر کر و ایک نگاه بیشہ ہی جای کلیہ کو یک کر سہ راہ</p>	
<p>اور ہویتی سوز و سکا پہ اوس کے نقشا دیکھ لو سکون در بین آپ کے پر ہوش بجا</p>	<p>نوح قدرت پہ الف جیسے ہو قدرت کے کجا چو وہ بین ہی جی چاہے کہ کیجے سجا</p>	۵۳۳
	<p>رکھے سر پاؤں پہ اوس شور تھے ترسا ہو جا نامہ سائی سے پیشانی میں گشتا ہو جا</p>	۵۳۷
<p>غنیہ بلغ عدم اوسکی ہوتگی دامن ہو سکے اوس نکتہ موہوم سے قدرت یہ عیان</p>	<p>نعل ہون ہوئے تو جیرے کی نئی ہوتی ایک جلی سے حکم باہر اگر ہو خندان</p>	
	<p>اوسکو اوصاف دہن سن اگر کان سے تو اتھ ہو بیٹھے اوس وقت گرجان سے تو</p>	۵۳۵
<p>روکش عارض خوردید ہو عارض کی ضیا چاہ غیب کہی گردیکہ لے یوسف اوسکا</p>	<p>خال کا ہند لے آجکشن ہو شہرا عمر سیر چاہ ثبت میں رہو اوسکے پاس</p>	
	<p>سیب جنت سے فزون سیب تون ہوا اوسکا شکل طور جسے کہتے برن ہو اوسکا</p>	۵۳۶
<p>اوسکو گردن کی مزاجی اگر اجاڑ لطف قدیہ نور کہیں نشان کو سب اہل بصر</p>	<p>بچکیان لیساک رویا کے تو نام دیکھتے ہی اونہیں تو تمام اڑے ہو شہر</p>	
	<p>سینہ اوہرا ہو اوہ دیکھ کے دست ہو آپ ہی اپنی سے دلین تجھے نفرت ہو</p>	۵۳۷
<p>کان ہون اوس سنانو کو جیسے گل تر بجلیان ہونے کا فونین ہورہ دہر</p>	<p>اور بنا گوش کے ہونو یہ قربان ہجر اور جہڑے سے ہون پر ہونو ہو کجی</p>	
	<p>ہو وہ زلف کہ ویسے سے پریشان ہونو اپنی ان باتوں سے کیا کیا زپشیمان ہونو</p>	

۵۳۷

ساحر دست نکاحین کا ہوا ایسا چون	وہاں بلور کی جیسے کوئی شاخ سمن
پہچان پہنچ رہی ہوں بازو نہی ہوں جوشن	پتہ سر پہلی دیکھنے پنجہ کی پہن
دیکھو اوس ست حنائی کو پسے دل تیرا	پنجشاخہ نے پنجہ سر محفل تیرا
چھاتیان اوہری ہوئی اور وہ جوانی کی بہار	جس پہن دیکھے ہونا مومونے جان نثار
ایسی بہتان ہوں ترخ شجر قامت پار	کتھے ہو جائیں جسے دیکھتے جنت کو انار
کچھ جھکتی چوہ پٹہ کی توتہ سے دیکھے	چھاتی بہاوی یہ حسرت کی نگہ سے دیکھے
وہ شکم آئینہ قدرت سیر دانتے ہو	سیم گون چوٹی سی اک تختی پورانی ہو
جو ہر ناک بھی وہ عرض درخشان ہو	چشم انجم کو جسے دیکھتے حیرانی ہو
خواب میں دیکھو اوس آئینہ حیرت کو	پیشہ کرتی میں پیما جو اگر غمیت ہو
پشت وہ چشمہ جوان کے دو بالا ہوئے	صدرتے کتاب کا اوس پشت پہ بالا ہوئے
چوٹی اوٹیر پڑی سن نرالا ہوئے	منہ میں سن جیسے لیکے کہینا کالا ہوئے
آپگر دیکھیں وہ پشت اور وہ کجوری چوٹی	نہر بہر بہر گوند ہو سر کی یہ پوری چوٹی
وہ نزاکت ہو کر من کہ رنگ گل ہو سبیل	کماڑ لکچہ جوڑے دوش پہ سر سے سبیل
دخون جانب ہوں بڑوز لنگرہ گیرہ کو بل	جسکی خوبی سڑل منسل تر ہو بیکل
اوس نزاکت پہ اگر اوسکی اگر دیکھے تو	دونو ہاتھوں سے کراہی بکیر لپوسے تو
گول گول ارکے سرین اور وہ بلور سی انسا	آوی دیکھے سینہ عاتق بان میں جان
پنڈلیان دیکھتے ہرک جاوے نہ کیونکر انسان	شمع حسن پہن پروانہ ہوں جسکی پیران

	<p>پاون اوس گل کی ان اٹھو سو پاون کیا کیا شعلہ رو شعلہ نظر کھب کو جلاؤن کیا کیا</p>	
<p>نرم نرم اوس کو کھت پاون عد رشک برتا ناخن پاور نو دیکھ کے ہمدوب نقلاب</p>	<p>نرش قاقم پرہ کے پاون تو ہودی بیجا پاون جب رکھو زمین پر سوچے برک گلاب</p>	
	<p>رکھو وہ کھت پاپو گر عیست ہو لیکے دیکھو بھی آئینہ ہر صورت کو</p>	
<p>سروخت ہی اوس دیکھ کے غش کما کر سے ہو کے بیوش گرین پر یو گروٹن سہ</p>	<p>ہو اوس قاست دکش بیجا میت صد پانچ تسم کر چکی میں وجہ وقت چلے</p>	
	<p>یہ ہوا اوس زہرہ جبین ماہ لقا ہر جو بن صد تو جو تے کو ستارو نہ چھو توج کی کرن</p>	
<p>وضع مستان ہوا اوس پھوک ناز کی مال خاک اوس جا کی بیجا ہری گنہ میں مال</p>	<p>جالفرا ہوا دم زفار صدالی خلخال پاون وہ ناز سے جس چا پر کھو پد کمال</p>	
	<p>الفا فاکسین دو نقش قدم دیکھو تم آئینہ ہر نہ کبھی تا بعد دم دیکھو تم</p>	
<p>سا سنسے اسکے بنائے کسی تسم ہوا دیکھو کس یا تسمین کیا تی جین آؤ شرا</p>	<p>ہو وہ تقریر کہ دیکھا کرد چہرہ اوسکا سیکڑون پہنچیاں تم پر کب وہ نام خدا</p>	
	<p>جویرے ایسا تسمین جنس کے کہ وہ لگ جاوا او نصیرت پر تو ہر جان کو کہو لگ جاوا</p>	
<p>موقع موقع سے ہو سر عضو بدن کے انباز ہو سے دلچسپ مزہ ایسے سے انزون آواز</p>	<p>غزہ و ناز و کرمہ و ادا میں انداز چشم تو نگس جا دولہ کیوں اعجاز</p>	
	<p>کیا آواز میں آنگ - آواز بگلو </p>	

<p>۱۹۱</p> <p>رہنہ میں وہ بیٹھے ہوں اور گھوڑی پر چڑھ کر ہوں اشارہ نہیں وہ باتیں کہتے ہیں لیکن غبار</p>	<p>۱۹۰</p> <p>پیلے پیلے ہوں سدا اور سدا ہو گی بہار چاک پر ویسے زمین جہاں گویا دین ہر بار</p>
<p>۱۹۲</p> <p>وہ میرے نام کا عاشق ہو میں اوسکا ہمدم ہو میں سرشار کی ناب محبت میں بہم</p>	<p>۱۹۱</p> <p>دیکھو یہ ریل بہم سینہ ترا چھن جاوے جی پر چاک کہ کسی طرح سے یہ من جاوے</p>
<p>۱۹۳</p> <p>ادسکو لپٹا کے گلے لطف اور شادوں کیا کیا کوفت جو دل نے اوٹھائی ہے شادوں کیا کیا</p>	<p>۱۹۲</p> <p>بھین اور او سپہن یہ کچھ ریل و وفا ہو باہم ریشخس تفرقہ پر دازنہ غیب رکا غم</p>
<p>۱۹۴</p> <p>بزم احباب میں جاؤں جو تقریب کہیں خاصان پالو نگاہ پر دوسرا پیرو ہیں</p>	<p>۱۹۳</p> <p>نغمہ بیل و طوطی میں اوسے سنو اون لب جو بادہ گلزنگ اوسے پلو اون</p>
<p>۱۹۵</p> <p>بہم ایسا می دو آتش کا دور سچے گھر میں تو آتش اندوہ میں گہٹا گہٹا ڈھنگ</p>	<p>۱۹۴</p> <p>روکھ جاوین جو گے دیر مجھے محنت میں مبتہن کر کے شادوں اونہیں اک شکل میں</p>
<p>۱۹۶</p> <p>بہم تھانہ چہن تو ہی نگہ آون نرسے ہے ہی شرط اوسے ضد ہی ابھی لاون نرسے</p>	<p>۱۹۵</p> <p>جی میں آتا ہوں کہ منے سے قسم کھاؤں تری سوتے میں ہی کروں گہ کھڑن پاؤں تری</p>
<p>۱۹۷</p> <p>بھسا عاشق نہیں ملنے کا نہیں ملنے کا دی دغا تو نے مجھے پر نہ فرمائے گا</p>	<p>۱۹۶</p> <p>دم پڑک جائیگا والد جو وہ آئنگے منہ چپا لوگے جو شکل اتنی وہ دکھلائیگے</p>
<p>۱۹۸</p> <p>۱۹۷</p>	<p>۱۹۷</p> <p>۱۹۸</p>

ابھی تھے آٹا ہوں اوس ماہ لٹا کو جا کر کل دکھا دنگا جو فرماو گے تو یہاں لا کر	۵۵۲
---	-----

چرخہ نہیں اب بھی گیا مان تو سیر اکستا دو ہی ہم ہیں وہی تم اور وہی رہا سہنا	۵۵۳
---	-----

خود بخود ہو گے گل نامہ دین نام کرو جسین ہو رنغ تازع وہی انجبا م کرو	۵۵۴
--	-----

چاہی آدمی ہر روز تمہارے آوین میں ملوں اپنے ملوں گھر میں وہ کہہ بلوں	۵۵۵
--	-----

نت نیا صلح کا پیغام زانی لاوین سیری جانب سے جواب آپ نہ جب کہ لاوین	۵۵۶
---	-----

کلم گہرا تے یہ وہ سیری سواری لاؤ بن بلا ٹھہرے تم آپ سے دوڑ سے آؤ	۵۵۷
---	-----

شہر میں چر حجت کے رے گھر گریوں دوست جو آج ہیں دشمن سے بھی کل بدتر	۵۵۸
--	-----

آپ مشورہ جفا کا رستم پرور ہوں آپ سے آپ یہ اختیار نہ تو چکر ہوں	۵۵۹
---	-----

نہ نہ ہم ہوں نہ یہ غیا نہ جوین ہوا سے نہ نہ دار نہ جلوہ سپن سپن ہوا سے	۵۶۰
---	-----

حسن دورہ پانا کرو دلمین غروہ شہر میں سیکر ہوں عشق میں جہنم بدوہا	۵۶۱
---	-----

آپ کے سر کی قسم خوب ہی بچنا و گے تم دیکھ لینا کہ یہ ساعت نہیں پہر پاؤ گے تم	۵۶۲
--	-----

نار ہوں اہل وفا اور دشمن ہیں ستھ بچو اور سے چاہت کی بھی کاتا ہوں قسم	۵۶۳
---	-----

دل ملی کرنے سے آیا جو درنا گیندوم جسناں عربی ہیکا کوئی اسوقت میں کم	۵۶۴
--	-----

کوئی سفنوں نیا نہ ہو تھ کے ایسا لاؤن
بن بلا تے تجھے گریٹھے بلا لو جاؤن

بیسیدون تکو سو سو دی جو اگر قراؤ حبیطح آقے تے گرا نیا سمجھ کر آو	ہوی بی تکو مناسب کہ ابھی لمباؤ رنج بجا کی شکایت ن زبان پیرلاؤ	
	شہرہ شہر دو بارہ مری چاہت ہو کے مری تم ہو وی گھر تو ہی راحت ہو کے	

تمام ہوا

سودا

تخلص ملک الشعر الطولی ہند مخمور نامی شاعر گرامی مرزا فرخ

مغفور کا خلف الرشید تھو مرزا محمد شفیع ہند دہلی کو مقیم

تھو صاحب یوان ہندی فارسی میں قصائد اور ہجو لکھی تھیں

شہرت و محتاج تحریر اور تقریر کی نہیں بد و قبح کے

بادشاہ متواول شاگرد ہو سلیمان قلیخان و دادا کے بعد

شیخ ظہور الدین عرف شاہ حاتم کو شاگرد ہوے عمد لو اب

آصف لدولہ بہادر انار اللہ برمانہ میں ہمعصر تھو بلبل ہند

ملک الشعر اجناسید محمد تقی صاحب سیر کو فقط



<p>زلف خزان کی مری دکو موتی چو خجال کاشکے موت ہو یاد رہو مری یہ وبال تجہ ہوا غیر سے میں کیونکہ کون دکا حال</p>	<p>با آئی میں کون کس تھی اپنا احوال یار سب اس پیچ سیتی اس ل شیدا کونکال تیری ابات سی میرا ہی ہر دم ہی سول</p>
<p>ساز آباد خدا یاد دل ویرا سنے ر یاد ہر تہاں تیج مسلمانے ذرا</p>	<p>۱۰</p>
<p>کب تک اسی میں کالی شہ سجا کو کون کب تک حال ال و س شوش با کون کب تک شمع زہر غمی بین و رو کھیر و</p>	<p>کیا کر سی دل ہی بڑا ہی بہ محبت کافسون اس غم دور و مصیبت میں کمانک میں پرور اب نہیں تارے بالگو کہ میں خاموش ہوں</p>
<p>شرح این آتش جان سو نلفتن آسکے سو ختم سو ختم این سو نلفتن آسکے</p>	<p>۱۱</p>
<p>ہو فاد اسی نمل مان پر گستاہا اس قدر دست ہو تو زبان سے تجھے گستاہا کیون تو آہا سب و تھی جان تجھے گستاہا</p>	<p>کیون رمی ل میں نہ برک آن تجھے گستاہا درو فرقت نہیں آسان تجھے گستاہا و کیہ جو گا تو پشیمان تجھے گستاہا</p>
<p>انچھ لہری ٹوڈ لایا خور و با جان من کس کر دست جن جن کار کسک باژن</p>	<p>۱۲</p>

۱۲

<p>سنت میں مجھ کو بھی لہجائے کے بلا میں ڈالا کیونکہ دل میں نی بہلا کہ تو تڑکیا دہلا ہای ری ہای میں دشمن کو غسل میں مالا</p>	<p>تجھ کو اس شوخی تنہا نہ پڑا تھا پالا بلکہ آنکھوں سے روانی تھی مرا لگ گیا کیونکہ ہوا ہی تو میری جان کا لینے والا</p>
<p>ایں زبان چارہ تدارکیم و پھر تدارکیم کردہ خود بگہ گو تیم و جب تفسیر تدارکیم</p>	
<p>تیری دیدار کا بھونکا تیرے حیران ہونے گاہ پر و انہ گئے شمع شبستان ہے دل کیا کہوں تجھے بہت نے درساں ہونے</p>	<p>یاد تجھ زلف کے سو دہین پریشان ہونے دماغ ہجرت سے تری رشک چراغ ہونے کس قدر اپنی کپڑی پشیمان ہے دل</p>
<p>حال دل خستہ شوق چشیدن ارد بیخود است آن قدر آئینہ کہ دیدن ارد</p>	
<p>دل ہمارے کو کرٹا اور کا دل تباد کرو تب ہمیں بندگی اپنی سے تم آزاد کرو کیچہ تو وہ اگلے محبت ہی جسٹم یاد کرو</p>	<p>تمہے امید ہی تھی کہ یہ بیدار کرو جو ہم کیا تھے ہو اس پہلے وہ ارشاد کرو خاکساری کو ہر سے تم ہی نہ برباد کرو</p>
<p>یاد باد آنکہ سر کو سے تو ام منزل بود بر زبان انچہ ترا بود مرا و دل بود</p>	
<p>ایک دن میری جدائی کا تھی تھکا ہ ہرگز احوال مرے پر نہیں کرتا ہے نگاہ اس قدر مجھے تو نیرا ہے سبحان اللہ</p>	<p>کیونکہ ری بی مہر تھی یاد ہی وہ اگلی چاہ کہ کہ اب کونسا اثبات ہوا مجھے گناہ بلکہ کتاب ہے رقیبوں سے مذوا سکوراہ</p>
<p>یاد آن شب کہ بہ نیرمت رہ بیگانہ بنو د گرد شمع رخ تو حبت من پر و انہ بنو د</p>	
<p>کچھ تو دل میں سمجھ اسنے کہ انصاف ہو بار ور نہ خواب نہیں نہ کرتا تھا کو سے تجھ کو شمار</p>	<p>اس قدر چشم مروت کو او شامت اکبار خوب رویوں نہیں تھے کسے نبایا سجدار</p>

اپنی مجلس میں نہ دیتا تاکہ کوئی تنگوار	بلکہ ہر تانا تو ہر ایک کے گھر سو بار
	<p>این زمان جاے نو در دیدہ مردم شدہ روی زیبای تو از دیدہ ناکم شدہ</p>
<p>اب جگر اوتی ہونجے دیکھ کے تم کیوں میر دلو لیکر کے لیا پتھر جو میری جان لیکن ہوتا نہیں کچھ شکسہ لیا میں یہ جان</p>	<p>پہلے ہی دلو کسری نمی لیا کس عنوان مجھ کو معلوم ہوئی ہی غرض اس تان کی جان لیجے یہ بھی دل اپنی میں نہ رکھے ارمان</p>
	<p>تو نہ آنے کہ عنہ عاشق زارت ہند ور شود خاک بران خاک گذارت ہند</p>
<p>تنگ جامہ کو تر سے برین پہنچا ہنجر اتہ سے سنبے غرض تنگ کو گنوا یا ہننے اگر چلے کو ہننے سب سے تباہ ہنجر</p>	<p>باندہ نالت ہی چہ ریکا سکھایا ہننے رکھے جو ہر کو تنگے نیکھایا ہننے شوخی و ناز کی طرحوں کو تباہیا ہننے</p>
	<p>این نہ گویم کہ من از دست تو گشتم در کردہ خویش شل بست کہ می آید پیش</p>
<p>آیا ہو سکوں گا۔ کیا یہ بتہ میں سن آیا ہوے تنے رہنہ سارہ کہ یہ تھی رچن حیف اس رنگی قدر توئی بخانی ہی ہنجر</p>	<p>چ کہ کس تو ہمارے فی لاکے ہے کین تھے کچھ اور ہی ملک ہو گئے ہو یہ نین دل مر لوث گیا تہ سستی اسے عمد شکسن</p>
	<p>دل کہ ٹوٹا۔ وہ قابور میں محسوس پارہ کہ دغا و نہ سستہ نہایت مضمون</p>
<p>کوئی چیز ۱۱۱۔ ہمارے آندہ ستنے میں اولہ جا۔ ہوں تنگے کا خدا تم ستنے دیکھنا تاسہ نچواب دیکھ لیا تر ستنے شورہ آہ کہ ہم کہ ماؤ خواہی کرے</p>	<p>داد وادہ ایسی ہی جوں ہے وہ قاتر۔ ستنے نیر کے واسطے جو ہمد جو اتہ۔ ستنے میں عبت نیر کا شکوہ جو کیا تہ۔ ستنے اگر نظر کسی جلتی ہو تو ہی کہہ</p>

مجلس بدین تمہین آٹھ پر صحت ہے	غیر کے ساتھ شب و روز تمہین خلوت ہے
دیکھ کر طرح تمہاری یہ شہ مجھ حیرت ہے	گر ہونم آدمی زاوے تو یہ کیا غیرت ہے
واہ واہ چاہیے امر کو یہی زینت ہے	ایسی برداشت کی اب کسکو میان طاقت ہے

گر چنین است کہ دائم بہ سلامت باشید	
ما بخیر ہم و شما نیز سلامت باشید	۱۷

چشم بد و در میان خوب نکالی ہنر، دیکھ	جا بچوڑ و نمین قدح ہر کے لگی پینے نیک
بیشہ گزند و نمین سکیمے ہو بجانی مچنگ	اس قدر آب سستی تمنے اوٹھایا ہے ننگ
چوڑ و یہ طور میان تم نہ کرو مچوڑ ننگ	عبت اب جا کے کسو ساتھ کرو ننگا مین جنگ

من اگر گشتہ شوم باعث بدنامی است	
موجب شہرہ بیباکے و خود کامی است	۱۸

اس قدر یار تیری کام او پرست تن دے	مان میرا ہی کہا مات مری سن سن دے
مت ملا کر تو قیبون سے کہ وہ ہیں خندا	سب چلے جا تین گے آخر تو تمہیں وہ سن
کیا بڑی ہیں جی تمہیں منفی کے ہرے بنا	ایک سی سے کہ تہ از سہا نو سہا ہر بند

حاشقی چھ منست نیت خدا رسید	
یا کیا ز ہم ہمہ کس طور مرا رسید	

اتو کہتے ہیں حریفان و غا باز دمام بند	ای میان سیشیہ منست کے تری ہنر نام
خط نکالو گے تو معلوم کرے کہ یہ کلام	سب چلے جا تین گے کہ آہن کر تمہیں کین بند
پہر تو رسوا کرینگے ملکے تجھے خاطر عالم	دیکھہ ہر شے نہ ہے سچو اسی ہارنگہ ایسا کام

زان میندیش کہ از کہ وہ پشیمان ہے	
جمع آ جمع نباشند پریشان باشندے	۱۹

کاشکے تجھے مری امر کے رشتی تو ہیں	تو اب تو ایسی ہے دل سے لہر ہوسے پون
غیر سے ملکی تم اب بکونہ لو جو جو ہیں	ہم ترستے ہی ہر ہر چیز سے یوں تو ہیں

<p>کب تک برسے گوٹو گوٹو بلا ہم کو نہیں</p>	<p>مار ہی ڈال بلاسی کہ بلا سے چو نہیں</p>
	<p>انقدر زندگی خوشی مراد شاد است اگر تو ناحق کبھی حق تو بر من یار است</p>
<p>کیا کوئی تجھ ارے یار تھا دنیا میں کیا کوئی تیرے اور طر حد از تھا دنیا میں</p>	<p>کیا کوئی تجھ ارے یار تھا دنیا میں کیا کوئی تیرے پاز تھا دنیا میں عشق سے کسکو روکا تھا دنیا میں یہ سنم پر کہیں زنا تھا دنیا میں</p>
	<p>۱۷ ہیج کس بچو من از دست کسی از نشد خوار و رسوائی سہر کو چہ و باز از شد</p>
<p>دل نے میری ہی میان تجھ سنی اب نہ بس کہ رو بس کہ روزی در غم و کشتو ترا شعور حسی کا میں اب رکتے ہو پر کہ چو ترا</p>	<p>شیشہ دکھ مری سنگ جفا سے توڑا جو کچھ ہم ساتھ کیا تھے نہیں بے توڑا خوب رویوں کا جہان ہیج نہیں بے توڑا</p>
	<p>۱۸ میدم جا سے دگر دل بدل آئے دگر چشم خود فرشتے کتم زیکت پر سے دگر</p>
<p>مست گناہوں کو مہرے پیر نہ تو پاوے گا کف انوس کو نسا ہی رہ جاوے گا آخرا س دگی تین اور پتے چارے گا</p>	<p>یہ دنیا میں ہر کیا چہ نہ ہوتا اور اسطرح تجھے کون دیکھتا چہ نہ کیا ہنسا ہر سہا پیر نہ ہے اب ہو گا</p>
	<p>۱۹ میر و مازور تو بجز ہور و نہ گردت کچھ شود سجد و جان سونہ سنم</p>
<p>دل مہر سہر نہ لٹ سنگ جفا سے چو اسی میان دیکھ نہ بہاویک خدا کو برف ہاتھ تیری سے گمان جاوے ہی ہون چو ترا</p>	<p>اگر ہی آنکو تو بون تریک یر نہیں کیا کرو ان باقی زمین تانت زرا دیکھہ چہا سہا ہیج مسکن پست نہ چو ترا</p>
<p>۲۰ ہرگز نہ رہا نہ تو نہ جانی سیدنی</p>	<p>۲۰ ہرگز نہ رہا نہ تو نہ جانی سیدنی</p>

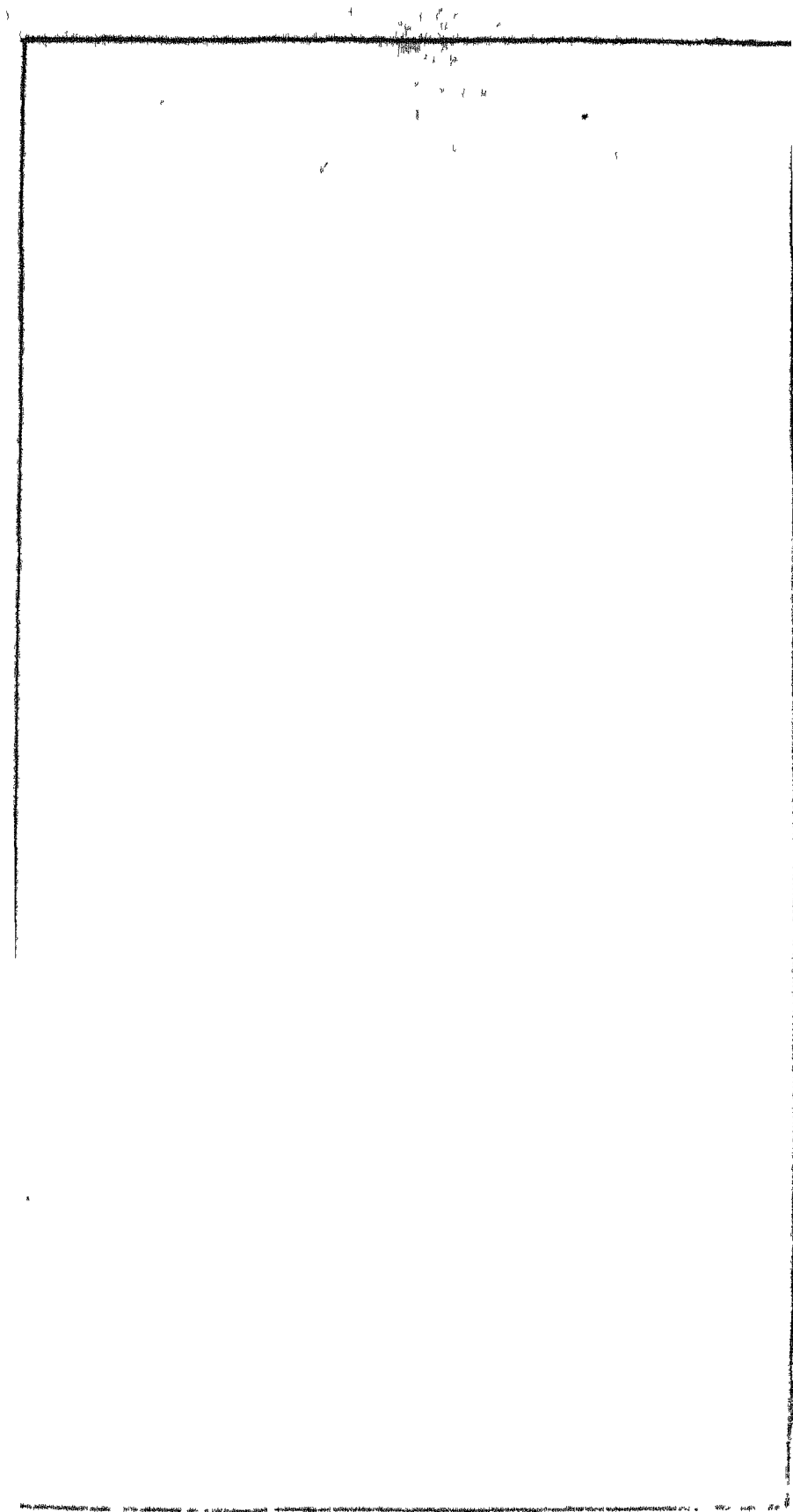
تجہ بنا باغ کی جاگل کو نہیں دیکھتے ہم غیر تجہ زلف کے سنبھل کو نہیں دیکھتی ہم غرض اب جزو کو اور کل کو نہیں دیکھتی ہم	تجہ سبھی غیر قافل کو نہیں دیکھتے ہم دل نالان بنا بھیل کو نہیں دیکھتے ہم بچٹ نری سہ کو کہی مل کو نہیں دیکھتی ہم
---	--

انچھ نے رو تو منظور نظر داشتہ ام آستین است کہ برودہ تر داشتہ ام	۳۳
--	----

است چہ پامنہ کو صہنم اپنے خریدار سے ہونہ مایوس یہ سو و اتری دیدار سے دیکھہ ایدر ہی کہو ایک نظر پار سے	اسقدر کیون بہا بیزاری ہی مجزارستی چشم پوشی نکر اس عاشق بیمار سے تنگے یہ بات میان تھے گرفتار سے
---	--

خوش گئی خاطر وحشی بہ نگاہی سہل سے سوی او گوشتہ چشمے ز تو گاہی سہل سے	
---	--

تمام ہوا



حکمر

تخلص ہو شیخ امانعلی مرحوم کا خلف الرشید شیخ

محمد امین باشندہ لکھنؤ کے ہیں اور صاحب دیوان

ہیں شاگرد ہیں نجفی الملک فتح الدولہ مرزا محمد رضا خان

برق کے انکی طبیعت کا رنگ سب سے علیٰ ہی کلام

تکلیفیں طبیعت رنگین ہی تاجیات اپنی ایک وضع

اور نہایت آن بان سے لبر کی یہ تین واسوخت

جو شامل مجموعہ ہند ہیں انہیں مرحوم کے

نتیجے طبع و قیاد اور ذہن نفاذ ہیں فقط

اول

سخت و اسوخت

ک

زندگی تلخ ہی اب وح سی بیماری ہے سیکڑوں سین گئی اب کی سزنی باری ہے لکھنؤ جو ٹٹا ہے کوپت کی صیاری ہے	ناکین م ہی بہت عشق سی جی عاری ہی نام لیتے نہیں جسکا وہی بیماری ہے سخت بیمار ہوں یہ سال مجھے بیماری ہے
--	---

وقت آتے کوین دار فنا در گذریم کاروان رفتہ ومانیز براہ سفریم	۳ ہی وہ سر سام مجی کوئی دور اس نہیں میرے جینے و زمانے میں کسی پاس نہیں سبکے نفرت ہو کوئی آس نہیں پاس نہیں
--	--

از غم عشق تو بیمارم و سیدائے تو داغ عشق تو بدل دارم و سیدائے تو	۳ اپنے بیمار کے لئے جلد خیرات ظالم اوڑ گیا آہ کا دنیا ت اثرات ظالم تو مجھے بھول گیا دل سے گرا ظالم
--	---

از غم عشق تو بیمارم و سیدائے تو داغ عشق تو بدل دارم و سیدائے تو	۳ پستم دیدہ و دانستہ نکو اسے ظالم کیوں مری قتل پہا بندھی ہے کرا ظالم یاد کرتا ہوں سنگھے آئندہ ہر اسے ظالم
--	--

از غم عشق تو بیمارم و سیدائے تو داغ عشق تو بدل دارم و سیدائے تو	۳ از چہ من بالشیوی یار چہے پر پیرے یار شو با من بیمار چہے پر پیرے
--	---

از چہ من بالشیوی یار چہے پر پیرے یار شو با من بیمار چہے پر پیرے	۳ از چہ من بالشیوی یار چہے پر پیرے یار شو با من بیمار چہے پر پیرے
--	---

<p>آنرا اس صنف فی شکل بناقی میری اب یقینی ہے قضا بھر میں آتی میرے حشر کے دن پہ گئے ابو صفائی میری</p>	<p>جنس طبعی ہے توستی ہے کلاتی میری تم کو منظور ہوتی دل سے جدائی میرے جلتے جی اب نہیں ممکن ہے رسائی میری</p>
---	---

<p>فازع از عاشق جاننا ز نے باید بود جان من این مہربانک نے باید بود</p>	۶
--	---

<p>عم نہیں پھر میں نیاسے کذر جاؤں گا اب نہ اس کوچی سی اٹھوٹکا کذر جاؤں گا ڈر ہے لٹنا کہ توبے دل سی اوترا جاؤں گا</p>	<p>آپکے عاشقوں میں نام تو کر جاؤں گا میں وہ عاشق نہیں ہوں سوٹے ڈر جاؤں گا دیکھ لیتا کہ گلا کاٹ کے مر جاؤں گا</p>
--	--

<p>من اگر گشتہ شوم باعث بدنامی موجب شہرت بیباکی و خود کامی</p>	۷
--	---

<p>نئے خبر مجھی ہو تم خاک بسر ہو میرے زیر کمانے پہ نہ کیوں مد نظر ہو میری آج مر جاؤں میں گل سوٹا گر ہو میرے</p>	<p>مزہی جاؤں تو مہینوں میں خبر ہو میری یہ دعا کیوں نہ بھلا آئے پسر ہو میرے آپ فرماتے کس طرح بسر ہو میرے</p>
---	---

<p>شرح در ماندگی خود بہ کہ گفت کہینم عاشقم چارہ من چہیت چہ بد بر کینم</p>	۸
---	---

<p>بجز میں بن نہیں پر نی ہے کوئی بات مجھو بر مہینا مرے رونے سو ہی برسات مجھو</p>	<p>وصل کا وہاں رہا کرتا ہے دن رات مجھو وصل ہونی کی تباؤ تو کوئی گات مجھو</p>
--	--

<p>دے بہت کہ جیر انم و مد بہر غنبت عاشق نے سر ما نام و مد بہر غنبت</p>	۹
--	---

<p>پہنے کمانی تھی ہونو کی چٹری آج تلک یہ سہی تھی بجز اتھی کڑے آج تلک رات فرقت کی بند کھی تھی بڑی آج تلک</p>	<p>یہ مصیبت نہیں والو پڑی آج تلک نہ لگتی تھی ریسواؤں کی چٹری آج تلک رو کی گاتی تھی ایک ایک کٹری آج تلک</p>
---	--

	<p>انچو کر دے تو بہن کو سچ ستار کرے سچ شکرین دل و سپید اور گریہ کا زکورد</p>	<p>۹</p>
<p>کب تک ظلم سہوں اچپے ہوں مجھ پر ہوں کب تک غالی محبت میں بہلا چور ہوں کب تک پاس میں غیر میں ہی دور ہوں</p>	<p>کب تک تم سے بدارات دل چور ہوں کب تک عاشقوں میں آسکے مشہور ہوں کب تک وصل کے امید میں سرور ہوں</p>	
	<p>شرح این آئینہ جانسوز گفتن تاکر سو ختم سو ختم این رازہ نقس تاکر</p>	<p>۱۰</p>
<p>تخلیہ رہتا تھا دوزخات یہ دور بارہنہا اس طرح وصل کا اک ایک سوا اور تھا دل کسے اور کے بدین میں گرفتار تھا</p>	<p>ترمی صحبت میں فرشتی کو کیے بارہنہا سانے میرے کہی عشق کا اظہار تھا مجھے ملنے کا کہی آپ کو انکار تھا</p>	
	<p>کس دین سلسلہ غیر از میں لبند نبود یک گرفتار از میں جگہ کہ بستند نبود</p>	<p>۱۱</p>
<p>اسے میری چور کیا تجلو بنایا بستے نشہ میں چور کیا تجلو بنایا بستے اسب میں مشہور کیا تجلو بنایا بستے</p>	<p>بہنے معشر دور کیا تجلو بنایا بستے اس قدر دور کیا تجلو بنایا بستے ریخ منظور کیا تجلو بنایا بستے</p>	
	<p>کس کردم میرے جا شرح دل را ہی لہ شہر پر گشت ز غوغا سے تاشامی تو</p>	<p>۱۲</p>
<p>رات دن ایسی سانی نہ کہی ہوئی ہمب کو نیرون سے سفائی نہ کہی ہوئی اکو میں ساری خالی نہ کہی ہوئی</p>	<p>مجھے دم بہر کی جداتی نہ کہی ہوئی لوگوں میں سیرانی نہ کہی ہوئی ناساؤں سے سانی نہ کہی ہوئی</p>	
	<p>ابن نامان عاشق رشتہ فداواں دار کے سہرے برگ میں اپنا شہر دار</p>	

<p>رات دن وصل سے بہلت نہ تھی دم بڑھو اب نہی رنگ دکھانا ہے مست درجہ کو گالیاں ملتی ہیں غیب و سکے برابر جگو</p>	<p>یاد آتی ہیں وہ دن بھر کے اکثر ہم کو جاہان لٹا ہوتا نہ گھر سے کہے یا ہر جگو ایک بوسہ نہیں ہوتا ہے ہر جگو</p>
<p>پیش تو یاد نو پار کس سر و کبیت عزت مدعی و حرمت من پر و کبیت</p>	
<p>با وفا تھے تھے والہ غلط سمجھے کیا بیسے چیز ہے یہ چاہ غلط سمجھے تھے خیر قصہ سہوا کو تاہ غلط سمجھے تھے</p>	<p>تیری خوشی نہ تھی آگاہ غلط سمجھے تھے دسے دیا منت میں دل آہ غلط سمجھے تھے اب نہیں جائینگے اوس راہ غلط سمجھے تھے</p>
<p>جان من سنگدلی دل تہو دا دل غلط چشم امید بر روی تو کشا دل غلط</p>	
<p>وصل کے راکھ ارا مان کہا تک تک پہروں گلیوں نہیں پریشان کہا تک تک ساحب اللذنبان کہا تک تک</p>	<p>روز کے ظلم سہوں جان کہا تک تک دل کو وحشت ہو بر آن کہا تک تک ایسی چاہت کے ہی قربان کہا تک تک</p>
<p>چون چنین است بے کار دگر با شتم بے چندر وز بے دلدار دگر با شتم بے</p>	
<p>صاف رنگت ہیں زمانہ میں ہزاروں لوگ آفت ہیں زمانہ میں ہزاروں بی محبت ہیں زمانہ میں ہزاروں</p>	<p>خوب صورت ہیں مائیں ہزاروں کج طبیعت ہیں زمانہ میں ہزاروں بیمروت ہیں زمانہ میں ہزاروں</p>
<p>نخل نو خیز گلستان جہاں بسیار است گل درین باغ سب سے سرور و اسرار است</p>	
<p>آپ کیا مال ہیں آپ کی صورت کیا بیمروت ہو گلا کیا ہی شکایت کیا ہے</p>	<p>یہ تو فرمائے صاحب حقیقت کیا ہے جو کہ کچھ مال نہواؤ سکتے محبت کیا ہے</p>

<p>نئے مزہ رہنے سے دوزخ کی لذت بگاڑے گی ایکوی پار کروں کیوں مرے قسمت کیا ہے</p>	
<p>۱۳</p> <p>پیار کر نیکی تمہیں قدر ہی کیا کیا جانو عشق بیو تانہیں ہوتے ہو فضا کیا جانو نے نمک آدمی ہوتے یہ مزا کیا جانو</p>	<p>میر و م نایہ سجودت دیکر باشم بذا اگر سجدہ کہ پیش تو کافر باشم</p>
<p>۱۴</p> <p>پہٹ گیا دل تری باتوں سی محبت خراب ہے اب وہ چاہت تری اب وہ طبیعت تری صدے پر صد رہو اور ہمیں حالت تری</p>	<p>دلین خاک اور ہی نام کو الفت تری پیار کرنے میں جودت تھی وہ لذت تری اب تری کو ہمیں آنکی ہی طاقت تری</p>
<p>۱۵</p> <p>اب کسی اور کو ہم پیار کر نیکی والند تیری الفت کا نہ اقرار کر نیکی والند نام لینے سے تری عمار کر نیکی والند</p>	<p>اب تری مٹنے ہوا نکار کر نیکی والند بلند بر بات میں گمراہ کر نیکی والند دل کہیں اور گرفت کر نیکی والند</p>
<p>۱۶</p> <p>ای پری الیسا جلا تون کہ تجھی خاک کروں ایک کرتے پر گریبان کہ چاک کروں سست کروں تجھی باطل اور جو بالاک کروں</p>	<p>چارہ نیست مداحم بہ زمین راست و گد کہ دمہم جابے دگر دل بدل کر آدر</p>
<p>بعد ازین رای من نیست و ہمیں خواہد</p>	<p>من بر این ہستم و والد چہین خواہد</p>

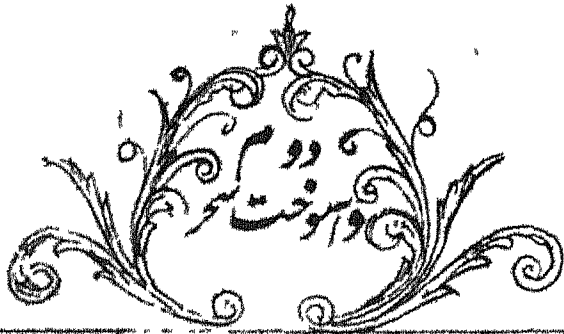
۵۰۹

اس سے بہتر کوئی معشوق کی تعریف نہیں۔	ای سحر اسکے سوا اب کوئی تہہ نہیں
صاف باتیں ہیں یہ کچھ پیچ کے تقریر نہیں	دل لگا لو کہیں لازم تمہیں تاخیر نہیں
اوسکے تقصیر ہے کچھ آپ کی تقصیر نہیں	حال جو آپکا ہے قابل تحسہ نہیں

این مدالت کہ قدر ہر یک ان ہو

زانع را مرتبہ مرغ خوشن الحان ہو

تمام ہوا



اب کین رنج اوٹھانی کی طاقت نہیں رہی وہ ولولی وہ چوشت و دشت نہیں رہی	تخلیل - وج ہوگی حالت نہیں رہی وہ دل نہیں باوہ طبیعت نہیں رہی
<p>آہن بھی کبھی تو میان کچھ اتر نہیں آگے جو پار کرتی تھی اب وہ سحر نہیں</p>	
کپڑی بھی گبر و می نہیں لگا اور ہو گیا سونے کا وقت اور پلنگ اور ہو گیا	دو دن میں کچھ فراج کا ڈھنگ اور ہو گیا آزاد تھا فقہ ننگ اور ہو گیا
<p>بڑی ہماری پائون کی شکر خدا کئے قید ذنگ عشق سی چوٹے بلا کئے</p>	
شکر خدا کہ ابو ذرا دل سماں ہے وارنگی کی ایک ادنیٰ سی چال ہے	بیرہم فراج ہی نہ طبیعت نڈنا ہے غیروں ہی رنج ہی اونویسے ملا ہے
<p>خود بین نہیں بینا ونگی طرح خود نہ نہیں موجود ہے اوسلی غایت سی کیا نہیں</p>	
اچھا ہوا جو ترک ملاقات ہو اپنی تو ہر طرح بسر اوقات ہو لینی	اچھا روز خوب ملاقات ہو گئے جو بات کی رہ شہر میں اکبات ہو لینی
<p>باتیں سنائیں آپ نے ہم چہ نہیں کیے پتھی کی بھی نہیں ہوئی سر ڈھنسا لے</p>	

<p>ایسی بھی بات تھی کہ کبھی بات کرتی ہم لی لطفیوں سے کیوں بس اوقات کرتی ہم</p>	<p>۵۵ ایسا جو جانتی تو ملاقات کرتے ہم دن کو بلائی جاتی اگر رات کرتے ہم</p>
<p>کتنی کی جانہیں ہی نہ کچھ پوچھو کیا ہوا جو کچھ ہوا وہ خوب ہوا سب بجا ہوا</p>	<p>۵۶ ان روزوں نام عشق سی کچھ جی ہی گیا اوپھلا کلیجہ زخم کا انگور پھٹ گیا</p>
<p>صدی فراق کی نہ اوسھی دل اول گیا گیسو کی یاد میں تن زار اور لٹ گیا</p>	<p>ہم اور عشق وہ ہم ہیں بجا گسان ہیں دل ہو چکا ضعیف بظاہر جوان ہیں</p>
<p>دل تک نہیں ہی پاس محبت کر سکی کیا دیکھتا تھا ہجر کا وہ ہوا اب ڈر سکی کیا</p>	<p>۵۷ خود آپ مر رہی ہیں کسی پر سنی کیا بیدم ہیں آپ اور کا دم ہم بہر سنی کیا</p>
<p>زنجیر سنی پائوں میں کیا کیا کڑی سے ابکی اذیت شب فرقت بڑی سے</p>	<p>۵۸ کیوں جان بھر کر سون خریدار گون نہیں ایسا ہی ہو گیا کبھی سرباز گون نہیں</p>
<p>دین وضع ہاتھ سے سرباز گون نہیں یوسف بھی ہوتو بھکو تو ای بار گون نہیں</p>	<p>۵۹ گذری ہم ایسی عشق سی جاہت سی باز آئی گھر میں کیلے بیٹھیں گی صحت سی باز آئی</p>
<p>یوں بقصور مور و الزام کون ہو جانی بلا سحر ہو کہ تم شام کون ہو</p>	<p>۶۰ بیٹھی ٹھہری منت میں بد نام کون ہو کب پوچھا ہی پار گل اندام کون ہو</p>
<p>شاعر سچا جواب اگر اپنے واسطے علم اپنی واسطے ہی منر اپنے واسطے</p>	<p>۶۱ پوشی ہوئی فقر جو تم ہو کیا ایک زلف کی اسیر جو تم ہو کیا</p>
<p>پوشی ہوئی فقر جو تم ہو کیا ایک زلف کی اسیر جو تم ہو کیا</p>	<p>۶۲ بیشمل وہی نظیر جو تم ہو کیا اپنی ایسی امیر جو تم ہو کیا</p>

	<p>اوبھوگی آب پھین تم آب آؤ گے بوسہ بولوگی گیسوون کا مار کھاؤ گے</p>	<p>۵۱۱</p>
<p>سہجہای کوئی کیا ہمیں خود عقل مندین مضمون کیا بلندین تہی بلندین</p>	<p>کس بات میں خدا کی عنایت سی بندین خود بین اگر ہی یار تو ہم خود پسندین</p>	
	<p>شہری میں پوچھی تو زیادہ میں کم نہیں بالفرض کم ہی میں تو کچھ اسکا ہی غم نہیں</p>	<p>۵۱۲</p>
<p>ہر حال میں میں خوش بخدا وہ بشر میں ہم ہر چند دل میں مگر بھگت میں ہم</p>	<p>لاکھوں بنا کی چوڑی و شہر میں ہم ہو جای حشر ہی توجہ ہرین و دہر میں ہم</p>	
	<p>تعریف کر چکی میں ہر کیا ہر لاکھ میں صحبت کی لوگ خوب میں تمکو تو کیا کہ میں</p>	<p>۵۱۳</p>
<p>کہتی تھی تھی پہو تو جی چھوٹ جائیگا نازک بہت ہی شیشہ دل ٹوٹ جائیگا</p>	<p>دا مان جبرائے سی بس چھوٹ جائیگا سینہ میں ایک بلدی پہوٹ جائیگا</p>	
	<p>کچھ بھی ہوا یہ کھد جھانی کی کیسے تھے ویسے ہی میں خدا کی عنایت سی جسے تھے</p>	<p>۵۱۴</p>
<p>وہشت وہ اب نہیں ہر کہیں لاکھ لاکھ بوس کہتی تھی نہ جائیگا شوق کنار بوس</p>	<p>اشکون سی ہر گئی گل داغ ختون بوس کمرہ ایک رتا لیا آپ کی بڑوس</p>	
	<p>نقشہ جی پہن ل پر مری نقش ہے وہی اب دلکش وہی ہی فرح بخش ہے وہی</p>	<p>۵۱۵</p>
<p>اوشنی کوچی نچا ہی وہ صحبت ہی اندون چمکی ہوئی قدیم محبت ہی اندون</p>	<p>کمری میں ایک چاندی صورت ہی اندون بی گنتی بوسی لویہ اجازت ہی اندون</p>	
	<p>کیا چاندنی ہی کوٹھی کی اوپر لٹک ہے پیکر شراب الٹی میں کچھ اور ڈنک ہے</p>	

<p>۵۱۶ قابل ہی سستی کی شے و صلت کی گفتگو آٹھون پھری عشق و محبت کی گفتگو</p>	<p>باتیں فزعی کی اور سی غبت کی گفتگو دل پر ہی نقش آج کی صحبت کی گفتگو</p>
<p>۵۱۷ باتیں غضب کی یاد میں فقری غضب کے ہیں ہر دل عزیز کیوں نہ ہو عاشق سبکی ہیں</p>	<p>میں کہہ ماہون پیار سی جنت کی حور ہو ملتا سی یہ جواب کہ سونی دو دور ہو :-</p>
<p>۵۱۸ پر دم رسیکا وصل یہ ثابت ہی دہنگ سے نازک یہ ہیں او تر نہیں کتے پلنگ سی</p>	<p>یہ لوگ اس مانی کی ہیں اور ڈہنگ ہیں بانی سبانی محفل عشق و طرب کی ہیں</p>
<p>۵۱۹ پر یان نہونگی قاف میں ایسی تھیں یہ اپنے لکھنوی ہی کیا سر زمین ہے</p>	<p>خود صاحب سخن ہی بہت شعر قسم ہی لیکن کمال عاشق صادق سی وہم ہے</p>
<p>۵۲۰ تلوار کی ہی چال زمانہ ہی نیجان :- کتی ہیں یہ پتھری نہ سچی کوئی نوجوان</p>	<p>ایسا ہی آدمی نہیں دیکھا ہی آج تک ایسا نہیں کہ چاند سا چہرہ ہو لی تک</p>
<p>۵۲۱ دونوں کا جوڑ خوب لگیا او کی شان ہے کچھ پوچھی نہ حال بڑی دستمان ہی</p>	<p>کشتوں کی پستی ہو گئی گھا قدم جہان جوتی کی گنگر و اور ملاتی ہیں بانیں بان</p>
<p>۵۲۲ ہم میں نجف زانو وہ دمان پان ہی کیا کام آپ کو کہیں اونکا مکان ہے</p>	<p>غل پانچون کا ہی کہ ذرا کھر کھر ایسے چلی وہ چال کیک سی خود لوٹ جائی</p>

<p>قاضی مین آپ شہر کی یا کو تو ال مین ہے کچھ اور ہی ار اوہ تو بیجا خیال مین ہے</p>	<p>۵۲۲</p>
<p>جو بات ہی وہ ساری جہانگی خلافت ہے نزدیب وہ ہی کہ خون اجسامت ہے</p>	<p>حدی سوا مزاج مین لاف گزاف ہے شہرہ خدا کی فصل سی تاکوہ قاف ہے</p>
<p>تلمواری کلائی صفا ئی مین کم نہیں انگڑائی مین جو باتہ اوٹھا بھی ہم نہیں</p>	<p>۵۲۳</p>
<p>ہمسی نہیں خلافتہ تو الوی ہی کیا غرض یہ اتنا ہی عشق کی تھی انتہا غرض</p>	<p>اس سبجو کی وجہ سبب عا غرض جو کچھ کہا تھا ہم ہی وہی سب ہو غرض</p>
<p>بت ہو گیا ہون ایکا کھر دیر ہو گیا شکر خدا کہ خاتمہ باخبر ہو گیا</p>	<p>۵۲۴</p>
<p>ستے مین اتو کم سی و دیر کا خیال کچھ بندی کو تو پسند نہ آئی یہ حال کچھ</p>	<p>فریادی مزاج مبارک کا حال کچھ کچھ بات اور ہی تھی ہوا احتمال کچھ</p>
<p>ہم کیا بدل گئے کہ زمانا بدل گیا کیا دفعہ مزاج تہا ر بدل گیا</p>	<p>۵۲۵</p>
<p>کوئی قیدی مین مین اور مین ان وزون مورد دستم جو ر اور مین</p>	<p>صحبت کا رنگ اور ہی کچھ طور اور مین پناوہ اتنا نہ نہیں دور اور مین</p>
<p>رنج فراق کی متحمل نہیں مین ہم پہلو مین بیٹنی کی بھی قابل نہیں مین ہم</p>	<p>۵۲۶</p>
<p>صحبت مین کوئی ست کوئی فاکتہ ہے تم کیا کرو مزاج ہی یا جی پرستہ ہے</p>	<p>ہم کوئی یہ چار چار مہر کی نشست ہے ہم لوگ کی یا تکی نہیں بندہ بستہ ہے</p>
<p>دو ڈار جس نے لاکھی دیے باغ ہو ہو اتنا تو ہم کہیں گی کہ عالی دماغ ہو ہو</p>	

جو آدیت آپ میں ہی پہلی ہو تو ملی
آٹھ آٹھ آنسو عشق میں اس طرح رو تو ملی
حیثیت اور کی تھی انسان کہو تو لے
سچی کہ عمر سہری کی کوئی یون ہو تو لے

مردم شناس ایسی بھی ہوتی ہیں واہ جی
حاجت رو پی کی ہو تو بڑی کیا میں سہا جی

لیکن یہ اختلاف کہاں گفتگو کہاں
دکھو پس پوری کچوری کی بو کہاں
یہ خوش مزاجیاں یہ تقاضا یہ شو کہاں
عطر حنا یہ باتوں میں ہی ماہر و کہاں

زر چیز کچھ نہیں ہی محبت ہی چیز ہے
اسکا جسی مزہ نہیں وہ بی تیز ہے

اصاف صاف کہتے ہیں ایسا نہ سمجھی تھی
آگے تو اپنے زغم میں کیا کیا نہ سمجھی تھی
مستوق سمجھی تھی تمہیں شاید نہ سمجھی تھی
ایسا مزاج ہو گا یہ اصلانہ سمجھی تھی

اپنی خطا تمہیں یہ سمجھ کا قصور تھا
کیا دخل نہ نون میں تمہیں ہی حضور تھا

صحبت چٹائی کی لیے کیا اور گھر نہ تھا
سب پر نظر تھی دسیاں ہمارا کدہ مر نہ تھا
پر یون کا اور کوٹھی پہ شاید گذر نہ تھا
بیخوف تھی کچھ ایسا تمہارا ہی ڈر نہ تھا

جی چاہتا تو ہم بیوی بختی و مان تلک
انسان تو وہ ہی کہ گیا آسمان تلک

واقف ابھی نہیں ہر سہا مزاج ہی
کچھ بات اور پائی گئی استزاج سے
بدلین کلاہ کو نہ سلیمان کی تاج سی
کافر ہون اس گل میں ہی آج ہی

اپنی جگہ پہ دیکھ سکیں گی نہ غیر کو
جاوین گی چوکل وری رستہ سی سیر کو

مشتاق تھکنہ بند ہی جمال کے
تیوری اور ہوتی ہیں اہل کمال کے
اوٹھی نظر تو مہنگا بن پٹی نکال کے
آنکھیں نکالیں گا ڈرا دیکھ بہاں کے

	<p>نوکر سیکور کہہ لوستانی کے واسطے مزدور ڈھونڈ ہونا زاوٹھانی کے واسطے</p>	<p>۵۳۳</p>
<p>فقر نہین جو نہیں ہی یہ دم نہیں وہ ڈبی ٹروین اور کوئی اونہیں نہیں</p>	<p>نازک فراج قابل جو روستم نہیں تکو نہیں ہی رنج تو ہکو بھی غم نہیں</p>	
	<p>جو ہون گری پڑی وہی گہری پڑی شامت ہماری ہم جو گلی ہن اڑی رہن</p>	<p>۵۳۴</p>
<p>ہیکلی ہی جو گلشن جنت الگ الگ ہر ایک ہی ہی طرز محبت الگ الگ</p>	<p>ان ہنڈی گریوں ہی نفرت الگ الگ ہر جانیوں کی کچھ نہیں صحبت الگ الگ</p>	
	<p>ہکو کی طرح یہ دو عمل نہ ہسایگا یکتا جو کوئی ہوگا وہ گاہے کو آینگا</p>	<p>۵۳۵</p>
<p>پیری میں ہی ہوا ہی کہیں جو ان کا عشق دنیا کا یوں تو شوق ہی سا جہاں کا عشق</p>	<p>یاروں کی یہ ہی ایک جگت تھی کہاں کا عشق وارفتہ کر چکا کئی سرور وان کا عشق</p>	
	<p>پابند آدمی مقید پرے کے حسین اچھا مکان ہی ہو تو عاشق اوسی کے ہیں</p>	<p>۵۳۶</p>
<p>پہلی میں پسند یہ صحبت نہ آئی تھی بیمار پڑے اوٹھی تھی طاقت نہ آئی تھی</p>	<p>حد ہی سوا کچھ ایسی طبیعت نہ آئی تھی قاست کی عشق میں تو قیامت نہ آئی تھی</p>	
	<p>انسان ہی تو ہی کہی ایسا ہی ہوتا ہے فصدین کو ملتی ہیں کہی ہوا ہی ہوتا ہے</p>	<p>۵۳۷</p>
<p>شیرن میں ہی زیادہ ہی شیرن جباری جان قربان ایسی عشق کی یہ کیسا استھان</p>	<p>فریاد کا نام لو قرآن درسیان پتھر پھاڑکی وہی ڈھووی خد کی شان</p>	
	<p>خود ہی ذلیل عاشق غمخوار ہی ذلیل گل ہی ذلیل بلبل گلزار ہی ذلیل</p>	

ہمسا تو آدمی تمہیں ملنا مجال ہے
بچا ہی اور کا جو پریر و خیال ہے
صورت کا ایک سنگ ہی کیا مجال ہے
ہر آفتاب حسن کو آخر زوال ہے

ادنی بھی ہو تو آپ سی بہتر ہی جانے
ذرہ بھی ہو تو مہر منور ہی جانے

اب کیا بہت دنوں کی طبیعت اچھا ہے
کتنی عمر تیغ تغافل کی کھاٹ ہے
نئی مرگ آج کل افیون کی چاٹ ہے
تسی جدا کیا ہمیں کیا خوب کار ہے

دشمن ہوا اک جہان تم دوست کے ہو
ملواری ہوا او سکی ہو قبضہ میں جس کے ہو

ایک دن ہوا تھا کہ رتی تھی ٹھون پھر سحر
چاروں طرف تھا گہرین تمہاری سحر سحر
منہ دیکھنے کو اڑھتی تھی وقت سحر سحر
اندھیری کہ نہیں آتی نظر سحر سحر

جاگے جو وصل یار میں تفتیر سو گئے
اپنی تو ہر طرح سی غرض صبح ہو گئے

تمام ہوا



<p>گراگری طبیعت کی دکھاہن میں دیکھنا اتونہیں کیا تھی بتاتی ہیں نہیں</p>	<p>نئی انداز کا واسوخت ساتی نہیں جس قدر کھو ستایا ہی ساتی ہیں نہیں</p>
<p>صحتیں گرم ہیں جسٹن بہا کرتا صاحب ضبط کی تاب نہیں جیتن کب کھتا صاحب</p>	
<p>اب تک کی بات ہی ڈرتی تھی میں اپنی دست میں سبغیر میری تھی میں</p>	<p>دل سی بزار میں غصہ میں بہر تھی میں وہیں تھی میں جہاں بخیر تھی میں</p>
<p>دیکھنا کات سرو سی کا دکھا دین گئے ہم لال کوٹھی تیری کبری کو بنا دین گئے ہم</p>	
<p>جتنا غصہ ہے تیلو یا تو مارین گئے ہم کایان کی ایسی بکوجا میں گئے ہم</p>	<p>میں بہت بچ میں دوچار کہ مار تھی ہم آپ کیا آپ گھر بہری نہ مارین گئے ہم</p>
<p>پاس پہنوز لگاؤ سی ہو دو رہے ہو دور ہو سامنی ہی دور ہی ہو دو رہے ہو</p>	
<p>بات کرتی ہوئی ڈرنا یہ کئی دیتے ہیں اب وہ نہیں لوگوں پہ مزہ یہ کئی دیتے ہیں</p>	<p>آج سی بات نکرنا یہ کئی دیتے ہیں ہم محبت کا نہ بہنا یہ کئی دیتے ہیں</p>
<p>اچوب صحبت ہی نہیں واہ اسی قابل ہو اپنے قابل نہیں واللہ اسی قابل ہو</p>	

<p>اپنے کے بدلی مین سلوک اپنے کیا ہو گیا تمنی جو امر کیا وضع کی مسیوب کیا</p>	<p>بہنی معشوق بنایا تمہیں محبوب کیا بیجا بل ورون سی ہو کر تمہیں محبوب کیا</p>
	<p>آگے اس طرح کی صحبت نہ بنا کر تھی تھے آگے اس طرح برائڈی نہ بنا کر تھی تھے</p>
<p>کٹر ایک ایک سر ہم طلب ہوتا ہی نہیں معلوم کہ کون سا سبب ہوتا ہے</p>	<p>آگے یہ طور نہ تھا اب جو غضب ہوتا ہے بی بی چین پڑی تکو یہ کب ہوتا ہے</p>
	<p>بن پڑی غیروں کی لوگوں نی بگاڑا تم کو جوڑ کر کے سری گہری او کھاڑا تم کو</p>
<p>آئینہ دیکھ کے سونا ز نہوتی تھی کہی سحر کی باتوں سی اعجاز نہوتی تھی کہی</p>	<p>غیر اس طرح سرفراز نہوتی تھی کہی فاشل اس طرح سر ہی از نہوتی تھی کہی</p>
	<p>اون دنوں میں تری ہجت کا تو یہ نہت تھا بہتر پڑا ایک نہ تھا ایک جات رہت تھا</p>
<p>اگر ہوتا تھا مگر برق کہیں ہوتی تھی تشنہ جب کھانی کو کہتی نہی نہیں ہوتی تھی</p>	<p>غیر کی بات کہا تو نہ نہیں ہوتی تھی تھاٹ نہ نہ نہ کی تھی حدی نہیں ہوتی تھی</p>
	<p>انہیں تاڑی کی نہ اس طرح دہری تھی نہیں وہ بیان یا قوتوں کی یوں نہ بہری تھی نہیں</p>
<p>صاف تھے یہ ہی یہ رنگت یہ چمک ہی کو تھی صاف تھے یہ ہی کہ یہ نوک پلاگ ہی کو تھے</p>	<p>صاف تھے یہ ہی یہ نشای یہ کڑک ہی کو تھی صاف تو یہ ہی کہ میں یہ چمک ہی کو تھی</p>
	<p>آگے اس طرح بد نہیں کہی بویاس نہ تھے یہ پتی کہتی ہیں جسی آگے تری پاس نہ تھے</p>
<p>لوگ اس طرح نہ کمری مین پڑی تھی تھی بچا ہنی والی نہ کلیہ نہیں اڑی رہتی تھی</p>	<p>کو پھوم آگے بھی یوڑی پہ پڑی تھی تھی روکنی کی لپی دربان کہ پڑی رہتی تھی</p>

	اگلی اس طرح کسی دن نہ لڑی تھیں آنکھیں سبکی آنکھوں ہی تو اگلی ہی بڑی تھیں آنکھیں	۱۱
یہ نہ معلوم تھا ہوتا ہی نشا انا کیسا منہ سی آواز گلختی زنتی گانا کیسا	دیکھنا تمکو نہ آتا تھا دکھ انا کیسا جہوٹی قسمیں کسی کتنی بہن بہا انا کیسا	
	دل کی لبتی کی کوئی گہات بھی معلوم نہ تھی مارر کنتی کی کوئی گہات بھی معلوم نہ تھی	۱۲
واہ کیا ڈھونڈہ کی دسا زنگالی تھی نئی انما زنی نازنگالے تھے	اب تو کیا کیانی اندازنگالی تھے ہشتا ساری دغا بازنگالی تھے	
	بی طرح دلین سمائی ہی خدا خیر کرے بی طرح وضع بنائی ہی خدا خیر کرے	۱۳
پیار کر کے تمہیں دس سین سن دیکھ لیا خوب سا دیکھ لیا آپ کو بس دیکھ لیا	آدمیت سی نہیں آپ کو بس دیکھ لیا اب زیادہ نہیں بندی کو ہوش دیکھ لیا	
	اپنی جانب سے ملاقات بنا ہین کب تک تم مرو اور کسی پر نہیں چاہتے کب تک	۱۴
یاد تو کبھی کچھ آپ سے بندہ کم تھا آج کتنی بہن یہ بے لگ جی بے لگ تھا	ہو نہ مغرور کہ ہم پر بھی کبھی عالم تھا جیسی بی رنج ہو تم میں بھی یونہی لگ تھا	
	جب یونہی حسن سے مغرور تھی ہم تم دونوں لکھنؤ میں یونہی شہور تھی ہم تم دونوں	۱۵
آئینی میں نہیں ملتا تھا کسی صورت سے لوگ بے ڈرتی تھی گہکتی تھی ہر جگہ	بلکہ رنگ آچکا ہم تھا سر ہی رنگت سی آئینہ دو دو پہر دیکھتی تھی حیرت سی	
	منہ پہ منہ رکھتی تھی ہم شہر نہیں آتی تھی بات کرتی ہوئی رنگت سی اوزی جاتی تھی	

<p>سیکڑوں دیتی تھی دم تملکو تھتی کیا تھی روز کرتی تھی ستم تملکو تھتی کیا تھے</p>	<p>خود پری تھی بڑا تملکو تھتی کیا تھے کچھ نہ تھارنج کا غم تملکو تھتی کیا تھے</p>
<p>رات بہر وصل میں رکتی تھی لڑائی سے چہین لیتی تھی خفا ہو کی رضائی سے</p>	<p>۱۱۶</p>
<p>نئی عزتیں سری گانا تو ذرا یاد کرو صبح تک پائون دبانا تو ذرا یاد کرو</p>	<p>جاڑا اون روزوں کا گانا تو ذرا یاد کرو رات بہر سیرا سانا تو ذرا یاد کرو</p>
<p>یہ تو کچھ بات نہیں بات کوئی یاد نہو اگر سی کہی کہ جوان باتوں میں استا نہو</p>	<p>۱۱۷</p>
<p>وہ دوپٹی کا بھونا بھی نہیں بھول گیا کیا مسہری کا بھگونا بھی نہیں بھول گیا</p>	<p>پائنتی رات کا سونا بھی نہیں بھول گیا منہ لپٹی ہوئی روزا بھی نہیں بھول گیا</p>
<p>کیا ہوا غیر کی الفت میں جو بیوش ہو تم خود فراموش نہیں وعدہ فراموش ہو تم</p>	<p>۱۱۸</p>
<p>سفت برسوں کی ملاقات نہ برباد کرو پہر نہیں مٹی کی ہم رو کو کہ فریاد کرو</p>	<p>اگلی باتوں کو ذرا یاد کرو یاد کرو شرک منظور ہو بالکل تو وہ ارشاد کرو</p>
<p>شرک پہر نہ ملین کی جو خفا ہو سنگے ہم وصل ہو گا نہ کہی ایسی جدا ہونگے ہم</p>	<p>۱۱۹</p>
<p>اپنی صورت پہ ہونفر و نہیں چہر تہین شرک بالکل نہیں منظور ہمیں چہر تہین</p>	<p>جو سچ جھوٹ ہی ای جو تمہیں چہر تہین عاشقوں کا ہی یہ دستور ہمیں چہر تہین</p>
<p>اب بھی کچھ بات نہیں ہی جو سنا لو ہم کو بہنی جو باتیں سنائی ہیں سنا لو ہم کو</p>	<p>۱۲۰</p>
<p>غصہ اس طرح کا تھا جان ہی نہ پڑتی ہم آسین کا ی کو تھی آشتی سے رنا حارہ ہم</p>	<p>سنگے جلسی کی خبری تھی سرشار تھی ہم کس ہوا مارو بر غم و ن کی طیار تھی ہم</p>

	سفت میں آپ ہی اولیٰ ہوتی تقریر ہوتی بشریت تو ہی انسان ہیں تقصیر ہوتی	۵۲۲
کو س کات لوجو چاہو تم ایجان کرو دیکھو گھور و نہ بہت اپنی طرف بیان کرو	خفگی جانی دو صورت نہ پریشان کرو بس و ٹھو بہر خذ وصل کی سامان کرو	
	جیسے بیفائدہ کی یہ خفگی جانے دو بس ولایا بہت ایسی تو منسی جانے دو	۵۲۳
جدی کرتی پہن ایجان ہی سامان گہری شکر کعبان نہ تھیوں کی گاندی گہری	تم جو لہجی او تو ہو عید ہماری گہری ہو چاندی صل کی سامان ہمار گہری	
	گہری نکالیں کہہ ہی بنا جو گہر ہو دل میں عشق و وہ پیدا کریں تم کہ اثر ہو دل میں	۵۲۴
زندگی تھی جتنی کا مزہ ہونے دو جان بخش ہی عجیب ازرا ہوتی دو	ایسے بھار قیوں کو بٹھا ہونے دو پٹھے ہار کی انڑھی دو اہونے دو	
	نہیں منی کی کہیں چاہنی والی ہم سے ساری خالم میں نہیں چاہنی والی ہم سے	۵۲۵
مال کیا جان کا دینا بھی گور اہو جا چہوڑ دین گھر تو کو چہ میں پیار اہو جا	خود غارت میں اگر تیرا اشار اہو جا اگر نہیں سبقت کتا اہو جا	
	تمہو دعا شوق میں متلی پہ ہمیشہ سر ہے جان مانو تو اسی وقت میں حاضر ہے	۵۲۶
ابھی کوئی ہی وتر جانیں اگر مرضی ہو سچو کستی ہیں کہ جانیں اگر مرضی ہو	خود کلا کا شانی مر جانیں اگر مرضی ہو مر کی اس کو چنی گھر جانیں اگر مرضی ہو	
	از مایچی سین ہی نہیں بند میں ہسم آپ راضی میں تو وہ اللہ رفا میں ہسم	

اپنے غصہ سے کیا خوبیاں نہیں آگاہ سحر	خوب واسوخت کہا اپنے وقت سحر
تور کی بند کھی صل علی واہ سحر	اولیٰ ملنی کی نکالی یہ تھی راہ سحر

دل جلالی کی یہ تیز نکالی تھنے
مار رکھنے کی یہ تیز نکالی تھنے

تمام ہوا

سیر

تخلص ہے مرزا محمد عباس عرف چہرے مرزا صاحب کا

خات الرشدین مرزا بندہ حسین خان صاحب

کے شاگرد رشیدین سید آقا حسین مرزا صاحب

عشق کے ساکن ہیں کشمیری محلہ منجھلات شہر لکھنؤ

کے شاعر خوش فکر نازک خیال صاحب طبع وقادو دین

نقادین یہ دوسوخت جو شامل مجموعہ ہذا کیا گیا ہے

انہیں کا طبع اور ہے فقط

دوا سوخت سیر

<p>یون سر سیمہ و وابستہ از نیر نہ تھا سرین سودا ہی وصال بت لی پیر تھا</p>	<p>دل میرا تینہ زلف گرہ کپ نہ تھا مرغ جان تیر مرثہ کا کہی تچپہ نہ تھا</p>
<p>طسہ زلف مینان جو خطہ آتا تھا جان کرار سیمہ مین او سے ڈر جاتا تھا</p>	
<p>تسمع زسار سینان بہ نہیروا تہ تھا دل تاری گنوا تا تھا ہر شب نہ کسی کال کا تل</p>	<p>زلف پیمان پہ طبیعت نہ تھی اپنی بل نہ کسی تیر دہ سے یہ جگر تھا بسمل</p>
<p>چشم جادو کی تصور مین نہ بہار تھا مین یا دوسے مکر یار مین کب زار تھا مین</p>	
<p>دل لگانے سے مین ہر وقت حذر کرتا تھا مجنون کیسا ہی پیر مین نہ نظر کرتا تھا</p>	<p>کوچہ عشق مین اکون نہ گذر کرتا تھا عیش و عشرت سی مین انات بکرتا تھا</p>
<p>چو کس سیر کو ہو لے سی نہ مین جاتا تھا اپنی گہر مین نہ مادل کہی گہرا تھا</p>	
<p>آجک آدمی وان رقعہ تھا، می ایگر یعنی نہ مہرب عوش بیگی شب بہر</p>	<p>ایک دن کھتا تھا مین شعر اک کسے پیر مدرج او مین تھی شادانی خبر تاسا</p>
<p>آنکھ مین راقم کی شام سے آنا ہو کا دماغ ہی مین اشفاق سی کھانا ہو کا</p>	

فرد پر صاویقہ شادی پڑھ کر	ایکے انعام وہ نوکر تو گیا اپنے گھر
میں ہوا جانے کی سامان میں مضمون	سخت برگشتہ کی پرہیزی نہ تھی بھوکو خیر
سورت شمع میں اوس بزم میں گریبان ہوگا	ایک گل دیکھتے ہی چاک گریبان ہون گا
کم ہوا اتنی میں دن شام کا آیا ہنگام	پہر اوسی اوسی سے آ کے دیا بھوکو کیا
اب پلین آپ دمان بزم مرتبے تھا	پنپنی آیا ہے اک زہرہ جبین گل اندام
مثل او سکانہ جہان میں کہیں پیدا ہو گا	چشم اختر سے فلک نی ہی نہ دیکھا ہو گا
شاد و خرم میں چلا گری یہ سنتی ہی خبر	تہا قریب او نکا مکان جلد میں پہنچا گیا
چاندنی چٹکی تھی روشن تھا مکان ستر تار	تازے سے بیٹھا تھا ایک ایک حسین شک قمر
او کی رخسار کی ضو تا بہ فلک جاتی تھے	شرم سے آنکھ ستاروں کی جھپک جاتی تھی
بینی بینی وہ ہوا اور چین کی وہ بہا	اور پہو لو تکی وہ او لو تکی ہرک سورت قطار
ہو نسیم سحری جیسے دل و جان سی نشا	نور کی بزم تھی روشن تھی کنول بو ڈوا
تھی چٹکیرون میں کہیں ہار کہیں گلہ سنتے	تھی کہیں جام پوری کہیں کشرے کی
یہ سمان زیک کی فرحت ہو گی جبے گل کونال	رقص کا اوس گل خوبی کی بھی آیا خیال
مسنو نی کیا مینی یہ ا دی وقت سوال	کون ہی رقص کو آیا ہی جو زہرہ تشار
دیکھ لیں ہم کہ وہ رشک قمر کیسا ہے	جس کو گتھی ہن پری سب وہ بشیر کیسا ہے
بولی اجاب کہ بے پردہ سین وہ دلیر	سر بازار نہیں آنا وہ گھر سے باہر
خانہ جنگی دل عشاق سے ہے مد نظر	بیٹھا مثل طوائف وہ نہہرہ کری پتھر

	ڈھاری سنگت میں نہیں آتی ہیں سازاؤں کے صاف ہیں پر وہ نشینوں کی سے اندازوں کے	سیر
دیکھی ہی اوستے جان سے ہوا میں شیدا ساز کی ساتھ یہ دلچسپ تھی گنگر دی	آتش میں ناچنی وہ شوخ طرح دار آیا بزم میں ناچ کے گت شکر کیا اور فی کیا	۱۱
	اوسکی توڑوں نی لیا چین دل منظر کا سم کے ہمراہ تھالے لینا غضب ہو کر کا	۱۲
شامت بیچ تک گائین وہ باری باری وہ بتانی میں ہر ایک سمت گادھا ہو کر	سہرمان قدر کی جنی ہیں فریدار نے تالان مثل تھی آواز یہ دیکھی نہ سنی	۱۳
	سکر آ رہی توری گا پر مانا اوس کا بے پناہ بیچ تھی ابھرو کا بلانا اوس کا	۱۴
گزری ہم بڑی کافی جو آتش کی غزل برت لیا طرح ہر اک شعر یہ اور کچھ لیا	گزری ہم بڑی کافی جو آتش کی غزل برت لیا طرح ہر اک شعر یہ اور کچھ لیا	۱۵
	نہ سنی ایسی خوش آئند کسی کو ابھی تالان بتاتی تھی اور یہ بتاتا نہ سنی	۱۶
بانگی بانگی وہ اور وہ یہ یاد رہا چاند سی ماہی پر فشان کہ نغمہ گنگ	بانگی بانگی وہ اور وہ یہ یاد رہا چاند سی ماہی پر فشان کہ نغمہ گنگ	۱۷
	ایسی وہ سنا شکر یہ کہ یہ یاد رہا نہ کہی انکو نہیں نہ کہی میں نہیں	۱۸
وہ تو کئی مرہ اور ست وہ جوت نہ سنی جیب نگہ اونٹہ کسی دل پر یہی ہو گیا	وہ تو کئی مرہ اور ست وہ جوت نہ سنی جیب نگہ اونٹہ کسی دل پر یہی ہو گیا	۱۹
ہوا یا بیان کا وہ شکر یہ نہ سنی مجھے تیرے مرہ اور ست کے آشنا ہو گیا	ہوا یا بیان کا وہ شکر یہ نہ سنی مجھے تیرے مرہ اور ست کے آشنا ہو گیا	۲۰

<p>دولون رخسار تھی مانند قمر جلوہ گزان ناک سی او سکی ہے نسبت گل شبو کو گزان</p>	<p>انگی خوسے مبر اول کر طے ہی ہانڈ کزان تھی ذوق ایسی کہ جنگو مائی جو یوسف کو گزان</p>
<p>برگ گل سی سبھی ہازک لب خندان او سکے پانی پانی ہو گھر صاف یہ دندان او سکے</p>	
<p>زلف و پیشانی و ابرو کا مجھی ہی سودا چشم و بینی و لب زکلی ہے منظور شا</p>	<p>سنبیل و بدر و منہ نو سے میں شہیدہ دل کیا ترگس و شیو و سوسن یہ گل تر یا ندما</p>
<p>یاد دندان میں لگانا ہوں جہڑی اشکوں کے سک گوہر کی مقابل ہے لڑی اشکوں کے</p>	
<p>خوش خاطر میں منت کی وہ پاری لڑن چاند سی بار تو نہیں او سکی بڑا و خوشن</p>	<p>سینہ صاف پہ وہ سونی کی سیکل کی پہن پہرین میں یہ چمک جاتا تھا کندن سیان</p>
<p>جان عاشق کی لپی برق سر لیا تھا وہ حسن دل سب کا خود محو تماشا تھا وہ</p>	
<p>دیکھو او سکی کلائی کو کل انی نہ کہے یہ نہیں پرچہ الماس میں ہی شغافی</p>	<p>شیراز خندان سی جو شہیدہ دل کیا پہلے صاف تو یہی کہ وہ برق کو تھی شہرے</p>
<p>دولون ہاتھوں میں جو مہندی کو ملا تھا او سکے نوں عشاق سر پر بست کیا تھا او س نے</p>	
<p>وہ چہریرا بدن اور وضع وہ بانگی بانگی یہ پہن جسم میں پوشاک کی دیکھی نہ تھی</p>	<p>گاہ انی کی وہ پہنی ہوئی کرتی بہانگی پر یان قربان ہوئیں او سکی جو صورت دیکھی</p>
<p>میری یوسف پہ سینان جہان ترسے بہن سب زینت کی طرح جان خدا کرتے بہن</p>	
<p>وام کیسوں غرض دل کو ہنسایا او سکے جلوہ عارض تابان جو دکھایا او س نے</p>	<p>سکے دماغ خون دل پہ بہایا او س نے صورت آئینہ حیران بنایا او س نے</p>

۵۲۲
تاب نظارہ نہ باقی رہی اصلا مجھ کو
دیکھتے دیکھتی بس ہو گیا سکتا مجھ کو

تغیر ہوئی اس شکل ہی زکات میری
دقتہ سلب ہوئی جسم سے طاقت میری
مثل میت نظر آئی گی صورت میری
تغیر ہوئی سب دیکھ کے حالت میری

دوپ پر دوپ پسینی کے چلی آتی تھی
دیکھ کر اپنے پر اسے مجھ گہراتے تھے

۵۲۳
دوست بیٹھے تھی چپ وراسن مازھی
کھا گئی مائی جوانی میں اسی کسکی نظر
ایک سی ایک بیان کرتا تھا یہ رور وکر
کوئی کتا تھا کہ سانگی کا مہوا ہونہ گذر

کوئی بیٹھی سیا نالواہین ایسا نہیں
قال کہوا کے وہاں کوئی گنڈا انہین

۵۲۴
عطرش کوئی سنگھائی کی لیے آتا تھا
کوئی بیٹھا ہوا تھو سی سیری سہلانا تھا
رونی روئی کوئی بیہوش ہوا جاتا تھا
کوئی دمال سے بازو میر سے بندھتا تھا

پنکھی ایسی برستی تھی سیری صہ رت
تبع میں اشک بہا تھا تھی میری حالت

۵۲۵
رہی رسم عیمان موت کی آثار ہوئے
لوگ جو سو رہے تھی نگر وہ بیدار ہوئے
ہونہ آگہ تھے وہ طاقت اسرا تھوئے
بزم بہر ہوئی سب پخت سے بیزار ہوئے

بیسراوس ماہ نے یہی تہ بہت کہہ
کشتی جذب محبت اوست مجھ تک لایا

۵۲۶
بہی سے میری سر بائی وہ پریشان
نخلیہ او کو شکھا وکر ذرا ہوسکین
کہتے تھی سب کہ ایسا وہ بیخ جانہ نہیں
پاک جو عشق میرا تھا یہ ہوا وہ کہتین

میری ہی تھی اب اسے ناسے مارا ہوا
فہرٹا مارے سے نیش اسکو کہین آیا ہوا

۵۲۷

<p>پہر یہ سوچی کہین بدن نام نہ ہو جا لین ہم عطر و مال میں مل کے سنگھایا بیہم</p>	<p>کھلم کھلم گردل میں یہ پہلی تو ہوئی کہہ برہم کانسی عطر کی روئی کو نکالا اوس دم</p>
<p>جسم محبوب کی خوشبو سے یہ فرحت پائی تن بجان میں میری جان دو بار آئی</p>	
<p>کانہسی ماتھوسی جھٹ پٹی بلائیں لے لین ایسی شفقت نہیں فرماتی ہیں معشوقین</p>	<p>۲۸ کہول کر آنکھ جو دیکھا تو وہ بٹھی تو قرن اور کہا تپہ تصدق ہے میری جان پرن</p>
<p>اپنا رومال سنگھار عجب احسان کیا کام عیسے سی سواتن میری جان کیا</p>	
<p>بچار آنکھیں ہی نہ کین سر کور ہنویانی بوسے کیا خوب بہت نام خدا ترانے</p>	<p>۲۹ ہوش میں دیکھے جھکو وہ غضب شرمائی سر جو زانو پہ رکھا مینی تو وہ جھلائی</p>
<p>گانا سننی اجی آپ ہوتیں بس آئی آپ عش کے فقر لیے ذرا سبکو نہ گھری آپ</p>	
<p>پہر مرتب اوستی صورت ہوئی ساری محل بلا کر جھکو وہ شمشیر ادا کا بسمل</p>	<p>۳۰ کو نہ طاقت تھی پر ادتہ ٹھاسنہالی ہوئی متوجہ ہوا گانے پہ وہ ماہ کا نل</p>
<p>میری ہی سمت ہر ایک بہاوتیا تھا وہ جو غزل گاتا تھا پر درد ہی گاتا تھا وہ</p>	
<p>دوی موزن نی اذان منع ہی بونی ناگ ماہ ہمراہ لیے جاتا ہے انجم کی سپاہ</p>	<p>۳۱ توڑی راحت ہی فلک دیکھہ کامی تیاہ دیکھتا کیا ہوں سو چرخ جو کی مینی نگاہ</p>
<p>جہلملائی گئی مہتاب کی سمح روشن ہو گیا چاک گریبان سحر تا دامن</p>	
<p>نغمہ منع نواسج وہ لطف گلزار نہید سے اوتری ہوئی لالہ زوئی خدا</p>	<p>۳۲ تور کا وقت وہ ہونوئی چین میں ہ وہ بہا اور چلنا وہ نسیم سحری کا ہر بار</p>

کوئی گل دیکھ کر آئے زمین چسرا اوٹھا دست رنگین سے کوئی آنکھوں کو ٹٹا اوٹھا	۵۲۳
--	-----

صاحب خانہ سی رحمت ہوئی ساری جہاں کیا کہوں حال جو تاج سی میرا اونٹن	۵۲۴
---	-----

پاس مطلق نہ رازات و رسوائی کا ہو گیا حال دگر کون دل سو اسے کا	۵۲۵
--	-----

جگر مانا سے کھا اوسنی کمار و کو بلا اپنی بستر سے چلی وہ تو بین تہرا ہوا	۵۲۶
--	-----

ہر قسم کہتا تھا میں اتنا نہ کہہ رہی آپ میری خاطر ذرا اوٹھ جائی آپ	۵۲۷
--	-----

کہہ کا تھلا کہتا آپ جی تاسے گا کہہ میں اپنے تو بھلا کا بیکو باجی کا	۵۲۸
--	-----

بولی وہ تہا کی جو خوش کہہ کا بنا کیسا یہ سب آیا کہہ بر مری آنا کیسا	۵۲۹
--	-----

مجھے یہ لگا وہ گل تپ ہو اوڑنی پر سونا چرکنا رو روگی مر جاوان گا میں اپنی اپنا	۵۳۰
--	-----

بولی وہ دل کو سنبا تو نہ ہر سان جو تم مانا سے پوچھ لو کہ کو نہ پریشان ہو تم	۵۳۱
--	-----

نئی تین لڑکی کمار دن کی اوٹھانی ہوئی جہ کہ انکھوں سے نہ جھک نظر آئی تو نہ	۵۳۲
--	-----

اوسی بیجا پنس کہہ سی شکافی میں نے اپنی کہہ جانی بولی تو نہ ہونا تو میں نے	۵۳۳
--	-----

لاکھ سمجھاتا تاہر دل نہ مہرانا تھا	اپنی بیگانے کو اسوقت نہ پہچانتا تھا
زہر کھائیچے گھر چیل کے یہی مہانتا تھا	مثل تابوت میں اسوقت نہیں جانتا تھا

۵۲۹	گھر چھو پوچھا تو اور تر و انکو آئے سب لوگ
	تاہر بستر چھی تھا بنے ہوئی لائے سب لوگ

جو کوئی پوچھتا تھا حال ہے کیا بتلاؤ	میں یہ کہتا تھا کہ اچھا ہوں نہ تم گھر آؤ
دل اوچھتا ہے میرا طہ بیان سو جاؤ	کچھ میں کہوں گا دوات اور ظم لو آؤ

۵۳۰	مدحت عارض جانا میں مصروف ہوا
	حقان محکو جو شدت سی تھا موقوف ہوا

اس بہانے سی عرض لوگو کو کوئی ٹالا	منہ پٹے ہوئے بستر پہ پڑتا تھا
وصل دلدار کے تیریں نہ کیا کیا سوچا	یہ جو اسی سے مگر کچھ نہ مجھے بن آیا

۵۳۱	دل سے کہتا تھا کہ وہاں جاؤ لگا کیڑا گھر
	کہ نکلتا مجھو ملتا نہیں باہر گھر سے

صحت رقص میں نوکر جو گیا تھا ہمراہ	حال در و دل بیتاب سی وہ تھا آگاہ
پاؤن پر گرے کے کما اوٹھی لند	آپ غم کہاتی ہیں خادم ہوا جاتا ہی تباہ

۵۳۲	آپ کے نامہ و نعام کو پھینکوں گا
	اؤنگو سے آؤن گا یا آپ کو لیجاؤن گا

سین یہ بات ہو اپن دل مضطرب کو	پاس ٹھلا کے بہت خوش کیا اوس کو
اور کما اوس سی کہ جاؤ بو نڈہ در دل کو	تاہر بے دیکھے نہیں اب میری شہ تر کو

۵۳۳	در و دل اپنا کہوں گا میں زبانی اوس سے
	مجھ کو تسکین ہو جو بات آئے نشانی اوس سے

۵۳۴	بولا وہ جانا ہوں میں آپ نہ کہیں حضور
	نور تناول کریں اور لوگوں کو تلوین

	لوگ کیا کہا نہیں آپس میں بیان کرتی ہیں	
رازا الفت کو حضور آس جہان کرتے ہیں	جیسے لکڑی ہوا رہی وہ سوی کو چھو پیا رہا	۵۳۳
اڑکھڑاتا ہوا بستر سے اوٹھا میں ناچار	کھانا کھانا بچھے او سوخت ہوا تھا و شوا	
ہے بہت درد لگوسب سے کیا ہوا نظر	باتہ کو وہ ہو کے گوری ہی نہ کھائی میں نے	
یہاں کڑوا لے پیر نہ یہ دو لائے ہیں	کو چھو پیا رہے اتنے میں وہ نوکر آیا	۵۳۴
اور کہا کو یہ سنہ و سہل کا مڑوہ لایا	شاو اب کیجے دل پنج بہت کہ کھایا	
دو ہونڈی و ہونڈی کھریں نہ ہو ان کا پانا	جالی و واری پہ مانا کو چکا را میں نے	
جب وہ آئی تو کھا حال یہ سارا میں نے	۵۳۵	
اور لہا لہا ہے اک آدمی توڑی سیکر	بی بی اک بات تو سن جاؤ ذرا او او	
آئی وہ شک پر ہی سستی ہی دروازے	فی الحقیقت کہ میں غلق میں تائی او سن کا	۵۳۶
روپ کھلا رہتا رنگ جوانی او سن کا	کے او سن کے لہا بھرتی ترناہ ہر لہا	
نہ ہوجا ہی بیان اور دینے آئے	نہ آیا دیتی ہیں مشا وہ ان تمام ہی گیا	
کیون بلایا ہے تہا مجھے تیرا کام ہتھیار	اڑتے اڑتے کہے گا او سن شوخ سے سارا انوں	
	کلیں ہی تک کا اوس میں نے سنایا احوال	
	۵۳۷	
	ان میں بھی کہے تہا یہ تکافی رہا سہ	
	برالاکو چھپی کے سانی سے تواج آنا اوس	
	۵۳۸	
	۵۳۹	
	۵۴۰	
	۵۴۱	
	۵۴۲	
	۵۴۳	
	۵۴۴	
	۵۴۵	
	۵۴۶	
	۵۴۷	
	۵۴۸	
	۵۴۹	
	۵۵۰	
	۵۵۱	
	۵۵۲	
	۵۵۳	
	۵۵۴	
	۵۵۵	
	۵۵۶	
	۵۵۷	
	۵۵۸	
	۵۵۹	
	۵۶۰	
	۵۶۱	
	۵۶۲	
	۵۶۳	
	۵۶۴	
	۵۶۵	
	۵۶۶	
	۵۶۷	
	۵۶۸	
	۵۶۹	
	۵۷۰	
	۵۷۱	
	۵۷۲	
	۵۷۳	
	۵۷۴	
	۵۷۵	
	۵۷۶	
	۵۷۷	
	۵۷۸	
	۵۷۹	
	۵۸۰	
	۵۸۱	
	۵۸۲	
	۵۸۳	
	۵۸۴	
	۵۸۵	
	۵۸۶	
	۵۸۷	
	۵۸۸	
	۵۸۹	
	۵۹۰	
	۵۹۱	
	۵۹۲	
	۵۹۳	
	۵۹۴	
	۵۹۵	
	۵۹۶	
	۵۹۷	
	۵۹۸	
	۵۹۹	
	۶۰۰	

<p>اور کی عرض نہ فرمائی بہت انحصا ایسی مسیما ہی موقع ہے مسیما کے</p>	<p>جوڑ کر باتوں کو مین یون پہ اوس کل کر جان پنج جانی جو عاشق کی تو نقصان</p>
	<p>اپنے غناب لب مسخ و کما و و چل کر تہوڑا سا شربت ویدار پلا و و چیل کر</p>
<p>اتنا عاشق سے نہیں کرتے ہیں مستور اپنے ہمار محبت کو ہے دیکھ آنا ضرور</p>	<p>چاہئے والا جہان میں کسی ملتا ہے حضور کچھ خطا میں نہ مانا کی نہ میرا ہے قصور</p>
	<p>ایسا پیغام او نہیں دیکھ ذرا سکین ہو شاد و خور سستہ جسے سنکے دل غمگین ہو</p>
<p>جا بلا لا او نہیں جس م آپ ہی سمجھائیں باغ ہمسائی میں ہے وہاں او نہیں</p>	<p>بولے وہ مجھی تو پیغام نہ بھیجیں پر وہ کل جا لگا ڈھورے پگر آئیں</p>
	<p>ہونگے رسوا جہان گر کوئے سن پائی گا خوف رہتا ہے نہایت مجھ ہمسائے کا</p>
<p>اونکی گھر جانکی بس ہونے لگی تیار قابل دید تھے اوس آدمی کی عیاری</p>	<p>سن چکا آدمی سے جب یہ حقیقت سار جلد حمام کیا کیڑی بھی پہنے ہمارے</p>
	<p>راستی میں نہ ملا اپنا پرایا مجھ کو جلد اوس باغ میں لہیا کے بیٹھا یا مجھ کو</p>
<p>تم سنیل سے عیان صاف تھے طرز تھے مشابہت تہہ زہار سے سر لب</p>	<p>ہر گل باغ سے اوس یا کی آئی خوشبو یا دہنی کی دلاتی تھے ہمارے شبو</p>
	<p>کبک کی حال سے یا و آگے زہار اوسکی تھے میل کے سنا دیتی تھے گستاہ اوسکی</p>
<p>اونکی دروازی پہ مانا کی بلا لے لگا خوب توئی تو مجھ پر نہ میں ہٹلا رکھا</p>	<p>آدمی پورے کے اوس باغ میں مجھ کو تنہا آئی وہ جو خیلے کرتی ہوئی جسم کو کھا</p>

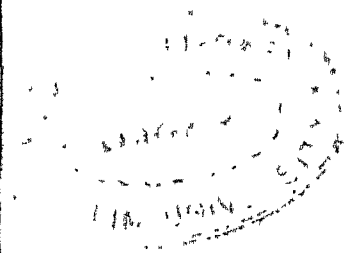
	جلو اب بی بی کو اپنی یہ جہت دسی جا کر آپ غافل بیان بیٹی بہن او نہیں بولا کر	
انکھ کو سیکے پھا کر اوسمی وہ ماہ لغت	روزن درسی مجھی خوب سا پہلی چھٹا	۵۵۵ جا کے ماننے یہ نوکر کی زبانی جو کہا بنع کا اوسکے مکاتہن ہی تھا اک دروڑا
	کول کر پٹ کوہ کرے ہوئی عمر سے اتنی مسکراتی ہوئی کس نواوا سے آئے	۵۵۶
کہہ رہا ہوا کسنی تمہیں ہوا یہ ہمتا خوب چالاک نظر آتے بہتہ نام خدا		دیکھ کر محکوب بنے اور یہ عمر سے کہا خوف تکو نہیں کہ اپنے پرائی کا ذرا
	اس طرح کوئی دہشانی تہ پلا آتا ہے اک ذرا یہ تو کہو نام مہارا کیا ہے	۵۵۷
آپ ہی کو تو سری پتہ میں شایا ماتا جھلا اور کرسی میں نے نہ دیکھا بسنا		۵۵۸ ایسی یاد آیا مجھے اچکواب پہچانا زندگی ہر مجھے یہ یاد رہیگا فقرا
	نیک سمجھ میں سب دیکھ کے وہ صورت وضع سادی ہے مگر ناو بڑی فنات ہے	۵۵۹
پو مظانی ہوا ہ سے پتی حجاز لغت ٹکے ایسوں سے ہلا لوان نواقی حرت		۵۶۰ جیوتی باتوں سے سری دلکو بیت ہو لغت ایسے مکاروں کے قابل نہیں اپنی صحبت
	ایسے فقروان میں تمہاری نہیں الی واسلے سب امیروں کے بیان میں وہ ہوتی آتی و آ	۵۶۱
لکھنؤ میں میرا طوبہ ہے رہتا ہوتا ناپختے ہانسنے اس راج نہ شہر ہوتا		۵۶۲ تہیں مصحف ہو مزاج اپنا جو ایسا ہوتا ہوتے بد نام جہان میری چرچا ہوتا
	تسمہ کپڑے زیادہ ہے اجی رکتی ہون کوہن کم سن ہون یا عقل بڑی رکتی ہون	

<p>بت ابی بن گئے کو اسطے کی کیوں ہو دل لگی جس سے ہو پاس اپنی بلا اوٹو</p>	<p>جس کے اے ہو وہ کام تو اظہار کرو پہر اسی طرح غش آئیگا ذرا سنبھلو تو</p>
<p>کچھ مگر ہوئی دل میں مہرے سمجھانے سے ہوئی تکلف بہت تکو یہاں آنے سے</p>	<p>۷۱</p>
<p>بن بلائی ہوئی جو آپ کی گھر پر آیا مر گیا درد جب رانی سی نہ تھی پوچھا</p>	<p>۷۲ میں کے پینکی کہنا ہے بڑی کی یہ خطا واہ وا واہ ہی پائی تاکیا کتا</p>
<p>غصہ کھلاتے ہو اوٹا مجھے دہکاتے ہو اس صفائی کا ہون فائل نہیں شرماتی ہو</p>	<p>۷۳</p>
<p>گرنی میری طرف تو نے عنایت کی نظر دیکھی آنکھیں میری سوچ گین دور در</p>	<p>۷۴ جان دیدون گامین سچ کتا ہون اسی شاکر بے تری دیکھے بھی تاب نہیں ہر دم</p>
<p>سلسلہ عشق و محبت کا نہین ٹوڑون گا میری جاؤن گا تو کو یہ نہ تر اچھوڑون گا</p>	<p>۷۵</p>
<p>عشق میں میری عبت کرتے ہو تم حال آپ سے بڑھ کے ہماری یہی بن بچو</p>	<p>۷۶ ہر کے اوس نے نفس سرد دیا مجھ کو جو جان کیوں دیتے ہو ذقت میں گنواؤ شوہا</p>
<p>مانن کسطح سے کہنے کو اجی آپ کے ہم اختیار اپنا نہیں بس میں ہاں باپ کے ہم</p>	<p>۷۷</p>
<p>خون یوں سرد ہے کیسا یہ نہیں ہے مٹو میری صورت کی نہیں خلد میں مل جائی</p>	<p>۷۸ بان دینتے نہ دھکائی گا مجھ کو حضور میں نے مانا کہہ سے تم جو مری جانو</p>
<p>چاہنے والو کو غسری یہ دیکھا اپنے نہ کو دھوڑا لو ذرا ہوش میں آولینے</p>	<p>۷۹</p>
<p>شوق دل اپنا بڑا اونکا بھی غصہ ہو بوسے شہرہ کے ہو تو مگر مری سر کی قسم</p>	<p>۸۰ دیکھ تک پہلن یہ آپس میں بہن جب باہم ہو سی لٹھی لٹھی لپٹا کے گلے سی اون میں ہم</p>

	<p>نہ کہیں کوئی چلا گئے یہ کیا کرتے ہو دیکھو اچھا نہیں کرتے ہو برا کرتے ہو</p>	۵۶۶
<p>پرزئی پرزئی ہوئی ہے جی سہری سہری ساتا اور دنگے کیا کچھ ایسی کرے</p>	<p>پیس ڈالاجھے بلکان سری جان ہو بھگوانی نہیں و نڈر تھاری یہ ہسی</p>	
	<p>ٹنڈی ٹنڈی اسی بس نر کو سد مارو صاحب اور بانٹہ جوانی کا اوتار و صاحب</p>	۵۶۷
<p>جو کئی نئی کلائی یہ پڑوڑے ہوئے ہم سے وہ بات کری گرتو جین کو بیٹے</p>	<p>چوڑیاں ہو گین ٹنڈی سیریل چوڑھی نوج بیدر کوئی تھسا بہان میں ہونے</p>	
	<p>ڈار کا پکی ہے سہ بات میں جلدی کیا ہو تج ہی کیے سب کچھ یہ اور ٹا کہا ہے</p>	۵۶۸
<p>کیا قدر اس میں کسیک یہ حماقت میرے میں ہوتوں تو نکال جاسی یہ ساری شہنشی</p>	<p>چائین پوئین میں بیان سیر کو کون آئی تو بتا جی چاہے ستاؤ کہ ہوں اب آن کر</p>	
	<p>دہنگا شستی کے سوا اور یہی کچھ آتا ہے پیکا خراجھے ادا میں ہاتا ہے</p>	۵۶۹
<p>بھائی نگیان کتہری کو بنے سکا ڈالا اس قدر نہیں ہے کہ ہاں ہوتی ہے</p>	<p>بھئی چینی نہ پایا اس قدر نہیں ہے کہ ہاں ہوتی ہے</p>	
	<p>بے بیانج ہنٹے میں کوئی تھسا ہو انکہ تھانین شہر تھکون پر املا ہو</p>	
<p>اس قدر نہیں ہے کہ ہاں ہوتی ہے کے راتی ہوں زیادہ نہیں ہوتے</p>	<p>ایمان بلکان میں جاتی ہے تہاں بایر نہ ہوتے ہوتے سناویت سمجھو</p>	
	<p>یہ نہایتی ہے وہ ہوتی ہے وہ ہوتی ہے ایسے چوڑیل پاؤں کہ میان رات روت</p>	

۱۷۹	شام ہونے کو بے بس غانی اب اپنی گھر آبرو کا جی رہتا ہے خیال آٹھ پہر	کہیں بھسائی کے لوگوں کو نہ ہو جانی خبر مجھ میں جانے کو ہوں اب نہیں فریاد
۱۸۰	دیر سی آئے ہو کیا اب ہی نہ گھر جاؤ گے کچھ قبیلہ تو میری گھر کا نہ لکھو او کے	
۱۸۱	یہ سخن شکی جواب او سکونہ کہہ میں نے دیا چٹکیان لینے لگے گال کو مہر کا ٹانا	ڈال کر باہوں کو گردن میں لگی او سکی ملا پہر دو بار چولیا او سکے لبوں کا بوسا
۱۸۲	تھی طبیعت جو فریدار مزا پاتے تھے گد گداتے تھی کہی گاہ لپٹ جاتی تھے	
۱۸۳	سکیان بہر کی لپٹنا کہی شہر ما جانا آپ ہی آپ کہی چپ کے سر نہوڑانا	اور مطلب کی سنا کروہ کہی مگر انا صورت زلف مزاکت سے کہی بل کھانا
۱۸۴	جان جان وصل کی اب جلد نکالو صورت مجھ پر کیا کیا نہیں فرقت میں پڑی ہر وقت	مغتنم جو رفلک سے ہے یہ اتنی صحبت چلو کمری میں ہم گرم ہو بزم خلوت
۱۸۵	کوئی مہمان کی یوں دل شکنی کرنا ہے عاشقوں سے یہی معشوق کا کیا شیوہ ہے	
۱۸۶	سن کے یہ بات چلی جانب کر وہ پیری لینا جاتا تھا میں ہر گام بلائیں او سکی	کیا کہوں فسر طغوسی سی چو میری تو تھی اتنی میں پاؤں کی آہٹ چھی معلوم ہوئی
۱۸۷	دیکھتا کیا ہوں کہ کس کی کا کیڑا کھٹکا دل بیتاب کو میری ہوا پیدا کھٹکا	
۱۸۸	چپکے تے آکے یہ مانا نے کہا گہرا کر مجھ کو کہتی ہیں وہ ہر بار یہی جنجلا کر	اٹا جان آپ کی بیان جہانگین ہیں اگر شام کی وقت وہ کیوں بانہیں بیٹھیں جا کر

	باقی کس میں اری کون دمان کیا ہے کون ہے کسکو چہا کرو مان چھلایا ہے	
گنتی بدوات فرمایا ہے لوای مگاہ مین نہ کچہ بولی نہ چالی جے تہسہ مارا	اور کنتی مین چتر یہ تر سے سارا سلتمہ اپنی مسری نچے کو کیا آوارہ	۵۵۶
	اب وہ کہتی ہیں نہ کون کی مین نوکر تھکو کیسا رسوا جمان کرتی ہوں گھر گھر تھکو	
بان بک بک کی دین دتی مین شی جو جہس پھر کنتی لگی جایت گھر اپنے میان	اب چلو لی بی خدا کے لئے مہر نہ یہاں باغ تک گپچ کے لے آئے نہ او کو تھکا	۵۵۷
	جہین بدنام ہو مستوق نہ وہ بات کرو آٹھون ساتون دن جہسے ملاقات کرو	۵۵۸
سترو دیوا مین وہ ہی بہت گہرا لے کلی جھکو اشقی کے یہ پشہ مانے	اونکی مانا کے زبان پر جو سخن یہ آئے کو سنی دی دیکے وہ مانگو غضب جھلا لے	
	اب سنبھالے رہو نہ دل مضط کو دو سرے تہسری دن ہینا کرو نوکر کو	۵۵۹
مین پریشان و سر ہمد و خود رچھا دیکر سوی فلک پاس سے یہ کتاتا	یہ سخن کہی وہ گل باغ سی گہرائی گیا کرتا یز تا جو سہ تمام مین گہرین آیا	
	عین دیشم زون صحبت پار آخرت روی گل سیر نہ یدیم ہمارا آخرت	
ازل بیتا بجاتی سے بہت گہرا لیا ورت آتی جو بیات سے یہ جو لیا	اس پریشانی سے جہاں مین مکان بر آیا برف سحر زنی تو لہا نے کو مین نے لیا	۵۶۰
	آئینہ عینت ایسا حال ہوا ہے جہ پو پلا بہت چہا سے بہت نہ ہے	

<p>آہنی سی بات پر رہتی ہو عبت تم دیکھ نقش جب لکھو کہ وہ شکر پری ہو پیغمبر</p>	<p>اک ذرا ڈاکٹنگو تباہین تدبیر کسی صورت سے مرگادنگی ہم اوکلی تھی</p>
	<p>آپ کی وصل کا اب رنگ جمانی ہیں ہم اونکو مجھ کے بہانے سے بلاتے ہیں ہم</p>
<p>اک مصور سے سراپے صنم کہو آیا صحبت قص میں اون دست کی گہر لایا</p>	<p>مہکواون دوست کا ارشاد بہت خوش آیا بچ دوری سے میرا دل جو بہت گہرا</p>
	<p>آرزوی دل ناکام نہ کہہ بر آئے مان بھی اوس حور کے ہمراہ برابر آئے</p>
<p>سایہ سان چوڑتی اکرم نہیں اوسکی ماڈ سیر کا حال نہ اس رسم سی ہو کیوں مج</p>	<p>وصل اوس ماہ قاسے ہو سیر کون کر ساتھ یہ وقت رہا کرتی ہے وہ آتھ پیر</p>
	<p>روح کو چین نہیں جان کو آرام نہیں صد تم تجھ سے بس میں دل ناکام نہیں</p>
<p>تامر ہوا</p> 	

نواب مرزا شوق

یہ تخلص ہے حکیم تصدق حسین عرف نواب مرزا کا خلف

حکیم آغا علیخان بن مولانا اور مسکن انکا لکھنؤ ہے کلام میں

نہایت صفائی ہے طبیعت عاشقانہ پائی ہے زبان

شستہ و رفیعہ محاورات خوب کلام پس ہے شاکر و اوتاد

عندیم المثال بجا نہ روزگار آتش بیان خواجہ حیدر علی آتش

کے ہیں مثنوی بہار عشق اور زہر عشق اور فریب عشق

کہ جو مشورتی اتفاق ہے اور یہ واسوخت جو شامل اس

مجموعہ بنیاد کے کیا گیا ہے ان کی یادگار ہے فقط


 واسوخت حکیم نوب مرزا صاحب

سلا وہ بھی کیا دن تھی کہ تم شوخ جھٹکا کرتے سر موٹل سر زلفت دل آزار سنتے	تیجا ابرو دیکھ کر خلق کی خوشخوار سنتے شوخ تھی گرم تھی اسطر علی طرز سنتے
صورت برق چور زسار چمک جاتی تھی اپنی سلو سی ہی تم آب چمک جاتی تھی	۷۴
سنتے عیار نہ مکا نہ تھے عربہ جو پیچا کی بات سمجھتے تھے نہ ہر گز سہرو	انہ او بھدہ پڑنے میں تھی کیسو خودار کی خو جو نہ کستا تا وہ کہتے تھے تہا سے بڑا
واقف نہ ہو گناہ نہ مری جان تھے تم سید ہی اولیٰ نہ سمجھتے تھے یہ نازن تھے تم	۷۵
چشم غمور کی منظور نظر جام تھا ذکر حسن رخ و گیسو سحر و شام نہ تھا	ناز و نندازہ اداسی نہیں کی کام نہ تھا نام کو پاس کوئی عاشق بد نام نہ تھا
اتنی آرایش تن پر نہ نظر تھی مستکو نیک و بدی نہ زمانہ کی تھی مستکو	۷۶
نوکر گل کا تھی گھٹی تھی کچھ بات نہ نہ انکلی کا نہ صلہ تھا نہ صحت کو نہ	وضع ایسی تھی جبریا نہ زمین لہو پر نہ تھا ایوں سیدی تھی نہ شامتا و پیر نہ تھا
باہر نہ نہیں تھی تو تھی نہ نہ نہ نہ نہ تھی نہ تھی نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ	۷۷

یاد ہی ایتوں سوویگا وہ نکوڑ نہار	ناک میں نیم گلوہ تنکا وہ جوین کا اوہار
آستینوں کی پہنسی کرتی وہ بازو طیار	بی ملے مسی کے فوہ انت وہ آغاز بہار
وہ سہراک بائیں اٹھلا تا وہ البیلا پن	وہ دہی بات و بچائی نہاری چتون
دکینی والی میں ہم ہی تو تری اوں شکی	ایک و میں کبھی چار اگر نہ تم کرتی تھی
شوخ چشمی تھی طلبت میں گر پہلے سے	چشم بدور ہو جھنی تھی ہی تھی کہتے
جان عشاق پر شوخی تری آفت ہو گئے	اب تو فتنہ ہی کوئی دن میں قیامت ہو گی
دل عاشق کو نہ اس طرح لگا لیتی تھے	یوں زبان دانت کی نیچی نہ دالیتی تھے
دیکھتا تھا جو کوئی تیوری چڑا لیتی تھے	شرم آجاتی تھی آنکھوں کو جبکا لیتی تھے
رعد جس وقت گر جتا تھا تو کہہ اسے تھے	بجلی جب کو زندگی تھی ڈر کی چمٹ جاتی تھے
پل بجلی تھی ٹھہرتی تھی گھڑی بہر یک جا	کیل اور کو دین رہتا تھا تو امی ماہ لقا
ریشک سیارہ تھا تو نید ہر اک بیکل کا	طوق گردن میں را کر تا تانت کا پٹرا
ٹھہری ہنی ہوئی چھاگل کی چہری پہرتی تھی	پانچھی بگری ہوئی دوڑی پڑی پہرتی تھی
تازو اندازو او آپکو آتی کب تھے	میٹھی چتونگی اشار و نسی بلاتی کب تھے
پانچھی نازسی چنی میں اوٹھائی کب تھے	کبک و طاؤس کی رفتار کو ماتی کب تھے
چالین و کسکین کہ سب کو کیا مائل تھے	ہیسی عشاق کی ہندی کی طرح دل تھے
یاد ہی شرم و حیا پہ تھارا تھا حال	بدمزہ ہوتی تھی شوخی ہی جو کرتا تھا حال
تھانہ چوٹی کو ضرر سوڑ کی چلتی تھی بال	در کسے موتا تھا ہوتی تھی جو مندی بہال

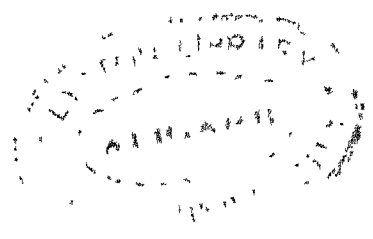
	اپنی تعریف پر اتنا نہ اکرٹتے تھے تم باتیں کوئی جو بنانا تاہم گرتے تھے تم	
صدید دل اتنی تری بستہ فترک ننتے سرم ہر بات میں آجاتی تھی پیاک ننتے		اگی ہر بات میں اس طرح کی چالاک ننتے حسن تھا طالب آرایش پوشاک ننتے
	عطر دولسن کا نہ اس طرح ملے رہتے تھے بند محرم کی نہ یوں آگی کیلے رہتے تھے	۳۱
چاند سی چہری پہ یوں کیسوں کی ہلی کہتے بندی اس طرح کہی کا تو نہیں ڈالی کہتے تھی		اگی پٹی کہی یوں ٹنٹی نکالی کہتے تھے صدف گوئی پٹی موتی کی جہالی کہتے تھی
	اگی بالی میں نہ چھلے کو ٹٹلتے دیکھا برق کی طرح نہ بجلے کو چسکتے دیکھا	۳۲
عطر طے کا نہ تھا اذن بدن میں نہ رہتا سادگی وضع میں تھی تھی نہ یہ طرز نقا		گورا پنڈا تھا پہنتی تھی نہ پہو لوکی ہار چاند سورج شب کیسوں میں تھی لین نہا
	چال سیدی ہی کی سوا ٹیر ہی نہ چل سکتی تھی حکم نشی کا نہ تھا ہندی نہ مل سکتی تھے	۳۳
ٹیر ہی بیوں رہتی تھی پر اتنی ہلا کی کہتے تھی تنی یہ شوخی بہ طراری نکالی کہتے تھی		چشم بدور تری چشم غزالی کہتے تھی آڑی ہیکل تو گلی میں کہی ڈالی کہتے تھی
	سے عشاق پہ تازن یہ ہلا کسدن تھے پاؤن تک آپ کی پزلت رسا کسدن تھے	
جمع یوں آٹہ پہ اگی شالی کہتے تھے اگی عشاق کی معرفت خرابی کہتے تھی		اگی پردی تری مگر کی گلابی کہتے تھے اگی ڈوری تری آگھو کی شہابی کہتے تھی
	چلنیں کہہ کیوں میں اگی لگا میں کہتے تھیں آنہیں رہو رہو قیہوں سی ڈائیں کہتے تھیں	

<p>گر بیان غیر ونسی کر کی بھلائی تھی تم لب گلبرگ پہ لاکھ نہ جاتی تھے تم</p>	<p>کوئی بد وضع نہ صحبت میں بٹاتی تھی تم وز پشیمانی پہ افشان نہ لگائی تھی تم</p>
<p>۱۷</p>	<p>مستی اور پان سی رغبت تمہیں نہ ہٹا رہی شعلہ رواگی تو یہ گرے بازار سے</p>
<p>۱۸</p>	<p>آئینہ دیکھا تھا کس روز پہن کر پوشاک بال کھولی ہوئی پہرتی تھی نہ اتنی بیاک</p>
<p>۱۹</p>	<p>سینہ کیسا کہی عریان نہ گلارہ ہٹا تھا اتنا شانے سے دوپٹہ نہ ڈھلا رہتا تھا</p>
<p>۲۰</p>	<p>بی حجابی کا نہ تھا مگر کی صورت دستور کبھی آتی ہی نہ تھی دیکھنی والو سے حضور</p>
<p>۲۱</p>	<p>تم پر زیادہ تھے تھما ٹھکو گوارا پر وہ پر وہ قاف تھا مشورہ تھما سارا پر وہ</p>
<p>۲۲</p>	<p>یون ہر اک شخص سے آنکھوں کا ڈر لانا کتنا کبکٹھاؤں کو یون چال بتانا کتنا</p>
<p>۲۳</p>	<p>چال اٹکیلی سے چلتی تھی یہ یہ ڈھنگ تھی لاکھا ہو شون پہ جاسے تھی یہ یہ رنگ تھی</p>
<p>۲۴</p>	<p>تو ہنگ و بھونگی کی ہرگز نہ تمہیں آتی تھی بند محرم کی جو کھلتی تھی تو شرماتی تھے</p>
<p>۲۵</p>	<p>عرض مطلب نہ نہ اسطر حسنی پہلائی تھی دو دونوں بھلو نہیں وہیں داب کی جاہ تھی</p>
<p>۲۶</p>	<p>فصیح دیتے تھے کہ میرا مواعدہ دیکھے آنکھیں چھوٹیں جو ہماری تئیں ننگا دیکھے</p>
<p>۲۷</p>	<p>اب تو کچھ نہ نام خدا کیسے نئے ہیں انداز نئی جب نئی اشخاص نئے راز و نیاز</p>

زلف و کندھ کے جسے چاہا اود سے مار پٹے چال وہ سیکھی کہ جس چال پہ گوار پٹے	۵۲۲
لوگ آپس میں بہت کرنی لگی ہیں چرچی بات یہ سہی تو گر سچ ہے لہنول از شخصہ	اس قدر بے اوستا و ریجی چیاگی پر وہی سپاٹھی پر ابھی گو نہیں غرت ہے وٹے
پہروں گز میں نہیں صاحب کا پتا لگتا ہی یوں ہی بڑا مچھو جاؤ تو کیا لگتا ہے	۵۲۳
مہوگی خلق میں مشہور تم ہی جان جہان بی ٹی سہی کی ہو جاتی ہی علس حیران	پوری ہو ہی نہیں پانی ابھی آچہ ان نکو آہ ایش تن کی نہیں حاجت مریجان
انہی زلف ہی احوال زبون کرنے کو لاکھا کیا سرخی لب کافی ہی خون کرنے کو	۵۲۴
عہدہ چوٹی ارادہ وہ بڑا اور وہ تیزنگ نڈ سپان گوندہ کی تم ہوئی تھی ارادہ چک	یوں تو پھین سے کلبیت کا تبا کھلاو تھی کھک تبع ابرو ہی ہزاروں کی چکر تھی چورنگ
مل ہو دن پر تھی پڑی چٹی تھی چال تھی تم چوٹی سی سن میں حقیقت پر ہی ہو چال تھی تم	۵۲۵
رستی تھی اٹھ پہر سہری تمہاری صحبت تھا میں غیر سے باطنی تھی تھو کونفرت	و کونھی حسن خداداد سی تیری الفت سور و لطف و عنایات و محبت شفقت
کہلنے کو دتے ہی مہر چہر بہر تھی تے ہم ہی ساڑگی طرح ساتھ او دہر بہر تھی تے	۵۲۶
سیر ہی غیبت میں کیا کرتے تو تعریف کرتے آنا بی مہر کیا کہنے تجھے رشک تم	سیر احوال پہ تھی تھو عنایت کی نظر میں ہی پروانہ رخ و زلف کا تا شام سحر
یاہین حکم تھا بے پردہ چکاری آئے یاہین حکم ہے آگے نہ ہماری آئے	۵۲۷

<p>خیر جو کچھ ہوا اسکا بھینس بچا صاحب سے کلا کیون یہ ہم ہستی نہوتی جو ہنداری شیدا</p>	<p>۵۳۹</p> <p>۵۳۸</p>
<p>۵۳۸</p> <p>مہووی معلوم طبیعت جو کہیں لنگلی ہو</p>	<p>کیا خیر مگو ہنلا دل کی رگاوٹ کی ہو</p>
<p>۵۳۹</p> <p>ساری دنیا سے کیے ڈھنگ نہ لے تھے ہاتھ پاؤں جو مہر بجان سینہ مالی تھے</p>	<p>اب تو کچھ اور ہی اطوار نکالے تھے اور پیدا کیے اب چاہنے والی تھے</p>
<p>۵۳۹</p> <p>صحتیں غیر دن سے ہیں کرتی ہو اطوار نئی رؤرہیں رہتے ہیں سن میں خریدار نئی</p>	<p>۵۳۸</p> <p>دینیں آرائش تن ہونی لگی سو سو بار گر تو میں پہول سے رخسار عشاق ہزار</p>
<p>۵۳۹</p> <p>چشم دکھلا کی کیسی تین بیمار کیا چل کے سو والی کی کو سہارا کیا</p>	<p>ڈاک کی طرح سے رخسار جو فرو تھی ہیں عکس پوٹیر کی گھر کان میں لو دیتی ہیں</p>
<p>۵۳۹</p> <p>خون عالم کیا خون ریزیوں میں طاق ہوئے ماشا اللہ سے اپ شہرہ آفاق ہوئے</p>	<p>دام گیسو میں کسی دل کو گرفتار کیا کسی حیرت زدہ کو نقش بدیوار کیا</p>
<p>۵۳۹</p> <p>نقشہ لو کون نی بگاڑا ہی تری صحبت کا دن لگی تکو ہی چل نکلی ہو بحد سوا</p>	<p>تاک میں تیری ہیں ڈالا ہی بختی می کا فرا چاندنی رات کو اب ہوتی ہی سیر دیا</p>
<p>۵۳۹</p> <p>سبکی بہن اب تو چلن سب سے نرالی تھے پیٹ سے نام خدا پاؤں نکالی تھے</p>	<p>۵۳۸</p> <p>اب نہرو ہی نہ چوری ہی نہ شہر پائی ہیں بس پل آتا ہی گھر میں اوتی ہاؤں دین</p>
<p>۵۳۸</p> <p>۵۳۹</p>	<p>۵۳۸</p> <p>۵۳۹</p>

	بان جی ان غیر سی کی ہنسی محبت نہیں کیا اپنا دل اپنی خوشی اپنی طبیعت نہیں کیا	
اور جو کشتا ہوں کہ شکوہ ہی مجھ میں حضور پیار کیا تمکو کیا ہنسی کیا کوئی حضور	پاس ہر انہیں کرنی ہو مروتی ہی دوا ہنس کی فرماتی ہیں چاہت پتو تاحی	
کیا تمہیں نے ہی زمانے میں لوگنا چا سیکر ڈون کرے ہیں ایک تنہی ہی چاہا چا		
لاکھوں اس وضع سے ہوتے ہیں ہماری بیجا حور غلمان ہوں فرشتہ ہوں پیری یا انسان	آتی ہی کو ہنسی سی سیکر ونگی جانین جان سبک بٹل سلیمان ہیں بیزیر فرمان	
سنگ پانی نہوا اگر ہم کوئی تفریر کریں آدمی کیا ہی پر زیاد کو تخبہ کریں		
بندہ پرور ہے چو کہ آپ فی فرمایا مجھ پر یہ غمزہ یہ لگاوٹ یہ سجاوٹ یہ ادا	حسن ہے جتنا غرور آپ کریں ہی زریا جتنا کہ تم میں کسب ہے یہاں صدقا	
میری الفت کی سبب حسن مجھ پر ہو کے اک مری چاہوں سے خلق میں نہ ہو ہو کے		
دلربا بنیک چوں سارا سکھایا میں نے بان گر سچ ہی کہ اپنا کیا پایا میں نے	ہو کی دیوانہ پر نیرا بنایا میں نے ایک دن ہی نہ فرما اسکا اوٹھایا میں نے	
دریاں رہ رہ کی ہی آیا ہی ہم کیا سمجھے ہو وی اس دل کا برا آپ کو اچھا سمجھے		
اب یہ ڈر ہی کہ جہان میں کہیں بہ نام نہو بی مروت نہوی دید نہو یوں دیکھو	خود غرض عہد شکن لوگ نہ مجھ میں تمکو بی سبب ہنسی نہ تم ترک ملاقات کرو	
ہو گا دشوار بہت منہ کا دکھانا تمکو کیا کہے گا یہ بتاؤ توڑانا تمکو		

<p>۵۰۱</p> <p>ہین حسین آپ کو تہہ نہیں آپسے کم گئی گزری ہوئی عالم ہی یہ ہے عالم</p>	<p>۵۰۱</p> <p>انسا سرور ہو حسن دور روزہ چہست سیکڑوں چاشنی ہین سیکڑو جکا جا ہی دم</p>
	<p>۵۳۹</p> <p>سیکڑوں رتے تین اس بات پیمان کری سیکڑوں چاہتے ہیں ہسے ملاقات کری</p>
<p>جن ہی تو یا ہی پری یا ہی ملک یا انسان کہ کسی طرح سے بچتی نظر آتی نہیں جان</p>	<p>پر یہ قید تبادی تو محبی امی سرری جان تیزی الفت نی کیا ہی محبی ایسا حیران</p>
	<p>۵۴۰</p> <p>ہی دہوان سالن میں کیا خیر چلا دی تو تو نہیں معلوم کہاں آگ لگا دی تو نے</p>
<p>جان بچتی نظر آتی نہیں امی غیرت ماہ کوئی کتا ہو تو کتا ہوں کہ کیا اوسکا گناہ</p>	<p>اب طبیعت نی اوٹا یا یہی ہمدرد چاہ شکوہ کرتا نہیں اسپر ہی ترا میں والد</p>
	<p>۵۴۱</p> <p>ہونہ غیبت یہ مناسب نہیں کہنا محکو اونکا شکوہ کسی سی نہیں کہنا محکو</p>
<p>اولسی ملنا نہیں منظور ہمیں یہی طاشا اپنی مطلب کی نہیں وز جلی کسکی یلا</p>	<p>اونکو منظور اگر غیر وشی ہی انس دوفا گو کہ مشہور زانی میں وہ ہین جہر لقا</p>
	<p>کسکو مطلب ہی کہ اب اولسی ملاقات کری ایسے خود غرضوں سے پاوشن مری بات کری</p>
<p>تمام ہوا</p> 	

شوق

یہ بزرگ سوائے حکیم نواب مرزا شوق بہین

نام ان کا معلوم نہیں اور مولد اور مسکن بھی

ان کا دریافت نہیں اور یہ بھی نہیں معلوم

کہ یہ کس کے شاگرد ہیں سوائے اس

واسوحت کے جو برج صحیفہ مجموعہ برائشال

کے ہے اور کچھ کلام ان کا نہ دیکھا نہ سنا

مگر طرز کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ شاعر اچھے

ہیں باقی العلم عند اللہ فقط



(واسوخت شوق)

پہنیں ازین غیر تہا بزم میں آکار کوئی	انگاری تری کر تانتا غمخوار کوئے	محررم راز تہا واقف اسرار کوئی	گرم بازاری نکر تانتا حسد پریدار کوئی
دلربائی کا چلن سارا بتایا میں نے	بخت دا شکوہ مرزا دنیایا میں نے	دل عاشق کا پہا نہ تہسین آتا تھا	پہر ناز لعل میں شانہ تہسین آتا تھا
کرنا عاشق سے بہا نہ تہسین آتا تھا	روٹی صورت کو بہا نہ تہسین آتا تھا	مردی جی اوٹتے تھی قہر کی صدا دے	خون عشاق ہوتی تھے حاسی آکے
آکے تھے گرو سلیمان سی نہ ہرگز سازش	آتش حسن اب ایسی ہی سپوی ہی کشش	بات کہ نہیں فرشتی کی ہی پر جلتے ہیں	سیکڑوں شعلہ آواگہ جلتے ہیں
تجھے الفت ہے مجھے مجھے محبت تجھ کو	صحت بد سے رہا کرتے تھے نفرت تجھ کو	میں سمجھتا تھا سیاں اہل مروت تجھ کو	خوش نہ آتی تھی کسی شخص کی صحبت تجھ کو
ام کیسوتری چہری پر نہ ورزیدہ تھا	تو گل اندام تہا میں بلبل شوریدہ تھا		

کوئی مشیاد پر پورا دیوانہ نہ تھا	اس طرح غیر ولسی اسکے بیچے بیار نہ تھا
شمع رخ کا ترے آگے گوی پروانہ تھا	بیچہ غیر ترے کیسوؤں کا شانہ نہ تھا
سر سو خواب میں بھی ہوتی تھی حوشت دل	منتشر ہو ش زرتی تے نہ یہ کلفت دل
قدم غیر نہ آتے تے کہے خلوت میں	اپنی ملت سے بنانی تے کسی ملت میں
جن دنوں اپنی رسائی تے تری خدی تہیز	بیچ کا دخل نہ تھا انجمن راحت میں
تشریف وصل شب روز یا کر ڈیو	مصروف رخ کی تلاوت تو کیا کر ڈیو
عین باغ آپ جو جاتی تھی کہی سلی میں	بن مرے آجکا لگتا تھا جی میلے میں
ہوتے تھے نہ کہی یاد مری پہ زمین	بیچ سے کرتے تھے تبدیل خوشی میں
قاصد باد صبا سو جو میں سن پاتا تھا	نکھت گل کی طرح دوزا ہوا جاتا تھا
دیکھ کر غیر مجھے کہ کو پاٹ جاتے تھے	خار کما کردہ مرے زسک سے ہٹا جاتے تھے
دور کرتے ہی گلے مری ہیٹ جاتے تھے	عشق پیچی کی طرح ہسے لپٹ جاتے تھے
بادہ بیٹی تے مری ہاتھ سے جلتے تھے غیر	میں یہ کہتا تھا خدا اسکا ہوا انجام بخیر
کہ سخن البسی تھی سنتا تھا نہ کوئی آواز	جان دیتی تے اس انداز پہ لا کون جلتا
یہ نیازم خدا تے نکالا انداز	خلل انداز کئی شہر کی ہیں محرم بازار
کہو یا بے سخن سازوں کو رہا بے کافرق	ہو گیا اب جو ملاقات میں دولت کافرق
آپ اغیاروں کو ہر بار سلیے پہر ڈیو	ہاتھ میں اپنے وہ لوہار سلیے پہر ڈیو
صاف تلوں کو ہر بار سلیے پہر ڈیو	سم ہی سر ہاتھ میں امی یار سلیے پہر ڈیو

ابھی ہشتیار ہیں جس روز جنون ہوویگا اک نہاک روز ترے کو چہن خون ہوویگا	
خوب اس بات سے واقف ہی خداوند دائع دل ہیں جو میان چشم خلاق کو سند	واسطے ترے زمانے میں میں کہلا یا بد تیری اس وعوۃ باطل کو کر دنگا میں رو
گالی منظور گوارا کی روکھامی میں نے سنگ طفلان کی ازیت سے اوٹھائی میں نے	
جسکا احوال نہیں ہوتا ہے بالکل ظاہر در دولت یہ جو ہوتا ہوں کہ میں حاضر	کوئی ایسی خطا مجھی ہوتے ہے صاف نہیں منظور نظر آپ کو میرے حاضر
بہتے ہیں سب مری احوال پہ اندر باہر داربان تک مجھی کہتی ہیں کہ باہر باہر	
کیا کوئی اور زمانے میں خوش خلقا نہیں لکھنؤ ہے یہ میان مصر کا بازار نہیں	یہ غلط سمجھو تم مجھسا طرح دار نہیں کوئی اب آپکا ہوویگا خریدار نہیں
اک زلیخا تھی وہاں لاکھوں خریدار پڑے ایک یوسف تھا وہاں سیکڑوں لہار پڑے	
دوستی تجھے تنہے کی کسی اسلوب نہیں صبر کیونکر میں کروں حقت اب نہیں	روز شب کی یہ ڈراتی تو میان خوب نہیں نیز اطالپ میں نہیں تو مر اسلوب نہیں
صلح باغیر جانک مبارک باشد صحبت با دہ کلنگ مبارک باشد	
جسکو ہر طور سے بد دوستی مجھ سے مطلوب ہووی تو اصل حقت میں سراپا مجھ	ایسا خالق نے دیا جو صدم خوش اسلوب ہووی یوسف کو اگر دیکھ کے اوسکو یعقوب
گت گل کی طرح ہوش ڈراوی مائل سنبلیں لٹ کی بوسنگہ کے کھادوں سنبل	

<p>لب جان بخش سی شتر نای عقیق مینسی قد موزونسی شیب روز هو اعضا شکنی</p>	<p>شونخی چشم پصدتی هو غران صتنی وانت اگر ویکلی کما جادی تو همیرگی کنی</p>
	<p>هو وی رقتاری محشر کی علامت پیدا شور خلائال سی هو شور قیامت پیدا</p>
<p>حلقه نان هو یا بسحر محبت کا ہنوا زیست سی تنگ سی ہی پی تو ہر شام دھو</p>	<p>رکب جائسی بھی ہما یک بہت سی کم دہن تنگت ادس گل کا تھوئی سی نظر</p>
	<p>دیکھ لی سیب تن ادسکا اگر غنبت میں ڈوبی تو جا کے ادس بوقت شیخست میں</p>
<p>دیکھ کر زکس مخور تو بیوش ہے صورت بیل تصویر تو خاموش ہے</p>	<p>سامنی تیری کٹر جبکہ وہ مینوش ہے چشم بیناری شنوا نہ ترا گوش ہے</p>
	<p>باتون باتون میں تھوئی ایسا وہ کروہا کت بافسوس ملی ہونہ تو اپنی چاہے</p>
<p>شکوہ دکھلا کی گانی اپنی لگاؤن ادسکو اک ہیو کا سا پر یزاد بناؤن ادسکو</p>	<p>اینہ پاتھ میں یکا میں کماؤن ادسکو ساتھ پیے میں تری سامنے لاؤن ادسکو</p>
	<p>شکوہ خرون وہ کدی اور بھی سہ ایسی تقریر کرے تھسی کہ دم بند کسے</p>
<p>راہ پر لاؤن او سے اور تھجے گراہ کرون بخرا ایسا ہی ادس تیکو پیش تہاہ کرون</p>	<p>دیکھ کی ادسی انداز سی اکا د کرون شکوہ نگشت تا صوری ستبا ہر ماہ کرون</p>
	<p>شہرہ مٹ جایی تری خوبی و زرائی کا کولی گل نام نہ لوی تری زیبائی کا</p>
<p>عفو کر دیجی جو مجھے ہونی ہو تقصیر میں وی بندہ ناچیز ہوں تو توجہ امیرا</p>	<p>شکوہ آئینہ جکی مینی یہ ججے نصرت ہو وی آئینہ اگر تھجی مجسکو نصرت</p>

	وہی تم یار وہی طالب دیدار ہیں مسم	
سر بازار مجھے دیکھیے لاکھوں دشنام	نام پر تیری یہ وہ سوخت کو کرتا ہی تمام	شوق سے بھی اگر اب لون کسی شوق کا نام شوق اللہ دل و جان ہے ہی تیرا سلام
	کرب سبکی ہی مجھے جلوہ گری سے مطلب حور سی مجھ کو غرض ہی نہ پری سے مطلب	

تمام ہوا

شایان

مخلص ہے منشی طوطا رام صاحب کا خلف الرشید

ہیں منشی اتارا رام ولد لالہ منسکہ رائے ابن راہو

منسارا رام نجیشی الملک قوم کاوٹہ سری یا ستم طلق

بکالی ڈہاں کے جہا مہدی رائے راہو تلسی رام خفقہ و

نواب آصف الدولہ بہادر سے مخاطب خطاب را

ہونے اور منگین زمرہ خطاب مذکور کو عطا ہوئے

اور عہدین الدولہ نواب سعادت علیخان بہادر

جنت آرا مگاہ میں عہدہ شیکری فوج پر متاثر ہوئے
فقط



واسوخت تئامان

آج کوسے پر پرواز ہی عنقای سلم	کنگر عرش معلیٰ ہے تہ پائے سلم
جب سر لوج پڑے دیدہ بینی سلم	واقف راز ہوئے چشم تماشائی سلم
یک قلم حسن کے مضمون رقم نے او سپر	قصہ عشق ہے سب سے نایب قلم نے او سپر
ہر روش رنگ محبت سی ہی گلشن مہمورا	ابھی گلزار کی گلچین میں گدا و فقور
طوق قمری نی کیا سرو کے خاطر منظور	قد رنگل جانسی بڑ بکر عجوی بلبل کی حسنور
صورت آئینہ زگس کو ہے حیران دیکھا	زلف کی طرح سے سنیل کو پریشان دیکھا
مائل حسن ازل سے تھا اول عشق پسند	عشق بازی میں عجب وصلی تھی دکلی بلند
ہی کہلی بات رقیبو نگاہی تہا رستہ بند	وصل سی ماہ رخوئی تے طبیعت خرمند
دل کی ماتد نہ پہلو سے جدا رہنے تے	نصیح پر صورت پروانہ فدا رہنے تے
لیکن آغا ہی تہا مجھ کو خیال انجام	یہ کتاب آہ محبت کی ہوئی کسی سی تمام
حرف آئی میں ول و جانہ نہیں جا کلام	اس سبق کو نہڑی لی نہ ہی اسکا نام
یار کے روی کتابی کو نہ قرآن سمجھے	زلف شب رنگ کو اور اراق پریشان سمجھو

راز الفت سی ہو گیا نام خدا جب جسم	رگم سبیل کیا دلوں توں کے جسم
پہر گئی شکل نظر دیدہ حیران کی قسم	اور صورت کا نظر آیا پہر او نکاح عالم
طرفہ آہ دل سوزان نے شرر باری سے	دبوم و وزخ میں ہے اس آگ کی چنگاڑ
عارضی حسن پہ اس طرح او نہیں باز ہوا	جو یقین تھا نہ توں سے وہ خدا ساز ہوا
وصل میں مجر غرض تفرقہ انداز ہوا	بانی ظلم بر اک عسردہ پرداز ہوا
ماہر و یون کو یہ دل داغ سی بڑ بکر سجا	تھی جو خوش لہجہ او نہیں ز داغ سی بڑ بکر سجا
دل کی دستہ میں کیا ماہ خوشی لگا	پہر گئی عشق کی صورت سی طبیعت اکینا
عمر بہر نام محبت کا نہ لگنے ز نہاڑ	عمد و پیمان تھی ہی دلسے ہی تھا افرار
دل میں سمجھیں گے ہم اب غول سیا بان او کو	لو تصور نہ کریں گے کبھی انسان او کو
عشق میں کچھ نہیں حاصل ہی پھر رنج	سچ ہی ہو بولگی الفت ہی خرابی کا سبب
شعلہ رو سپند عشاق جلائی ہیں	اس سی حاصل تھی چشم ہی یا خشکی لب
جسم داغوں سے بنی سر و چہرا خان کی طرح	استخوان جلتی ہیں سب مشعل سوزان کی طرح
یاد اسی گرمی محشر کی شرر باری ہے	آتش عشق کی غور شدید ہی چنگاری ہے
جی فرشتوں کا سچی چاہ میں دشواری ہے	اسکی ہاتوں سی جنم کا ہی دل عاری ہے
آتش عشق سے کیا دلگی جلائی والی	کوئی بدلی نہیں یہ آگ بجھانے والی
صورت کا ہر سی اکہن تو پتھر صل جائے	عشق وہ آتش سوزان ہے سمندر جل جائے
ایک ساعت میں ز روشک برابر چل جائے	بہر کی یہ آگ جو گلشن میں گل ز جلیجاڑ

	<p>سیر دی آکشن گل اسکی شہر داری سے آگ بیانی میں لگی ہے اسی چنگاری سے</p>	
<p>جل بھی خود چو سمندر ہوز و کش آسمین غرق ماہی کی طرح ہو گئی ہوش آسمین</p>		<p>یہ وہ فکرم ہی کہ ہی موج تزلزلش آسمین شل موسیٰ ہو براہیم کو ہی غمغشا آسمین</p>
	<p>خاک اسی کو چڑھ کر وہاب میں اوڑھتی دیکھی گرد ہمیں اسی سیلاب میں اوڑھتی دیکھی</p>	
<p>دل نہ دیوانہ ہو یہ یونکا زدم انکا ہرے قاف کی ذکر کو ہی طاقی یہ سیانگی وہرے</p>		<p>عشق وہ دیو ہی سائی ہی رہی جلی پری وہ سیانہ ہی نظر جو نہ پری نجان پیرے</p>
	<p>جن پر یہ بہت چڑھا جان پیرا یا آسب نقش تعویذ و دعائی نہ ٹھایا آسب</p>	
<p>اشنا ہوتی ہیں ماہی کی طرح آسمین حلال آبرو کا نیند انسان کو بہت ہی خیال</p>		<p>یہ وہ دریا ہی کہ ہی موج میں تلوار کی چال تیغ غم ہی بدل عشاق ہیں ساطل بہ پٹھال</p>
	<p>یہ ہنور پیچ کا ہی اس سے لگانا معلوم ڈوب کر آسمین سے تاشہ اوچھلانا معلوم</p>	
<p>گل کھلتا ہے پیار و زینہ شہل ماتم شانیدہ تم کمانگی ہر آرتی ہنر شہر کا دم</p>		<p>یہ شجر وہ ہی کہ پہلایا سکی ہن اندوہ الم اشک گل رنگ کیا کرتی ہیں تکار شہنم</p>
	<p>داغ زخم پیچیدہ ہی گاتان کی بھسار جسم پرواغ میں ہے سر و چراغ کی بھسار</p>	
<p>روک سکتی ہیں کمان خود سپر اسکی وار خرم جان یہ ہی بجلی کی طرح آتش بار</p>		<p>یہ وہ تمشیر ہی رکتی نہیں اسمہ زہنار ایک دم میں صف عشاق کو کر دی فی النار</p>
	<p>گرچی تہ قیامت ہے چمک میں اسکی کیا قیامت کی حرارت ہی چمک میں اسکی</p>	

عاشقوں کی نہ بھی پیاس یہ وہ پانی ہے	جسٹ کڑی صاف یہ وہ تیغ صفا پانی ہے
چشم جوہر ہے کہ آئینہ حیرانی ہے	کاٹ سی تیغ قضا کو ہی پشیمانی ہے
یہ پیرے جسم وہ مجروح نہ مانگے پانی	
یہ اونچی کوثر پر اگر روح نہ مانگے پانی	
کین صغین اسنی سر دست ہزاروں پامال	تیز ہے تیغ اجل سی ہی کین اسکی چال
کیا جگر سیدہ سپر اسکی ہو فولا کی ڈھال	شوق سی ہوتی ہیں ایک ارغیناق حلال
کاٹنے اسکے دکھائے وہ بلا کے جوہر	
دم ہو سے بند کھلے تیغ قضا کے جوہر	
کی جد ہرگز نم خاک ہوا وہ ایوان	شہر آباد ہونے ظلم سی اسکے ویران
ایک جانہر نہوا ماتہ سی اسکی انسان	نام عشاق مٹی اور حسینوں کی نشان
بیچراغ اسنے کئی نور کی گہر دنیا میں	
شعلہ زن اس سی ہوتی داغ جگر دنیا میں	
پرتی ہیں تیغ کھف جان کی شہن اشہین	یہ وہ ستہ ہی کہ ہیں سیکڑوں ہزن اشہین
شعاع کی طر حسی دل رہتی ہیں شہن اشہین	سیر تھقل کی ہی اور نہ بہت گلشن اشہین
نور ہر ایک یہاں شعلہ جوالہ ہے	
جو غبار اوڑھتا ہے آتش کا وہ پیر کالہ ہے	
نقد جان دے نہ خریدار ہو اسکے بازار	یہ وہ یوسف ہی غضب گرم ہی جب بازار
جان شیرین ہوئی فریاد کی اذیت میں شہن	اسکے ہاتھوں سی قیس پر آیا ادبار
صدے و اہق کی ہیں کیا کیا نہیں جی گزری	
نل یہ گزرا ہے جو کچھ وہ نہ کسی پر گزری	
آستیان خالی ہے غمقا ہی نشان بلبل	یہ وہ گلشن ہے کہ خبر خار نہیں اسین گل
آکے ویران کیا ماوخران سنے بالکل	زلف سے بڑھ کی پریشان ہیں حال بلبل

	<p>مخفی ماتم نظر آتے ہیں شکر گلشن میں خاک اور ڈاکرتی ہے ہر شام و شکر گلشن میں</p>	۵۶۲
<p>پہول جو ہمیں سپر کی ہون تو شیر کے پہل اسکی سایہ میں ہی آسید کار ہتا ہی غلغل</p>	<p>یہ تجر وہ ہے کہ ہر شاخ ہی شمشیر اجل ذائقہ تب کورا اسکی گئی جان لکل</p>	
	<p>آبِ خجرت سے اسی سنجی ہی حد او و نلے کام اس پہل ہی ساتیخ کا جلا د و نلے</p>	
<p>خضر جمین ہی بہنگتا وہ رہ الفت ہے چشم یعقوب کو روئی سی کہاں صحت ہے</p>	<p>جس سے حاضر ہی مسحا وہ تپ فرقت ہے صبر کی حضرت ایب کو کب طاقت ہے</p>	۵۶۴
	<p>دم فرشتوں کے ہوئی بھدیہ وہ زہرہ ہے جاہ باہل کا اسی وجہ سے اک شہرہ ہے</p>	
<p>اسکا بیمار شفا کا نہ زبان سے نام ایک اس تپ میں ہزار و لگا ہوا کا نام</p>	<p>یہ مرض وہ ہی کہ ہی جسکی تڑپ میں آرام بلکہ تشخیص میں ہی ہے جای کلام</p>	۵۶۵
	<p>سب حکیموں کو کف دست ہی ملتے دیکھا کچھ مسیحا کا بہان زور نہ چلتے دیکھا +</p>	
<p>میش سی اسکی نہیں ہوتا ہی کوئی جاہل ہر رنگ جان کی یسی ہے یقضا کا شتر</p>	<p>یہ وہ بچہ ہی کہ پید انہیں جسکا منتر + مرگنے کو ہی عشاق تڑپ کر اکثر</p>	۵۶۶
	<p>اسکی کاوش ہی ہن عشاق کی سینی چلتی اسکی کینی سی ہن آفاق کے سینی چلتی</p>	
<p>ہو مسیحا ہی نہ اس درد کا ہرگز بیمار + ہی علاج اسکا عبت اور دوائیں بیکار</p>	<p>دی نہ دشمن کو بھی تازیست خدایہ آزار خضر بی موت ہی مر جا جو آئی یہ بخار</p>	۵۶۷
	<p>یہ مرض سچا وہ قومی زور کسیکا نہ چلے لغو تشخیص ہو نہ سہرا طمانہ چلے</p>	

<p>یہ وہ ہی داغ کہ ہر سنیہ جسے گلشن یہ وہ ہی دوست کہ انسا لگا جاتی شہنشاہ</p>	<p>۵۶۷ یہ وہ ہی شمع کہ ہر خانہ دل ہی روشن یہ وہ ہی آتش ہو زبان کہ جگر ہی گلشن</p>
	<p>یہ وہ آفت ہی غضب تل کے جو سر پر گذر و اسق و کوہ کن خستہ جگر پر گذرے</p>
<p>۵۶۸ جسکو کہتی ہیں مروت وہ ذرا سہلین آہ ورنج و عجم و ایذا کے سوا سہلین نہیں</p>	<p>یہ وہ بھیر ہی بد خلق و وفا سہلین نہیں دشمن جان ہی محبت بجز اسہلین نہیں</p>
	<p>قول شایان ہی کہ مر جاے محبت نکرے زندہ درگور ہو لیکن کہی الفت نکرے</p>
<p>۵۶۹ کو روہ چشم کمری اپنے جو الفت کی لکڑا ہاتہ ٹوٹین جو بڑھین پیار کو قصہ کوتاہ</p>	<p>۵۷۰ دی جگر خانہ نہیں نہ تہون کو داند پاؤن وہ مثل ہون ظلمین ہو لکی جو انکی راہ</p>
	<p>سر جو سجدی کو جبکے کنچ کی پتھر مارے دل جو پہلو میں ہو چین تو خنجر مارے</p>
<p>۵۷۱ پنچہ غم سی جگر چاک ہو داماں صفت بیگلی دکو سے زگس جیر انکی صفت</p>	<p>۵۷۲ پرزئی پرزی ہول زار گریبان کی صفت استین جوش سے لگونی ہو طوفا کی صفت</p>
	<p>جامہ زیبی پر سینوں کے منظر بند نہو چشم سوزن کو بھی اس رستی سی ہو بندو</p>
<p>۵۷۳ عشق کامول نہ لی صفت ہی کوئی آزا بت پرستی نہ کری توڑ کی پسندے زنا</p>	<p>۵۷۴ منہ لکالی نہ کہی ماہ و شو کو نہ ہمارے ترکسی چشم کی ہرگز نہوں آنکھیں ہمارے</p>
	<p>چشم الفت نکرے دل سی نظاری انکو بلکہ صدقی کپٹرح سر سے اوتاری انکو</p>
<p>۵۷۵ ہاتہ لی کنچ سر جانشی ندی ان کو دل شامت آجائی جو انسان انسی غافل</p>	<p>۵۷۶ یہ حسین بات ہی کر نیکی نہیں ہیں قابل انسی ہوتا نہیں بزرخ کہیں کچھ حاصل</p>

	<p>دلین و خشت رہی ساگی سے پیزا دوستکے ہاگی تاکوی عدم کوچی سے جلا دوستکے</p>	
<p>بڑھ کے تاریک ہی ظلمات لہری پیرا چشم زوریدہ نظر سے مگری اسپہ نگاہ</p>	<p>کو چہ زلف پریشانی نمودل کو چاہ جاے ہو لے سی ہی اسپن نکوئی بخت سیاہ</p>	
	<p>دل وہ دیوانہ ہی جو اسپن پریشان رہے سخت چکراتی جو اس بیچ میں انسان رہے</p>	
<p>سانپ کی سائے کوی عیش سی بانہی میں آنکھ ڈالے نہ گلستان میں رخ سنبل پر</p>	<p>پہنچ او بھائی مگری زلف پریشان یہ نظر مول لے چ کی جی کو چہ زنجیر میں گہر</p>	
	<p>جو پنسا جا رہا میں اس زلف کی شامت آئے سر پہ یہ کالے ہلا آئی قیامت آئے</p>	
<p>گلشن حسن کہ سمجھو تر بخش اجل ہاتھ اوٹھی پنچہ درگان پہ تو بازو ہوشل</p>	<p>سنان ابرو کو تصور کرے تلوار کا پیل بیچ بیان کی طرح دلین زلف سی بل</p>	
	<p>سلسلہ دل کو ہین سوے گہر سے اچھا چشم تھینے نہ اسی تار نظر سے اچھا</p>	
<p>اگر نہ سوے تیغ یہ پہل کہا کی مرے جب تنگ دم ہی نہ وہ اسکی محبت کا ہرے</p>	<p>آبرو چاہے تو ابرو کی محبت کرے خنجر تیز و دم شو قہے گردنید دہرے</p>	
	<p>بیکے کا نظر ایسا یہ اصلا نہ کرے ہو جو محراب حرم پہول کے سجدہ نہ کرے</p>	
<p>پاؤں ہی رکھی نہ اس نماز عیدان پہی پہونچے بیشتر بران نہ دل جان پہی</p>	<p>ہاتھ ڈالے نہ سپہ پنچہ درگان پہی کہی دل تصدق نہواس ناوک و پیکان پہی</p>	
<p>آبداری میں کناری سے فون تر سمجھے نیزہ و تیر و سنان موت کا خنجر سمجھے</p>		

<p>صورت شانہ نہ اس زخم بھی سینہ فگار ہی کڑی خانہ زنجیر کو سبھے گلزار</p>	<p>زلف کی چین انسان نہ آسے زنتار جای اس تشک کی سو دین سنوی تار</p>
<p>پرخ کرے ماہ عذار و کھی نہ پیشانی پر آنکھ اوٹا ہے نہ اس آنکھ کی ہیرانی پر</p>	<p>۵۶۷</p>
<p>دنی نہ مہتاب سی شب تہ تک آنکو زنتار شعلہ طور کے سنہ میں زبان ہو بیکار</p>	<p>پیر کے رخ صفت مہر نہ دیکھی خسار خار کما ہی نہ کرے جان کو اس گل پنتار</p>
<p>رنگ اور پی پھول نظر آئیں عذار آنکو دین دیدہ خول نظر آئیں عذار آنکو دین</p>	<p>۵۶۸</p>
<p>سلسلہ سلک گہری زبے بہتر ہے سیپ کی طرح یہ پانی میں ہی بہتر ہے</p>	<p>دانت کی عشق میں ذلت نہ ہی بہتر ہے سنہ سی تعریف نہ کچھ انکھی کسی بہتر ہے</p>
<p>دانت پیسے جو کہی انکا تصور آجای آبرو چاہی جو انسان تو ہیرا کما جای</p>	<p>۵۶۹</p>
<p>چاہ رستم میں گری جان کر ہی لسی تیار دل شو الفت ناخن سی کبھی سینہ فگار</p>	<p>دیکھے آنکو نشی نہ یہ چاہ زکھ ان نہ تیار ہاتھ کانو نہ دہری دیکھی نہ کانو لکی بہار</p>
<p>یا دیننی میں جو غمناک رہے بہتر ہے ساری جہکڑی سنسی یہ دل پاک رہی بہتر ہے</p>	<p>۵۷۰</p>
<p>رشتہ مہر میں اسکی نکلا اپنا پنہ سے ختم ہو گرون نہ مزاجی کی طرف آنکھ اوٹا</p>	<p>دل کبھی بول کی گردنکی صفائی یہ بچاؤ دلین نفرت ہیں گریہ میں احباب کی آؤ</p>
<p>سینہ کو بی کی کرے چاہ نہ سینہ دیکھے شہر سے کوہ کی لے راہ نہ سینہ دیکھے</p>	<p>۵۷۱</p>
<p>ڈوبی گرداب میں دل پر کئی نا فکلی چاہ صاف رائو سنسی پسلتا ہی رہی پانی لگا</p>	<p>ہونہ نا ملی سے تشک کی زلف دست آگاہ یا و آئی بو کڑی تو عدم کی لے راہ</p>

	آئینہ دیکھی کف پا کا نظارہ کر کے اپنی ہاتھوں کوئی ذلت یگوارا کر کے	
۴۴	ہول اکبار گئی ہو کو وہ اگلی قسری پاؤن میں عشق نی زلفوں کی پنہالی نغیر	ذکر نے ماہ رخوں کی یہ دکھائی تاثیر چوک میں آئی نظر ایک صنم کی تصور
	کیلیتی سر پہ کئے دسی تھی ہو لی و اسے یاہ پیش آگئی اس دکھ کی ڈوبنے والے	۴۵
۴۶	خوب بل جکی طبیعت نی دی تھی دستار بول بولی تھی بڑی پیش وہ آئی ایام	عشق جلتا تھا کہ تھی جو اسی گرم کلام سردھری کا نہ ڈر تھانہ خیال انجام
	آتش افکن ہو لی خود متعلہ زبانی اپنے یے اوزی اولیٰ مہین گرم بیانی اپنے	۴۷
۴۸	برق سی ٹوٹ پڑی خرم ل پر اکبار آہ سوزان ہو لی سینہ میں نہان آتش بار	چشم بد و روہ انگہ میں ناگاہ دو چہا صبر باقی نہر کما ولین نہ قابو نہ قرار
	سنگوں بٹھے تھی عوارہ مرگان اسے دو نوان اکھوں کی غضب اشک کی لہو فان ٹھہر	۴۹
۵۰	ازلفین پر سچ جو تہین و امہین لائین دلکو خوبیان حسن او انی بھی دکھائین دلکو	شونہیان ناز کی انداز سے بہائین دلکو باتینا اعجاز جو کہتی تہین خوش آئین دلکو
	دل کے پہلو میں ملا حنجر ابرو کو مقام سر میں حشمت فی دیا الفت کیسے کہ مقام	۵۱
۵۲	سر پہ رفتار نی کی حشر کی آفت پیدا ہر او اسی بخدا طرز تراکت پیدا	قد بخوبی ناسا تھا کی اوسنی قیامت پیدا شغویو نے تھی عجب گرم شرار پیدا
	نگہت زلف سے گرم مہیا مستک ہوا شرم سے ناف میں آہو کی لہو خشک ہوا	

تیر اس خنیش مرگان سی جگر پر کما کے	زخم اس ناوک بزان سی جگر پر کما کے
نشر اس خار مغیلان سی جگر پر کما کے	نیرے اس کاوش پیکان سی جگر پر کما کے
دیکھ کر دیدہ میگون کو بہن ہوش ہوئے	چو کڑی ہول گئی سحر فراموش ہوئے
خندہ برق کی دکھلائی تبسمی بہار	موج دریا سی لطافت پہ لگائی تلوار
دل پہ پیغ ہوئی برق صفت آفتاب	خرمن جبر جلا اور پیک کشت قرار
کس غضب کی تھی ہنسی حسنی قیامت تو ہا	خندہ گل نے عجب رنگ کی آفت تو ہا
بچ سی بانگ لیا در کوسیہ کیسے	دم بہر تیغ دو پیکر کا خم ابرو نے
کما لیا تیز جگر دوز نگہ پہلو نے	انکھ وہ آنکھ کہ رخ چوڑ دینی جاوے
رنگ ہی لعل بہ خشتان کالب گلگون پر	مصرعہ سرو کی پہیتی ہے قدموزون پر
قصہ کوتاہ وہ گل رنگ ادا دکھا کر	صورت کبک قدم زن جو ہوا رستی پر
پردہ چشم میں دی بینی جبکہ شکل نظر	نام کا او سکی نشان گہر کی نہ اصلا تخریب
نقش دیو ارجو حیرت نے بنایا مجکو	آئینہ لاس کے تجھ نے دکھایا مجکو
ولین یہ آتش الفت جو شر رہا ہوئے	کشت سر سبز جو تھی صبر کی فی النار ہوئے
ابرنیسان کی طرح چشم گہر بار ہوئے	وحشت دل ہی گہر بانڈہ کی تیار ہوئے
ہاتہ جانی لگی بہیات گریبان کی طرف	پاؤن بھی چاک نی ہیل اچلی دامان کی طرف
بقراری سی ہوا یہ دل مضطرب تھا	آتش شیشے میں ہو گہر گہر جیسے سیما
چشم زکس کی طرح صاف اور آنکھ سے جوا	مردم دیدہ ستاروں کی رہی محو حسا

	<p>بڑھ گیا ربط زبان کو میری تماموشی ہے ذوق باتوں کا ہوا دکھو فراموشی سے</p>	<p>۵۵۵</p>
<p>پاؤں خود جانب نہ خیر ٹہا وحشت سے سر پہ زندا نکو لیا نعل فی اوٹھا وحشت سے</p>	<p>سلسلہ الفت کیسوں کا ملا وحشت سے طوق ہی حلقہ گریبان کا بنا وحشت سے</p>	
	<p>دبجیان دامن جھرا کی اوڑھائیں کو سون ندیاں اشکو نکی چشموں نے بہائیں کو سون</p>	<p>۵۵۶</p>
<p>زلف لی پاؤں میں نہت کی پنہالی بچی جادوئی پیشہ نے آفت کی دکھالی تاشیر</p>	<p>عشق ابرو میں لڑائی کمانی کشمیر دل پہ مڑگان کی تصویر لی لگالی سوتیر</p>	
	<p>طرز رفتار فی کس پر قیامت پر پاپا ناز و انداز واداسے ہوئی آفت برپا</p>	<p>۵۵۷</p>
<p>تھا تصور کہ وہ کس نخل زرم کا ہی ثمر تھا تصور کہ وہ ہی کون فلک کا اختر</p>	<p>تھا تصور کہ وہ کس برج شرف کا ہی ثمر تھا تصور کہ وہ ہی کونشی دریا کا گھر</p>	
<p>تھا تصور کہ وہ گل کون گلستان کا ہے تھا تصور وہ کنول کون شبدستان کا ہے</p>	<p>تھا تصور کہ وہ گل کون گلستان کا ہے تھا تصور وہ کنول کون شبدستان کا ہے</p>	<p>۵۵۸</p>
<p>فلک جسکی ہی عقب چوک کی ہی اونکا گھر کھل اوٹھا تخی دل کھلی طرح یہ سنگر</p>	<p>حال تمازار کہ اک دوست دی الکی خبر کھل گئی نیچہ قوم کی ہی سب جھڑ</p>	
	<p>رہبری اونے جو کی خبر کے ہوسر تھا ورد کہو یا تو سجا کے برابر تھا</p>	<p>۵۵۹</p>
<p>آتش عشق نرفتہ جو ہوئی شملہ زن رشتہ شہد کے ہوسر ہو ابر موسی بدن</p>	<p>چکنی باتوں کیا خوب ہی کار روغن دماغ سوزان ہی بنا سینہ ہی بہت گلشن</p>	
	<p>آہ پر سوزنی کی جل کے حرارت پیدا اگر مر فی سکے تازہ شہادت پیدا</p>	

جذب الفتنی یہ ناچار دکھائی تیار	اوسکی ملنے کی رہی چار مہینے تدبیر
ہاتھ آیا میری بیواسطہ وہ ماہ منیر	بی شش و پنج ہوئی اپنی موافق تقدیر

رونیق افروز ہوا پاس جو مہر و اپنا	
روکش برج قریب پہنچو اپنا	

کوٹھین مہر سلیمان کی تھی جسمین تاثیر	اک انگوٹھی سی کیا رشک پر کونستخیر
پہنچی بیخانیہیں ساتھ اوسکو جو لیکہ تقدیر	سر و اکن تھی شب ماہ و پہنچے کشمیر

جام میاؤں سے پلا یا مجھی ساقی بنکر	
پروڑہ چشم سی لڑتی تھیں نگاہیں چندکر	

میں مطہر اوسکا تھا وہ بہر اطاعت	پار شاطر تھامیں اوس گل گانہ بار خاطر
قتل کامیری اوٹھا بیگا و سیرا آخر	رنگ کمانیسر گوری کے نہ تھا یہ ظاہر

خواب و افسانہ ملاقا تکی باتیں ہوں	
روز جزیر سے بڑی ہجر کی راتیں ہوں	

اجسنا لطف سی اوسکی یہ فقط اپنا دل	لذت وصل جو کچھ دیکھو ہوئی ہی حاصل
اوسکی تائیدی سی آسان ہوئی ہر مشکل	کیا زبانی ہو قلم کی وہ بیاں کمال

مہربان کی شب و روز نظر سے ہم پر	
چشم الفت کی نگہ شام و صبح تھی ہم پر	

بی تکلف تھا کمال اور نہ شرماتا تھا	پیار کرتا تھا مجھی لطف سی پیش آتا تھا
غلیظ کی کیسر ووش گل کی کھلا جاتا تھا	باغین ساتھ و گلر جو ہو اکھاتا تھا

مجہ پہ بدل کی صفت و کسی فدا رہتا تھا	
سر و ذری سی نہ دم بہر ہی جدا رہتا تھا	

بیٹنا شام سی تھا اکی قریب پہلو	شعب کی طرح سے چمکا جو نصیب پہلو
کثرت شوق سے یہ دل ہمارا قریب پہلو	دلربا تھا ہی بنا جو یہ حبیب پہلو

<p>۵۶۲</p>	<p>معنی و لفظ کی مانند ہم رہتے رہتے وہ بجالاتی تھے انگلیوں سے جو ہم کہتی تھے</p>	
<p>۵۶۳</p>	<p>پاس دو ہفتہ رہا میری دعا کا کامل لطف برسوں کی ملاقات کی تھی سب حاصل</p>	<p>دلبری اوسنی بیکی چین کیا گفت ناگمان آفت فرقت ہوئی سر پر مالک</p>
<p>۵۶۴</p>	<p>حیف در چشم زون صحبت یار تخر شد روی گل سیرند پریم و بہار تخر شد</p>	
<p>۵۶۵</p>	<p>تہا بلا خیز محبت کا جو اوسکے آغاز نگیا عاشق شیدا کا وہ دلبر و ساز</p>	<p>دکو بہ طرے سے محبوب ہا سا وہ انداز کدیا دل فی محبت کا نہ کنا تہا جو راز</p>
<p>۵۶۶</p>	<p>نام بیباختہ چاہت کا زبان پر آیا حرف و اللہ قیامت کا زبان پر آیا</p>	
<p>۵۶۷</p>	<p>تیر سی نظر و کی سینہ تمانہ وقف سو غا چار زہی پہ گریبان تمانہ دامن سوتار</p>	<p>دل فی کمانی تھی زہر و کھنجر کی تلواری بیکلی جی کو نڈتی تھی شب بھر میں غا</p>
<p>۵۶۸</p>	<p>زلف شہ نک سر سو ہی نہ ل کر تھی تھی تو ناگن مگر الفت کا یہ دم بہرتی تھی</p>	
<p>۵۶۹</p>	<p>عاشق زار کا عاشق تہا وہ محبوب تہا تہا بظاہر نہ کوئی عیب بہت خوب تہا</p>	<p>صاحب فہم تہا خوش وضع خوش اسلوب و کشر مر و مک دیدہ یعقوب تہا</p>
<p>۵۷۰</p>	<p>کی لگا وٹ سے سرو کان محبت پیدا ایک ہفتی میں ہوئی برسوں کی الفت پیدا</p>	
<p>۵۷۱</p>	<p>سبز بلغ او کو رقیوں د کما یا اکبار رنگ الفت کا جاتا جو اور آیا اکبار</p>	<p>گلشن وصل میں گل تازہ کھلایا اکبار گل کی نظر و لگا مجھی خار بنایا اکبار</p>
<p>۵۷۲</p>	<p>وہ پہرا مثل ہوا چشم مروت بدلی صورت ہو سکر ہمارے طبعیت بدلی</p>	

دل کی جو سر پہ نہ قابو تھا مگر تھی برت او نہ کئی نزد و فاجیحی بساط نفرت	پائنتہ پلٹا جو بری اوسکی نگاہ الفت جیتی بازی تھی کہ ہاری تھی نہ اصلکت
	۲۵۵ رنگ صحبت نہ جا جگ کی طرح ہونے لگے اوس دغلیازی کی جھکے بجا چوٹ گئے
آمد و شد کا کلا تھا جو ہوا رستہ بند حوصلی بست ہو شعلہ صفت تھی جو بلند	۲۵۶ میں ہی شاطر تھا مجی آئی نہ یہ حال پسند صاف صاف اوس مگر رہو طبع نرسند
	۲۵۷ بڑھکے بات میں منظور جو تھا شر اوس کو دہر لیا مینی سر تیغ زبان پر اوس کو
پر وہ چشم کرین فرس بہا مین تج کو پاکبازی کا مزا لطف دکھا مین تج کو	۲۵۸ تہا یہ منظور کہ معشوق بنا مین تج کو زیور حسن و اد خوب پنا مین تج کو
	۲۵۹ بی سبب روٹہ گیا دل سے نہ نکلی اریان ستے چوٹی ابھی سو د انہوا تھا ایجان
اشنا بجز غرض کا تھا صحبت کیسی ترک کی آپ ملاقات کد ورت کیسی	۲۶۰ بد گہراصل میں تما و نبع و شرافت کیسی تو تو بہ جای تہا پر مہر و مروت کیسی
	۲۶۱ جو رہی بنکے جو تو آئے بہ نفرت دیکھوں پیر لون منہ کو سر راہ نہ صورت دیکھوں
سوچی و لمین تو کچھ اصل و حقیقت اپنی دی جگہ و لمین تمہیں تھی حیاقت اپنی	۲۶۲ آئینہ لیکھی ذرا دیکھئے صورت اپنی وجہ شہرت کی ہوئی شہر میں چاہت اپنی
	۲۶۳ آبر و خاک نہ تھی لائق نفرت تمہارے صاف جا رو بکش کوچہ ذلت تمہارے
خاک سی پاک گیا نور بنایا ہم نے اپنی ہاتون تجھی مغرور بنایا ہم نے	۲۶۴ آدمی زاد تو تھا حور بنایا ہم نے شاہگد اغیرت مغرور بنایا ہم نے

	<p>معتقین لاکھ کریں تو بے ملاقات کریں منہ لگائیں نہ محبت سے کہیں بات کریں</p>	
<p>چاہ گلگشت کی ہمد لگو صنم کل تک تھی کوچہ گردی کی ہوس اپنی تم کل تک تھی</p>	<p>اب نہیں تیری گلہی بلوغ ارم کل تک تھی خواہش سیر و کچر کسی نہی ہم کل تک تھی</p>	
	<p>آج دوزخ سے ہی بڑھ کر مجھے ایذا نہیں ہاؤن ہو بیسی سی زکو لگائیں اصلاً نہیں</p>	
<p>شمع عارض پر تری کوئی نہ پروا نہ تھا تو پری تھانہ دل زاریہ دیوانہ تھا</p>	<p>خاک اور تھی گلہی میں تیری ویرانہ تھا غیروں سے خانہ زنبور نہ کاشانہ تھا</p>	
	<p>بات کرنی کے نہ ہرگز تھی تمنا جسکو تھی کسی طرح سے ملنی کی نہ پروا جسکو</p>	
<p>جائی وہ اوکھی تلی آیا ہو جسکا اوبار آفتین جملہ وہاں کی ہوں نقیب غیب</p>	<p>سایہ بوم ہی اب غلیل بہاوی دیوار ہم سر دست ترکین کے قدم ہی ز تھا</p>	
	<p>دو زخمی وہ ہے جو دوزخ کی تمنا رکھے ہی وہ ماری تری کو چپکے جو پروا رکھے</p>	
<p>منہ لگانی کی نہ قابل تھا تو الفت کیسے دشمنی کرنی تھی تجھ سے یہ عنایت کیسے</p>	<p>بات کرتی تھی نہ تجھ سے یہ محبت کیسی یا حقیقت نہا حقیقت میں حقیقت کیسی</p>	
	<p>دل آیا چہین اجی رشتہ الفت توڑا پوری پھر تھا بہت چوکھ آثر چہوڑا</p>	
<p>نہا نہ عشق بلاناہ آہ کونہ نہا کوچہ حسن دکھاتا تھا نہ کھوڑ نہا</p>	<p>نہا نہ از سکمانا نہا نہ کھوڑ نہا نہ پر اس طرح تیر پانا نہا نہ کھوڑ نہا</p>	
	<p>نہ لرا بان کا جو انہ سہا یا نہ کھو اپنی ہاتھوں سے حد و اپنا بنا یا نہ کھو</p>	

گر خیر کعبه و بتخانه ہوا ہم سے ہوا	غیرت بزم عرو و خانہ ہوا ہم سے ہوا
اسکا مشہور جو افسانہ ہوا ہم سے ہوا	تہا یہ آبا و جودیرانہ ہوا ہم سے ہوا
منہ لگانی کی نہ قابل تھی ابھی تم گل تک	بات کرتی ہوئی آتی تھی خجالت بیشک
چار ہوتی نہیں جو بگین تو بچکنی تھی ملک	کوئی دامن ہی تھا آگیا کوئی گاہک
جو فابوئی مین دلدار مگر تم سے کم	ملتی ہیں دل دم رفتار مگر تم سے کم
جی کی ہوتی ہیں خریدار مگر تم سے کم	رکھتی ہیں دہشت اغیار مگر تم سے کم
شانہ میں اپنی عادت دم رفتار تو	بوی نخوت بھی گل طبع میں زنا رفتی
چشم پون رشک وہ زگس ہیا تھر	چشم بد دور یہ سری کی طلبگار نہ تھی
آبر و چاہ سے اپنی ہوئی اس ابرو کو	پونچی تانا مین بواہی سب کی سوسکے
زگسی چشم کو سکھائی روشن ابرو کو	راہ پر دیکھیں دکھائی ہی انہیں عیادو
یا دابرو مین گلا گات کی مرنا بہتر	سائسین ٹنڈی نہ شمشیر کی بہرنا بہتر
خجبر صبر دل زار پہ دہرنا بہتر	چشم جو بہرہ نظر اسکے نہ کرنا بہتر

دہوپ میں مہر قیامت کی لعل شوق جلون	
تیج ابرو کی کبھی سانسے میں ہو کر نہ چلون	
سج کرین جانب ترگان کبھی خواب میں ہم	خار کیوں آئین نظر دیدہ احباب بزم
دین جگہ ٹکونہ ہرگز دل بیتاب میں ہم	مضطرب دل ہو تو کو دین پیر سیاب بزم
یاد آجائے جو میں کی فراموش کریں	
جل اوٹھی شمع اگر ولین یہ خاموش کریں	
خندہ گل کا تبسم میں نہ تھا کیم انداز +	چشم چالاک نہ اسطر حس تھی تیر انداز
لب و کما تاتی تھی سیجا کا نہ ہرگز اعجاز	یہہ کر شمشہ تہا نہ عشوہ تہا نہ یہہ نہ نہ فیاز
حشر کب یہہ دم رفتار بہا ہوتا تھا	
تشنہ خون نہ کبھی رنگ حنا ہوتا تھا	
سرخ پان میں شفق پہولی نہ تھی و انتوان پان	غیرت لعل بدخشان نہ بنی ستے گوہر
تیج لب ہی نہ کھلی رنگ مٹی کے جوہر	تا خود آرائی کی صورتی تفر اکثر
دہیان ہر ہفت کا اب اٹھ پر رہتا ہے	
۱۹۸	۱۹۷
۱۹۹	۱۹۶
۲۰۰	۱۹۵
۲۰۱	۱۹۴
۲۰۲	۱۹۳
۲۰۳	۱۹۲
۲۰۴	۱۹۱
۲۰۵	۱۹۰
۲۰۶	۱۸۹
۲۰۷	۱۸۸
۲۰۸	۱۸۷
۲۰۹	۱۸۶
۲۱۰	۱۸۵
۲۱۱	۱۸۴
۲۱۲	۱۸۳
۲۱۳	۱۸۲
۲۱۴	۱۸۱
۲۱۵	۱۸۰
۲۱۶	۱۷۹
۲۱۷	۱۷۸
۲۱۸	۱۷۷
۲۱۹	۱۷۶
۲۲۰	۱۷۵
۲۲۱	۱۷۴
۲۲۲	۱۷۳
۲۲۳	۱۷۲
۲۲۴	۱۷۱
۲۲۵	۱۷۰
۲۲۶	۱۶۹
۲۲۷	۱۶۸
۲۲۸	۱۶۷
۲۲۹	۱۶۶
۲۳۰	۱۶۵
۲۳۱	۱۶۴
۲۳۲	۱۶۳
۲۳۳	۱۶۲
۲۳۴	۱۶۱
۲۳۵	۱۶۰
۲۳۶	۱۵۹
۲۳۷	۱۵۸
۲۳۸	۱۵۷
۲۳۹	۱۵۶
۲۴۰	۱۵۵
۲۴۱	۱۵۴
۲۴۲	۱۵۳
۲۴۳	۱۵۲
۲۴۴	۱۵۱
۲۴۵	۱۵۰
۲۴۶	۱۴۹
۲۴۷	۱۴۸
۲۴۸	۱۴۷
۲۴۹	۱۴۶
۲۵۰	۱۴۵
۲۵۱	۱۴۴
۲۵۲	۱۴۳
۲۵۳	۱۴۲
۲۵۴	۱۴۱
۲۵۵	۱۴۰
۲۵۶	۱۳۹
۲۵۷	۱۳۸
۲۵۸	۱۳۷
۲۵۹	۱۳۶
۲۶۰	۱۳۵
۲۶۱	۱۳۴
۲۶۲	۱۳۳
۲۶۳	۱۳۲
۲۶۴	۱۳۱
۲۶۵	۱۳۰
۲۶۶	۱۲۹
۲۶۷	۱۲۸
۲۶۸	۱۲۷
۲۶۹	۱۲۶
۲۷۰	۱۲۵
۲۷۱	۱۲۴
۲۷۲	۱۲۳
۲۷۳	۱۲۲
۲۷۴	۱۲۱
۲۷۵	۱۲۰
۲۷۶	۱۱۹
۲۷۷	۱۱۸
۲۷۸	۱۱۷
۲۷۹	۱۱۶
۲۸۰	۱۱۵
۲۸۱	۱۱۴
۲۸۲	۱۱۳
۲۸۳	۱۱۲
۲۸۴	۱۱۱
۲۸۵	۱۱۰
۲۸۶	۱۰۹
۲۸۷	۱۰۸
۲۸۸	۱۰۷
۲۸۹	۱۰۶
۲۹۰	۱۰۵
۲۹۱	۱۰۴
۲۹۲	۱۰۳
۲۹۳	۱۰۲
۲۹۴	۱۰۱
۲۹۵	۱۰۰
۲۹۶	۹۹
۲۹۷	۹۸
۲۹۸	۹۷
۲۹۹	۹۶
۳۰۰	۹۵
۳۰۱	۹۴
۳۰۲	۹۳
۳۰۳	۹۲
۳۰۴	۹۱
۳۰۵	۹۰
۳۰۶	۸۹
۳۰۷	۸۸
۳۰۸	۸۷
۳۰۹	۸۶
۳۱۰	۸۵
۳۱۱	۸۴
۳۱۲	۸۳
۳۱۳	۸۲
۳۱۴	۸۱
۳۱۵	۸۰
۳۱۶	۷۹
۳۱۷	۷۸
۳۱۸	۷۷
۳۱۹	۷۶
۳۲۰	۷۵
۳۲۱	۷۴
۳۲۲	۷۳
۳۲۳	۷۲
۳۲۴	۷۱
۳۲۵	۷۰
۳۲۶	۶۹
۳۲۷	۶۸
۳۲۸	۶۷
۳۲۹	۶۶
۳۳۰	۶۵
۳۳۱	۶۴
۳۳۲	۶۳
۳۳۳	۶۲
۳۳۴	۶۱
۳۳۵	۶۰
۳۳۶	۵۹
۳۳۷	۵۸
۳۳۸	۵۷
۳۳۹	۵۶
۳۴۰	۵۵
۳۴۱	۵۴
۳۴۲	۵۳
۳۴۳	۵۲
۳۴۴	۵۱
۳۴۵	۵۰
۳۴۶	۴۹
۳۴۷	۴۸
۳۴۸	۴۷
۳۴۹	۴۶
۳۵۰	۴۵
۳۵۱	۴۴
۳۵۲	۴۳
۳۵۳	۴۲
۳۵۴	۴۱
۳۵۵	۴۰
۳۵۶	۳۹
۳۵۷	۳۸
۳۵۸	۳۷
۳۵۹	۳۶
۳۶۰	۳۵
۳۶۱	۳۴
۳۶۲	۳۳
۳۶۳	۳۲
۳۶۴	۳۱
۳۶۵	۳۰
۳۶۶	۲۹
۳۶۷	۲۸
۳۶۸	۲۷
۳۶۹	۲۶
۳۷۰	۲۵
۳۷۱	۲۴
۳۷۲	۲۳
۳۷۳	۲۲
۳۷۴	۲۱
۳۷۵	۲۰
۳۷۶	۱۹
۳۷۷	۱۸
۳۷۸	۱۷
۳۷۹	۱۶
۳۸۰	۱۵
۳۸۱	۱۴
۳۸۲	۱۳
۳۸۳	۱۲
۳۸۴	۱۱
۳۸۵	۱۰
۳۸۶	۹
۳۸۷	۸
۳۸۸	۷
۳۸۹	۶
۳۹۰	۵
۳۹۱	۴
۳۹۲	۳
۳۹۳	۲
۳۹۴	۱
۳۹۵	۰

یہ نہ سبھی تھے فلک ٹوٹ پڑی گاسر پر
 خنجر دست غضب چوٹ پڑی گاسر پر

<p>پہر گئی مثل نظر صاف طبیعت سے آشنا بننے نئی کی یہ عداوت سے</p>	<p>دیکھیں رکنتی تھے نہان تم جو کدو گھٹ گیا بڑھے یہ دریا سی محبت آسما</p>
<p>اب ہرے کان قیبوں کا خد خیر کرے تم فی کی ہے وہ میری ساتھ نہ جو غیر کرے</p>	<p>۵۸۸</p>
<p>تھی وفا وار ہم اسوجہ تھی الفت باقی تجربین رکھیں گے نہ اب نام کو سنجوت باقی</p>	<p>اب تک اگلو غنیمت تہا کہ نور محبت باقی ہے کچھ عنایت کی نظر ہی نہ وہ شفقت باقی</p>
<p>اب دعا دینے تمہیں ہم بھی خبر دار رہو یو فالی پہ مکر باند ہی میں ہر شہ پار رہو</p>	<p>۵۸۹</p>
<p>اوپر اب شوق سی تم لطف و عنایات کرو دور نظر و نئے ہو اب تلخ نہ اوقات کرو</p>	<p>لو مبارک ہو رقیبوں سے ملاقات کرو ہم ہی انکار ہی جس بات کا وہ بات کرو</p>
<p>کھاؤں تلوار کا پہل جو سویا برو دیکھوں بچ چوٹی کا پڑے دل پہ جو کیسو دیکھوں</p>	<p>۵۹۰</p>
<p>جاوہ راہ نہ ڈس کما تی تھی افعی سیکر آج ہی چار و نظر منی یہ بلا عاشق پر</p>	<p>کل تک آتا تھا نہ کوچی میں رقیب ایک نظر آنکھیں نہ کھلا تی نہ تھی نقش قدم ہی دلبر</p>
<p>انچہ از ماست ہم از ماست چہ حاجت بیان خوش کسی گفت کہ خود کردہ نثار دریا</p>	<p>۵۹۱</p>
<p>نام لینی کو مروت بھی ذرا تجھیں نہیں ہے آدمیت کی روش جو رنقا تجھیں نہیں</p>	<p>روکش گل تو ہی بر بوی فنا تجھیں نہیں جو کہ منظور مجی تما سجدہ تجھیں نہیں</p>
<p>سکہ قلب کا ہوتا نہیں زہنار رواج بی نمک چیز ہی جو ہی وہ ضرکی محتاج</p>	<p>۵۹۲</p>
<p>جسکو جی چاہی پاوین اوس ہی ہم صاحب تاز طاڑ ہوش ہوں معشوق جہا گئی سرواں</p>	<p>عشقیں اپنی دیا ہے وہ خدائی عجا دلربالی کے سکھاوین ہنر الی اندا</p>

	جس پر آجائے طبیعت وہ پرزادے جس کا دل قری ہو وہ غیرت شمشاد بنے	۹۹
جھیلے منہ سی جو نکلی ہی مصیبت یہاں صاف ہونیکا نہیں شیشہ کو درستی	میران پاس سخن کا ہی محبت یہ ہے عاشقی میں نہ لگی داغ مروت یہ ہے	
	دل سنی اس با لگا ہی قول نہ اب بات کروں تیری ہسا یوں ہی ہی ترک ملاقات کروں	۱۰۰
رو برو سی نہ ملی ایک گسری شکل ملالہ خواب غور میں طلب سیر تماشا ہو دہال	میری فرقت سی پریشان ہے تیرا حال دل رہی تیغ جدائی سی شب روز ڈھال	
	بستر خواب پہ پسمل کی طرح ترسے تو + نیند آئے نہ مری دل کی طرح ترسے تو +	۱۰۱
دل بھی دکھلائی کبھی سرو چرخا خاکلی ہوا بیکلی بچو میں کو خوب دل زار کو خار	داغ فرقت سی مری سینہ ہو تیرا گلزار سہو دریا کی پسند آئی نہ گلشن نہار	
	یاد میں میری نہ راتوں کو تجھے خواب ہے تیری قابو میں نہ دم بہر دل بیتاب ہے	۱۰۲
تجسار دنیا میں نہیں کوئی پریشانی ہے نخوت اسوار بولی تجھ یہ باتیں سنکر	کانہیں تیرے یہ ہو کا تہا فرستہ مگر ماہ کنگان تہا تیرا ایک غلام کستر	
	آگیا تو بھی ہوا میں وہ شگوف چھوڑا + گل کھلا تازہ ملاقات کا رستا چھوڑا	۱۰۳
انہی قسمت میں پس صل پریشانی ہے وہ ری عقل ہی اس باگی دیوانی ہے	ہکو آغاز میں ثابت تہا یہ پیش آئی ہے دل ہی دینا ثابت ہر جانی کو ناوا آئی ہے	
	آگاہین کہ کتنی نہیں پرزادے در پردہ ہار دکو تما غیرت شمشاد سے در پردہ کار	

<p>بہن ہو دوزخ میں نہ تم ہسی کرو جاؤ ہی ذکر عنایات نہ تم ہسی کرو</p>	<p>پاس آب و ملاقات نہ تم سے کرو گامش اسطر علی و نرات نہ تم ہسی کرو</p>
<p>۱۵۱۱ نار و غمرہ یہ رقیبون کو دکھاؤ جساکر سہ کو قدموں پر دہرواؤ لگو مناؤ جا کر</p>	
<p>ایک معشوق کا جھوٹا سا نام منظور سچ ہی خود ساختہ کی قدر ہو گیا کھنڈ</p>	<p>یوفا تھا وہ ہوا حسن پر اپنے مفروض تیری الفت میں ہی کیا رپڑا وہ فتنہ</p>
<p>۱۵۱۲ گر میان یہ میں قضا اسکے دکھانیکلے لیے شعلہ رو جھکونا ماتا جلائی کے لیے</p>	
<p>آپ بھی دل میں سمجھتی تھی پر ز ادب میں ہم تیغ ابرو سے کرین خنجر وہ جلا دین ہم</p>	<p>روکش سر و چین غیرت شمشاد میں ہم بلبل و لگی ہنسا لینی میں صیا دین ہم</p>
<p>۱۵۱۳ خواب غفلت سے کہلی آنکھ یہ سچا خیال مشرقی چاہیے میں سیکڑوں نہرہ شمال</p>	
<p>تم یہ سمجھتے کہ ہمسائیں دلبر کوئی تیغ ابرو میں نہیں رکھتا ہی جو ہر کوئی</p>	<p>ہو مقابل وہ نہیں روی زمین کوئی ہاتھ آئی گانہ رشک نہ انور کوئی</p>
<p>۱۵۱۴ یہ تصور ہے غلط دیکھو تو کیا کرتی ہیں دھیکے دل اور کو ہم حشر بیا کرتی ہیں</p>	
<p>چشم بد و روہ معشوق کیا ہی پیدا ہیں ڈہلی نور کے سانچی میں سر با اعضا</p>	<p>حور کیا شمش و فرخ پہ میں اوسکے تیدا ہر قدم پر سر رفتار کرے حشر بیا</p>
<p>۱۵۱۵ برق دم سیف زبان یہ سچا ابرو ہے صین جاو و گاگر آنکھ میں ہن بلا کیسو ہے</p>	
<p>کو چہ زلف مسلسل کی دکھائی جو بیا پہ نہ تسلیجی کسی دل تیرا و لچکر زنا</p>	<p>بال کیلے سے ہو سو کئی تن لاغور زنا سے بلا میں بخرا شو سے تو سو بیا</p>

	زلف سے بڑھ کے رہی حال پریشان آئینہ خانی نے دیدہ حیران تیرا	ﷻ
مشرق ہو رہی صاف پیاض گردن منہ پہ غنچی کے نہ بات آئی دھرتی میں	روکش مہر ہی اوس ماہ کارومی روشن قدوہ بوٹا سا کہ حیرت میں ہی سرگوشن	
	عکس افکن دم خندہ لب گلزار میں صاف غیرت لعل بدخشان در شہوار میں صاف	ﷻ
جسطرح دست تیرا ہمیں عریان عین جادو کی ہے اوشخ منظر میں تیرا	چشم میگوں ہیں سر کی وہ قاتل تحسیر نور کے مردم دیدہ ہیں سراپا تصویر	
	بل جو ابرو میں پکڑ تیغ پہ خنجر چل جائے ہے فرگان نورگ تیر پہ نشتر چل جائے	ﷻ
سینہ ماہ میں ہی شرم سی داغ ناموس روبرو او سکی قمر زہہ ہی اک ای مغرور	موج دریائے لطافت ہی جبین پر نور سنے غور شید مقابل ہونہیں یہ مقدور	
	آنکھ پڑ جائے جو پردہ میں ہی حیرانی سے آب خجالت ہو روان چشمہ ریشانی سے	ﷻ
جسکی قبضی میں ہی آب دم شمشیر ظفر برق ہی ٹوٹ کی گرتی ہی ہ جلا دہر	تیغ ابرو کو دی ہیں وہ خدالی جو ہر وصف برش میں ہو بند زبان خنجر	
	دل ہو چورنگ جو دیکھو وہ تمبیرہ ابرو نیش عقرب کا کرے کام کشیدہ ابرو	ﷻ
ہو خیال ایسا کہ تم خواب میں چو دیکھو اپنی بالوں کی طرف پھر نہ سر مو دیکھو	ابرو اپنی مٹا دو جو وہ ابرو دیکھو مار چوٹی کی پڑے دل پہ جو گیسو دیکھو	
بیچ بیچ پڑیں زلف پریشان کی طرح + جیٹا ف حدت سے آئینہ حیران کی طرح		

<p>شہرہ دور وہ آئینہ میں کسرا پا جاؤ کنج کی عین غضب میں جو وہ تیغ ابرو</p>	<p>رو برو جنگی حیا سی ہیں پجاری آئو سامری توک کی مر جالی خجالت لہو</p>
<p>۱۱۷</p>	<p>نشہ جو صاف ہرن تم جو ملاؤ آئین شہرہ وہ کہاؤ کہ پردی میں چراؤ آئین</p>
<p>دل ہر عشاق کی چورنگ صف ترکان پر تیرا گئے ہیں ہا پیر خشن و خاشاک نظر</p>	<p>پانی پانی دم برش ہی حیا سے شہرہ ہی ہراک خار مرثہ نوک سان سی بڑک</p>
<p>۱۱۸</p>	<p>تو گلگا کاٹے جو وہ خجہ بران دکلا کر تو سے ہاتہ جو وہ خجہ ترکان دکلا کر</p>
<p>صاف عارض ہیں کہیں رو قمر سی پر نور آئینہ رو برو آئے یہ کہاں ہی مقدور</p>	<p>شمس ذریسی ہی کم قدر میں آوی ہو مشعل طور حیا سی ہے چرخ مہمور</p>
<p>۱۱۹</p>	<p>تم جو دیکھو تو خجالت سے پشیمان ہو شکل آئینہ بہت شرم سہی پیران ہو</p>
<p>خواب آئے نہ جو وہ زلف پریشان دیکھو باولی عقل ہو گر پاہ زرخندان دیکھو</p>	<p>دلغ دل کہاؤ اگر خال درخشان دیکھو آبرو جا اگر گوہر دندان دیکھو</p>
<p>۱۲۰</p>	<p>بیکلی دکھو ہو غنچہ جو دہن کا دکلا سے زرد چہرہ ہو اگر باغ سخن کا دکلا سے</p>
<p>پست ہو جو صلہ دل جو وہ سینہ دیکھو ناف دکلا می تو گر و اب کا چکر سہو</p>	<p>آئینہ سا جو شکم آئے نظر حیرت ہو ہاتہ آئے نہ اگر موی کر کوڈ ہونڈ ہو</p>
<p>۱۲۱</p>	<p>صاف تراؤ کے تصور میں پریشان ہو آئینہ دیکھو کف پا کا تو حیران رہو</p>
<p>وہ گل اندام اگر برق تبسم جھکا سے نخل قامت دم رفتار جو انداز دکلا سے</p>	<p>نرمن ماہ پر گاہ کی کی صورت جھکا سے سر و گلشن میں نہ سرا بار خجالت سی اوٹھا سے</p>

	<p>عشوہ و ناز و ادا سے بے قیامت پیدا شوخیوں سے ہے نئی طرز شرارت پیدا</p>	<p>۱۱۱</p>
<p>پیار سی جگہ وہ آغوش میں دیکھی تو صفت وصل بہ خوب بنے دیکھی تو</p>	<p>بوسے حارس کے بھی شوق سی دے دیکھی تو دل کی مانند وہ پہلو میں رہنے دیکھی تو</p>	
	<p>طاق پر پہننے سے دست مروت رکھدی دل پہ لکھے تو چہرہ محبت رکھدی</p>	<p>۱۱۲</p>
<p>یا درگشا جو کف دست نہ ملتی گزری زن کی مانند جو بن ترا ڈالتی گزری</p>	<p>تبع سان لاش حسرتی میں جلتی گزری بگڑی ایسا کہ مینوں ہی سنہلے گزری</p>	
	<p>مشرق مہر جو مغرب ہو تو آسان ہے مجسا عاشق ملی تجھ کو نہیں اسکان ہے</p>	<p>۱۱۳</p>
<p>دور ہو پاس سے احسان نہ پہر رکھو گر ہے منظور ملاقات قسم پر رکھو</p>	<p>اب ہر عجز رقیبوں کے قدم پر رکھو چلکے درگاہ میں نم ہاتہ علم پر رکھو</p>	
	<p>اب رقیبوں سے نہ ہم باہ کر سیکے نہ ہمار زندگی بہر نہ ملاقات کر سیکے نہ ہمار</p>	<p>۱۱۴</p>
<p>الغرض تیغ زبان سے یہ دکھائی تو یہ قسم کھائی و ہر ہاتہ سرا بر و بر</p>	<p>منہ پہ منہ رکھ دیا اوسس ہاتہ لسانی اگر اب نہیں ہو گئی اطاعت سی تمہاری باہر</p>	
	<p>صلح منظور ہے گر جنگ کی باتیں کرو ہوش میں آؤ اب اس ڈھنگ کی باتیں کرو</p>	<p>۱۱۵</p>
<p>بات یہودہ ناب منہ سے نکالو دیکھو بچ بڑہ جائیگا ان باتوں کو مالو دیکھو</p>	<p>شر نہ پیدا ہو زبان اپنی سنہالو دیکھو استین میں یہ نیا سانہ نہ پالو دیکھو</p>	
	<p>پاس کرتی ہیں بہت طرح دے جاتی ہیں اوسپہ ہی نام حریف آپ سے جاتی ہیں</p>	

<p>گر میان دور کو بہر خدا نڈھی ہو کیوں نہیں سر پہ اوستا ہی بہلا نڈھی ہو</p>	<p>آگ پانی میں لگاؤ نہ ذرا نڈھی ہو سرد مہری نگر و کماؤ ہو انڈھی ہو</p>
<p>خجرتیخ زبان خوب سنبھالا ہم پر آج دل گول کے غصہ یہ نکالا ہم پر</p>	<p>۱۲۷</p>
<p>بہاگی اغیار رہا ہاتھ تمہاری سیدنا تازہ معشوق چٹھی اب نہیں ہی امکان</p>	<p>ہو چکی تنگ کی تیخ زبان آئی شایان کو دیا اوسکی طبیعت سے ہی نجات کا نشان</p>
<p>اوس سے بڑھ کر کہیں بہر وضع میں پایا اوسکو عاشق زار تھے معشوق بنا پایا اوسکو</p>	<p>۱۲۸</p>
<p>دور ہو دلسی ملال اسکا بہت سے ہوا اب رہی ورد زبان ہلنی میں فدا</p>	<p>آگنی اوس ہی سرزم جو بر و تکرار پہر زامہ و محبت میں نہیں ہے زہار</p>
<p>بی وفادان سے وفا ہو لکے اصلا نکرے چوڑی معشوق سے ملنے کے تمنا نکرے</p>	<p>۱۲۹</p>
<p>نقش ہی حال طبیعت مرا اوسکے دل پر باعث وصل ہوا ترک ملاقات کا ڈر</p>	<p>یہ دیا ہی جو عوض اوسکے خدا نے دلبر پہر گئی بات میں طوطی کی روش چشم لطر</p>
<p>شب فرقت سے بچے روز کا جہ گرا چوٹا شکر خالق کا ہو شایان کہ میں اچھا چوٹا</p>	<p></p>
<p>تمام ہوا</p>	

شکوہ

تخلص ہے آغا محمد حسین صاحب کا صاحب
دیوان ہیں شاعر عالی فکر نازک خیال ہیں شاگرد
ہیں مرزا محمد اصغر علیخان نسیم دہلوی کے
قدیم سے باشندہ لکھنؤ ہیں مگر فی الحال
کلکتہ میں تشریف رکھتے ہیں یہ واسوخت
جو مندرج مجموعہ ہذا ہے اس میں کا نتیجہ
فکر ساس ہے ارباب ذوق ملاحظہ فرمائیں
اور لطف کلام رنگین اور نمایاں قلم سے



<p>بچ فراق ہی نہ خیال وصال ہے اگلی غم یا ہون کا مگر انفعال ہے</p>	<p>شکرِ خدا کہ اب تو طبیعت بجال ہے فکرِ رقیب ہی نہ کسی سہی ملال ہے</p>
<p>کتا ہی جب کوئے کہ مزاج اب بجا ہو ہوتا موچی ذلیل کہ یہ ہمسے کیا ہو</p>	<p>ہوئے نہیں ہی آنکہ عزیزوں ہی چاراب بھگتا ہی سرگما خاصے سے کچھ بار باراب</p>
<p>آتا ہی اور وہیمان جو ہستے ہیں کرنا اون اگلی گرمیوں کی کیا شماراب</p>	<p>احباب جب کسی کے لیے جان کوئی ہیں ہو رہی جی میں خوب ہی شرمندہ ہوتی ہیں</p>
<p>نادر ہوں دمہ دمہ کہ یہ کیا حال رہتا دیتا ہی رہ جو اب میں نے اشقیاء تھا</p>	<p>آتی ہی اب یہ شرم کہ کیوں انتشار تھا کتا ہوں دل سے تو تہہ پڑا ہوا بھیا رہتا</p>
<p>مضطرب تھا بیکرا رہتا سچ ہی حیا نہ تے آقہ میر کا قصور تھا میرے خطا نہ تے</p>	

<p>ہیاب ہو کے صبر سیری کرتا ہوں کہ خطاب تجسیر تو مجھ کو ناز تھا اور خانان خراب</p>	<p>تو تھا کہاں کہ مجھ کو تھا اسدِ جہ ظہراب مجھ کو ہو کے ذہ مجھی دیتا ہی یہ جواب</p>
<p>دیکھا لگاہ یا اس سے بالای آسمان یوں چاہیے تھا در رسیدہ کا امتحان</p>	<p>بہر کر اک آہ سر و کہا او عدو جان ہو لا جی سے یہ فلک دشمن جان</p>
<p>اب اس گذشتہ خواب کا تلو خیال ہے جب ہوش میں ہوئی تو غشی کا مال ہے</p>	<p>ہستے تھے حال عاشق شیدا پہ بھینٹ غہ تھا انتہا کا تہین اپنے صبر پر</p>
<p>اس وقت کا نہ دبیاں تھا ایسی تھی بھینبر کیا یہ بچانے تھے کہ مجبور ہی بشر</p>	<p>مغرو کو ذلیل ہی ہونا ضرور ہے اوسکے ہی سزا ہی کہ جسکو غرور ہے</p>
<p>چلتے تھے روز چوک میں بنکر قدم قدم عالم سنور سنور کے دکھاتی تھی دم بدم</p>	<p>گہری نگر نگر کے نکلتے تھے ہاشتم تن تن کے کیوں او بھرتی تھی اتنا پوئی ختم</p>
<p>کیا کیا بناوٹوں ہی نکلتی تھی ات دن اشملا کی چال ناز سی چلتی تھی ات دن</p>	<p>کس پر پڑی ہی آنکھ کہ شرمای جاتی ہو کیسے نظر لگے ہی جو آنکھیں پڑا سے ہو</p>
<p>یہ کیا ہوا کہ چوک ہی جاتی نہیں کہے لنا تو کیا کہ آنکھ ملاتے نہیں کہے</p>	<p>تیمور لگا ڈٹوں سی بدلتی تھی رات دن ہی ہوشوں کی تم نہ پہلشی تھی ات دن</p>
<p>سین سنی یہ جواب فلک پر تھی تاب ہمت ہی نہ ضبط کی سینا ہوا عذاب</p>	<p>ایا عرق جبین یہ ریا ذہ ہو احباب اغلب تھا ہوں نہیں بجز ندامت پھرین تاب</p>

	<p>جان پیر جان گنو اکون اسے طرح پر کیا کروں کہ موت نہ آئی کے طرح</p>	<p>نک</p>
<p>آفت نصیب نام ہوا اور بلا نصیب وہ روز جیتے جی نگری پر خدا نصیب</p>	<p>ای دوستو غور کا یہ پہل ہوا نصیب جیسا کہ اون توں میں بڑا تمام نصیب</p>	
	<p>بچنا سدا برای خدا اس قصور سے یار و کہی کسی پہ نہ ہنسنا غور سے</p>	<p>نک</p>
<p>دیکھو ڈرو کہ ہونہ کہیں مور و جفا میں گر چکا ہوں کا بیتی میں اس شہر شہ</p>	<p>سنہل رہو کہ گمات میں ہی آسمان لگا یار و زمین عشق میں کہشکا ہی جا بجا</p>	
	<p>ہنسنا نہ رنج میں کہ کیشیمان آہ ہو ڈرتا ہوں تم نہ سیری طرح سے تباہ ہو</p>	<p>نک</p>
<p>میں ہی بقاری طرح جمع شش باش تھا سدا لہر اتا تھا شباب کا سبزہ ہر اہل</p>	<p>سچ جاننا میرے نصیب سے سب بجا دل میں آئینک عارض تباہ میں اک ضیا</p>	
	<p>آنکھوں میں اک سرور تھا حسن و جمال کا گو چاند تھا پہ ناز تھا اپنے کمال کا</p>	<p>نک</p>
<p>فضل خدا سی یار ہزاروں ہی پر سدا ہر وقت اپنی علم و عمل پر عیشہ رہتا</p>	<p>کب سے ہنسی آنکہ ملا تھا میں بھلا بھماتاش میں کہہ ہی ایک کو ذرا</p>	
	<p>تنتا تار و زچو کہ میں کیسو سوار کے کیا جو صلی تے آدہ فصل بہار کے</p>	<p>نک</p>
<p>چلائے وہ یہ کون کھجے کو مل گیا اک شوخ اور پھانس لیا جی بہل گیا</p>	<p>جس ناز میں سے آنکہ ملا کر نکل گیا جس گل سے یکہ مزاج ذرا ہی بہل گیا</p>	
	<p>روتا تھا اپنے جان کو جس رخ کمن پر اقبال تھا جو کام کیا خوب من پر ڈا</p>	

اک دن ای طرح ہی تفریح وقت شام دل میں مزی زبان پہ کچھ لطف کی کلام	چند شہنائی ساتھ کہ عادت تھی یہ مدام باہم مذاق و بخشش نیا سے شاد کام
آکر زمین چوک کو گلزار کر دیا سب لالہ زار کو چہنہ بازار کر دیا	
مکرون کو دیکھتے ہوئے شادان اچھوڑ سب دست محوشی کہہ پرستان جلوہ گر	اٹھکیلیان مزاج میں جو بن عسروج پر ناگاہ ایک حور پہ میری پر سے نظر
چشمک فی میری رنگ صبا کا دکھا دیا ہر چند غنچ لب تھی مگر مسکرا دیا	
پہر سیر چوک کی ہوئی جی کہول کہول دیکھا تو سامنے سے وہی غیرت قر	آخر تشریب شام پہری اپنی اپنی گہر جہرٹ میں ہوشوں کی خیران ہی کچھ اتر
رتبہ نہیں ہی اوس ہی سلیمان کی جاہ کو گوا لیا ہی گو دین تاروں نی ماہ کو	
میلان میں دیکھتا تھا کہ اوسکی نظر بڑی عاشق مزاج ہو کی طبیعت کی تھی کڑی	باہم نگہ نگہ سے مگر رچو پہ لڑی سکتا ہوا بڑی ہی نہ قدم رہ گئی کھڑی
بولائیں اس پر ہی کو نہیں جانتی ہیں ہم اک دوست مسکرائی کہہ بچا نہیں ہم	
ہم اوس طرف بڑی وہ روانہ ہوئی ڈاہر وہ دوست اوس ہی سی جو وقت تھی تھی	سب متفق ہو ساتھ پہری اپنی اپنی گہر ٹھہری وہ چوک میں اونہیں کچھ کام تھا مگر
ہم اپنی گہر جب آئی تو پہر پہنچے رہے ہر روز کی طر سے وہی تعلق رہے	
کچھ دیر میں وہ دوست ہی کی تھی گہر ہنسکر کہا اونہوں نی کہ جانی تھی ہم کہہ	پوچھا کہاں یہ دیر کی تھی گہر دیکھا کچھ اور راہ میں سامان جلوہ گر

	<p>جلسا ہوا شو کی گرسب حسین تھیں سب بہترین خلق تھیں سب نازنین تھیں</p>	<p>۱۲</p>
<p>والمداد اس جگہ پر پرستان کا تھکا کان پر بیان اور تر کے قاف سے آئیں ہمیں</p>	<p>آیا ہی وہ نظر کہ نہیں طاقت بیان دیکھے نہ ایسے لوگ نہ ایسا سماکان</p>	
	<p>جہڑ پری دشمن کی سب سے بچیں غنچے اونہیں ظون کی برابر ہمیں ہیں</p>	<p>۱۳</p>
<p>نے سافتمہ زبان سے لکھتا تھا واہ جس سے لڑی تھی آنکھ تھارے ہمیں</p>	<p>جیران میں دیکھتا تھا کہ طاقت رتیا ناگاہ اوس پری کی جو بھیر پری نگاہ</p>	
	<p>کچھ چٹکوں ہی اوسنی اشارا کیا ہے تجویر یزدوست ہمارا کیا ہے</p>	<p>۱۴</p>
<p>خاطر وہ کی کہ بسکی نہیں حد و انتہا پوچھا تمہارا نام و نشان جبے اذرا</p>	<p>اوس بچہ میں سے پاس پر لپنے بلا لیا پوچھ کر دن میں چونک کا بھی ذکر آگیا</p>	
	<p>میں نے کہا کہ آپ کو کیا اوسنے کام ہی ہیں کوئی کیوں بتائیں جو کھدا و کھانا نام ہی</p>	<p>۱۵</p>
<p>بولی کہ خیر جان کی ہی پ میں کہاں اور خیر جان کی ہی بظاہر نہیں ہیں</p>	<p>کیا دیکھتے گا اونکا بتائیں اگر نشان میں نے کہا کہ میں نہیں یاد تم نہیں ہیں</p>	
	<p>فرمایا ہے کہ میان خالت کی شان ہی ہو لا میں جی مجھی کو تو کچھ اور دسیان ہی</p>	<p>۱۶</p>
<p>میں نے ہی تو کہا تھا کہ وہ کون سا ہے تھا میں نے ہی آدمی ہی کہا تھا نہیں ملا</p>	<p>میں نے ہی تو حضور ہی پوچھا تھا کچھ بتا میں نے ہی پوچھا تھا ہی اشارہ ہی بنا کیا</p>	
<p>کر ہی کو دیکھتا جو کوسے متعجب آیا تھا دان بھی میں ہی تو دیکھ کے کچھ ہسکا رہا تھا</p>		

ہنسکر کہا کہ میان ہمایں بیان نہیں بس جیسے یہاں ہی کڑی ہوتی ہیں	یہ لوگ جھوک اور فورا کیجے کہیں اس کون نہیں ہو ورنہ ہتھالی نہیں بڑ
۴۶	بچہ اس چنان چنن میں بڑی ابرو نہیں بولائیں سچ ہی بیان ہی خوشاد کی نہیں
ہنسکر کہا کہ وہیٹ ہی کستنا یہ مروا باتیں کرخت نہیں مروت نہیں ذرا	گہرا چنا ہی آنکھ میں بالکل نہیں جیا رُو کہیں مرو وہ جواب کہ مطلق نہیں مزا
۴۷	میرا ہی اسکو پاس نہ اور نکا و میان ہے اک تک لگی نہیں گویا کہ قینچی زبان ہے
میں نے کہا پھر آپ کہیں اپنی داستان پوچھا تھا جنگو اونکا بتا پانہ کچھ نشان	بولی کہ تم ہی خاک کریں انڈول بیان بک بک کی مغز چاٹ گئی اوت ہی گھیاں
۴۸	بتلاؤ تو وہ کون میں کیا اونکا نام ہے لی آؤ اونکو بیان کہ ہمیں اوتی کام ہے
میں نے کہا کہ خیر تو بوسے کہ سچ کہو بولائیں مانجہ آئیں گے اہتور بارو	دعہ نہو خلافت ضمانت کی سبکی رو اک فی کہا کہ اسی اونہیں کی قسم تو لو
۴۹	اوس جاسے پر قدم نہ اوٹھانی دیا مجھے لی قسم تمہاری تو آئے دیا مجھے
ایں میں تو جب اونے سنا سب یہیں حال پہرانی لگی نگاہ میں شام شب سال	اور انتظار صبح میں کائی شب ملال گھٹنے لگا جو روز تو بڑھنے لگا خیال
۵۰	دل نے کہا کہ جھکو ہمیں اب قرار ہے بولاد فور شوق سچے خست ہمارے
جب ان چہا غم دوہوئی شام آرزو پہنا لباس تنگ ملا عطر مشک بو	چلنے پستے ہوی باران نیک پونجی تنک ہوا کی لپٹی سے کہ کو

	اوپنی برای سیر عجب آن بان سے شکوہنا سنوارے کہ چون مکان سے	
پہنچے میان چوک خرا ان قدم قدم دیکھا کہ انتظار میں بیٹھا ہی وہ سنم	ہٹ پٹہ لگا جو شوق ملاقات دم دم آئے قریب خانہ و لدا جب کہ ہم	
	پر کچھ او ہر او ہر نکلان برابر ہی ثابت یہ ہی کیا اسی انتظار ہی	۵۳
پہولوں نہ وہ ہائی ہوئی اسی شان جانا پڑا کہ تھا قدم دست در میان	یہ وہ بیان تھا کہ دیکھ لیا اوسنی ناگمان تسین ہزاروں اپنی دلائیں کہ آویان	
	پونجی جو بام پر تو مزاج اپنا اور تھا الفت کی سلطنت تھی محبت کا دور تھا	۵۴
اجباب دوست ہنسی پاس کی سب فرمائیے مزاج مبارک کا حال اب	پونجی قریب پار پر مٹی او جا کی جب بولایہ مسکرا کے وہ مشتاق با ادب	
	کیا شغل ہیں حضور کو کس شے شوق ہے میں نے کہا کہ مجھ کو محبت کا ذوق ہے	۵۵
پوچھا سب ہنسی کا تو میں بیان کیا اس دروہ علاج کے پیدا نہیں ہوا	بولی خلافت اسکی تو میں خوب ساہنسا یہ تو وہ شوق ہی کہ نہیں جسکے اتھا	
	مجھ کو تو شوق اسکے سوا دوسرا نہیں ہنسکر کہا چہا نے سے کچھ فائدہ نہیں	۵۶
مشہور ہی کہ شاعر نازک خیال ہیں میں سن چکی ہوں آپ صبا کمال ہیں	مجھ کو تو کچھ حضور کے معلوم حال ہیں گالی ہیں کچھ ستارین ہی بی مثال ہیں	
	رکھتی ہوں التماس مگر جی بدست ہو مشتاق میں ہی ہوں جو طبیعت بدست ہو	

<p>روگر ہراس ل کی نکالوں قح ہو قرار تہتا ہی دل تو اشک نکلتی ہیں ہشتیار</p>	<p>ہاں کوئی سوز پڑھی کہ گل ہی ہشتیار کتابی و لکو ہتھاستی ہوں شے بار بار</p>
<p>شک ہو اگر مرض کا تو اوکل واکر و ن اس درولا علاج کی تدبیر کیا کر و ن</p>	<p>۱۰۰</p>
<p>تھی زندگی سی اپی میں عاری تمام رات پہلو بدل بدل کی گداری تمام رات</p>	<p>والدہ مجھ پہ کل کی تھی بہاری تمام رات بہولی ذرا نیا دہتاری تمام رات</p>
<p>ڈرتا تھا جی جو گھر کی طرف دکھتی تھی میں اندھیر تھا جدہر کی طرف دکھتی تھی میں</p>	<p>۱۰۱</p>
<p>بند کچھ سوال کا میرے جواب دو میں بات ہی آپ کو تم اور دہن بڑھو</p>	<p>یہ کیا ہوا ہے مجھ کو خدا را بتاؤ تو بت کیا بنے ہوئی ہو زبان سی کچھ کو</p>
<p>بیٹا ہوں ہی تاب نہیں اضطراب ہے کیوں جی تمہیں بتاؤ یہ کیسا عذاب ہے</p>	<p>۱۰۲</p>
<p>چہرہ او جاڑ شکر بے سیانک قلع ہراس لب خشک گت و بدن سڑ سڑ سڑ</p>	<p>برہم مزاج حال پریشان جی او دہں دل مضطرب ملال بہت زندگی سی یاں</p>
<p>طاقت ہی طاق ضعف سے درو تھو نہیں ہے رعشہ ہی ہاتھ پاؤں میں گنت زبا نہیں ہے</p>	<p>۱۰۳</p>
<p>جی کا پیتا ہی آتی ہیں تیورہ جزا ہا غصہ ذرا سی بات پرانا ہی بی خطا</p>	<p>ہراس سناتی ہیں اوٹھنی میں دست نہ با جیسی کہ کچھ کہتی شکر ضعف تن بڑا</p>
<p>او بھن ہوئی جو چیر کسی نی ذرا ہی کی نفرت ہی اوس ہی جسنی نصیحت بجا ہی کی</p>	<p>۱۰۴</p>
<p>دہت ہوئی کہ آنکھ نہیں ان کے راسکے کس کا مجال ہی جو تمھاری خدا اسکے</p>	<p>کیا جانی یہ کیا مری بچی بلا سکے جلتا ہی دل کہہ آگ سی ہی جہا ہی سکے</p>

<p>گڑھی کوئی مٹائے یہ بجا خیال ہے نقد پر سکے کو مٹانا عمل ہے</p>	<p>۵۹۲</p>
<p>کیوں بتلائی صدیہ سبج و بلا ہوئی کیا منت جان کی کہ نہ ثابت خطا ہوئی</p>	<p>گمانا نہیں یہ بید کہ تقصیر کیا ہوئی پونچا کسی طلال جو چہر چنا ہوئی</p>
<p>تو بہ ہزار بار کروں اجسا کروں اور اسپہ ہی جو رحم نہ آئی تو کیا کروں</p>	<p>۵۹۳</p>
<p>ہفتا کہاں نصیب میں و نادر ام ہی انجام گریب سے ہی تو قصہ تمام ہی</p>	<p>کھٹکے نام سی تو قسم تک حرام ہی رسوا کہیں نہ ہوں یہ ظلم کبھی و شام ہی</p>
<p>بیٹا بیان مہین ہین وحشت کا جوش ہی بیٹھنے کے آرزو ہی نہ مرنے کا ہوش ہی</p>	<p>۵۹۴</p>
<p>بدنامیوں کا پاس ہی کیونکر کروں فغان نقد ہی بچائی کہ ہی سخت امتحان</p>	<p>بیٹھیوں کی ہاتھ سے ضبط جفا کہاں دشمن ہی خلق بر سر پید او آسمان</p>
<p>ثابت نہیں کہ کون ہی تقصیر ہو سکے کیا جاگ جاگ کر مری نقد بر سو سکے</p>	<p>۵۹۵</p>
<p>منظور جس رخ پیر کو ہی امتحان دل پہلو میں دوپہر سی نہیں ہی گمان دل</p>	<p>مغضہ ہوں کیا بیان کہوں بہتان دل ویران ہشتا و شست پڑا ہی مکان دل</p>
<p>اوس خانان خراب و پرار مان کو کیا ہوا ثابت نہیں مہی مری نادان کو کیا ہوا</p>	<p>۵۹۶</p>
<p>یہ کیا ہوا کہ اب نہیں اتنی صدی دل کہتی ہوں کچھ پٹنہ سے نکلتا ہی دل</p>	<p>کس تک تویر ہے آپ منشی نا لہا ہی دل اسے جو غلط ہے بارہا ہی برای دل</p>
<p>ارمان ہی کہ وصل ہو اوس غمگسار سے اشد تو ملا دل سے سخت سار سے</p>	

کرتی ہوں چہ میں چاہے طرف تنجوی مل لوہای اب کہلا کہ یہ تھی آرزوی دل	جگو تو کہہ حضور سی آئی ہی بوی دل شد سبھیے گا ذرا آبر و سے دل
۵۴	میں چاہتی ہوں کج میں یہ مبتلا نہو مازک مزاج ہی کوئی اسپر جفا نہو
خوگر نہیں یہ ظلم کا عادی ہی عیش کا شد وسیعے گا کہ تنگیف کچھ ذرا	پونجی نہ کوئی کج کہ ہی راحت آشنا میں اسپر شہ ہوں یہ ہی آپ پر فدا
۵۵	دجوئی بیکیوں کی تو ددرات چاہتے مشاق کی تو اپنے مدارات چاہتے
بل بل میں خوش ہوئی تری قربان بخدا کل تک تو جانتی تھی کہ نزدیک ہی قضا	کیا خوب نکلزار کا میری پتا لگا ہاں کچھ امید زیت ہوئی اپنے اوزار
۵۶	کیونکر رہے ملال خیال و غامبین دل اوس سی آشنا ہی کہ جو بیوفا نہیں
جب اوس پر سی نی درد دل پنا کیا بیان چاہا ہزار ضبط کروں نالہ و فغان	انجی ستونہ آب ہی پر مے و مان پر کیا کروں کہ آنکھ سی آنسو ہوئی مان
۵۷	تسکین پہ و ملال نہ کرنا ذرا کہے کہانی قسم کہ جسہ سی نہ ہوگی خطا کہے
اب آپ اپنی دل کو خدا اسنبھالی شد ضبط کچھے روئے کوٹالیسی	میری طرف کمان جو بد ہو نکالیسی وہ اور لوگ ہیں کہ جو ہوتی ہیں چالیسی
۵۸	جو با وفا ہی اوس کو اطاعت ہی مہی بندہ خدا کی فضل سے ہر دم غلام ہی
ہوتا اگر فریب تو کہانی قسم ہلا تسکین ہی کرتی پیار سی منجہ ہلا	وہی خدا رسول کو ضامن ہی ہلا بیٹا بیوں کا آپ کی ہوتا ہی غم ہلا

	<p>کون سے نہ پکڑے کہ ہم وہ حسین ہیں رستے ہیں مہ جبین خدا نماز نہیں ہیں</p>	<p>۱۰۱</p>
<p>یہ عین ہوگی جگو گلے سے لگا لیا اپنا طبع حکم بھناستے خدا</p>	<p>دیکھا جس پر پی نی کہ ہی صاحب فا بولی کہ میں نثار ہوں الفت کا ذکر کیا</p>	
	<p>کرنا خلاف عہد تو اور وں کا کام ہی میں نے کہا کہ یہ تو ہمارا کلام ہی</p>	<p>۱۰۲</p>
<p>گہرا ہے ہن دیر سی احباب مہم آئین کے قرب شام جو زندہ برین ہم</p>	<p>نواب زو کنا تھیں اشد کے قسم کہتی ہیں لوگ رات ہی اصف ہی ہی</p>	
	<p>خاموش کیوں ہو آئے کا وعدہ تو گل گیا بہر عارضوں پہ کیسو پہچان لے بل گیا</p>	<p>۱۰۳</p>
<p>ایسے کہاں نصیب شریف لایے کیونکر میں اپنے منہ سے کہوں کیہ جائے</p>	<p>رو کر کہا کہ آپ کا احسان جو آئے الضمان شرط ہی یہ خدا را بتا ہے</p>	
	<p>آرام کیجئے تو عنایت کمال ہے یولائے میں ہنس کی آج تو رہنا محال ہے</p>	<p>۱۰۴</p>
<p>ہوتی ہی صبح جشن کا سامان تھا جلوہ گر باہم کمال عیش ہی ہونی لگی بس</p>	<p>نخصت ہوئی ان پری شاد اپنی کر فکر قرب تھی نہ کسے مدعی کا ڈر</p>	
	<p>دم بہر ہی اونگی پاس سے اوٹنا محال تھا ہر وقت شغل عیش تھا لطف وصال تھا</p>	<p>۱۰۵</p>
<p>اور آ گیا زبان پہ کہیں نام ہم گہرا کے پر کہا کہ بچا نامری خدا</p>	<p>اکثر ہوا کہنے جو بخت کا تذکرہ بگہری میں سوچ سوچ کی اور سن لئی دیا</p>	
	<p>سنتی ہو نہیں کہ زبیرت جانی میں شاق ہی شاید جہاں میں ناراجل کا فراق ہی</p>	

<p>کس طرح سی کٹین کی جدائی کی من پہلا توبہ اوستے کی ہسی مصیبت مجال کیا</p>	<p>کیوں ہی خدا نخواستہ کر تم ہوئے خفا کیونکہ زمین کے جلد بتاؤستے خدا</p>
<p>ترہین کی جب بیت دل مضطرب ستائی گا پہر تلو بھی نہ ہم یہ ذرا جسم آئے گا</p>	<p>۱۷</p>
<p>تم صاحب وفا ہونہ ہونا کہے خفا پر ترک اتھا دنگرنا سے خدا</p>	<p>لونا تہ جوڑتے ہیں کہوست ہو خطا ہم شاد ہیں کہ شوق ہی دینا میں ہنرا</p>
<p>حسرت ہرون کو شکل دکھانا پھوڑنا آنا نہ بان تو چوک کا آنا پھوڑنا</p>	<p>۱۸</p>
<p>سے سول نے دم ہوئی نازندگی غلام ہونے لگی بسر وہیں اوقات سچ و شام</p>	<p>سن سنی اوس پر ہی سی جبت یہ کلام چوستے عربیز ترک اجا ہوئی تمام</p>
<p>راحت مزاج رنج و مصیبت میں پرستے بن بن کی کیا نصیب ہاری بگڑ گئے</p>	<p>۱۹</p>
<p>نادان کی دوستی کا ہلاکت بار کیا لیکن خطا خطا پہ او تھائی یہ کی خطا</p>	<p>اقتل پر پڑو کہ سمجھے نہ یہ ذرا ہر چند لطف ہجرتی اقتل مزاج تھا</p>
<p>دان سلسلہ تھا عشق کا لغت کا جوش تھا یاں خانہ بخیر کہ باقی نہ ہوش تھا</p>	<p>۲۰</p>
<p>زائل گمان بد ہوئی پاس وفا بڑا آتا ہی آسمان کو بھی کتنا گستا بڑا</p>	<p>جب کہ ہوئی خیال و فاحہ صلا بڑا بٹنے لگا جو صوبہ تو سودا سوا بڑا</p>
<p>بگڑی بنی بنائی بڑا حال ہو گیا جاگے نصیب ہجر کی اقبال ہو گیا</p>	<p>۲۱</p>
<p>سمجھی کہ انکو جسے محبت ہی کمال گھٹنی آگا جو لطف تو بڑی ہی گھٹ لال</p>	<p>ظاہر ہو اچھہ اوسہ مری لو لو نکاحا ۱۲ اغرو در حسن ہوئی اور کیکہ خیال</p>

	نفتے جی فریب کے ڈہنگ اور ہو گئے دور وزین مزاج کی رنگ اور ہو گئے	۵۹
چھینے عدوی خشک سیتان سجاہ حال پوہا اور ہر مزاج تو تاکا اور دہر کوال	پونچے خوشامدی چہ نہایت بدخصال دوڑی فریب پیکار کرنی ہوئی ہوال	
	بڑھتی تھی جب ہوس فریاب کی طرف صحت ہی کہہ لیتی تھی اسباب کی طرف	۶۰
اکتھی تھی سبک جہ تو نکات عرایین تمام اک ن کہا کہ اس کو وقت ہر خاص علم	کرتے تھے بنوٹوں سخی شاد بہری کلام جیسی تھی پرورش سخی غلط آپ کی مدام	
	ہمت وہ حق بی وی ہی دنیا میں نام ہی حاکم تو اک حضور کا ادنیٰ غلام ہی	۶۱
حاکم کی ہی تو ایسی سخاوت نہیں سنی سب کچھ پھیلے دی کی محبت نہیں سنی	دلند اس طرح کی تو ہمت نہیں سنی یہ سیر شہسایان یہ مروت نہیں سنی	
	کیونکر کہیں یہ صداحت و و کرم نہیں جو چاہا جسنی چین لیا انکو غم نہیں	۶۲
عادت ہی اعلیٰ روزگاری ہیں الی لزر کمانی نہیں ہر آپس کہلاتی ہیں شتر	غریت و دن کی حال چہ جرت کی ہی نظر یہ ہرین رفیق دوست تو دلند ہقدر	
	کیسی فراسی چیز ہو سب کا خیال ہی یہ ملی بہاری نوش کرین کیا مجال ہی	۶۳
آیا جو وہ تو او سلی ہی خاطر ضرور کی واحد کیا سخی ہی طبیعت حضور کی	کیا پر درخ ہی جس ہی محبت سخی ور کی حاجت نہ انیاز جو کچھن پیرہ ایہ ور کی	
	خالی نہیں ہر مل نذرین جو محتاج آئی یار لاکوں یولی سدا نہیں اتھو سنی لائی یار	

<p>اور سن چکی بیان سب اونکا وہ خوب رو جانی رہی دل غسی بالکل وفا کی بو</p>	<p>جب اس پر ہی کی یہ تہیوں کی شکوہ باتی رہی نہ دل میں محبت کی آرزو</p>
<p>عصبہ جو آزار از نمان کو عیان کیا مادان تہی سب ہی رو محبت بیان کیا</p>	<p>۱۷</p>
<p>بولی فریب سی کہ تمہاری نہیں خطا نی اپنی یہ لکھنوی ہی بیان ہی مفا</p>	<p>سن سنی اونکی بابت تہیوں کی فہنا مشہور ہو جان میں تم صاحب مفا</p>
<p>یہ لوگ کہا تھی ہیں مروت نہیں انہیں مکار ہیں کسی کی محبت نہیں انہیں</p>	<p>۱۸</p>
<p>اور او سپہ ہی یہ ناز کرین شان کبریا پہچا پہر او جلد اب اپنا ہی خدا</p>	<p>تساحین انکو بلائے بالبتسا کیسا غضب ہی ترک ملاقات بچلا</p>
<p>ہوئی سی ہی کرا ملی فریب ہو نہیں آفر کی یہ سچ گیا ہی خوب مصیبت اونہا وکی</p>	<p>۱۹</p>
<p>کرتا ہی کون شکوہ بیکار تم کہ ہم روتا ہی کون بیری ہی ہر بار تم کہ ہم</p>	<p>اب فکر میں ہی کون گرفتار تم کہ ہم بیٹھا ہی کون بیکس و ناچار تم کہ ہم</p>
<p>ہی نون اپنی جان ہی لاری بتا سئے کرتا ہی کون گریہ و زاری بتا سئے</p>	<p>۲۰</p>
<p>بد و اتیان کری کا وہ بد و ات سہ کو گیا سہا نہیں کی جو ہوئی بیری ات سہ کو گیا</p>	<p>اچا کہ وہ ترک ملاقات ہکو گیا چہنگو کی تم نصیب کب و نرات ہکو گیا</p>
<p>جانی و دہ یہ ہی ہوتی ہی ہی نہ کم کرو بگمہ اونکا اتقان محبت تو تم کرو</p>	<p>۲۱</p>
<p>اسد جانتا ہی کہ میری نہیں خطا میں بس پر نہ اونسی بلو گئی ہوں خفا</p>	<p>بولی وہ ناز نہیں کہ سب تھی سچ کہا ولہد گروہ آپ کہ نہ گئی نہ التجا</p>

	<p>ملکت ہی وہ کہیں تو زمین بے تلاب کے دن جب تو نہ تھی یہ ترک ملاقات عتاب کروں</p>	<p>۱۰۰</p>
<p>اور یان مجھی ہی او سکی محبت چھا گمان جب گمانا تو آنکھ میں اندھیرا تباہان</p>	<p>اوس ناز میں کو وان ہوا منظور متخان میں جانتا تھا چین اوس بی مہی گمان</p>	<p>۱۰۱</p>
	<p>جون توں وہ روز بھر تو با تو میں کٹ گیا آئی جو شام بھر کلچہ اولٹ گیا</p>	<p>۱۰۲</p>
<p>نی طائرون نی جانی میں شتاب سی روحوں نی جسم چوڑی فی نظر اب سی</p>	<p>خورشید نی رخ اپنا چھایا نقاب سی رو و چراغ غیب نی لمبی پتھاب سی</p>	<p>۱۰۳</p>
	<p>تاریک دو جہان ہو ظلمت کو بہر دیا شام شب فراں نی اندھیر کر دیا</p>	<p>۱۰۴</p>
<p>دورہ کیا میں کا اندھیری نی سربہ ڈرنے لگا جو قلبے تو چھپنی کے نظر</p>	<p>پہیلی کچھ آسمان سپیا ہی او ہر او ہر گہیرا او دھیون نی مصیبت نہ دنگا گھر</p>	<p>۱۰۵</p>
	<p>خاموشیاں عیاں بی فعل زبان ہو میں آنکھوں کی سمت ہوتی نہیں دین روان ہو میں</p>	<p>۱۰۶</p>
<p>چھایا زمین پہ چاؤر ظلمت کا سایا بان ٹہنڈ ہی ہوئی چراغ تو وہندیں اہر مگان</p>	<p>کالا لباس چرخ نی پھنا یا متخان جھونکی جی آئی باد مخالفت کی گمان</p>	<p>۱۰۷</p>
	<p>آیا پسند رنگ سپیا آسمان کو تاریکیوں نے گہیر لیا دو جہان کو</p>	<p>۱۰۸</p>
<p>راحت مزاج سوئی جاگدیں او دسیان بیدار کی صدا ہوئی ہرمت سی عیاں</p>	<p>مسد و درستی ہوئی ہوئی ہوئی مکان پہرنی لگی ہر ایک طرف کو نکا ہیاں</p>	<p>۱۰۹</p>
	<p>خاموشیوں نی نطق فراموشس کر دیا غفلت نی ساری شہر کیشہ کر دیا</p>	<p>۱۱۰</p>

<p>کبیرانی وہ مزاج کہ جین کو تہا انتشار ٹوٹی وہ آس جسکو کسی کا تہا اظہار</p>	<p>مضطرب ہوئی وہ لوگ جو دوشی تہی بقیاری اوہ پھینجے جہترین جس را تہیں قصو وار</p>
<p>وہ صد مہ فراق کہ جس سہ نہیں مفر وہ اضطراب لگا وہ پہرنا او ہر او ہر</p>	<p>وہ خون رات کا وہ سیاہی کہ اخڑ وہ بکسی وہ دیکنا حسرت ہی ہوئی</p>
<p>وہ غم کہ جو بیان کی قابل فر انہیں وہ درد و علاج کہ جسکے دو انہیں</p>	<p>ہر بار دیکنا سو افلاک یاس سے وہ چپکے چپکے روناعوزونکی پاس سے</p>
<p>یون ٹالنا ملال کو غصہ فر انہیں وہ نالہ خموش کہ بطلن صدا انہیں</p>	<p>گنا وہ اضطراب میں تار و نکا بار بار وہ نوا سید بیان وہ طبیعت کا انتشار</p>
<p>گہریاں کی صدا کا وہ کانوں کو انتظار وہ عالم سکوت کہ جیسے گناہگار</p>	<p>یہ اضطراب تھا کہ ترستی تہی بات کو خالق نہ اب دکھائی جدائی کی رات کو</p>
<p>پہیلے ہی کہ قدر کہ سمجھتی نہیں یہ رات بڑھتی ہی ہجوم ہجوم کی گھنٹی نہیں یہ رات</p>	<p>سکتا تھا مجکو آپ کہ گھنٹی نہیں یہ رات کیسی ٹہی ہوئی ہی کہ گھنٹی نہیں یہ رات</p>
<p>کٹکا نہیں فنا کا طبیعت سلیم ہے جب دیکتا ہوں اپنی جگہ پر مقیم ہے</p>	<p>پایا نہ چین ہجر میں دم بہر تمام رات بیٹا بیان رہی چین برابر تمام رات</p>
<p>تڑپا ہی یاس ہی دل مضطرب تمام رات کافی ہی کہ وٹو لگو بد لگرت تمام رات</p>	<p>کٹکا نہیں فنا کا طبیعت سلیم ہے جب دیکتا ہوں اپنی جگہ پر مقیم ہے</p>

	<p>کتابیہ درو کس سے کہ درد آستانہ تھا تنہائی ہمنفس تھے کوئی دوسرا نہ تھا</p>	<p>۱۷</p>
<p>آہ رسائی کی رسائے تمام رات بند آہی سو گئی کہ نہ آئی تمام رات</p>	<p>روز کے اپنی جان کو اتنی تمام رات آرام کی شکل بن آئی تمام رات</p>	
	<p>برہم مزاجیوں کے پریشان کر دیا جوش جنوں کی اور یہی سامان کر دیا</p>	<p>۱۸</p>
<p>وحشت کی ماتہ سوی کر بیان کر دیا بیتابیوں کی چاک کیا پر وہ حیا</p>	<p>یا راز مانہ ضبط کا سودا سوا ہوا دہن تو ہبک کی ناخن باپسی لپٹ گیا</p>	
	<p>عریان تھی گو دیکھ کی فی انور تھی گئی مجدوب ہو چکی تھی سڑی اور بن گئی</p>	<p>۱۹</p>
<p>جاتی رہی ٹیکب کی ضبط خزان کی خبر آئی لگی زبان پہ کچھ اور گفتگو</p>	<p>خوش تھی دماغ سے شرم و حیا کی بو پیدا ہوئی مزاج میں صحرای آرزو</p>	
	<p>دل کی کہا کہ بیچ و با کا ہو تو رہے جلد کی چلو کہ سیر جیا بان نہر و رہے</p>	<p>۲۰</p>
<p>نالہ جس میں بنا ہوئے آہ رسائے وحشت تھی وہی حد کہ برائی ہوئی</p>	<p>فوج سر شاک وید و غر سے لیا ہوم برایہ بیان جلو میں غافقت میں بیخ و غم</p>	
	<p>جوش جنوں میں ہی قوت ہی کشت کی برہم مزاج سیر کو جاتی ہیں وحشت کی</p>	<p>۲۱</p>
<p>بیتابیوں سے اور بھی حالت ہوئی تباہ بولی یہ بلیسی تمہیں اس کے پناہ</p>	<p>نکڑ نک کی آئی تھیں ہی لب تک جتاہ ناچار چشم یا ترہ آئی ہر طرف نگاہ</p>	
	<p>اچھا ساؤ عالم حسن و جمال کو سد نہا تھیں فضا کو جفا کو نال کو</p>	

ٹیسوں سی درود ل کی ہوا اور نبی مال اقبال گت گیا تو پہرانی نگار وال	بہرائی اشک و کیلی اپنا شاہ حال بڑھ بڑھ کی کا ہشون نی کیا صوت لال
	پدہ ہم مزاجیان جو نہان تہین عیان ہوئیں آخر کو شطراب سی سوائیاں ہوئیں
آغا شکوہ کی بھی خبر ہی تہیں ذرا ملنا ہوزند کی مین تو جاؤ بی خدا	احباب سی کسی نی یہا کر بیان کیا همان چند دم ہی وہ آفت کا بتلا
	تیر ہلای عشق سے سینہ فگار ہے ہچکی لگی ہے موت کا امیڈار ہے
زیکھا تو واضحی جو سنا تھا وہ ہی بجا رو کر کہا کسی نی بچا نامری خدا	احباب دوڑتی ہوئی آئی برہنہ پا گہرا گیا کوئی تو کوئی مضطرب ہوا
	مان اک نگاہ لطف کرم تو کریم ہی اکتہ تیری ذات غفور الرحیم ہی
بولی کہ کچھ بیان کرو درود کل حال پر کیا کرین کہ بس نہیں اپنا بجز مال	آن دوست تھی کہ اونکو بہت تامل خیار ہم جانتی ہیں یہ کہ تہیں رنج ہی حال
	کلام آئی گر تو جان تک اسدم تار ہی لیکن کسی کی دل پہ نہیں اختیار ہی
دیکھو ابھی تو رنج و بلا سی نجات ہو لیکن بہلا کے قلب سی رنج و غور کو	پر ایک ہی ہماری صحت جو مان لو مین نی کہا بتاؤ وہ بولی دعا کرو
	جب ہ دل مین ہو تو کو شطراب سی یارب بچا تو عشق کی رنج و عذاب سی
بیتاب ہو کی ماتہ اوٹھائی بی دعا یارب بچا نیو کہ ہی لغت بڑی ہلا	اون دوست سی یہ شروع بیان بخش سنا یارب کی جناب خدا مین یہ التجا

	<p>مطلب ہوئی جو ختم دل بقیار کے آئین کی دوستوں کی جداوی بکار کے</p>	<p>۱۷۵</p>
<p>غفلت سی آنکہ کبھی میں ہوش آ گیا کچھ عشق سی فزون ہوا نفرت کا تباہ</p>	<p>قدرت خدا کی ہو گئی مقبول التجا جانا رہا خیال تک اوس شکاہ کا</p>	
	<p>ایسی دعای زود اثر کام کر گئے یہ بھی نہ کہہ کہلا وہ محبت کدہر گئے</p>	<p>۱۷۶</p>
<p>اور وان اوسی تھا میری منانی کا منتظر ملی اختیار تھی رما دل پہ خستیا</p>	<p>خالص کی شان ہوا موقوف انتشار گذری جو دن بہت تھوئی اور شمساً</p>	
	<p>جو بات ناگوار تھی منظور ہو گئے اس عشق کا بُرا ہو کہ مجبور ہو گئے</p>	<p>۱۷۷</p>
<p>بیتدیون کی ماہہ سی جاتی رہی جو اس بولی یہ آدمی ہی کہ جا جلد او کی پاس</p>	<p>ہمت یہی یہ ضبط کی ہونی لگی اودس ٹوٹی جو اس کی بند ہی اور شکل ریاس</p>	
	<p>کنا خطا معاف خبر کو میں آیا ہوں اور اوس بلا نصیب کا پیغام لایا ہوں</p>	<p>۱۷۸</p>
<p>جھک کر کیا سلام تو میری پری نظر باتیں وہ سخت سست سنائیں کہ لکھڑ</p>	<p>آیا وہ آؤسے جو بنا تھا پیام بر غصہ بہرا تھا ہونہ کی مجھے در گذر</p>	
	<p>پہر یہ کہا کہ چلو نہیں اوسے کام ہے جاترک دوستی ہوئی قصہ تمام ہے</p>	<p>۱۷۹</p>
<p>جا کر وہاں بیان کیا جو سنا تھا بیان بہر کی تپ فراق تو اوٹھنے کما دہوان</p>	<p>سہم نظر ہوا وہ اور یہ سب کجاخ استان گہیرائی پر تو اور زیادہ و نہ جان</p>	
	<p>نادم ہوئی کہ مای میں نام حق خفا ہوسے اونکا قصور کیا ہی تھی ہی خطا ہوسے</p>	

عذر گناہ کیجیے قسمیں دلائیے جس طرح بن پڑی وہیں بانی بیکر آئیے	بولو آدمی کہ میں آپ جائیے سو بار ہاتھ جوڑتے اونکو منائیے
اور آپ سے وہ امین یہ بیجا خیال ہے مٹی ہلی ذرا نباہ کا کرنا محال ہے	۱۲۴
پر کیا کہہ بن منگاؤ سواری چلین گے ہم کھر مجھ بلا نصیب کے رنجہ کیا قدم	بولی کہ ہاں آپ سی جانا قوی ستم آئی فتنہ سوار ہوئی وہ اسیر غم
دیکھا تو درود لکاتہ دران نظر پڑا کچھ ترک اتحاد کا سا بان نظر پڑا	۱۲۵
پوچھا مزاج ستم سی گردن بھکا جھکا کھٹی تھی بات بات میں اسد جہ تھی ہیا	بیٹھی اہب سی ساسنی آکر وہ مہ لقا اسد ری انفعال سینا تھا آ گیا
پیش نظر جو اپنے نہامت کا حال تھا یہ بھی تمہے آنکھ عفو خطا کا سوال تھا	۱۲۶
ہوں منغسل میں آپ کہ ناحق ہوئی خفا موجود جو اس فساد کے ہن بانی خفا	کہتی تھی بار بار ہتھاری نہیں خطا خالق کری جہان میں اونکا بہت بُرا
بھکا کے رنج و غم میں مجھے سب تلا گیا میں آپ منغسل ہوں کہ میں نے یہ کیا کیا	۱۲۷
پر کیا گردن کہ اب تو قسم میں ہی کہ بچکا مجبور ہوں میں اس میں جو اسد کی خفا	بولو میں سچ ہی صاف ہتھاری نہیں خطا جانا خلاف عہد ہی ملنی کا ذکر کیا
اب اور کونے بہر خدا ڈھونڈہ لیجئے میں ہیو فاقا ہوں اہل وفا ڈھونڈہ لیجئے	۱۲۸
آخر کچھ اتھا ہی گردن صبر تاکجا میں تم سے اتحاد گردن قدرت خدا	ملا ب خطا معاف نہ کھلو اوٹنہ مرا مدون کج صاف صاف تو جاؤ گی خفا

	<p>لہجہ کا نام کسکو زبان سے بڑا کہوں مقابل ہو زبان کہیں کباب آگی ہن کیا کہوں</p>	<p>۱۰۰</p>
<p>سب لوگ یا انہیں کی تو ہو گاتھیں ملال لیکن جی تو اپنی مذمت کا ہی خیال</p>	<p>دانشگر بیان کردن کا کسی کا حال ہر چند جانتا ہوں کہ ہو یا حیا کمال</p>	<p>۱۰۱</p>
	<p>سچو کی دلین آپ اگر کچھ عقیدل ہو یا ان یہ غرض نہیں ہی کہ بالکل ذلیل ہو</p>	<p>۱۰۲</p>
<p>ظاہر کی گفتگو سی طبیعت لطیف ہی کیونکر نہ پا جیوں سی بلو جی کشف ہی</p>	<p>بک بک بہت نہ کچھی بندہ نخیف ہی مشہور ہی کہ قوم ہمتاری شریف ہی</p>	<p>۱۰۳</p>
	<p>کیا لا جواب جو خدا نے بنائے میں جیسے ہی روح ویسی فرشتی ہی پانی بدن</p>	<p>۱۰۴</p>
<p>ملی پر کی ڈوڑھی ہی صحبت گامال ہی میں کیا کہو انہی بان ہی صورت سوال ہی</p>	<p>پاچی تھی شرافت ہی نفرت کمال ہی کا گو سی شوق لطف سی ہر دم ملال ہی</p>	<p>۱۰۵</p>
	<p>خجلوں ہی اتحاد ہی کیا خوش جلیس ہو سچ تو یہ ہی مزاج کی گفتنی غیب ہو</p>	<p>۱۰۶</p>
<p>ایسے تھی خوش مذاق کہ دماغ ہم ہوگی سب اس طرح ہی ہموں رطلہ و کرم ہوگی</p>	<p>یہاں کہ ہوں سی جہان میں ہم ہوگی انہی ہزارہ ان تو ذرا خلق کم ہوگی</p>	<p>۱۰۷</p>
	<p>ہرگز نہ کہ آپ کا تو ان خفیف ہوگی صورت پکاری ہی کہ بان یہ شریف ہوگی</p>	<p>۱۰۸</p>
<p>خداوند ہی صحبت ہر وقت کہوت گزین ہی خوب اک شہزاد ہی خوب ہنوز تزلزل ہی خوب</p>	<p>صورت ہی ہمارے صحبت نہیں ہی خوب تسلیم مکان ہی خوب جمال کہیں ہی خوب</p>	<p>۱۰۹</p>
	<p>تم ہی ہمارے دوست ہی ہنوز تزلزل ہی خوب لیا وہ ہمارے ہی ہنوز تزلزل ہی خوب</p>	<p>۱۱۰</p>

<p>التدرے فریب کہ مطلق نہیں خطر کرتے ہیں وہ دغا پھرتیں کہہ نہیں خبر</p>	<p>یار بچا کیو یہ بڑا مگر سندر بس اسکا نام چال ہی دیکو ذرا اور</p>
<p>نازان ہو او کی فصل پر دم اونکا ہرے ہو</p>	<p>مرتی ہیں؟ تو ہو کہ سی تم اون یہ کہتے ہو</p>
<p>مشائق اونکی تم ہو وہ شائق تمہاری ہیں وہ لوگ بہترین خلان تمہاری ہیں</p>	<p>قابل تم اونکی اور وہ لائق تمہاری ہیں جو سختی ہیں اونہ حقائق تمہاری ہیں</p>
<p>اور میں تو اک غریب بن کیا جسکی کام ہی اب اونسی عیش کیجیو میرا سلام ہی</p>	<p>تاک</p>
<p>پہلی تو اتحاد ہیں اور بعد شور و شہزاد سچ تو یہ ہی کہ اب نہیں بندی کو درگزر</p>	<p>میں کی کہسی لڑن بہلا یہ دل و جگر دو دن تو خاطر میں ہیں مگر نہیں خبر</p>
<p>جی ہٹ گیا وہ لطف و چاہنت نہیں ہے اور صاف تو یہ ہی وہ طبیعت نہیں ہے</p>	<p>تاک</p>
<p>برداشت وہ کری کہ جو تاسکے اور ہاؤ وہ چپکی اوسکی کی آنکھ کہ جسکے ہو بد نظر</p>	<p>کہانی یہ غم وہی جسی کہانا ہوا مال و زر دب کر کری وہ بات جسی ہو کسی کاؤر</p>
<p>کم زور وہ رہے تہ ذرا جسین زور ہو چپ کر وہ آئی جائی کہ جی جسکا چور ہو</p>	<p>تاک</p>
<p>وہ کج ادائیں اور اچی اونیں ہم نہیں وہ ہو فائیں اور اچی اونیں ہم نہیں</p>	<p>وہ دشمن ہیں اور اچی اونیں ہم نہیں وہ پردغا ہیں اور اچی اونیں ہم نہیں</p>
<p>وہ اور ہیں جو آپ کی ٹکڑی پہ جا پڑے</p>	<p>یان یا ون ہی پڑو تو نہ ہرگز بلا پڑے</p>
<p>پہو لون کی بولیند ہی نازک داغ ہی لاکہ کہلا ہوا ہی کہ سینی کا داغ ہی</p>	<p>شکوہ کہ جوش جنون ہی فراغ ہی فصل بہا آئی ہی دل بلخ باغ ہی</p>

	ہنسوہری ہیں انکھوں میں اس آج تاب کے گویا چمک ہی ہیں کٹوری گلاب کے	۱۱۱
جہاں پڑی ہیں شورش سے چشم پر آب کے ہر بار جو ہستی ہیں مژدہ نہیں شباب کے	چھائی ہیں وہ دآو سے لکے حساب کے داغ جگر سے ہول گلی ہیں گلاب کے	
	شہباز روح صد منہ بند نفس میں ہی لطف نسیم صبح کشیدہ نفس میں ہی	۱۱۲
اور صاف صاف یہ کہی اب کہا چکی قسم پاس قسم ہی ساتھ جلیں کہ طرح ہی ہم	برواشت ہی نہیں ہی انہیں کس طرح قسم تاحشرہ داستان محبت نہو کے کم	
	دلہین کے اب جو یان سی میں لی کن جاوے والد خدا کرو گی تو صد سہا و ثناء و گے	۱۱۳
سب سے یہ اوس پی پی سی کہنا یہہر التجا بھرا کے پہلی ہیں گی بگناہی فائدہ	اوس وقت میری پاس چوتھی چہند آشنا اب آپ بہت نہ کیجئے اتنے سے خدا	
	اللہ اپنے نفس پہ کچھ جب سے بھیجے اہم احاطا انہیں ہی ہی صبر سے بھیجے	۱۱۴
بولی فلک کو دیکھ کے جو مرضی خدا جانی سی اوس کے جھکوی صد ہوا بڑا	سن سنی سکی باقون کو بہرہ سر جکا لیا لو میں ہوئی سوار نفس میں جہ سے لقا	
	ثابت ہوا کہ کوئے گلچے کو مل گیا لیکن وہ سخت جان تھا کہ آخر جہنم گیا	۱۱۵
وہ کیا کہ اوس طرف سی ہی مکانی ہو کر ایسی مصیبتیں تو اوٹھا ہیں ہیں بیشتر	پہلا کہ اوس سے پہاؤ نہ آئے جہاں ہی ار سکا رہنے ہیں نہیں انہیں ہی بیشتر	
	وہ وہی ہے وہی ہے وہی ہے وہی ہے وہ وہی ہے وہی ہے وہی ہے وہی ہے	

دوسری

<p>مرد کی مار ڈالتی ہیں واہ ری کمال وہی لاکو جس طرح سے بنی صد مہ و ملا</p>	<p>فقری ہی چو کتی نہیں دت ہی انکی جلال نہد بہ میں انکی خون مسلمان ہی جلال</p>
<p>واندہ لنگے نام پہ لعنت سدا کرے پیر سر پہ قہر عشق ہونا زل تو کیا کرے</p>	<p>۱۲۶</p>
<p>اسکے ستم سے سبکو بچانی سدا خدا اس کج ادا سے چین کسیکو نہیں ملا</p>	<p>ای دوستو یہ عشق ہی ظالم بڑی بلا عادت ہی اسکی ظلم تو خلقت میں ہی جفا</p>
<p>عاشق ہی اس شخص نہیں معشوق شاہین اس باقی فنا د کے کیا کیا فسا وین</p>	<p>۱۲۷</p>
<p>لی کوہ کن کی جان کہ شیریں کو بچ ہو وامق کو یہ سکھایا کہ عذرا کا ساتھ ڈو</p>	<p>لیلی کی شکل بن کی ستا تا ہی قیس کو یوسف کا سانحہ تو زلیخا میں دیکھ لو</p>
<p>ہی دوست یہ سیکانہ دشمن سیکاہی خلقت ہی اسکی ظلم یہ عادی سیکاہی</p>	<p>۱۲۸</p>
<p>معشوق کو ہی اسکی نصیحت پی جفا ناصح کو ڈاٹتا ہی کہ بگ بگ کرو ذرا</p>	<p>ہر شخص کو یہ بچ نہیں کرتا ہی بستلا عاشق کو ہی یہ پسند کہ رسوا ہو خوبسا</p>
<p>مردوں کو قبر تک نہیں زندگی کو گھر نہیں یہ وہ بلا ہی جس سے کسی کو مص نہیں</p>	<p>۱۲۹</p>
<p>صیا و بلبلوں میں خزان ہی پی بہا وصلت میں ہجر دیدہ حیرت میں انتظار</p>	<p>صبر چہن میں باغین گلچیں گلون میں خار لاحت میں بچ نور کی ہو گی میں لطفنا</p>
<p>کل غار ضو میں موت و داؤن میں ہر ہی آفت ہی بد بلا ہی قباست ہی قدر ہی</p>	<p>۱۳۰</p>
<p>بلبل کی ہوش اوڑا ہی ہن سنگل کوئی جنون بنا بنا کی پہرانا ہی کو پیکو</p>	<p>قری کو سرو کی یہ بتاتا ہی جیسو چاہت میں عاشقوں کی گھوٹی ہی آسو</p>

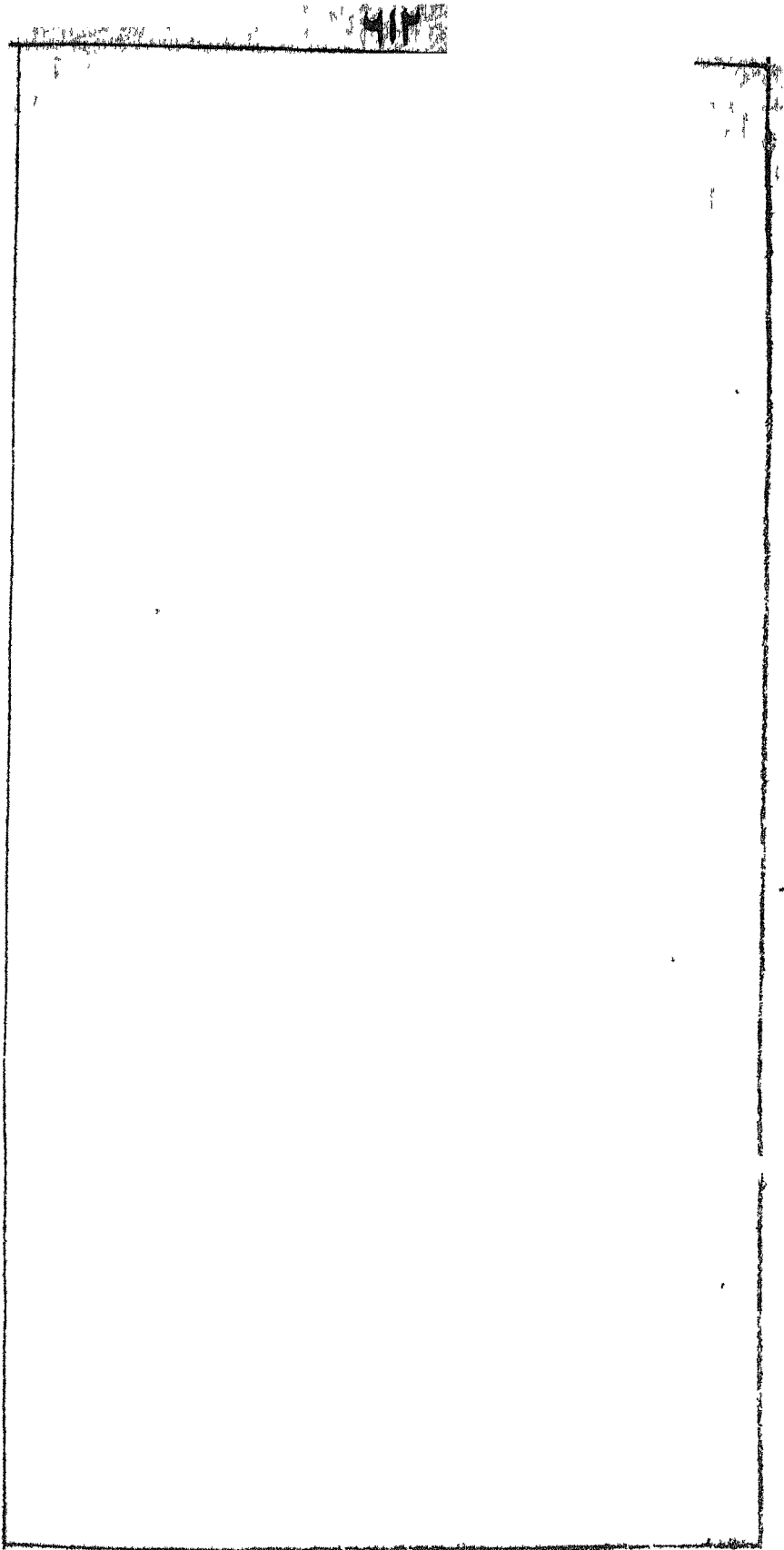
	<p>مگر و فریب اسکو زانے کا یاد ہے شاگرد اسکا یہ فلکسج کھنساو ہے</p>	<p>۱۳۱</p>
<p>یہ وہ بلا ہی جسنی نہ فرصت کی پیکو ہی یہ وہ اجل ہی دیکھ نچوڑی کی جو کہی</p>	<p>یہ بچ وہ ہی جسنی ہزاروں کی جان لی یہ وہ مزایا ہی جس ہی شوار زندگی</p>	
	<p>بیمار اس مرض کا تو ہرگز بچا نہیں اس ورو کی تو موت سی بہتر دوانہیں</p>	<p>۱۳۲</p>
<p>یہ جاوہ سخت جا ہی کہ سین نہیں گذر یہ او سکی ابتدا ہی کہ جسکی نہیں سب</p>	<p>یہ وہ کڑی جگہ ہی کہ مجبور ہی بشر یہ وہ مقام ہی کہ جہاں سیکڑوں میں</p>	
	<p>اس راستی میں پائی ہیں رہزن ہزارا اس دوستی میں دوست ہیں دشمن ہزارا</p>	<p>۱۳۳</p>
<p>اس بات کی جہاں میں ہی بیکار جستجو اس گلشنِ وفا میں نہیں ہی وفا کی بو</p>	<p>اس امر کی سدا ہی پشیمان آرزو اس دُور کی پیروی میں گنوا لی ہی آرزو</p>	
	<p>اس لطف لی مذاق میں کچھ فائدہ نہیں والسدا اس نبات میں مطلق مزہ نہیں</p>	<p>۱۳۴</p>
<p>یہ غم وہ غم ہی جس سی کہ رہتی نہیں حواس آغاز اسکا اس ہی انجام اسکا یاس</p>	<p>یہ فکر وہ ہی جس کہ ہوتا ہی دل و دہا منزل ہی پیکو ہی ہی انوکس طرح ہراس</p>	
	<p>کیا کیا نہ دل پہ عشق میں بار و تھنی نہیں بگڑی رہی سدا کہی اسکی بنی نہیں</p>	<p>۱۳۵</p>
<p>ہی روز حشر سی ہی فزون شدت فراق ہی دوستو دکھائی نہ حق صوت فراق</p>	<p>انجام کار عشق ہی کیفیت فراق کیا سنہ جو میں بیان کروں حالت فراق</p>	
	<p>کچھ دل ہی خوب جانتا ہی اسکی حال کو کیا کوئی کلمہ سکی گا بہلا اس ملال کو</p>	

شکوہ

۱۱

انسان کیا کے کا فسانہ فراق کا	ایوب کا صابر عنایت کری خدا
جرات میں ہو وہ رستم و سہراب و سزا	دل اس قدر ہو سخت کہ پتہ ہی سوا
رعشہ ہو پیر ہی جسم میں لکنت زبان کسی	
کیا سنہ جو ایک حرف جدائی بیان کری	
بس میں شکوہ لاف بیانی سی کیا حصول	بس میں شکوہ چربانی کیوں حصول
بس میں شکوہ سمع خراشی کو نہ طول	بس میں شکوہ غمہ یجانہیں قبول
بس میں شکوہ کبر و تعالیٰ کو کم کرو	
بس میں شکوہ اب سر تسلیم خم کرو	

تمام ہوا



شیدا

تخلص ہے نواب مرزا علیخان صاحب الرشید

نواب رمضان علیخان بجا در کا جو برادر نسبتی

تھے یمن الدولہ نواب سعادت علی خان بہاؤ

جنت آرام گاہ کے صاحب دیوان ہیں شاگرد

بین خواجہ حمید علی آتش مغفور کے چنانچہ یہ دست

جو برج مجموعہ ہذا خواجہ صاحب مرحوم کے نام سے

مشہور ہے گریہ غلط معلوم ہوتا ہے بھر حال یہ حالت

نواب صاحب مدوح کا تصنیف فرمایا ہوا ہے فقط



<p>اگے اک بار نہ تھا یار تری یار تھی ہم لطف و اشفاق و عنایت کی نہ لڑا تو ہم</p>	<p>ہدم و ہم سخن و سوسن غمخوار تھی ہم مدعی اب جو میں مجبور تھی غمخوار تھی ہم</p>
<p>۷</p>	<p>چین چین پر نہ تھی رنجش کی نہ یہ باتیں تھیں مہربانی تھی شب روز ملاقاتیں تھیں</p>
<p>۸</p>	<p>عشق تھا حسن خدا و اسی ہو حاصل بانع عالم میں مراد میں تھیں ہماری حاصل</p>
<p>۹</p>	<p>سرو قد قمری بے صبر و تحمل ہم تھے گل تھارنج گلزنگ تھا تبدیل ہم تھے</p>
<p>۱۰</p>	<p>گوش زود یار تھی نام نہ تھا غیر و بگا خلوت و برزم میں کچھ کام نہ تھا غیر و بگا</p>
<p>۱۱</p>	<p>داسن پاک سی گرد بخش آگاہ نہ تھے کوچہ گردون کو طبیعت میں تھی راہ نہ تھے</p>
<p>۱۲</p>	<p>خود روشنی کے عقید تھی نہ خود کامی کے ہونٹ سلواتی تھے دسازوئی بیجا کو</p>
<p>۱۳</p>	<p>پری و حور سی ہی حسن پر سرور تھے ہم انگہ رنگ دکھاتا تھیں دور سے تھے ہم</p>

جو کڑی کرتی تھی ہم تیرا وہی سہتی تھے رونے لگتے تھے نہ یوں پہوٹ نہ یوں ہنوتی	سخت کہتی تھی تو سکر اوسے چپ ہتی تھے اس مروت پہ تمہاری سہی ہم کہتے تھے
اسکی قربان رہین گی اسی چاہین گی ہم سنہ سی نکلا ہی جو کچھ اسکو نیاہین گی ہم	
کرنی آسکتا نہ تھا اپنی سوا صحبت میں مخمسر قصہ ہمیں ہم تھی ہر اک حالت میں	دوسری کی نہ رسائی تھی تری خدمت میں انجمن میں ہمیں رہتی تھی بہین خلوت میں
شخصیت روح کو سمجھتا تھا نہ ایمان کوئی خال ہندو کا نہ عاشق تھا مسلمان کوئی	
روز و شب وہ جو را کرتی تھی صحبت تری قصہ کوتاہ ہوا مہر و محبت نہ سہی	بہنشی کی جو خدمت تھی و خدمت تری سنہ دکھائی کی ہمارے کوئی صون نہ رہی
الہام اپنا تو رکھتی اپن تری ذات سی ہم پہر گیا تو گر اپنی نہ پہری بات سی ہم	
اوشہ کیا مہر و محبت کا زمانہ سی رواج یوں تو مسخو تو نکا ہوتا ہی تلون کا فراج	بیٹھی بیٹھی اس اوچھہ پڑی ایک کچھ بی علاج پرنہ اتنا ہی کہ کل تھی جو طبیعت نہیں آج
یا ہمیں ساتھ رہا کر سکتے تھے اندر یا باہر یا ہمیں ہیں کہ ہمیں حکم سبے باہر یا باہر	
جو خوشی خاطر نازک کی نہیں اسکا غم رہ نہیں سکتی کی بی شغل کی رکھتی ہیں ہم	کھائی ترک محبت کی جو کھاتی ہو قسم ڈھونڈہ لین گے کوئی زیا صدمہ سی دم
عشق بازی گے نہ ہو لین کی نرمی یاد رہے دل لگا لین گے فرنگی محل آباد رہے	
ایسا شاہد ہی اب اللہ سی ہو مقصود ساہنی اپنی تجھی کہہ وہ نہ بھی موجود	آشنائی جسبی مقبول ہو بخشش و دود رنج گل رنگ جو دکھلائی وہ سچا دود

	<p>شکر چشم کاجیرت سے تماشائی ہو سنبلیلیں زلف کی بوسوں گمہ کی سودائی ہو</p>	<p>۱۱۱</p>
<p>علقہ نافت کی تنگی سی رہو تنگ آگشہ چلا اتر آئی تو گل کھایا کرو اتھون پر</p>	<p>خون کری دل کو تھار ہی ہر گہ جانسی کر اتھہ علی پھرو پڑ جانی جو پاؤں لٹپٹند</p>	<p>۱۱۲</p>
	<p>پانی پانی ہو ذوق دیکھہ کی ایک حسرت ہو کنوین میں ڈوب مرو کچھ ہی اگر غیرت ہو</p>	<p>۱۱۳</p>
<p>بیت ایڑو نہا بہت ترقی خاطر کو پسند آنکھیں نظارہ آئینہ زانو میں ہون بند</p>	<p>مصرف قامت سوز نکا ہوا آوازہ طبت دل ملی خال سپہ رنگ سی مانند پسند</p>	<p>۱۱۴</p>
	<p>سحل لب دیکھے تو سر ٹیکے بہت سنگ سے تو ہونڈ چاٹا کرے نام دہن تنگ سے تو</p>	<p>۱۱۵</p>
<p>پہروں ہی رکھی وہ نہ دیکھی صراحی ہوش حسن میں ہونہ سکی اداس سی غرض تو ہوش</p>	<p>خونجی گوش کری اپنا تجھے حلقہ گوبن دیکھ کر آئینہ سان محو ہو چیرت سے خوش</p>	<p>۱۱۶</p>
	<p>نقش دل پر تری نقش دندان سے ہے خار خارا تھہ ہر کاوش ترگان سے ہے</p>	<p>۱۱۷</p>
<p>عرق منجم ہی رخسارہ حسین ہو ہو دی اگی اوس گل کو تو شبنم کیلین ہو دی</p>	<p>مقرر اوسکا ہو وہ الزام تجھی جو جو دی خندہ زن ہو کی حقیقت کو تری کہو کہو دی</p>	<p>۱۱۸</p>
	<p>طعن و تشنیع وہ خورشید تھا بجگو کرے صورت ماہ فوانگشت نہا تجب کو کرے</p>	<p>۱۱۹</p>
<p>لب لب آہش پہاڑیہ زلفاؤں تجگو جسدر تونی جلا یا س جلاؤں تجگو</p>	<p>رہ پیرلاؤں اوسی راہ بتاؤں تجب کو تنگ آغوش میں لون اور دکھاؤں تجگو</p>	<p>۱۲۰</p>
	<p>شادمان خاطر محزون ہو تجھی غم ہو سے سیری گھر صدیری گھر میں گھر ہو سے</p>	<p>۱۲۱</p>

<p>یا زنی غیر سے تائب بھی کر و تم پر ہینہ توجہ ہوا اور ہر کو نگہِ لطف آسینہ</p>	<p>گنگو اتنی لیے تھی یہ شکایت آئینہ نقص چمان کی نئی سری لاکھ دست آویز</p>	
	<p>پہر پری ہو رہی تم پر وہی دیوانی ہن ہم پہر وہی شہزادہ تم پر وہی پروانی ہن ہم</p>	۱۵
<p>چہیز کے لیے صاحبکی فقط تہا یہ کلام حرف حق کہہ کے یہ واسوخت کو کہتا ہوں</p>	<p>غیر معشوق کا نکلا ہی زبان سی جو یہ نام نہ بڑا مانو اس بانکا شہزادہ غلام</p>	
	<p>دوستی غیر سی والدہ جو منظور بھی ہو انگہ ادھا کر نہ کہی دیکھیں اگر وہی ہو</p>	
<p>تمام ہوا</p>		

صفیہ

تخلص ہے سید فرزند احمد صاحب تیس قصبہ مروجہ خیر نگار کا

شاگرد رشید مین شیخ امان علی مروجہ سہر تخلص کے اور

فارسی مین شاگرد مین جناب نجم الدولہ پیر الملک نقاب مرزا

اسد اللہ خان صاحب بہادر عرف مرزا نوشہ ہلوی

غالب تخلص کے انکے کلام سے سراپا رنگ طبیعت جناب

شیخ امان علی سحر کا پختہ ہے طبیعت مین اور منگ ہے مضامین کا

یناؤ رنگ ہی پڑی و طسوحت جو شامل مجموعہ ہذا کی ہے گزیر

میر صاحب موصوف کی طبع فراوانی فقط



<p>جی دکھانے کو خیال ستم ایجاد آیا عرض مطلب کو لبوں پر دل ناشاد آیا</p>	<p>رخسارِ قنبر و نخل دم نہ یاد آیا بہیٹے بیٹھے مجھے اگدن کا سماں یاد آیا</p>
<p>در دل این آتش جا لسو نہفتن تا سگے سو ختم سو ختم این راز نگفتن تا سگے</p>	<p>۱۵</p>
<p>کشورِ صبر و تحمل پر اجا رانہ ما ضبط کس طرح ہو اس درد کا چارٹا</p>	<p>لب فریاد کھلے ضبط کا یار نہ ما کچھ دنوں ہی مری ایلو مین دل آرا نہ ما</p>
<p>مست فریاد موم خمیانہ چون دارم جام لبریز از نالہ محبتون دارم</p>	<p>۱۶</p>
<p>جو وفا سے نہیں گاہ وہی بہاڑی مین ہوک جب کو ستانی ہی تو غم کتاڑی مین</p>	<p>دلو لے عہد جوانی سگے غضب بڑاڑی مین چھاو لی خانہ بر انداز و سگے گھر چھاڑی مین</p>
<p>نالہ بلیلم از پردہ برون سے آرد</p>	<p>بوی گل مژدہ اشکوب جنون ملی رد</p>
<p>دل مین وہ جوش کہ طوفان کھا دیتا ہے اسنے ہاتھوں سوزیاں اپنا فرا دیتا ہے</p>	<p>۱۷ لب سے وہ نالہ ہے جو آگ لگا دیتا ہے یہ وہ خجہ ہے کہ رستم دلاہ دیتا ہے</p>
<p>پہنشنہ بر سنگ زندا کہ مستانہ ما شوق را خواب بردار سے افسانہ ما</p>	<p>۱۸</p>

<p>دیوانت کو پہنا دیتے تھے وہ رستم تھے اسی مطلع کی اوٹھاتے تھے مزی خرم تھے</p>	<p>ہا ہی کیا یاد کریں ہم ہی کہی بیغم تھے جتنے سالان تھی آسا بیٹو کی لگا کم تھے</p>
<p>آن سیم کہ سرور بگ خنق خارم نیست خانہ زاد جنم لیک بگل کارم نیست</p>	<p>۱۰</p>
<p>پرسون کانٹو نسی الگ رہتا تھا داماں اپنا مثیل سٹیل تھا کمان حال پریشان اپنا</p>	<p>مدتوں ہاتھ سے تھا دور کر بیان اپنا لالی کی طرح تھا داع نمایان اپنا</p>
<p>عاشق زلف کرہ گیر بنو دم سرگز پیش ازین بستہ زنجیر بنو دم سرگز</p>	<p>۱۱</p>
<p>ایتوان پاؤں نے بیہودہ پہرا یا مچھو جو کچھ آیا انہین بدو صفوں سے آ یا مچھو</p>	<p>ایتوان آنکھوں نے کچھ اور دکھایا مچھو جیب کا پہاڑ نا ہاتھوں نے سکھایا مچھو</p>
<p>بالبشنہ حکم سہرا ہم دادند آکشم را ہشتا ندھو بہ آیم دادند</p>	<p>۱۲</p>
<p>ورنہ میں اور یہ سہرا اور تہوں کے دیوار ورنہ میں اور یہ آنکھ اور اسپ دیدار</p>	<p>ورنہ میں اور یہ ہنگامہ محشر آثار ورنہ میں اور یہ ہاتھ اور گریبان کی تاز</p>
<p>محمل شوق کجا کہ تبتہ امید کجا شبنم شبنہ کجا چشمنہ خورشید کجا</p>	<p>۱۳</p>
<p>آنسو آنکھوں سے جلے سیل صفت پہر ولو لے اور تھے ہونے لگے رہ رہ کہ</p>	<p>ایتو فولاد بنے لاکھوں کڑے سہ سہ کہ تھک گئے لپے پرائی ہمیں کہہ کہہ کہ</p>
<p>سرعت برق بود کہ در اندیشہ ما دردل سنگ دود ہم شہر ریشہ ما</p>	<p>۱۴</p>
<p>کشور عشق جسے کہتے ہیں سب پہر قیس دیوانہ کو سب پہر پاس ادب ہی اپنا</p>	<p>ایتوا استاد فن عشق لقب ہے اپنا بڑھ کے فریاد سے نام اور نسب ہی اپنا</p>

	<p>آب حیوان بر آب از زمین آندا میگز و خضرب از حسرت پیمانہ ما</p>	<p>۱۱</p>
<p>شیشہ کی طرح تھی یوں کہ آواز ہو کر</p>	<p>چکر وار فکلی آتی تھے ہمارے دلہن گسب گئی تھی فلک حسن کے تاری دلہن</p>	<p>۱۲</p>
	<p>رہگذر بود و دو چشم ستم ایجادان را مسکنے بود و دم خلیل بر بزاوان</p>	<p>۱۳</p>
<p>و میدم اپنی طبیعت ہی کہیں کی</p>	<p>یا خوبون کی توجہ کہیں فراس تے خوب بود روح تن زار من کہ برانی تھی</p>	<p>۱۴</p>
<p>بہ نہا</p>	<p>برشکال است و ہوا نایہ عشرت دارو سفت رندی است کہ می دارد فرصت</p>	<p>۱۵</p>
<p>رات دن گلیون کا پیرا مجھے خوش نما</p>	<p>سچی آندھی جنون کی تو چین بہاتا تھا و لولہ دل کا حورا جو کہ لانا تھا</p>	<p>۱۶</p>
	<p>خیز ویرا سر اسے دریا ہے شور سن افزا گمی حوصلہ گاہی دریا</p>	<p>۱۷</p>
<p>بند کی چشم تصور تو سے ملے اظہار عجب</p>	<p>دور مسجد تھی مری گرسے تو مینما تیز نقد داغ غنم خوبان جو نہا نجا نصیب</p>	<p>۱۸</p>
	<p>از فرنگ آبدہ در شہر فروان شدہ است جورے را دین عوض ریدی از زمانہ است</p>	<p>۱۹</p>
<p>وہ دکھا یا مجھے عالم کہ نظر جسے تھی</p>	<p>وہ کیا شوق نے آخر کہ جب جسکی تھی دیکھی وہ شام سے کاکل کہ سحر جسکی تھی</p>	<p>۲۰</p>
	<p>قرۃ صبح درین تیرہ شبانم دادند شمع گشتند در خورشید نشام دادند</p>	<p>۲۱</p>

<p>۱۲۳ ایسی کیا گئی تھی جو ہر کی ہے دل کو اندر دیکھو یہ قصہ پر غصہ بیان ہو کیونکہ</p>	<p>صفحہ آہ کس ذکر نے پایا میری بنو بنو بن آسے پڑ گئے سینے سے زبان تک کینہ</p>
	<p>۱۷ دیکھو از گریہ بدل رسم فغان یاد آید رگ چمانہ زوم شیشہ لب یاد آید</p>
<p>۱۸ الیک دن کیلکے چلا محب کو بہ شوق بیباک دیکھو ایک کو جسے میں ناگاہ نہرا روں سفاک</p>	<p>جسکا آغاز ہو یہ اور سکا ہو انجام بلاک غنچہ سان چپ و ش گل تھا گریبان</p>
	<p>۱۹ پری شیوہ خزا ان وز مردم دم شان دل مردم خم طرہ خم در خم شان</p>
<p>۲۰ آگے جسکے بدن سے گل الفت کے بو ماہ روز بہرہ جبین ہر نقاع بدہ جو</p>	<p>۲۱ اوسے جھکٹ میں نظر آیا مجھی ک گلو میرے پاؤں تک و سی پایا میرا جاو</p>
	<p>۲۲ خوش قدی لالہ سخی گلبندی غنچہ لب قاتل رخنہ گری شوخ نگاری سہجے</p>
<p>۲۳ اور گئے ہوش تو یہوشیوں کا دور ہوا وہ بھی آگاہ مرے حال سے فی الغور ہوا</p>	<p>۲۴ دیکھو نے شکل تو نقشا ہے مرا اور ہوا عقل گم چشم میں خم دل کا عجب طویر ہوا</p>
	<p>۲۵ یافت از طرز نگاہم کہ گرفتار شدم کروا ز ناز نگاہی کہ من از کار شدم</p>
<p>۲۶ انکھیں دیکھیں تو مجھی چشم تنہا ہی پڑا بر ملا کہنے لگے عقل کہ او خانہ خراب</p>	<p>۲۷ حسن کی عیب طاقت نے دیا محاورا چرکھا اشکوں نے رخ ہو شوق ناگاہ گلا</p>
	<p>۲۸ باشکر خندہ خوابان تک یاری نیست گل راین باغ رازنگ ناداری نیست</p>
<p>۲۹ بیوا سی کی دو داپوش کی خاطر آئی یہی توجیہ مرے ذہن میں آخر آئے</p>	<p>۳۰ ہوس خانہ بر انداز گریہ آئی دل پہ بدلی عنصم و اندوہ کی جب گہرائی</p>

	<p>عشق را چشم لب لعل آن اسانی نیست راحتی نیست که در جایت عریانی نیست</p>	
<p>پیر تو سیر از مرآت عشق بپوش کار بپوش لئے بگمانی چھے عشق در ایار بپوش</p>	<p>ایک کر بار علاقی بین سبکبار بپوش دل سے کہنے لگا اکبر جو ناچار بپوش</p>	۵۲
	<p>ایدل از گلشن امید نشانی بسن آر نیست گرتازہ گلی برگ خزانہ بسن آر</p>	۵۳
<p>چشم بد دور یہ آنکھیں ہو تین جسد قتل بیز عشق سے میری تہا کروہ غافل</p>	<p>سینے میں تیرے تگہ کما کے تیرے تگہ کما یا تافل سے بنایا مجھے مرغ تامل</p>	۵۴
	<p>آن کہ نے پردہ لصد داغ نہایا تم خست دیدہ پوشید و گمان کرد کہ نہایا تم سو</p>	۵۵
<p>میں ابھی خوب نہ سنبھلا تھا کہ اندر بپوش نما جمع خوبان پر پردہ کا پتہ +</p>	<p>دو ماخوڑ شید سر شام تو دل دوت تاری گن گن کی سحر تک ہی میں کہتا تھا</p>	۵۶
	<p>اسے سیم آرا بکہ مار کجاست نزل آن مہ عاشق کش عیار کجاست</p>	۵۷
<p>صبح تک حال وہ تھا جسک بیان بپوش شہر کے خاک جو چھانی تو ملا کو پتہ</p>	<p>کو چہ گردی پہ بپوش اور و دار آخر کار اگر اوس گل کو نہ کیا کہ ہو کچھ لکھو پتہ</p>	۵۸
	<p>نور زن بردر جانانہ رسیدیم عبت پردہ راز دل خویش در دیدیم عبت</p>	۵۹
<p>تا گمان غری سے مر او سننے نکلا ابابہر بولاتم کون ہو کیا کام سے آتی ہو کہ</p>	<p>محو بچانا تو سپنے لگا وہ شوخ نظر تنگلی بندہ گئے میں نے یہ کہا تھا کہ</p>	۶۰
	<p>ای نشوقت زہ دور دور راز آمدہ ام از کجا تاجیجا حاصلہ نماز آمدہ ام +</p>	۶۱

<p>۱۷۵ لکے دل کتا ہے کیا کام بیان آتش بھر سے جلتا ہوں میں شادی سے پہلے</p>	<p>۱۷۵ لکے دل کتا ہے کیا کام بیان آتش بھر سے جلتا ہوں میں شادی سے پہلے</p>
<p>نہیں وقتیکہ با کا ہنسنے از غم نرسد نوبت سوختن با جہنم نرسد</p>	<p>۱۷۶ بہر نے تیرے منجے صورت ہمار کیا حال بد بینی طبیہوں سے جو اظہار کیا</p>
<p>عیسے لب کے تصور نے مجھے زار کیا میری جاننازیوں نے او کو بھی ناچار کیا</p>	<p>۱۷۷ در علاج مرصم سوخت ز غم جان طیب رفت چاک دل من تا گبر بیان طیب</p>
<p>اشمع کا فور تھا کھلا وہ صنم ستر پایا پاؤں تنہا تو آنکھوں میں کما عجب کما</p>	<p>۱۷۸ چار فقرے دیے جب تم ہو او ٹھنڈا پہلے کہ سوچ کے چاروں طرف او ٹھنڈا</p>
<p>سجرت بیدار مرا تا لب بام ببرد رشک بر طالع من عاشق نا کام ببرد</p>	<p>۱۷۹ بام پر نشا الفت نے چڑھایا مجھ کو پچی نظروں نے عجب لطف دکھایا مجھ کو</p>
<p>قابل الفت کے پر زوار نے پایا مجھ کو کچھ لگاؤ تھی تو کچھ پیار سے پایا مجھ کو</p>	<p>۱۸۰ ساغر عیش جو بر روی دلارام زدم سکہ بوسہ بر خسا طلا فام زدم</p>
<p>کہا نا کہا یا تو او نہیں ماہوں گہا یا میں نے دل لہانے کا پیر انداز سکھایا میں نے</p>	<p>۱۸۱ قصہ کو تا بہت ربط بڑھایا میں نے اسنے مطلب کا جو اس شوخ کو پایا میں نے</p>
<p>چشم جاو و روش گردشل بام گرفت طرہ چشم بخت سلسلہ دام گرفت</p>	<p>۱۸۲ رات دن پر تو ترقی پر رہا عشق اپنا شہر میں الفت دلبر نے جو پایا شہر</p>
<p>لب شیشہ و ساغر کی طرح رہنے لگا رشک اغیار کو اس عیش پر میری آیا</p>	<p>۱۸۳ لب شیشہ و ساغر کی طرح رہنے لگا رشک اغیار کو اس عیش پر میری آیا</p>

	<p>مجلس غمناک میں کہہ جان کہ دیدینا مجمع حضرت دلخواہ پریشان کر دینا</p>
<p>اوس ہوا خواہ فی حب باؤں کا لہا ہوا گر میان غیروں سے کہیں او تو میری صدیہ</p>	<p>پہر لو ایک گلی خانہ دل میں کیسے ٹنڈی گری ہوئی وس گل کو مریا</p>
	<p>آہ من در دل کا سہرہ اثر پیدا کرو نالہ ام صورت تاشیر و گر پیدا کرو</p>
<p>اکدن اک گوتے سے عالم کو اترو یوں میں اب تو قافل سے تیر میں کو تیرا</p>	<p>کسل کے ملنے لگا وہ شوق تو میں تنگ آیا میں فی کی طنز کی گفتار وہ بولا کیا کیا</p>
	<p>باعث غیبت خوبان جہا نے امروز ناز کن ناز کہ اسے شوق جو لے امروز</p>
<p>کہا میں نے تجھی اب پاس ل غیر تو ہی زیست کا لطف نہیں خاتمہ بالخیبر تو</p>	<p>یوں راستے میں یہ کیا چہیز ہی کہ خبر تو ہے آج کل عاشق صادق سے تنگہ بر تو ہے</p>
	<p>چارہ گو کہ علاج دل بھارہ کہنم چارہ مرگ لبہازم کہنے پارہ کہنم</p>
<p>بولا میں لطف و کرم رکھو او نہیں پیرا اوٹھ گئے اب تو تری کروں کو لہر تیرا</p>	<p>تہام کر ماتہ مرا بولا کہ حل کسرا ہے جنگو نو سے دیا کرتے ہو مکر اسنے</p>
	<p>باسنی شوق چہ بہر ادنیایان کر دی خانہ عاشق جاننا زحہ ویران کر دی</p>
<p>کہ تو چل جی میں جو کچھ آتی وہ کہ سن لینا کہہ کا احوال جو دیکھا تو وہ خود روئی لگا</p>	<p>مسکرا کہ وہ لگا کہنے کہ اچا اچا الغرض لایا مجھے گرس وہ نے پروا</p>
	<p>شکل اکتیہ درم دیدہ حیرانی دشت کو چوئی لفت بنان حال پریشانی دشت</p>

<p>پیر کر مٹہ گما میں سنے یہ دارا کیا ہے خیر جو دل میں ترے آیا وہی اچھا ہے</p>	<p>بیشکر بولا وہ طناز کہ کب کتا ہے میں وہی ہوں جسے تو شام و سحر بولا ہے</p>
<p>داعشم از پر دہ دل رو بقضای آید تا بہ پنجم کہ ازین پردہ چہ اسمے آید</p>	<p>۳۱</p>
<p>سفلہ پرور فلک حسن جفا جو دلبر رخنہ انداز وفا کا منہ بہ خود دلبر</p>	<p>ای تم گار جفا کار پریر و دلبر اوستاد روشن ز کس جادو دلبر لایب</p>
<p>اسے حال تو تیار اراج نظر باگستاخ و سے خرام تو بہ پایا سے سر باگستاخ</p>	<p>۳۲</p>
<p>چار دن کے تھی یہ سب چاندنی ای ہ لقا دفعۃً رنگ ترا ای گل خوبے بدل لقا</p>	<p>بچھے بید سے کس طرح ہو اسد فدا ابھی گئے دن ہوئی گی راتیں کتنی بھول لقا</p>
<p>تلمخ شد عشرتم آن نعل شکر بار کجاست دلہم از کار شد آن غمزہ بر کار کجاست</p>	<p>۳۳</p>
<p>مجھے اقرار وفا سے تمہا بان کیا تھا اب یہ کیا ہو گیا اور آگے درجوان کیا تھا</p>	<p>سبوح تو کیسی تھی وہ عہدہ پہان کیا تھا رات دن تھی مری تسکین کو سامان کیا تھا</p>
<p>سستے عہد ز وضع تو عیالست امروز ملک حسن تو بدست دگر آلت امروز</p>	<p>۳۴</p>
<p>اس طرح کی نہ ادائیں تو میں نہ ایسا انداز چشم بدور ہو سے اتیوسہ اپا انداز</p>	<p>یاد ہی کچھ تھے ایشوخ وہ اگلا انداز چار ہی روز نہیں کچھ اور ہی بدلا انداز</p>
<p>تارخ از بادہ گلزنک برافر و حسنتہ جگر لالا عسذاران چمن سو حسنتہ</p>	<p>۳۵</p>
<p>الینم کچھ بھی سبھے خوف خدا کا نہ آگے جو تجھیں تھا وہ لطف حیا کا نہ</p>	<p>ابو طہنت میں تری نام وفا کا نہ عہر کی دہن نہ ہی وہ بیان و لا کا نہ</p>

	<p>تا حیا سر تکش کس جا دوی تو بود شبنم خلد نظر باز گل رو سے تو بود</p>	<p>۳۳</p>
<p>پاؤن غیرون کی ہین ہر دم ترا درواز رات دن در پیہ یہ اغیار کا آواز است</p>	<p>نہ وہ بائین ہین نہ وہ وضع نہ افاز روغن قاز ہے رخ پر تر سے یا فاز است</p>	
	<p>از نہا شخاۃ عصمت تماشا کبہ رام آہوان چشم بر ایند بصیر اجہ رام</p>	<p>۳۴</p>
<p>عطر کٹر پون مین ہوا ب بو فاسی کیا کام ہوی سبجو دجان خوف خدا سو کیا کام</p>	<p>کا جل آگنو مین ہی اب تمکو جی سو کیا کام حز باز وہی ہوا بیری دعا سو کیا کام</p>	
	<p>مصحف روی تو ایمان جہانی شدہ است صرف شیرازہ رگ جان جہانی شدہ است</p>	<p>۳۵</p>
<p>دو با بیفا تہ کیا نام وفا کا افسوس تیری تقریر کا پہلو مین نہ سبھا افسوس</p>	<p>ہو گیا جو تہ وفا کا تر سے دعا افسوس کچھ تر انداز بر اتنا افسوس</p>	
	<p>کلیہ بر حمد زبان تو غلط بود غلط کاین خود از نظر زبان تو غلط بود غلط</p>	<p>۳۶</p>
<p>اسے پر تیرا دوسے دن مرا ماتھا تنکا رابطہ بڑ بنے لگا چاک سحر پیر این کا</p>	<p>عشق جس روز ہوا طوق مری گردن کا زنگ پر آئی طبیعت تو مرادل سنکا</p>	
	<p>شعلہ عشق تو آن روز کہ در جان افتاد دست را الفت دیگر گبر بیان افتاد</p>	<p>۳۷</p>
<p>رو سے مسجد مین نہ کس روز نہ چلا کر باز ہے در گاہ مین کس روز نہ چلا کر</p>	<p>اب نہ خدمت کی فقیر و نکی کہ اپنے لاکر نقشہ حب کت جلا یا کیے ہم لکھو لاکر</p>	
	<p>گل و شبنم بزار شمس داشت ملت نہ مخدی راضی و محرم بدعا کشت ملت</p>	

کیا کھانا کھائیں غیروں کی بنی کیوں	کیا کھانا کھائیں غیروں کی بنی کیوں
کیا میری طرح سی سیج کھانے کی ہے	کیا میری طرح سیج کھانے کی ہے

دل اختیار چوسن میل ہوا داری دانت	گل غبار چوسن بومی وفاداری دانت
----------------------------------	--------------------------------

پیار کر کے گلے مل کر مجھے لپٹا کے	رہتی ہی چار کی اکدل میں محبت کیسی
-----------------------------------	-----------------------------------

از رخ یار وفادار چل سواں بودہ	از بی عشرت یک لفظ دو دل سواں بود
-------------------------------	----------------------------------

اب وہی تم ہو وہی لہو کو کیا سوچو	کس طرح ہلے گی جا کی نیر اور کس گلے
کس طرح اوٹسی ہیں اب تم سے تقاضا دس	بولو تو سیکھا ہے یہ ڈھنگ نرا کس سے

باز این شیوہ بیجا ز کہ اموستہ	ز آتش غم دل از باب وفا سوختہ
-------------------------------	------------------------------

ایک تم اور نہ اردو کی یہ صحت کیا تھو	ایک تم اور یہ اختیار کی کثرت کیا تھو
غیر و نکی چاہ میں سب سے گنتی خیرت کیا تھو	

سرباز ارسوس ننگ خریدی افسوس	بیخبر پردہ ناموسن ریدی افسوس
-----------------------------	------------------------------

تم نے جو سیکرے اسی ناز نہیں کہتے ہیں	رنجہ انداز سے انداز نہیں کہتے ہیں
تنگ چشموں کو نظر باز نہیں کہتے ہیں	ایسے عمارتوں کو ہم از نہیں کہتے ہیں

گر چنین ناز آو آمادہ تیجا ماند	بسکذر ز سہر حید زوار ماند
--------------------------------	---------------------------

طنز امیر یہ باتیں جو نہیں دس گل ڈو	طبع کچھ اور کچھ تو کچھ ساتھ دیا گل سے
باتوں باتوں میں لگے راز محبت کہتے	بولابس بس مراد ہم بند کیا تھل تھل سے

۵۵	خاموشی جو بدہوشی ہے دراز جو شہس	خاموشی کا خانہ برانداز و سخن ساز خنجر
۵۶	میں نے انداز سے باہر جو ہے اپنے قدم امتحان کے لیے میں نے جو کیا تم پر ہستم	تم ہی بان لی تھی میری روکھی کی گسٹی قسم تمکو وحشت نہ لیا ایسا کہ بس کہ گئے
۵۷	رنجہ بہت گواہ بہا و چہ سازی خود را گوشتا لے مذہبی گاہ بیازے خود را	
۵۸	بہلا اغیار کے خاطر ہوئی ایسے ہم تو حسن نے کسکے کیا شیفۃ الیسا تم کو	تم یہ کیا سوچ کر چپ بیٹہ رہی صاف کہو شوق میں جسکے یہ ہو لو کہ مرانا تم کو
۵۹	برکہ بروم نظر لطف و کرم داشتہ چہیت کز کو تیرے من نفرت ورم داشتہ	
۶۰	مسکرا کر یہ کہا میں نے نہ لو جو و اسد بولو اپن مسکرا بہلا ہم بھی سنیں وہ کون ہے اور	میری ادس بت یہ نظر ہی کہ وہ ہنر خوش کہا میں نے وہ طبیعت ہو میری جو گراہ
۶۱	عاشق طبع خودم نہر تیان را چہ کنم کشتہ شوق خودم باز جوان را چہ کنم	
۶۲	اسی معشوق کا عاشق ہو نہیں کشتہ غدار اسی معشوق پر آتا ہے مجھے اکثر پیار	اسی معشوق کو کہنے میں ہیں میں کنگر اسی معشوق کی دلجو تیان ہیں لیل و نہار
۶۳	رہبر و یار من این طبع و فادار اہمیت لیج من مائل بہ کس کہ شد آن یارانیت	
۶۴	رنگ گنتی جس سے طبیعت مجھ کو کہنا ہر ضرور تو جو بد وضع ہوا طبع ہوئی میری نفور	آدمی ہو کہ بہ زیاد ہو یا ہو وہ حور لیکن ایسی نہ کہ تجھ ہی نہ ملون تا مقدر
۶۵	تادم از وضع خود ای یار اگر خواہی شد باز یار من و منظور نظر خواہی شد	

<p>لیکن اب تم جو کندا کر دو تو کس اگر نا ہم ہی کر پنا تمہیں غیب و نکاح اگر نا</p>	<p>طبع میں اپنی نہیں ترک وفا کا کرنا ہمیں کر پنا تمہیں غیب و نکاح اگر نا</p>
<p>راست بر قامت مصر آمدہ پیرا میں یوسفستان بود آر شک چین گلشن</p>	<p>۶۱</p>
<p>چلو ہم تلو دکھا دین جونہو اسکا یقین ابرو و سیم بدن مہر قاز ہرہ جب میں</p>	<p>کچھ نہیں حسن میں کیا نہیں ہمیشہ ایک سو ایک نہ لے ہن جو انان حسین</p>
<p>پس نہ پردہ چور خسار فروزان سازند خوب رویان جہان را ہمہ حیران سازند</p>	<p>۶۲</p>
<p>تغ مرغ بھی ابرو کی قرین گ جاتے تیرا فصد تو مرے ماہ نقا چک جاتے</p>	<p>چشم بد دور وہ آنکھیں کہ نظر چمک جاتے آتشیں رخ وہ کہ چو شید فلک کپکپ جاتے</p>
<p>حسن این جمع ترا بیچو دو حیران سازد داغ برداغ نند سرو چیرا خان سازد</p>	<p>۶۳</p>
<p>شدت رشک سو او س شمع کو بس لپٹے کہا میں کہ میری جیسا ہے تری دل میں لپٹے</p>	<p>جب مری گری گشتار کی شعلہ زلٹے جی میں کچھ سوچ کے بولا کہ مراد لپٹے</p>
<p>مسکن رنگ در آئینہ دل میگردد چون بہینی دل تو سخت حمل میگردد</p>	<p>۶۴</p>
<p>بولا جنملا کے کہ بس بس نجلاب مجھو تو گلے لپٹا کے کہا رنج نہ کر اے مہر و</p>	<p>یہ سناو سنو تو آنکھوں میں بہر آنسو میں نے دیکھا کہ بت تنگ ہو وہ چوڑھو</p>
<p>سینہ بی درد تو از خنجر غم جاک خوش آ دل کہ خالی ہو داز مہر تو در خاک نوسن</p>	<p>۶۵</p>
<p>دوسری پر نہوا تل کہی تیرا عاشق تو پونصفت ہو اگر کہتا ہو بجا عاشق</p>	<p>تو نہیں وہ کہ چھی چورہ جہسا عاشق لیکن اب سے نہیں سکتا ہو پنا ادا عاشق</p>

	حسن پیرایہ دکان ہو جس عنوان کر دے شعلہ طور چراغ دل حسن عنوان کر دے	۶۶
بار سے مجھی صفائی ہوئی تیرا آخرا کار	تیر زبانی نے مرے دیہو دیا جب تک اعتبار	غیر اختیار ہوتے میں ہوا اس شہوخ کا یار
	بہد کیچنڈ جو پیوند دل شیدا کر د نثر وصل حسن لذت نوید اکر د	۶۷
واہ کیا خوب یہ واسوخت لکھا تمنی صغیر استہ واسوختوں میں کوئی نہیں سکا نظیر	وضع اسکی ہے نرالی تو بیان پیر تاثیر دیکھ کر اسکو یہ کہتے ہیں صفت اور کبر	
	ہند راز سخن ہمیشہ گنا سے بہت اندرین دیکھیں مسیکدہ آشامی بہت	
تمام ہوا		



دل بھی ان روزوں میں سوداگی ہے	اے جنون عالم تنہا تھی ہے
تیسری باتوں میں تو آتی ہے	خوف ناصح نہیں رسوا کرتے ہے
دم خفا دل سے پریشان سیدرا	چاک کر چاک گریبان سیدرا
حوصلہ دل کو ہے اب زارے کا	دہیان آنکھوں کو ہے خون باری کا
مشغلہ کچھ تو ہیکارے کا	ڈینگ ہے رات کی بیدارے کا
ہفس تارک حان اونچے	دونوں ہاتھوں سے گریبان اونچے
روزِ فرقت کے شکایت کب تک	شبِ وصلت کے حکایت کب تک
پینچ خلوت کے حکایت کب تک	خاش غم کے نکابت کب تک
دم بھی اونٹ لے تو رک جان کر سنا	سینہ پہ چاک گریبان کے ساتھ
شبِ غم پہ تپ رہا رہا	پڑ گیا پاؤں میں سنگ بہا رہا
روئے نگہ تک پہن بدن پر بہا رہا	تپ دور سے نے جلا مارا ہے
	ابھو جو عضو ہے انگار ہے

سہرا کرتا ہے کہ وہ کی طرح	گردن سے ہاتھ بھون کی طرح
گھٹیں لہریں زمین جیون کی طرح	اشک سرخ آنے لگے خون کی طرح
آنسو چہرے پر ڈھے آتے ہیں	سات پر دون سے چل آتے ہیں
دل کو سنبھل کی پریشانی ہے	جسم پر جاؤ عیشریانی ہے
دماغ حسرت کی فضا وانی ہے	مشکل گل چاک گریبانی ہے
ہے مناجوسی کے سج میں	بات سہرتے ہوجی کی جی میں
نہ کوئی زہرہ چین بہاتا ہے	نہ کوئی لعنت چین بہاتا ہے
نہ کوئی شوخ صین بہاتا ہے	کوئی انداز نہیں بہاتا ہے
عیش کا ذکر نہ وصلت کا بیان	دل ہے اور اپنے صحبت کا بیان
وصل کا اب ہے ہر دیا گکو	تے نصیبوں کے ہے پروا گکو
حال دکھلاتے اپنے ایک گکو	دبیان ہوتا ہے کیا گکو
بیخبر سے ہم چاہتے ہیں	نہیں واقف کے ہم چاہتے ہیں
دل لگی رہتے تھے کیا کیا پہلے	کیا نکلتے تھے تمنا پہلے
پس اوسکو جو مرا تھا پہلے	کچھ دنوں اوستے بنا پہلے
جاگتا تھا جو نصیب میرا	ملک وصلت پر تھا قبضہ میرا
اب جو دیکھو تو وہ انداز نہیں	سوز ہے سوز ہے کچھ سا نہیں
لب جان بخش میں اعجاز نہیں	سیر می جھمکے کا وہ ان ناز نہیں

	<p>راہزن اب سے قریب دشمن عیش و عشرت سے نصیب دشمن</p>	<p>۱۱</p>
<p>لیکن ایسے بھی محبت کیا ہے + دل بیمار کا حال ایسا ہے +</p>	<p>دل پر ہر چند بڑا صدمہ ہے لہذا محدود بہت ہوا ہے + +</p>	
	<p>ابھی تازہ ہے یہ فرقت اپنے نزیحیگی یہ مصیبت اپنے + +</p>	<p>۱۲</p>
<p>نکلے ہم دام بلا سے حد شکر سر خرد ہم بین وفا سے حد شکر</p>	<p>دل چھٹا زلف دوتا سے حد شکر وہ بین بد نام جفا سے حد شکر</p>	
	<p>غم نہیں ہے جو صفائی نہ ہوتی شکر ہے ہم سے بڑائی نہ ہوتی</p>	<p>۱۳</p>
<p>غم جنون خستہ کیا ہوتا ہے اونکو یہ ہینہ ہے کہا ہوتا ہے</p>	<p>عزیز عزیز ہے کیا ہوتا ہے + شوق دل تیز ہے کیا ہوتا ہے</p>	
	<p>دل ہے باقی نہ وہ دعا باقی جان جانے میں ہے اب کیا باقی</p>	<p>۱۴</p>
<p>چھیرے کے کسو وہ دلدار نہیں ہے ہم سے اور اتنے سرد و کار نہیں</p>	<p>اب کہاں جا قین وہ سرد کار نہیں کسکو بلوائے وہ یار نہیں + +</p>	
	<p>چین ہو دل کو تو کس صورت سے ہم الگ وہ بین الگ درد سے</p>	<p>۱۵</p>
<p>ہم بین یار اوس کے پرخیا ہے وہ پر کہاں اس سے خبر دار ہو</p>	<p>ہم وفا دار بھٹا رہے وہ + + + ہم تو بیدل بین دل آزار ہے</p>	
	<p>یہ وفا خلق خدا جانتے ہے اوس شکر کے بلا جانتی ہے</p>	

کب کاموں میں سماجوں میں	بدرست مومناہوں میں
قول وکاسے کہ کینا ہوں میں	دوبے ہو جاسے جو کچھ چاہوں میں
تو ہے کیا تیر ہی حقیقت کیا ہے	عشق کیا ہے ہے محبت کیا ہے
تو جوان ہو تو کے گو کیا کام	خوش بیان ہو تو کے گو کیا کام
رفزدان ہو تو کے گو کیا کام	آسمان ہو تو کے گو کیا کام
مددے کر بخش کے سہو کی تم ہی	روز چکر میں رہو گے تم ہی
تم طردار ہو تو اپنے لیے	سحر گفتار ہو تو اپنے لیے
مستار شاعر ہو تو اپنے لیے	اور عیار ہو تو اپنے لیے
ایسے ناموں سے کسی کو طلب	ایسے کاموں سے کسی کو طلب
فتنہ انگیز یہ تیر ہیں	زہر آمیز یہ تیر ہیں
کیا جنوں خینہ یہ تیر ہیں	جو کہ ہیں تیر یہ تیر ہیں
ایسے قول اک لکا دستے میں	چنگیان دل میں ہے لیتے ہیں
کیوں وہیں دست نکر کے ہیں	خانہ ویران ہیں یہ کھر کے ہیں
دورست یہ شوخ نظر کے ہیں	مددے سینہ کو جگر کے ہیں
جان لیتے ہیں دغا کرتے ہیں	کہیں لوگ دغا کرتے ہیں
تیرہ روزوں کے لیے ہو کابل	دل کے او بھانے کو چوز لفظ نہیں
تکلیف کا سے کو لبوں کا ہے غسل	کچھ عیب طرح کا ہے پیر بدل

<p>کیا دعا مستعملی کو دیتے ہیں یہ زبان دے کر دل لیتی ہیں</p>	<p>۹۱</p>
<p>الطاف ہے وہ جو غضب سے نکلا رفزدان دھم میں کب ہی نکلا</p>	<p>ستم ایجاد لقب ہے انکا دلبر سے حسن طلب ہے انکا</p>
<p>زہر ہیں زہر ہے تمہارے قہر ہیں قہر ہے تمہارے</p>	<p>۹۲</p>
<p>کو تے کب تک بہلا سنیہ کو سرگران ہیں جلو سے چوٹے</p>	<p>نخنہ قول اونکے ہیں سب ہیں جہول چاہتے ہیں کہ مراد دل تو لے</p>
<p>اونسے اب مجھ کو بھی کچھ کام نہیں ہاجت نامہ دینا غم نہیں</p>	<p>۹۳</p>
<p>کچھ تصور سے کسی کام نہ نون گرین نظروں سے تو میں تھاقہ نون</p>	<p>میں سنہ ایسا ہوں کہیہ نام نہ نون بزم میں اونسے کہیہ جام نہ نون</p>
<p>اونکے خفت کا وہ سامان کروں راونہیں بزم میں حیران کروں</p>	<p>۹۴</p>
<p>ہو فائے کو وفا سمجھتے ہیں کوئی سمجھانے یہ کیا سمجھتے ہیں</p>	<p>کچھ ننگا ہے کو ادا سمجھتے ہیں نظروں کو تیر قضا سمجھتے ہیں</p>
<p>دیکھنا میں نے جو دل لیا دل توں نے اونہیں پس کہ لیا</p>	<p>۹۵</p>
<p>بوتھنے لگتے ہیں وہ کال اپنے دل جگر دونوں میں عسریاں اپنے</p>	<p>کہیے اونسے جو کچھ اہل اپنے کہیے سلجھانے ہیں وہ بال اپنے</p>
<p>دیکھو سامان جفا کا دیکھو ڈالنا اہل دنیا کا دیکھو</p>	<p>۹۶</p>

کونکر دعویٰ سے وفا کا اوسے	رک گیا دل ہے اب اپنا اوسے
نہیں وصلت کا تقاضا اوسے	صاف صاف اتوں ہے کہنا اوسے
۱۵	یہ ہم سخت ہے سب ہو جائے اب ادھر ہو کہ اودھر ہو جائے
تیسے امید و فادارے کیا ہو	تیسے دشمن کیے بہلایا کر کیا
سہمے جان بازون سے عیارے کیا	دوست پر مشق جفا کارے کیا
۱۶	نہیں اس باغ میں بلبل ہم سے عین غفلت ہے تغافل ہم سے
وضع داریے بھی بڑا شیوا ہے	یہ بڑے قسمتوں سے ملتا ہے
اسمیں تسلیم کیے حاجت کیا ہے	جو ہے اوستاد ویسے کیا ہے
۱۷	سیکنے کے بہلاک باتین ہیں کہ حسد ساز یہ سب باتین ہیں
حسن لیے زہرہ تھا چسپتر نہیں	شوق آراپشون کا چسپتر نہیں
کون کہتا ہے ادا چسپتر نہیں	مثل ان دو تون کے ناچسپتر نہیں
۱۸	نہیں کہیے اس کو بصیرت سب کو کہ پندارتے ہے سیرت سب کو
اے کا حسن و ادا اک شب ہے	زنگ گن صبح جو تہادہ کب ہو
عس کا حسن جو قائم سب ہے	اسلئے روز اوسے اک شب ہے
۱۹	گورے رنگت پر کب کر گیا ہو لے صورت پر خستہ گیا
خوب انداز ہونے ہیں موضوع	ہم کو یہ دینگ نہیں ہیں مطبوع
ان جفاؤں کا ناکے تہا وقوع	چار دن سے موتیں یہ باتیں شروع

	کیسے انداز نکالے تھے + +	۳۳
ہم تو چاہیں ہمیں سجان لہند	کے لیے تھے ہنسا کیوں کر ہونے لگا	
	کریے آباد در انداز دن سے	۳۳
آپ کیوں ہے نہ اونہیں نہ رہا تین	اؤ نکالھی جا ہے جہاں سو جا میں	
	دوست کے قدر نہیں جانتے آپ	۳۵
تک کہ یہ کہتے ہیں کیا شوخی ہے	ہاں سبھی ہاں اس میں پسند اپنی ہے	
	پوچھ لو اپنے ہی جی سے صاحب	۳۶
مہربان کلام عیث دہرتے ہو	رات دن نام رکھ کر تے ہو +	
	مطلب اس بات سے آخر کیا ہو	۳۷
دل میں دہیان چہارا نہ ہو	عشق صادق کا ہر دوسے سب جو ہو	
	رنگ اپنا یہ جیسا کیا ہے	
	فقرے باز و نکال سکا کیا ہے	

آپ جو کرتے ہیں اکثر فترت سے	سامنے کے ہونے سے فترت سے
نہیں چلنے کے یہ کھلب پھرت سے	اور دن کو دیکھتے جا کر فترت سے
۵۲۹	دو بدھ دم میں میں لاسے کیا خوب آپ مجکو میں بنا سنے کیا خوب
واہ رے سحر یانے کے ہنگ	شاعرے آپ کی یان وگی نہ رنگ
غیر ہے خیر ہے کیسی ہی جنگ	بس مجھے کچھے ناحق کو نہ تنگ
۵۳۰	مجکو منظور یہ نکر ارسین ++ ایسی باتوں سے سروکار نہیں
وضع دارے کا اگر دعویٰ ہے	پہرہ بیگانہ بخش کیا ہے
اب تو کچھ اور ہے ڈھب بتانا ہے	رنگ کچھ اور طبیعت کا ہے
۵۳۱	زندگی سے نہ خفا ہو جاؤ ++ اچھا بس مجکو نچا ہو جاؤ ++
یار عیار کے ایسے فترت سے	کبھی اوٹے کبھی ٹیڑھی تقریر
کیا سوڑ جو کہے فترت سے ++	کیون نہ بیکار ہوا ہے فترت سے
۵۳۲	بھانگے وہ ہم اوسے چاہیں گے تک اسنے جانب سے نہیں گے تک
کیون نہ ان باتوں پر پڑھیے لاجول	اب صفائے کا نہیں ہی کچھ بول
وہ یہ کہتا ہے تو اپنا ہے یہ قول	ہم ہے معشوق نکالیں وہ سدا بول
۵۳۳	قد جو جس شوخ کا بالاسب ہے حسن جسکا ہونہ بالاسب ہے ++
اسکو فترت نہ سمجھنا فترت ++	بقسم کہتا ہوں سچ ہے واہ
آج ہے دکھا ہے اک فترت ماہ	چشم بدور عجب حسن چاہ

اچھی

<p>ستلے آنکھوں کے پرے آنے نظر چشم نرگس نظرے آنے نظر</p>	<p>۵۵</p>
<p>سعدان حسن و لطافت بیباک نتے انداز نراسے پونشاگ</p>	<p>شوخ طراز قیامت چالاک وہ جو آنے کہ دو عالم ہوں ہلاک</p>
<p>ختم ہے حسن نزاکت اوس پر باکپین اور قیامت اوس پر</p>	<p>۵۶</p>
<p>راہ کو اسنے کیسوکاٹے + دست افسوس ادبر تو کاٹے</p>	<p>رگ جان خنجر ابرو کاٹے وہ ادبر زلف سن بو کاٹے</p>
<p>اوسکے کنگھے سے پریشان تو ہو دیکھے وہ آئینہ حیران تو ہو</p>	<p>۵۷</p>
<p>وہ چلیے جالی تو ہو تو پامال + خاک یا تخت کو ہوسر می کی مثال</p>	<p>کوہے وہ بال تو ہو شجگو وبال + غازہ گالون کاتے اوسکا اہ گال</p>
<p>تجھے وہ بت نہ خبر مطلق ہو رنگ نیر اسر محضل ہو</p>	<p>۵۸</p>
<p>فقرے فقرے سے ظرافت ہے بیان لاکون انداز ہوں او سہین نہیں</p>	<p>کیا سخن ساز ہے وہ سحر بیان چپ جو بو مصالحتہ غنیہ دبان</p>
<p>تس گفتار بسم اوسکا شہرت اوسکے ہے تکلم اوسکا</p>	<p>۵۹</p>
<p>وصل ہوتا ہے فرامتا ہے لطف باتوں کو حیدامتا ہے</p>	<p>عید ہوتے ہے جو آلتا ہے + کیف آنکھوں کو سواالتا ہے</p>
<p>ایک اک محضو جو مل جاتا ہے غنیہ امید کا کسٹل جاتا ہے</p>	<p></p>

۵۱	کیا کہوں وصل کے شب کی لذت اوسکے وہ لطف و غضب کی لذت	ہوں ہی جاسے سہ سے لذت وہ مرے حسن طلب کے لذت
۵۰	میرا اصرار سمن او نکا شہرم کنا کنا کے لپٹنا او نکا	
	وہ نگاہیں وہ اشارے اوسکے مازازہ ہیں پیارے اوسکے	اسیے رغبت وہ نظارے اوسکے اتنے صحبت سے ہمارے اوسکے
	اوسکے انکھیا کے پیارے ٹوٹے اس طرف بند ہمارے ٹوٹے	
	ادنگا ہر بات میں قصدا دینا اینا اولن چو ٹھوٹن یہ بوسا دینا	زلف سلجھانے میں اولہر با دینا چھیر کر منہ میں زباں کا دینا
۵۲	بات بجا جو بڑا دوستی میں جنت سے وہ توری چڑھاتے ہیں	
	یہ لگاؤ سی سے دہا فصل نہیں جھین اوس شوخ میں کچھ نہیں	نہ سمجھنا شہجہ فصل نہیں لطف پر جا رہن کی فصل نہیں
۵۳	گر میون میں سے مزا کرتا ہے میں سے پیلو میں رہا کرتا ہے	
	خضر یہ معرکہ دیکھا ہو گا روہد جا تو گئے جو تم کیا ہو گا	قصہ کتب اوسکا گوارا ہو گا یہاں نقصان نکلے کیا ہو گا
۵۴	جیتے تم ہو گے بے سزا اچھا چھٹا ہے وہ بڑا تیار اچھا	
	تو ہے کیا اور او کیا تیری ہے مار لطف پایا تیری	کسدا نہ شہر سے پروا تیری سی گفتار سے ایا تیری

	مجموعہ نازنین بہانے	
	کوئی نازنین بہانے	۵۵
اب مصیبت نہ اوٹھائیگا صغیر	اب نہ اس دام میں آئیگا صغیر	
اب فریب ایسا نہ کھائیگا صغیر	اب کہیں اور ہے جاہلیگا صغیر	
	تکو اغیار مبارک صاحب	
	چکو وہ یاد مبارک صاحب	
تمام ہوا		

۶۶۵

عرش

تخلص ہے جناب سید حسن عسکری عرف

میر کو صاحب کا خلف الرشید پیر جناب

ملک الشعرا بیل بند میر محمد تقی صاحب ہلوی

میر تخلص کے صاحب دیوان ہیں گرو پیر

والد مرحوم کی بعد اوستے پیر کی شاگرد نہیں ہو

فقط انا کو اپنی طبیعت سے مشورہ رہا

مولد اور سکون انکا لکھنؤ ہے مرد قانع فیاض

باجا ہیں طبیعت کی بودت اور ذکاوت نہیں خدا اور



<p>دل مرا آتش سحرانے جلا جاتا ہے سیر گزار عدم ہے کا خیال آتا ہے</p>	<p>میاں صورت ہے ہینن اب مجھے دکھاتا ہے طائر جانِ عشق تن میں جو گہرا ہے</p>
<p>اور ایک دم نہ وہ صیا و اگر آئے گا بلسبل روحِ عشق میں نہ نظر آئے گا</p>	<p>آئینہ سان کسی خسار کا حیران ہوں میں ہے یہ وحشت کہ بس اب قابلِ نذران ہوں میں</p>
<p>مٹل سنبھل کسے کیسے کا پریشان ہو میں بجدا عشق تباہ سی یہ پیشیاں ہو میں</p>	<p>مرضِ عشق سے گریب کئے جانِ محسن ہویری سبے تو نہ میں آنکھ اوٹھا کر دکھوں</p>
<p>شوزالی کا ہے ہنگامہ روزِ محشر کمال موت کو سببہ جان کا آما ہی خطر</p>	<p>آہ سوزان فی بھائی ہین ہزاروں شب گہرا تجربہ بنی آئی آنت جان ہے یہ قیادول پر</p>
<p>دڑکے بہا کی ہی وہین موت اگر آئی ہے بجرتہ سے مارتے تناسلے سے</p>	<p></p>

وشت دل نی یہ حالت مری ہو چالی ہے	کہ ہر ایک شخص مجھے جانتا سودالی سے
پانویں آئے ہیں باد یہ بیابی ہے	دل دشتے ہے دیا آہو صحرانی ہے
اب جو اس عیث لیلے نہ تجھے پاؤنگا	
بید مجنون کے تے جیسے گدڑ جاؤنگا	
کو سا شہر ہے جس میں مرا چر چاہنوا	کو سا دشت ہے جو اشکو لے دریا ہنوا
کو سا خار قدہ بوس کف یا ہنوا	کو سا بیخ نصیب دل شیدا نہ ہوا
فرق آجای نہ کیوں صبر و شکیبائی میں	
کوئے ہمدرد نہیں عالم تنہائے میں	
ای پری اب دل دیوانہ یہ کہہ آتا ہے	بات کرتا ہوں تو دل منہ کو چلا آتا ہے
رنگ رخ ہوش کے مانند اور آجاتا ہے	ہر نفس سینہ سے پیغام اجل لاتا ہے
کشتہ وصل ہے فرق میں کہنے بچتا ہے	
دم نکل جائیگا اکدم میں یہ غل جیتا ہے	
رنگ ایک روز نیا وشت دل لاتی ہے	شام سی صبح تک نیند نہیں آتی ہے
صبح ہوتے ہے تو شوق ہوتی مری جاتی ہے	دل یہ کہتا ہے کہ اب جان عزیزین جاتی ہے
جتنے احباب ہیں تدبیر کفن کر کے ہیں	
اس طرح جیتے ہیں سب کہتے ہیں اب تی ہیں	
آپ کہتے تے کہ ہے ہکو ہی لفت بھی	صاف بھی رہا میں آئینہ کی صورت تجھے
دو گھڑی ملکی پہلے ہے طبیعت بھی	بات کا تجھے فرار رخ میں راحت تجھے
بائو اب برسوں ملاقات نہیں ہونے ہے	
اور جو دیکھا ہے تو ہیرا بات نہیں ہوتے	
جانتے تے کہ میرا عاشق و شہد آہی	جان دتا ہے اتن صاف یہ مرنا ہے
منہ سے کہ مطلب دل کہ نہیں سکتا ہی	اس سب سمجھنے ہے ای بار شاہ ہے

	غیر خواب ہو موت آئی جو آنا ہوسے	
پہننے گور کے اب اتنا سر مانا ہوسے	آب کورتے ہوسے دیکھ کے میں مانتا	دشمنوں کو جو کسے دوست کا غم مانتا
دشمنوں کا مطلب دل کو خفقان کہتا تھا	ماہین سن سکے مری آیکو خواب آتا تھا	جب تک جاگتے تھے آب نہ میں ہوتا تھا
آگے کیا عرض کروں محب کو حجاب آتا تھا	کہ اطاعت میں نہیں مجھے ہوا کوئی	جاننا دل میں تو ہو گا اسی ای غیرت حوا
اختیار آتا ہے بندہ ہی آئین محبوب	غیر کے کہنے سے ہو کہ توجہ کرتے ہو	اسیہ ہی ترک ملاقات اگر ہے منظور
اور جز ہجرت گور موت ہی تقدیر نہیں	اتنا کہتے ہیں کہ پتیاؤ گے کیا کرتے ہو	گنہ عمرتیں ہوا کچھ مری تقصیر نہیں
لاکھ تدبیر کروں خواہش تقدیر نہیں	خوش رہیں آپ خفا آب سے بے غیر ہوں	وصل منظور تجھے ای بت لی میر نہیں
میری اور بولی کیا کرتے تھے تم بے ہم	بستر خواب یہ ایک دن بے ہوش رہتے تھے	کہنے آرزو ہم بجان جو ہو جاتے ہم
غیر سے ترک ملاقات کے کہاتی ہیں تم	چپ کے تم دو دو پیرات گئے آتی تھے	بلکہ کہتے ہیں محبت ہی تجھے اس بات کا غم
کہ ہے زندان کج جان مسافر کی سزا	کہ ہے زندان کج جان مسافر کی سزا	ای صدمہ ہر ضد اجاندہ سا کھڑا کھلا
چین کا مہبے آخر آتا	اول عشق میں چن کا مہبے آخر آتا	خفقان ہوتا ہے اور سیدہ میں مری رگتا
	انتظار اتنا کیا ہے کہ دم اب رگتا ہے	رہو تک عدم رو کی سے کب بڑکاتا ہے

دل نازک سی نہیں رنج اوٹھا یا جاتا ضعف سی پاس تری بھی نہیں لیا جاتا	دم خفا ہی نہیں ہر لحظہ مٹایا جاتا ای پری اب تری سوویکا ہی لیا جاتا
پاؤن پر کر ملک الموت کے اس کی قسم دل نکالین گی کسی حور سے فردوس میں	
ہوگی اوس حور سی جب صحبت انوشی تو پری پاؤن تو نو تو نوں نوں کوئی	تجکو ہم ساقی بنا لین گے دم می نوشی کیسے بابت بن آئی گی نہ خبر پوشی
رنگ فوق منہ پہ عرق دل میں شیمان کا ریشک سی حور کی جنت تجھی ندان ہوگا	
تری کوچہ کا خیال آئی گا جدم کو حور کا تو نکا تری ہوگا اگر غم دل کو	باغ فردوس دکھائی گی عالم دل کو صحبت حور کرے گی بین غم دل کو
دلسی ای سرو قد آزاد کین گے جس کو بھول کر بھی نہ کبھی یاد کریں گے جس کو	
بھی یاد آیا جو بھوسے ہی تر جمن جہاں روح کو آئیگا جنت سی نکلی کا خیال	دل کو ای ماہ جبین رنج و قلق ہوگا گل پر کسی حور سی ہو جائیگا جب فرغ طال
تیری صورت سی تصویر میں بھی نفرت ہوگی حور سی بادہ گلزنک کے صحبت ہوگے	
ای پری ہوگا ہونگا مہ محشر پیا دل بھی سو وقت گلہ کرنے لگے گا تیرا	تو ہر اک عضو ہر اک راز کر گیا افشا اس میں مجبور ہوں تہہ جلیگا از پیرا
جکو جنت میں بھی ای حور تیر غم ہوگا کیون جلاتا ہی سزا اور جنت میں ہوگا	
جس عاشق تیرا امد نہ پیدا ہوگا کونئی آئی بھی نہ تھا اور نہ اب بسا ہوگا	اک بھرتہ حقیقت میں نہ رہتا ہوگا

	<p>نوسبجشای جو تھی جگو محبت سے تھے حواقون بنی تری ہو گئی نفرت تھی</p>	
<p>نہ کوئی سچ ہی صاحب نہ بند کمال رشک جنت ترا گھر جو بھی ہے کمال</p>		<p>قصہ کوتاہ اگر اب بھی نہ منظور رسال نہ کسی عور کا بیان اب تک ہی گافیل</p>
	<p>تری آئینہ رخسار کا حیران ہے عرش تو سلیمان ہے ترا تابع فرمان ہے عرش</p>	
<p>تمام ہوا</p>		

عیش

تخلص ہے نسی شیخ فدا علی عرف چو صاحب کا
خلف الرشید بن شیخ منور علی صاحب ہوم کے
اور نواسے بن محمد علیجان صاحب مغفور عرف
شیخ فقیر صاحب ہوم کتریس لکنو اور شیوخ
عظیم لکنو سے بن مولد اور سکن انکا اور انکے
بزرگون کا ہمیشہ شوہر فیض بہر لکنو ہے
صاحب دیوان بن شیخ رشید بن میر عرش صاحب کے



آگے یہ وضع نہ تھے آگے یہ انداز نہ تھا	شوخی و عیار نہ تھا مسند پر داز نہ تھا
یہ نزاکت یہ خود ارا کے نہ تھے ماز نہ تھا	جز مری کوئے ترا مونس ہوا نہ تھا
فکر آراشیں تن آٹھ پیر تے نہ بچے	عاشقے کہتے ہیں کہو یہ خوب تے نہ بچے
ابو کو کہ نام خدا میں تری انداز عجیب	دور ہر وقت جو رہتی تھی ہر سہی ہین فریب
نکلے ہم غیر کے سوتی ہوئی جاالی ہین	کیا اسی دن کی لیے نجاو بنا یا تھیب
کچھ غرض نہ تھی نہ پہلے تھے دل ازاری	وضع سادہ ہی تھے نہ آگہ تھا طرصداری
دہانے ایک دن نہ رنگا جاتا تھا کرا آگی	کب پھر تھے تے ہر وقت کلابی پرد
رشک ارشنگ نہ دیوارین تھیں اس سبب	شیشہ آلات نہ تھا اور نہ بہ گلگتے
چادر اس طرح نہ پہن لو نہیں بسے رہتی تھے	شیوہ ...

شکل حیرت نظاری سے لہا ہوں	کب بے رہے تھی گل گلی تری پہ تو
سزق نہا ہی گل ترک بھی گل ہوں	سیرگش کو سواری جو کیسے جاتی تے
آنکھ نہ زکس سے لڑائی میں جیاتی تے	کب جی رہتی تھی پوٹو نہ دھڑی مہی کی
اسطرح مانے یہ افغان کبھی کی تھی	پیتے تے دل عاشق کو ہلاک ہند
کال میں آگی گوری نہ دبی رہتی تھی	زر کے چشم میں کاحل کے آگے تو نہ تھا
تیج ابرو میں یہ کس بل کیسے آگی تو نہ تھا	یاد ایام کہ تو وصل سے شہر ماتا تھا
میلے ٹیلون میں بن ٹن کے گبھی جاتا تھا	پہلے یہ ناز و کرم نہ تھے آتا تھا
زیبا غوش ہر ایک تھے جاتا تھا	جانب سیر طبیعت نہ لڑے رہتے تے
در دولت یہ سوار سے نہ کھڑی رہتی تے	آہینہ پیش نظر آٹھ پہر کس دن تھا
سر مہ اسطرح سے منظور نظر کس دن تھا	ست آنکھو میں یہ جادو کا اثر کس دن تھا
شوق زبور تھے ای رشک کس دن تھا	ناز سے صحن میں اسطرح خزاں کب تھا
عطر بو شاہک میں ای فتنہ دوران کب تھا	ادبھی چولے گبھی گدھتے تے تاؤ آگے
سچ کہو نام سے انگیا کے کیسے حرم تے	اتوا نہ از نیا سیکے بقول شخصے
پانچے ہاتھو میں لیکر کیسے یون تے چلے	زلف دکھلا کے جسے چاہا اوسی ماری
زلف دکھلا کے جسے چاہا اوسی ماری	چال وہ سیکے کہ جس چال پہ تلوار چلے
در و سر میں نہ لگا یا کیسے تو فی حذل	زلف ناگن کیطرح کا ہی کہانی تھی بل
در و سر میں نہ لگا یا کیسے تو فی حذل	سردہ ڈالا تھا اولت کر کیسے اولٹا آجکل

کے ہمارے ہر دم کو مرنے کے لئے	
نیلے اسطر سے فز فزہ زمان طے تھے	
خیم کا ناک میں نکا تھا ہمیشہ آگے	جوڑا ہبہاری کیسے اس طرح نہ ہینا آگے
دلبری کی نہ یہ سامان سے مہیا آگے	تہا نہ یوں ہو ٹوٹو نہیں ارجحاری سچا آگے
پیش ازین نقل نہ عساق جہاں ہوتی سے	
خون ہر دم تری کو چہ میں کہاں ہوتی تھی	
وہ بے دن یا دین ای سیم بدن چھرتھا	دست کستان نے جب وصل کا کچھ قصید کیا
ہاں کس باز سے اوسوقت یہ تو کہتا تھا	لیں لگ دور رہو شامین آئین نہ ذرا
اب دیکھ ہم میں کہ ہر وقت ہے بردا ہم سے	
واہ جی خوب محبت کو بنا ہا ہم سے	
پان دکھا کی ہمیں غیر کو دیتا ہے تو	خون ہم تو کہتے ہیں لکھنویں آتا ہی لہو
فرق آتا نہیں الفت میں کسی دن سہو	میج اغیار کے ہوتی ہے ہماری بڑو
پہلوی غیر میں بیٹھا مجھے ہر دم دیکھیں	
کیا قیامت ہے کہ یہ طہنم و ستم ہم دیکھیں	
بہترین بہتر میں یہ کردار کے دیتی ہیں	ریچ دستے میں یہ اطوار کے دیتی ہیں
اس میں چل جائیگی تلوار کہی دیتی ہیں	خون ہو جائیگی دوچار کے دیتی ہیں
دیکھ لینا جو دکھائی گا تپاک آخسر کو	
گلشن حسن میں اوڑ جا ہی گی خاک آخسر کو	
سچ تو قیامت ہے معشوق نہایا ہننے	جو نہ بتلانا تھا اسوس نہایا ہننے
ناز وادہ از زمانے کا سکھایا ہننے	کچھ لڑا اپنے ریاضت کا نہ پایا ہننے
ناز وادہ از نیا محب کو جو ہاتھ آیا سے	
غیری یا پریش کے صدمے سی یہ پایا سے	

میری چاہت سی حسینو نہیں ہوا تو شہر بن گیا حسن میں تو رشک بری غیرت جو	میں سکھلا دے معشوق کی ساری آدھو کچھ شکایت نہیں ملی شہرہ ہمارا تھی
بچ دیتا ہے مال ایسے ملا تو ن کا دیکھو اچھا نہیں انجام بری ما تو ن کا	
یہ نہ سمجھو کہ محبت کا مجھے پرہے مدار ہاتھ آنا نہیں معشوق ن کا ایسا دشوار	اجی لا حول و لا آہ سی میں میں ہزار وضع کی پاس سی لیکن ہے یہ سارا انکار
لوگ شائق ہیں اسے ہم سی گنکار و سنے روز پیغام چلے آتے ہیں دلدار و سنے	
غیر سے رسم بڑھانے کا عبت انکار مخکو ہر روز گند جاتے ہیں پرچی و جا	آج کل شہر کا مجھے ہی تعلق اخبار بندہ بر حال نہیں اچکا مخے رہنار
کیا کہیں تم سے کہ ہر روز کہاں جاتی ہو خوب معلوم ہے چپ چپ کی جہان جاتی ہو	
حقیقہ خط غیر دہکی دذرات چلے آتی ہیں جسکو جی چاہتا ہے آچکا بلواتی ہیں	ہے چپ چپ کی جواب ادنی کہی جاتی ہیں جو ٹہرے آپ مری سر کی قسم کہاتی ہیں
جب یہ صورت ہو یقین بولے کیونکر آئے اب جو قرآن ہے اوٹھا لو تو نہ باور آئے	
آپکو آتی ہیں ہر روز رقبوں کے پیام خود غرض ہوتیں جو در غرضوں ہی ہوتے	بس آج ایسے ملاقات کو بندی کا سلام تم نہیں جانتے دنیا میں وفا کس کا نام
مخمل دہرین سر شمع صفت دہنتے ہو دل میں جل جاتے ہو جب نام راستی ہو	
نکوالفت نہیں منظور تو اچھا اچھا بچ گیا ذلت در سوائی سی ہی شکر خدا	لدا کچھ گنکار سے سستا چو ٹا داغ دل پر نر ہا ای بت مہر و تیرا

<p>میت کے ہم سفر ہانی کی اب صدی کی</p>	<p>فاجعہ الہاں ہر ہی گیسو وکی سوری سی</p>
<p>مادہ ابرو نہ ستاویگی مجھے صبح دسا</p>	<p>دل دیوانہ ہوا زلفت کی ہندی سی ہا</p>
<p>دہو کی دی کی نہ تری نرکس شہلا جھکو</p>	<p>یرقان عشق میں آنکھوں کے نہو کا جھکو</p>
<p>دہیان ہی دل کو نہ آئیگا صفا ٹپکا ترے</p>	<p>خوف ہو گا نہ ذرا محکوز آئیگا ترے</p>
<p>زندگی چین سے ہر وقت بسر ہو دے</p>	<p>عکس میں رات تو عشرت میں سحر ہو دے</p>
<p>اب جو غمناک دزا پاتا ہوں اپنے دل کو</p>	<p>بچ ہوتا ہے تو سمجھاتا ہوں اپنے دل کو</p>
<p>گفتگو میں میں ابھی سوخ رہتا ہوں بہت</p>	<p>مگر عشاق بہت جھکو دل ازار بہت</p>
<p>چہوٹنا حسن پرستے کا بھلا کب لیکھا</p>	<p>تو تو کیا ترے فرشتوں نی نہ دیکھا کب</p>
<p>لطف مناسب محبت کا، میں ما توں میں</p>	<p>جشن اوڑھتی، میں شب و روز ملاقا توں میں</p>
<p>دفر حسن میں ہے فردت ماہ لفتا</p>	<p>ہفت اقلیم میں کوئی نہیں ثانی لیکھا</p>
<p>شکل آئینہ ہے نقاش ازل کو سکتا</p>	<p>خود حسین دیکھنے آتی ہیں اوسے صبح و سہا</p>
<p>تخت اوڑھتا ہوں ہر دم ستم ایجاد و سکے</p>	<p>تخت اوڑھتا ہوں ہر دم ستم ایجاد و سکے</p>

قد موزون وہ نیاست کہ خصل سر و چین	رنگ مناب آہو سی نہ کے چین و چین
کیسوی یارین قیمت ممکن رنگ حسن	زہر کھاتے ہے اوسی زلف سید پرکن
	ہنچ کماے صفت مایہ نقشا ہو جائے
	دیکھے اوس کا کل مشکین کو تو سودا ہو جائے
کان صدا فیم حسن سے ہین اکثر	اوس کے اصناف ہین اسکان بیری ماہر
کاٹ کے خنجر ابرو میں غضب ہین چہر	دیکھے تو تاواک مرنگان تو شبک ہو کر
	اک چمک درد کے ای رنگ قرچہ میں را
	خلس نوک مرہ آٹھ پھیر چہ میں رچ
آکھہ وہ جس سے کہ آہو خلق آکھہ چہرا	باغ میں زرگس بیار کو کتا ہو جا
وصف بینی سے ہر اکدم ترا دم کین	تو اگر ناک سے زرگے تو نہ وہ پس چہرا
	بلبلین دیکھ لین تو دور ہون گزار دن سی
	خار گدے تھے دن بول سی رخساروں کے
برک گل سی بے سوا ہین لیا زک آو	رنگ سی ہونٹ چاہے جو اونہین تو
دردندانے مقابل نہ کہے ہون ہیر	وصف اوس چاہہ زرخندان کا جو بھی آ
	جان شیرین تو ابے کہو نے لگی رور و کر
	گر پڑی جا کے کہے چاہ میں اندھا ہو کر
نظر اوس مست کا آنے جو صر آسا کلا	اسیے ہاتھوں نے گلا آپ تو کاٹے اپنا
دوش سے صاف عیان ہنر خشتانی	سعد اوس گل کے ہین عبرت دہشاپ ہنر
	اوس کلائی سے نہ نوکے کلاٹے پھر جای
	پتھر ہر دم زور تھائے پھر جا
ہاتھ اوس کے جو سردست تھے آہن نظر	کھٹ افسوس سے دیکھ کے تو اٹھ پھر
چوم کر ہاتھوں کو لے اوسکی بلا میں کیر	اوسکھیاں شیخ منور سے زیادہ بہتر

	اوس سہرا کو تو جدا اکیلو سے کے کف روشن کو یقین ہے بیجا بچے	
جہانیاں دیکھ کے اوس گل کیہ کہیں زرم و شفاں شکم دیکھ لے اوس کا لڑکے	نورسیدہ شہر حسن کے یہ دوہین شہر پیٹ پکڑی ہوئی پیرتا پیر می مذہب پابہر	
	عرق شرم و خجالت میں بہو دے تجھ کو ناٹ گرداب تجھ میں ڈبو دے تجھ کو	
قبہ نورسیرین اوس کی ہین حاصل ہے وہم بایار لظہر یا رنگ گل یا عقدا	کمر باریک کا کچھ حال نہیں ہے کتنا ہے محل شرم کا اندام نہانی کی تاشا	
	اور کیا اسکے سوا ہے کجے رحمت اوس کے دو ہلال ایک جگہ دیکھے ہین قدرت اوس کے	
زرم رانین بت مہر کی اگر تو دیکھے سنہ ہے کیا آئینہ کا اوس سی جو سر کہہ ہوئے	رنگ سی ایک بے پہلو نہ قرار ہی پنڈ لیاں دیکھ لے تو صورت ماہر پٹیلے	
	ماپون چومی کف پا دیکھ کے اوس کے رووی ناخن عنم تری چہرے کے یہ وہت کہو دے	
الغرض حسن بن بی مشل ہے وہ تارہ جونا چاہتا ہی مجھے دل سی وہ مرا سر و زبان	نازک ایسا کہ جسے بوی گل ترہ کران آدی روز جنب کے لیے آتا ہی یہاں	
	سمع رخسار کا اوس گل کی مین پر دانہ ہون وہ پر زیادا گرے تو مین دیوانہ ہون	
میں کسی وزا اگر اوس کے مکان پر نہ گیا پوچھتا ہے کہ سبب کیا تھا نہ آنے کا بہلا	آپ گہرا کے چلا آتا ہے وہ عہد تقا خنی کے کیسے طبیعت تھی نصیب عدا	
	کیا کہوں آج جو کچھ صدہ نہ فرقت دیکھا نہ آجھ لتین آتے سلامت دیکھا	

۳۳۷	اوسکے تلوون کی برابر نہ ترا متہ موکھو چاندنی عکس سے رخسار کی چمکی ہو	سانے آئی شب تار میں گروہ جہرو پہلے ہو جاہی پہنچ دیکھ کر ہو بولی تو
	نام دنیا سے شب تار کا ناپید ہوا پہر عیان سحر زہر رحمت نور شید ہوا	
۳۳۸	وصل محبوب سے پانا ہی مراد دل آرام تنگ آنکوش میں لیتا ہوں بنا با تمام	ہول کر ہی نہیں ہوتی کہیں خوش گلا سکیناں بہر کے یہ کتابی نہ مار گاندا
	جگو تکلیف ہو خوش اپنا دل زار کرو واہ صاحب مجھے اس طرح نہ تم سار کرو	
۳۳۹	یار تو فضل الہی سے ملا رہتا تناس دور رہتے ہیں مری پاس کے اسباب ہراس	اوس سے کتابی شب بھل بھی لطف مس روز گلچری اڑا کرتی ہیں اپنے وسواس
	اپنے پہلو سے نہیں اوسکو جدا کرتا ہوں لب بلب شام سے تا صبح رہا کرتا ہوں	
۳۴۰	اب تری طرح سی ہم ناز تباہی کے اوس تو بھی حیران ہو وہ معشوق بنا میں کے اوس	دلربائی کے سب انداز سکھائیں گی اوس تجگو پہلو سی اٹھائیں گے بٹھائیں گی اوس
	شعلہ حسن پر یونگ لگا دے تجکو توسے باتوں میں نفس نفس کی رو لاوی تجکو	
۳۴۱	سلنے تیری بٹھا کر میں اوسی پیار کرو روبرہ تیری مزنی وصل کساری اوٹوں	تجگو دکھلا کے اوسی تنگ میں خوش ہوں وہ لڑی تجھی مری سامنی اور میں خوش ہوں
	گالیان دی لب شیرین سی تجھی میں دیکھوں ماری اپنے کف رنگین سی تجھے میں دیکھوں	
۳۴۲	کرمیاں مجھ سی کری خوب وہ رشک ہتا سلامتی اوسکی تجھے آتی ہوئی آئی حباب	سینہ میں آتش غیرت سی ترا دل ہو گیا شیب سی بڑھ کی نظر آئی ترا حسرت شہاب

ظاہر موت ہو تو نصیب ہی نصرت ہو جائی	
اب جو صورت ہی مری نہ تری صورت ہو جائی	
ایک دن چل کے ذرا دیکھتے تو آؤ او سکھو	گر میں دعوت کرو مہمان بلاؤ او سکھو
اوسکی تم بات سنو اپنی سنناؤ او سکھو	بیار سے جا کے گلے اپنے لگاؤ او سکھو
دیکھو تو کیسی ہیں مرعوب ادا مین اوسکی	
میری خاطر سے ذرا لی لو بلا مین اوسکی	
۵۴۴	سا نے میری وہ دشنام سنائی تجھکو
شمع کی طرح سے محفل میں جلانی تجھکو	بغلیں جہان کی نہ کوئی بات بنائی تجھکو
پاس سے اپنی بہت دور بٹھاسے تجھکو	
آرزو مند رہے تو نہ کہی بات کرے	
اوسکی پاپوش ہی تجھے نہ ملاقات کرے	
۵۴۵	مجھے رہتا ہے ہم اغوش ملا دغلا
سے گل رنگ سی رہتا ہوں ہوشہ نشار	بام پر خوب تہ تب ماہ میں تہا ہے ستار
دین و دنیا کا ہے سب رنج و اموش مجھے	
چاہتا ہے وہ پریرا دم و ہوش مجھے	
۵۴۶	ہاتھ سے اپنی عطا کرنا سے وہ ہوا تمہارا
آتش رشک سی دل غیر کا تو ہی کیا پ	تسین دی ہی کے پلانا ہی مجھے باؤ تہا
تاسخہ شام ہی رہتا ہوں مین اوس نہ بخواب	
وصل رہتا ہے تب و روز ہی اوسکا	
وہ مرے نام کا عاشق ہے مین شیدا اوسکا	
۵۴۷	پہلے تو رونے لگا شکی وہ میری گفٹار
کون ہے میرے سوا اور تمہارا دلدار	پہر لگا کتنے محبت سے بت اوسدار
ایڑی چوستے پڑا تو ماروں اوسی رنگل اتوار	
عصہ تا چند ہیں اپنے قرین آنے دو	
آؤ بلجاؤ بس اب دور کرو جانے دو	

یا در کہو یہ در اندازہ نکاسا رہی فتور منفعل آپ ہوں میں غھو کرو میرا قصور	کتنے سننے تے کیا یاروں کے بجائے مجھ پر بجدا مجھ کو بدل تے ہے الفت منطور
	چلو درگاہ ابھی چل کے قسم کھاؤں میں ہاتہ رکھو الوعلیم پر جو کہیں جاؤں میں
ہاتہ ہم جوڑتے ہیں دور کروں سچ و نام کوئے معشوق پہ کرتا نہیں یہ جو رسم	صاف ہو جاو اجی نکو مری سر کی قسم صورت شیر و شکر اب رہیں گل ہلکے ہم
	ہلکے پیٹے جو گلے سے نہ لگائے ہلکو ہلکو ہے ہے کرے جواب نہ نائے ہلکو
آگیا رحم نہ کی میں نے زیادہ مکرار اب وہی میں ان وہ وہی ہی ہو کنگار	عیش اس طرح جو کی یار فی محسی گفتار شکل آئینہ ہوا صاف گیا دل ہی غبار
	خانہ دل میں او سیطر سے آبادی ہے غیر روتے ہیں نصیب کو مجھے شادی ہے
تمام ہوا	

عاشق

تخلص مرزا محمد ترضی صاحب عرف چھو بیگا
خلف الرشیدین مرزا چھو بیگا صاحب بانگو کے
اور خوشیہن محمد مصطفیٰ خان مرحوم صاحب
سطح مصطفائی کے شاگرد رشیدین مرزا امیر علیخان
نسیم دہلوی مرحوم کے صاحب دیوان
ہیں طبیعت عاشقانہ رکھتے ہیں شاعر
خوش فکر ہیں یہ واسوخت جو درج مجموعہ
ہذا ہے انہیں کا تصنیف فرمایا ہوا ہے



دوستو درد و محبت کا بیان کرتی ہیں بیوفاؤن کی عنایت کا بیان کرتی ہیں	ہمد و مصدقہٴ فرقت کا بیان کرتی ہیں صاحبواہنی مصیبت کا بیان کرتی ہیں	۱۷
رازِ لفت نہیں عاشق سے چھپایا جاتا ناک میں دم ہی بس اب غم نہیں کہا یا جاتا		۱۸
کیا کہیں سبھی میں اب گھنٹی لگی جانِ جزین اس کم ورت سے صفائی کا نہیں ہکو یقین	بچ سنے کی دل زار کو طاقت ہی نہیں خیر بنی نہیں اونسی تو بگردِ جامی کہیں	
روز کے قصہ بھیری ہی فراغت ہو جامی جان اس رنج سے ہیٹ جامی تو راز ہو جامی		۱۹
روز کی کوفت اوٹھائیں ہمیں لالچ کیا ہے ہاں مگر ایک خیال اور بھی یہ آتا ہے	رنج سر سبز کی کیوں مول لین کچھ سو دہی منہ پہ کہہ آئی دو ٹوک جو کچھ کہنا ہے	
وہ بکڑی ہیں تو خود چل کی بنا میں اونکو اک ذرا وٹھیں تو ہمیں یہ سنائیں اونکو		۲۰

<p>کوئی دیوانہ و وزارتہ زقار نہتا حسن یوسف تھا مگر کوئے خریدار نہتا</p>	<p>۵۴ وہ ہی کیا دن تھی کہ گرم پیکا بازار نہتا زلزل زنجیر تھی پر ایک گرفتار نہتا</p>
<p>اب جو یہ چاہنے والی ہیں کمان تھی الکی اب جو انداز کالی ہیں کمان تھی آگی</p>	<p>۵۵</p>
<p>ترش و مہسی یو ہیں بہتی تھی تم جین جین اتنا تیل او جو کہتے ہیں بیچ ہی کہ نہیں</p>	<p>کیا یو ہیں ہوتا تھا غمازی کہنی کا یقین یوں ہیں بڑی ہوئی تو رہی لوہی ہیں تھی دین</p>
<p>ہم سدا دیکھنی کو یو ہیں ترستی تھی کہو کیا اسی طرح سی انگاری برستی تھی کہو</p>	<p>۵۶ منہ شہتہائی ہوئی کیا یو ہیں سدا رہتی تھی اجی ناخوش نہو کیا یو ہیں خفا تھی تھی</p>
<p>یو ہیں چلین میں پڑھی تھی تم آٹھ پر باتیں کر آتی تھی غیر و نسی یو ہیں چپ چپ</p>	<p>غیر آوازی یو ہیں اہ میں کستی تھی کہو اتش رشک سی کیا یو ہیں ٹہلستی تھی کہو</p>
<p>یو ہیں چلین میں پڑھی تھی تم آٹھ پر باتیں کر آتی تھی غیر و نسی یو ہیں چپ چپ</p>	<p>۵۷ یہ چلن کب تھا یہ تھی چال ہتھاری کس دن چاہنی والی تھی یوں جان عالی کس دن</p>
<p>یو ہیں چلین میں پڑھی تھی تم آٹھ پر باتیں کر آتی تھی غیر و نسی یو ہیں چپ چپ</p>	<p>یو ہیں پہلا سا لنگار ہتا تھا دروازی پر یہی انداز تھی کیا یو ہیں کھلا رہتا تھا در</p>
<p>آنکھ میں آنکھ یو ہیں ڈال کی کرتی تھی کلام خوش ہو جیسی ہو بس خعب ہو اس سی کیا کام</p>	<p>۵۸ پہاڑی کمانی کا یہی طرز ہر اک بات میں تھا لطف صحبت یو ہیں ہر روز ملاقات میں تھا</p>
<p>آنکھ میں آنکھ یو ہیں ڈال کی کرتی تھی کلام خوش ہو جیسی ہو بس خعب ہو اس سی کیا کام</p>	<p>۵۹ وعدہ کی ہو تھی یو ہیں بات کا دن صبح گئی شام کان میں تھی کس ہنسن یو ہیں پیغام سلام</p>
<p>آنکھ میں آنکھ یو ہیں ڈال کی کرتی تھی کلام خوش ہو جیسی ہو بس خعب ہو اس سی کیا کام</p>	<p>۶۰ ٹنڈ ہی فخری ہیں ہوئی تھی بڑی گرمی سے سچی باتیں یو ہیں کرا تی تھی ہٹ ہر مٹی سے</p>
<p>رنجش امیزد یو ہیں ہوئی تھیں ساری باتیں اب تو پتھری سواخت ہیں بہاری باتیں</p>	<p>زہر گئی تھیں یو ہیں کٹی چھاری باتیں انگی کا ہی کو تھیں ان ہٹ سب کی ہتھاری باتیں</p>

	<p>اوکھڑی اوکھڑی یوہین تھی مری محبت سی کیا اسی شکل پہ نفرت تھی مری صورت سی</p>	<p>۱۰</p>
<p>کیا یوہین چین چین رہتی تھی مری ہر دم یوہین برکسیوں سی کرتی تھی تم نامکین دم</p>	<p>مٹنے سی بولو تھیں اپنی نہیں انکھوں کی قسم دونوں ابرو تھی اسی طرح مری غصی میں ہم</p>	
	<p>کیا یوہین طور تھی بیٹور سے تیور سے دل میں کچھ اپنی کرو غور سے تیور سے</p>	<p>۱۱</p>
<p>اب جو ہیں بار وفادار بتاؤ کب تھی اب جو بد وضع ہیں دوچار بتاؤ کب تھی</p>	<p>اب جو ہیں تازہ سرد یاد بتاؤ کب تھی اب جو یہ یاد ہیں عیار بتاؤ کب تھی</p>	
	<p>دل میں شرماؤ سمجھ بوجھ کے میدا کرو خود فراموش نہوا اپنے وہ دن یاد کرو</p>	<p>۱۲</p>
<p>اپنی سائے سے جھکتی تھی قریب جاتی تھی نام پوچھا ہی کسی نی تو نہ بتلاتی تھی</p>	<p>غیر کے سانس ہی ہوی شرابی تھے پتھر کی بات جو سنتی تھی تو لکھاتی تھے</p>	
	<p>روبرو بات نہ کرتے تھے کہی وہ دن تھے باہر آتی ہوئے ڈرتے تھے کہی وہ دن تھے</p>	<p>۱۳</p>
<p>برق رفتار قیامت تھی مگر اکھڑین انگی کا ہی کو تھی یہ جہاں حلین یہ جیوتن</p>	<p>وضع سادی تھی وہ گوافت جان تھا جون انگہ قتال جہاں تھی نہ کہ اسے رہن</p>	
	<p>بیوفائی ہی نہ مطلب وفادار سے داعی ہی نہ غرض تھی نہ دل ازراعی سے</p>	<p>۱۴</p>
<p>اب جو عیار ہیں نادان کہی ایسی تھے تم سی کہتی ہیں مری جان کہی ایسی تھے</p>	<p>شاخ جان کی ہی سامان کہی ایسی تھے جاتی کچھ نہ تھی انجان کہی ایسی تھے</p>	
	<p>جان مگر دیکھ کے کہتے تھے یہ نہ شہمنہ پارہ خواہشہ ازین دست مگر یہاں چہند</p>	

ایک وہ دن تھا کہ ہم ساتھ رہا کرتی تھی	ساتھ کے طرح سے دم بہر نہ جدا کرتی تھی
دم بہر دم لطف و عنایات سوا کرتی تھی	غیر ان باتوں ہی کیا کیا نہ جلا کرتی تھی
اللہ	اس قدر بادہ غفلت کی کہی جوش نہ تھی تم ہمیں یاد تھی ہم تم کو نہ لہوش نہ تھی
میرے سجان تم ہی تھی عاشق کی کہی عاشق نہ تھی	آدمی آہا تھا دن بہر میں بلانے سو بار
گر دپہرے تھی جو پڑتی تھی کہی ہم بیار	یہ او س آغاز کا انجام ہو آخرا کار
اللہ	وہی ہم ہیں کہ نہ اگلی سی محبت نہ وہ چاہ آنکھ طوطے کے طرح پھیرے اللہ اللہ
اک وہ دن تھا کہ تھی نام ہی بخش کی خبر	عیش و عشرت کی سوا دل میں نہ تھا نگار
کچھ عجب لطف محبت فی و کہا یا تھا اثر	شام ہی پیار ہی کی باتوں میں ہوتی تھی سحر
اللہ	ہا ہم اس طرح سے و نرات بسر ہوتی تھے ہا ہی کس لطف سی اوقات بسر ہوتی تھے
بھولی چوکی جو کہی ہو بھی کہی کچھ خفکے	نی ملی حسین نہ آتا تھا تہمین چار گہری
ریخ بہلانے کو ہر بار زبان پر تھلیے	کیونجی کیا روٹے کئے آنکھ بلاؤ تو ڈھی
اللہ	وچہ نلے وجہ بڑا نا ہی خدا خیر کرے ہر گہری ناک یہ عصا ہی خدا خیر کرے
جسسی الفت ہی عداوت جلی اشاہ ہی	میری ہر بات شکایت ہی خدا شاہ ہی
لب ہلا نامر آفت ہی خدا شاہ ہی	مجھ کو کس بات سی نفرت ہی خدا شاہ ہی
اللہ	دل لگی کی ہی کوئے بات ہوئی روٹہ گئی ابھی ہنستی تھی گہری بہر میں ابھی روٹہ گئی
اس قدر ہی نہیں انسان کو زیریا ہی تروے	اپنی نزدیک بہت جانتی ہیں آپ کے دو
عقل تھوڑی سی کہیں بول لو سیکہ کہو شعور	آپ کی غمخوہ سچا ہم اوٹھائیں کی ضرور

	بند لگانے کا یہ ثمرہ ہے اسکے توبہ کیا بڑا کام ہی توبہ ہے اسکے توبہ	۵۱
گر میان ہلو دکھائی ہیں یہ اللہ کی شان اوٹی ہم تکو منائی ہیں یہ اللہ کی شان	خود سی باہر ہوتی جاتی ہیں یہ اللہ کی شان آپ ہی میں نہیں آتی ہیں یہ اللہ کی شان	۵۲
	فصدین جا کر کہیں کھلو او ذرا ہو میں او بس بس اتنا ہی نہ اتر او ذرا ہو میں او	۵۳
مردوی خیر ہی بیکار بڑا ہی چہ خوش دیکھنا دیکھنا منہ کیسا بنا یا ہی چہ خوش	قہقہہ ہار کے کھنا کبھی سو دا ہی چہ خوش طرفہ قصہ ہی یہ غصہ ہی نرالا ہی چہ خوش	۵۴
	شکل ہنواو یہ غمزہ ہے نیا سچ کھنا روندینا کہیں ای واہ دراج سچ کھنا	۵۵
ای تری شان بگڑتی ہیں ذرا اور سنو دل ہی فقیر ہی گھڑتی ہیں ذرا اور سنو	قدرت اللہ کی لڑتے ہیں ذرا اور سنو ہم منائیں یہ اگر لڑتے ہیں ذرا اور سنو	۵۶
	بس بس غصے کو تھو کو مر کھنا مانو جاؤ منہ جا کے گڑھیا میں ذرا ہو ڈالو	۵۷
آپ میں آؤ نہو آپ سی اسے باہر آج اچھا کوئی آسب چڑھا ہی سر پر	خیر سی میں ہی کہا مانو چلے او ادھر کب سی کبھی ہیں تمہیں کچھ نہیں کہنی کا اثر	۵۸
	دیکھو میری ہی طبیعت نہ بگڑ جاوی کہیں دیکھو پہر لینی کا دینا تو نہ پر بڑ جاوی کہیں	۵۹
کو لسا جرم ہو امنہ سی تو اپنے پہو ٹو بچ معلوم تو ہو اپنے بڑی بولو تو	اچھا کس بات پہ بگڑی ہو زبان سی تو کہو گشتنیاں منہ میں بہری مٹی ہو گو گنگے نہ	۶۰
	مجسی کس امر میں تیرا سیہ تقصیر ہوئی نہیں یہ ہی نہی آسے تقصیر ہوئی	۶۱

سچ کہیں خوب ہی ہم اپنی سزا کو پونچھے ساری انداز یہ سبٹ ہنگ ہیں وہی بہاے	چاہی ہی ہی نیکی کی ہماری بدے کچھ گلا ہے نہ شکایت ہی نہ شکوہ تھے
جو کیا آپ کیا تم سے ہی تھا لانا خود خطا دار ہوا انسان تو پھر کیا کرنا	۲۷
اب نہ کچھ آپ کو خواہش نہ ہمیں کو پروا خوب یہ قول کسی کا ہی ہمیں خوش آیا	خیر اس بات سی کیا وہ تو چھوڑنا تھا ہوا ریج بیکار ہے ناحق کا گلا شکوہ کیا
دل لگا لیں گے کہیں وجود میں ہم ہے اوہ جی لکھنو آباد رہے کیا غم ہے	۲۸
اب نہیں ہی نظر مر و عنایت نشہی اب نہیں چاہتی اب نہیں جاہت نشہی	نشہی آپ کو اب ہم سے محبت نشہی اب نہیں آپ کو وہ پاس مروت نشہی
کیا سبب کس لی کیوں بات کرو جانی دو نہیں منظور ملاقات چلو جانے دو	۲۹
دل پہ کچھ زور کسی کا نہ اجارا صاحب کس لیے آپ کو ہر باد کروا صاحب	بات اتنی ہی بکھیری ہی غرض کیا صاحب اپنا نقصان گوارا نہیں ہوتا صاحب
کچھ غرض ہی نہیں باقی تو غرض اب کیا ہی سچ تو ہی خالی ملاقات سی طلب کیا ہی	۳۰
آنکھ ہی اب وہ نہیں چشم مروت کسی شکر صد شکر ہوئی ہی ہمیں نصرت کسی	یان ہی وہ دل رہا اپنا محبت کسی انس کیا پیا کسی کہتی ہیں الفت کسی
بہرون اس بات کو سوچیں ہنسنے آتی ہے ہنسی کس طرح ہی کس طرح بگڑ جاتی ہے	۳۱
آپ کا حسن طبیعت کو نہ بہایا تھا اب سر میں ہو دای محبت نہ سما یا تھا اب	شکر کی جاتو یہی دل ہی آیا تھا اب وصل کا لطف نہ جی بہر کی اوٹھا یا تھا اب

	شکر اللہ کا جو کچھ ہوا اور خوب ہوا شد نے بتا ہی اک روز جلو خوب ہوا	۳۲
کہیں نہیں جاتے طبیعت تو کو کیا ہو بڑھ کی گنتے تو ملال اور زیادہ ہوتا	اور کچھ روز گذرتے تو نہ اچھا ہوتا اہو تھا ایک مین ہیر لاکہ مین سوا ہوتا	
	جو صلے سب ہوئی پوری کوئی ارمان نہیں بخدا ترک ملاقات کا کچھ دھیان نہیں	۳۳
وہی ان اتنا تھا کوئی بات ہم سے خلاف خیر سب بات ہی ہم سے کئی تقصیر سب	اہو تو کچھ نہیں جو جی مین ہی کہیں صاف یہ نہ کہنی کو ہو یہ شخص تھا کیسا اشرف	
	یہ پہل ہی اسی جانب سی ہوئی خوب ہوا بخدا جان مصیبت ہی ہم سے خوب ہوا	۳۴
آدمی ہی جو فریبوں کو بلاؤ ہمیں کیا آئی ہو آؤ نہ آتی ہو نہ آؤ ہمیں کیا	پر وہ کیا شوق سی کہ غم کی جاؤں کیا آبرو شوقی تم اپنے کناؤ ہمیں کیا	
	ماری باندھی سی تو یہ بات نہیں ہوئی کچھ زبردستی ملاقات نہیں ہوتی ہے	۳۵
جو طبیعت تھی ہماری طبیعت نہ رہی آپ کی آئی نہ آئی کی ضرورت نہ رہی	جو محبت تھی یہاں ہی وہ محبت نہ رہی اوٹ کیا پاس فاول کی ہ صوت نہ رہی	
	جی کو اوچھن جی ہی دور زمین گھٹ جائی یہ طبیعت ہی بٹا یعنی ہی ہٹ جائی کی	۳۶
اب جی ہی نہیں کرتی تھی جو ہم تہہ نثار تو بہ وہ باتیں تو کو سون ہی نہیں ہر نثار	اب یہاں ہی نہیں وہ دل جو تہیں کرتا تھا پیار اب ہاں نہیں نہیں جو پہلی تہیں جو دیدار	
	کمال چکا خوب محبت تہیں منظور نہیں ناز بردار ہیں ہم ہی کوئی مزدور نہیں	۳۷

۳۷

<p>کس لیے آپ کو ہم پیار کریں کیا مطلب جان کو چینی سی بیزار کریں کیا مطلب</p>	<p>کیوں عجزت غیر وشی تکرار کریں کیا مطلب دلکو آفت میں گرفتار کریں کیا مطلب</p>
<p>بچ کیوں کہانی سہ بات کی اک بات ہی ہے نہ نہیں ہوت گئی خیر ملاقات ہی ہے</p>	
<p>شوق سی آپ قینوسی ہوں اب جا کی ہم آرناؤ او نہیں چو لو گا وٹھاتی ہیں ستم</p>	<p>بخدا ہکلو اب اتنا نہیں سبات کا غم آپ کی یہ ہی عنایت نہو اب ہمہ کرم</p>
<p>ہم وہ کر پڑ کی ملاقات نہیں کرنی کے بات پر آئی تو پہر بات نہیں کرنی کے</p>	
<p>فائدہ کیا جو کریں آپ کو ناحت بدنام مفت کیوں جان دین گئی ہوں الفیتیں تمام</p>	<p>بات اچی نہیں بد بات کا ہی بد انجام بندگی اسی محبت کو اس الفت کو سلام</p>
<p>حال دل کیا کہیں فرقت میں جو کچھ غم کہا یا شکر اللہ کا جیتی رہے سب بہر پاپا</p>	
<p>نشہ حسن جوانی ہی ہماری سرین اسقدر کس لی بل لاتی ہو تیرو سرین</p>	<p>حال دل کا بگڑ جاتا ہی اک دم سرین ہو خفا ہمسی چلو خوش رہو اپنی گھرین</p>
<p>آپ سی آپ کی قابل جو ہو وہ بات کری ایسی او جڑی ہوئی دشمن نہ ملاقات کری</p>	
<p>کہدیا اب ہی جہنم سی سو آپ کا گھر ہی بڑا بولن بان پر اسی لائیں کیونکر</p>	<p>بخدا پاؤں نہ کہیں کے کہی چو کھٹ پیر تو بہ تو بہ نہ کہوں سجدہ جو کعبہ ہو او دیر</p>
<p>جان جاتی رہی پر تم سے سرو کار نہو حشر ہو جامی مگر آنکھ سے کیسے چار نہو</p>	
<p>یہ تو کیونکر کہیں ہم بات کی ہیں اپنی ہمینی بات اتنی ہی کہ اک بات بنی یا نہ بنی</p>	<p>مان مگر پیر نہیں ٹاٹی ہی جو کچھ لیں شہینی آپ کی خوبیاں یا داتی ہیں اللہ شہینی</p>

	مختیاں جو میں جھلس نہیں کیسے کیسے	
ہاں ہی ہاں ہی تری وقت کی ایسے تیسے	جو رہ کر ہی اگر آؤ تو خاطر میں نہ لائیں	بچھا ہم وہ جلی تن میں گریبات پر آئیں پاؤں پر سر بھی بھکاؤ تو کہی نہ نہ نگارین
	وہ طبیعت ہی جس انداز پر آئے آئے پہر نہیں جاتی جہان دل میں نہ آئی آئے	
کو روہ چشم کہی تم سہی اشارا جو کرے جای وہ جان تہیں جان ہی سارا جو کرے		وہ زبان گنگ کہی نہ کہتا را جو کرے دل وہ پامال ہو میں سچا اورا جو کرے
	شکل ہو وہ ہاتھ جو کروں میں حامل ہو کہی تہکی وہ پیاون جو یان آئی کا حامل ہو کہی	
اب جگہ سچ او ٹھانی کی نہیں دل میں فر ا کچھ بناوٹ کی نہیں بات ہی صاحب بچھا		آج ہی ہی یہ کلی ہو جو جنم سے سو ا منو جی ایک طرح پر نہیں بہتا ہی سدا
	وہ زمانہ نہیں وہ دل نہیں وہ بات نہیں آگیا سچ تو پیر لطف ملاقات نہیں	
کوئی معشوق نہیں ازل قای عاشق ہم ہی اپنی ہی بہت کی بچھا ای عاشق		خیر عشق کر ایساں باتوں ہی کیا ای عاشق بو بہت کی نہیں نہیں فر ا ای عاشق
	انکی اہست میں او ٹھانی ہیں جو کچھ سچا جو دل میں اندو من دانم و دانم دل میں	
تمام ہو ا		

عقیل

تخاص بہ شیخ محمد حسن کا خلف الصدق ہیں شیخ
شفیع علیخان کی پوتی ہیں خلیل الرحمن خان مرحوم جو عہد نواب
شجاع الدولہ بہادر مرحوم میں سالہ دار شہیہ خزانہ آ
لکھنؤ سے ہیں لکھنؤ میں انکا اور انکے بزرگوں کا قدیم و کهنہ
صاحب دیوان ہیں گردین بلبل شاعر کو والد انکو دیکھا گئی
میں کچھ سن بلبل کی سجا ہیں بخود فریادستان میں صبا تصانیف کہ ہیں
کئی نثریں ہم ہم تصنیف فرمائی ہیں یہ واسوخت انہیں کا
طبع راہی جو شامل اس مجموعہ عمدہ کے کیا گیا ہے



دل عاشق کو گے سوز کے ساتھ تو	داہ ای عشق عجب مہندہ پرداز ہے تو
گے معشوق گے عاشق جاننازی	گے اغیار کے مونس و ہراز ہے تو
ایک صورت یہ کسے سے نہیں بتا ہے کہ	ہو کے خون چشم گہرا بت بتا ہے کہ
کہیں و امت کہیں شیرین کہیں عذرا تو	کہیں محبوب ہے کہیں غیرت لیلہ ہے تو
جان عشاق پہ آں آفت تازا ہی تو	کہیں فرما دہی تو اور کہیں تیشا ہی تو
تجسس جو ملتا ہے وہ سخت جگر کٹا ہے	آخر انجام یہ ہے جی سے گزر جاتا ہے
ہر گلی کو چہ میں ہونے لگا چہ چاہی عشق	تیرے ملتی سے مرا حال یہ پہونچا عشق
جیتے جی تجھے من نہار نہ ملتا عشق	ہونگا رسوائی جہان گر یہ سمجھتا عشق
سخت نام ہوں پشیمان ہوں لاچار ہوں	کیا کروں تارہ مصیبت میں گرفتار ہوں

<p>دو ہی دن خوب تھی جب غم نہ کیا کرتا تھا دور جام می گل رنگ ہو ا کرتا تھا</p>	<p>عیش و عشرت میں شب و روز رہا کرتا تھا پھوٹ کر آبلہ دل نہ رہا کرتا تھا</p>	
<p>شربت وصل صنم نوش کیا کرتی تھی فہمے چھپے آسپین رہا کرتے تھے</p>		
<p>بارہیلو میں رہا کرتا تھا صحت نئے مدام کہے ہو ایسے نہ آتی تھے جدائی کی کلام</p>	<p>باغ و دنیا و می و جام سے رہتا تھا کام رات دن رہتے تھے باراحت آرام تمام</p>	
<p>دور دم بہر کو جو میں پس سے ہو جاتا تھا یہ قلع ہوتا تھا دم سینہ میں گہرا تھا</p>		
<p>زندگی کا تہا فرا بار سے یار نہ تھا شیر رخسار یہاں شوخ کے پرانہ تھا</p>	<p>اوسہ میں شیفہ تھا وہ مراد یوانہ تھا غیرت لیلے و مجنون مراد سنا تھا</p>	
<p>کہے غیر و نکا جو محفل میں گذر ہوتا تھا بیٹھنا اور کانا نہ منظور نظر ہوتا تھا</p>		
<p>کیا کہوں سپنج نے جو تفرقہ پروا کی رخ وہ دینے لگا جو کہ نہ کیا تھا کہے</p>	<p>عیش آرام نہ وہ دیکھ سکامیرا دزی اسکے آنکھوں میں کھٹکنے کے صحت سیر</p>	
<p>محفل عیش و طرب ہا ہی نہ بائی اسکو میری بربادی و تکلیف خون آئی اسکو</p>		
<p>دوستو کیا میں کہوں اسکی جفا کا جو اسکے ہاتھوں مجھی پہونچی میں بہت زلال</p>	<p>اسنے سزیکے طرح جھکو کیا ہے پامال اسکے باعث سی ما کرنا ہی دل غم سی نڈھال</p>	
<p>چلوؤں خون دل زار پیاسے اسنی میرا محبوب جدا مجھ سے کیا ہے اسنے</p>		
<p>جس پر یہی رد کا دل وجالنے میں ڈلویا تھا ہو گیا شیفہ جسے رخ انور ویکھا</p>	<p>ایک دن کو مٹے پر آیا جو وہ خور شید تھا بوالہوس عشق جانی لگے اپنا اپنا</p>	

<p>برہم پیغام مدافات کے بھجوانے تھے</p>	
<p>گہرین جیب جیب کے وہ غیر فنی صد جانے</p>	<p>گہرین جیب جیب کے وہ غیر فنی صد جانے</p>
<p>رفقہ تر فتنہ جو یہ انداز نکالا اوسنے</p>	<p>مخ اور کون جو کیا میں نے تو کہنے یہ لگے</p>
<p>مجھے درپردہ لگے غیر کے گہرین جانے</p>	<p>دل لگی ہوئے جہان شام سحر جانے کے</p>
<p>کسا سقہ در سے ایسا جو چین اب رو</p>	<p>اب تو ہم ضد سے ترے غیر کے گہر جانے</p>
<p>یہ سخن سننے ہی بس تاب نہ آنے محب کو</p>	<p>اوٹھ گیا پاس اوس شیخ کی از رہ ہو</p>
<p>ہو گئے ترک ملاقات بس اوس سی بارو</p>	<p>نہ وہ الفت رہے بلکہ نہ محبت اوس کو</p>
<p>وہ تو اختیار کے گہر شام و سحر بنے لگا</p>	<p>غم وقت سے میان در و جگر بنے لگا</p>
<p>کیونکہ اب آئی دل زار کو آرام ہبلا</p>	<p>بیس سے جینے کی عبادت ہی وہ آب ما</p>
<p>نسل گل کیوں نہ کروں چاکہ گریبان اپنا</p>	<p>کہے صورت ہے دکھاتا نہیں ماہ لقا</p>
<p>لالہ سان داغ جگر دل میں نہان رکھتا ہوں</p>	<p>رات دن مشغلہ آہ و فغان رکھتا ہوں</p>
<p>نہ تو کہتا ہوں نہ پیتا ہوں نہ آتا ہی خواہ</p>	<p>ناب و طاقت بدن زار سی تھے ہی جو آ</p>
<p>نالی کرتا ہے شب و روز دل خانہ خراب</p>	<p>صوت ماہے بے آب ہے ہر دم بیتاب</p>
<p>کس طرح چین ہو وہ باعث آرام نہیں</p>	<p>دل طلبکار ہے جسکا وہ گل اندام نہیں</p>
<p>کہے صحر کو گل جاتا ہوں باجالت غیر</p>	<p>کہے بستے کہے ہیرانی کی کرتا ہوں ہیر</p>
<p>گاہ ہیوشی سی کرتا ہوں تماشائی دیر</p>	<p>دلپہ یہ زور جو نکا ہے کہ ہو جان کی خیر</p>
<p>پاسخت ہی نہ کچھ دہشت رسوائی ہے</p>	<p>مبتلا وام بلا میں دل سودا لے ہے</p>

کہے دریا پر جو میں رہتا ہوں کہ کرنا ملی ہجر میں کرتا ہے ایسا دل مضطرب ہے	بہنے کتے میں مری آنکھوں میں سی دور نامی مردم آبی کے دل سے ہیں سنکر ہا
گوش زونان کی آواز جو ہو جاتے ہے الامان کے بھڑا وہاں سے صدا آتی ہے	
اوس پپی کی محبت میں ہیں دیوانہ بنی گر جسے عشق کے شدت ہی نہ اخیر کری	آئے جانچا اسطرح اوٹھای صبح پڑ گئے میں ہمیں اب جانکی اپنی لاسلے
گر اسیطور سی غم دلہ اوٹھایں کے ہم ایک دن جان سی دانند کہ جانیں گے ہم	
کر سیتے زور جنون ہے دل حوشی بہر بیطرح دل میں سمائی ہے مرجان اپنی	دیکھنا جیب گریبان کے اور شے پر دشت پر خار ہے کیا لک عدم دیکھیں گے
و حشیو لئے دل و حشی کو میں بہلاؤنگھا پہوڑ کر سرد رو دیوار سے مر جاؤں گا	
یاد میں گیو و رخسار کے ہر شام سحر دہانین گو ہر دندان صنم کے شب ہر	شکل سنبلی یہ کیا کرتا ہوں حشر سے چشم سے اشک بہا کرتے ہیں مثل گھر
جب تصور لب لطین کا مجھے آتا ہے خون دل دیدہ پیر آپ سے یہ جاتا ہے	
اوس مسیحا کی محبت میں ہوا ہوں بیار پیراوسی طرح سے پہلو میں رکھو کی پیر	جب میں وصل جہر ہو جاتی تو حاجی آزار کہے بیتاب نہ بر میں ہو دل سینہ نوگار
رخ گلگون کا جو بوسہ میں ادا کر کے لبسبیل دل نہ کہے نالہ و فریاد کرے	
یہ تو امید نہیں یار سے محکوم صلا کسطح پہر دل مستوم سے ہو پنج جا	آسے آئی گا شبکو مری گہرا ہ تھا دیکھوں کیونکر شب فرقت میں ہو گا زرا

اور کے دور میں دل زار یہ دکھ پایا ہے	طاثر جان قفس جسم میں گہرا تا ہے
دیکھتا ہے جو مرے شکل بے کتا ہے	کسے لیے کے محبت میں یہ دکھ ہوتا ہے
جا کے صحرا میں جو مجھوں کی طرح رہتا ہے	ایک دریا ہے کہ اشکو کا پڑا ہوتا ہے
ہمنے رونا تو کیا نہیں ایسا دکھا	غیر احوال جو الفت میں ہے اسکا دکھا
بیکے فرقت گلرو میں جو ہے دکھ کمال	ایک دن جوشش و شہت سی بس آما بیجا
حیف صد حیف ہے بچلے دنیا سی ٹال	اوسکا نازت نہ ممکن کہے ایسے کا دھال
جان پر دیکھو اکبار تو دیکھو او اوسے	کسے صورت سے تو دروازی یہ بلوا او اوسے
دل میں یہ سوچ کے لی کوئی جاننا کی جوڑ	اور بلوایا اوسے جا کے مجال جان کا
زایا دروازی پہ جبوقت وہ غیرت دہ ماہ	سینے بولا کہ ہر آتا ہوا اللہ اللہ
اتو ہم سنتے ہیں تم چین کیا کرتے ہو	رات دن بزم حسینا میں ہا کرتے ہو
نوش رہو جیتے رہو چین سی دنیا میں ہو	ہم سے گلرو تو ہزاروں میں کوئی اور کو
عم سہوگی مری فرقت کا ہلا کا ہیکو	کیا عرض کیوں مر گھر آئی ہو کیہ تو بلو
دیکھو پچھاؤ گے گرا بار دگر اوسے	میں سکے و تیا ہوں کہ سنا پاؤ گے
سینکے یہ بات نہ ہر تاب مری دکھو رہا	رو کی میں کہتے کتا دیکھو تو صورت ہیرا
تری دوری میں ہی پیشکل بنائی آہ	تو نے اسپر نے میر جان فراتر سکے
یہ نہ سمجھے کہ یہ ہے پانے والا سیر	جان فرقت میں ندی عاشق شیدا میرا

بیوفا آپ میں بس اب مجھے معلوم ہوا چہرہ کر عاشق جانناز کو گہرین مہینا	کو نسا ہے یہ محبت کا تاؤ رشتا بخیل خانہ داغیاری میں یون جا رہنا
بیوفا فی ہے ویاسکو وفا کتنے ہین آپ ارشاد کریں مجھے کہ کیا کتنے مین	
اب یہ ہے قصہ کہ پیدا وہ پرزاد کروں جگہری چہرے چہری یہ وقت بکروں	تم نے ہوسن خدا او یہ جبکہ مقنون تم ہو کیا دیکھنے لیلے کو بے ہو جا خون
میتے با مین جو کرے قصہ مکر سمجھو تم او سے اپنے دل و جان سی تہر سمجھو	
زرگے دیکھ لو اوس کلکی جو کہیں باہر گل ہو پڑو وہ جو دیکھے کل عارض کے ہاں	تم بے زکس کی طرح ہو ہمہ تن راز راز بلبلین جا مین کریں اوس گل خوبی نہ پتار
قد موزون اگر اوس گل کا نظر آجائے سر و گلزار مین باری ہے شہ باحا	
وہ جبین صاف کہ آئینہ ہو جس کے جان ہون وہ ابرو کہ نخل جس کے تیغ صفیان	جلوہ حسن یہ ہو تیرا بان کا گان میت ابرو کو ہلائے کا نہ پہونچی دیوان
اوس پیڑاوسی بہر تم بے کنارانہ کرو مہربان ہجر کہے اوس کا گوارانہ کرو	
کل رخسار پہ گھمائی چمن صدقی ہون وہ چمک دانتو مین ہو درعدن صدقی ہون	لب بان خودہ پہ یاقوت مین صدقی ہون دیکھ کر حور و بری بے ہمہ تن صدقی ہون
سر سے تا ناحق پاستل نہ وہ رکھتا ہو مننے اس حسن کا انسان نہ کوئی دیکھا ہو	
ایسے معشوق سے ول انبا کا خون پیار روز پو لو مین مین اوس گل کو تیا مین پیار	زندگانے کا مزا اوس اوٹھان پیار آپ کا نام زبان پیر نہ لاؤن پیار

<p>جس قدر تے رولایاے ستاؤن تھو جس قدر تے رولایاے رولاؤن تھو</p>	
<p>چکی رو یا بیٹے اور ولین لیشیاں وہ منہ کو دامن سی چپای ہو گرانہ وہ</p>	<p>سنکے یہ ورنیک سبر گریبان وہ رہے صوت آیتہ آگے مری جبران وہ رہے</p>
<p>ہنکے پیر کنے گے ہوشین گڑ صاحب ایسے باتن مری آگے نہ تاؤ صاحب</p>	
<p>آو ملجاو گے دور کر و جانی دو گر نو اسکا یقین ہم سے نوشہ لیلو</p>	<p>خیر جو کہ گدزنا تھا سو گدزا وہ تو ابناہ اجیار کے گھر جاٹن گے باور بھو</p>
<p>نام عزیز و کا زبان پر نہ کہے لاؤن کا زندگے بہر کہے اس گھر سی من جاؤنگا</p>	
<p>دور کر اپنے گلے او کو گکایا میں صوت ابر گھر بار رولا یا میں نے</p>	<p>اپنی جانب کجوا رعنا سے پایا میں دل یہ گدزنا تھا جو کچھ سنا یا میں نے</p>
<p>آخر کار نے وصل سے مد ہوش ہوئے بھر کے عم جو اوٹھائی تے ذاموش ہوئے</p>	
<p>پیر و ہم طرف اور و اے حضرت ہراوسی طرح سے اگلی سی می صورت</p>	<p>پیر و ہم میں ہون و ماہر و اے حضرت نام سے غیر کہ اوں گلوسد ان حضرت</p>
<p>رات دن و وصل ہی رو کا فراہستے میں مال یہ سیتے میں اور غیر و مکی جی جھوٹی میں</p>	
<p>کیا کروں عیش کے حاضر ہے مجھی سوا اکہ سہ و زمین تصنیف یہ اسوخت لیا</p>	<p>تیکہ فریخت بر مجھے از نوز زمین کہتے بخدا مذہبہ بات من اوتے میں ذرا کرے سکا</p>
<p>سہرا رست ہون ملت میں کہے بانوں کا ایسی رنگ میں ٹھکر سے دکھلاؤنگا</p>	

کچھ

بہیں آئیں اور واسوخت تمی تصنیف سے
سب کے سب عذری کی ایام میں ہیں کہوشی گئی
بند و چار جو یاد آئی تو آئیں لکے
بس غصیل جگر انکار کے کیا آگے

بار سے وصل ہے فرصت نہیں ملتی تجھ کو
کوئی دم لینے کی مہلت نہیں ملنے تجھ کو

تو ہم ہوا

علیشی

تخلص ہے طالب علی خان مرحوم ابن

علی بخش خان باشندہ لکھنؤ کا دیوان

فارسی مع قصائد اور دیوان ہندی اور

شہسوی سروچرخان ان سے یادگار ہے

نظم اور شہسوی دستگاہ کامل رکھتے تھے

شاگرد شہسوی تھے جناب مرزا محمد حسن

قتیل مغفور کے عین شباب میں وفات پائی

قتیل مغفور اکثر انکی ابتدا سے شاگردی میں

فرماتی تھے پارہ خواہ شد ازین دست گریانی چند

واسخوت عشقی

عیش کا پھر سرد سامان کھدا خیر کرے گہیرا مادہ طوفان بے خدا خیر کرے	پھر جنون سلسلہ جنیان بے خدا خیر کرے صحبت دست و گریبان ہے خدا خیر کرے
فرغ غم زدہ ام تاکہ کند دلش آدم بازویران شدہ ام تاکہ کند آبادم	
پردہ چشم ہے پر غیرت و امان سحاب نیکو چشم چشم سیدارہ سے چشم نیواب	استین اشک سی ہے روکش جیب گزرا دیکو پہلو میں ہو دل فرط تعلق سی بیاب
بازار ہر سخنم بوسے جنون سے آید بازارہ از جب گرم غرقہ بخون سے آید	
پھر دل آشفتمہ کن لفت کا سودائی ہو پھر جو یون چاک گریبان شکیبائی ہے	چشم حیرت زدہ ہے کسکی تماشائی ہے اپنی منظور نظر کسکی خود آرائی ہے
سب ناکہ شکیبائی نیند انم چیت دیدہ ام خوابی و تعب نیند انم چیت	
مر جا عشق جفا پیشہ دشمن پروز عمر گزری کہ مراد آنسے خالی ہی جگر	بارک اللہ قدم تیری مری آنکھوں پر رنگ خون اشک میں باقی ہو نہ نالہ میں اثر
آخرا میں ہوش کہ از سر نکلند رم چکشم نفس سرد چہ سازم دل بچشم چکشم	

برق کیا شد سے خلاق فی پیدا بجگو	را بطی ہی گفت دل سو شر آسا بجگو
برق خاطر ہی ہی چشمتی کا دعویٰ بجگو	آتش طور ہون افسردگی سو کیا بجگو
لا لہ ام حب لوہہ داغ جگر م سے باید	شمع سوزندہ ام آتش بزم سے باید
بہنچو یکدہ بستی زمین آبادان دیر	بجشنا ساغر لہ زیر کوئی خم کی غیر
عالم نشہ کی منظور ہے آنکھو نکو سیر	پھر حکا عمر کا پیمانہ مرا بادہ بغیر
دور بین عقل کہ سر مایہ غوغائی ہست	آز سو دیم کہ در دوسر بیجائی ہست
منتقم ہی چین و صوت ہزاران ساقی	چند روزہ ہی گل و باد بہاران ساقی
پھر کہاں بزم می و صحبت یاران ساقی	چشمک برق و گہر ماری باران ساقی
بعد امر و زندانیم چہ وزدا آید	در و صافست گرام روز مہیا آید
نامہ کہ نہ کیا گردش افلاک فی طے	نہ سکندری ہی نہ دارا ہی نہ جمشید نہ کے
فرصت وقت غنیمت ہی یہی جو دم ہے	دم میں پھر ہم ہیں نہ محفل سے یہ ساغر ہی ہے
صحبت مہنفسان طرب آمادہ کجا	بعد ازین بزم کجا شیشہ کجا بادہ کجا
تن ہر تعمیر سر رہ گذر سیل فن	وم کی ہو آمد و شد سینہ میں نیرنگ ہوا
نقش بر آب ہوں بہشتی کامری وقفہ کیا	موج بیاب ہوں ہر مختلف احوال مرا
کہ گفت برق و کمی ابر تر م ساختہ اند	ہر زمانہ بی بصفت دگر م ساختہ اند
گر کروں سر لہ آشفہ سری اپنی بیان	سو مجھو ہو سبب درد سر زلف بتان
حال سوز غم دل لاؤں اگر تا زبان	ہو شرہ بی ز نفس موج ہوا شایگان

	<p>تو بتو بہر قسم واضح کس میوزد آتش از گرمی ہنگامہ من میوزد</p>	<p>۱۱</p>
<p>دی انا الیرق کی آواز قلم جاوی صریح بزم حسرت فی نیایا مجھے گویا تصویر</p>	<p>حال سوز غم بہان کو کرون گریخیر اک خموشی ہجر می لاکھ زبانگی تقریر</p>	
	<p>پاس ناموس جنون درس سکوت قدم آدست گوش کن گوش کہ خاموشی من فریاد است</p>	<p>۱۲</p>
<p>ترجمہ راز زبان کا بے مہر چہ زرد رو برو پیشہ کو جسکے کوئی دم باد م سرد</p>	<p>کب چھپانی سے چھپے حال دل غم پردہ مکھوئی سولس عزالت بے کوئی ہمدرد</p>	
	<p>نقش غم بندم بر حسرت دیدن گریم حال دل گویم و بر حال شنیدن گریم</p>	<p>۱۳</p>
<p>نہ وہ دل ہو کہ کرے ضبط نغان ڈاری الفرغ بنجودی از بسکہ ہوئی سحر طارے</p>	<p>نہ وہ طاقت ہی کہ رو کے ترے کی خونباری منزلوں دور یا مرحلہ خود دارے</p>	
	<p>میز غم خوش بگر خنجر آزاری نیست یتوان یافت کہ باخویشتم کاری نیست</p>	<p>۱۴</p>
<p>درد مندی جسے کتنے ہیں وہ میری داد چشم بینا نظر آتی ہے نہ گوش شنوا</p>	<p>سرخ ناکامی طالع ہے مرا کام روا کیا کہوں جیسی مخالفت ہر زمانہ کی ہوا</p>	
	<p>دروم افسانہ شد و تا بشنیدن نہ رسید حیرت ہم آئینہ گردید و پدید نہ رسید</p>	<p>۱۵</p>
<p>کم دماغی میں مقابل مری گل ہی پتھر سنگ ہی میری جبین پر اثر صندل سر</p>	<p>آید سی ہی طبیعت ہو مری نازک شر مثل نکست مجھ پر باد کرے باد سحر</p>	
<p>۱۶</p>	<p>خون کند گرمی صحبت دل ناکام مرا مچھو ساز دزن گن سوج صفا نام مرا</p>	

روز روشن ہے مرا غیرت تاریکی شب شکر ہی شکر ہی دو گاہ میں تیری یارب	ہر جسے مالکین پر حقد لانا کو کلب نخکوہ تجب سے لیکن نہ کہو تیکا تر لب
دل ناکامی دل شاد کہ ناشاد دم کرو خانہ رنج و غم آباد کہ بر باد دم کرو	۱۷
مشعل برق مری اور دگر سے روشن کاش جلکہ کہین بر باد ہونا کس ترن	میں وہ ہوں سوختہ قسمت کہ کر حرج کس دلخ گرتش سوزان سے تو سینہ گلشن
چند سوزم ز غم و چند گدازم یارب سخت ناساز و بدل سوز چہ سازم یارب	۱۸
جاسی خون شعلہ کس کس ہر گون میں ستور گرم ہنگامہ سمندر کا نمو میرے حضور	سوزش غم کی کیا بسکہ عناصر میں فتور مجھے پروانہ کبریٰ ہنفسی کیا مقدور
جانم آتش تنم آتش دل جا کم آتش آب من آتش و باد آتش و خاکم آتش	۱۹
مایہ صبر و تحمل نہ ہوا تھا بر باد لذت رنج اور شاو و جودہ کہاں خاطر شاد	باد ایام کہ تھا یہ دل ویران آباد اب نہ دل ہے کہ غم دور کی سہی بیداد
برق کو جلوہ فروشد من بخون چہ کفتم خرمنی بود مرا سو ختم اکنون چہ کفتم	۲۰
روح کا ہونہ میں سکتا تحمل تن زار سینہ تنگ سے رک رک کو غرض سو سو یار	تنگ کرتا ہوں نفس کو میری سینہ کا غبار اور ہی کچھ پیش ل سے عیان ہیں آوار
جان سخت ز غم اور زہ لب می آید سخت تر کسکلم انیسٹ کہ شب می آید	۲۱
راحتیں روح کو درد کار نہ بھی آرام محل عیش و طرب سے عجیبی کی کام	دل نہ حسرت کش ساقی ہر زہ لب تشہ جام دلخ حسرت ہوں مرا سینہ سوزان مقام

از بیم خون بگرم باده بجام سست مرا
صحت باغم دل همیشه دردم است مرا

تمام هوا

فراق

تخلص ہے خواجہ بہادر حسین خلیف
 خواجہ مرزا جان انگلی باشندہ لکھنؤ کا صاحب
 دیوان شاگرد شیخ ناسخ مرحوم کے
 ہیں کلام انکا بہت اچھا ہے شاعر
 خوش فکر ہیں روزمرہ خوب زبان
 صاف ہے سوائے اس سوخت
 کے جو مجموعہ عذائیں
 درج ہے کچھ کلام انکا نہیں سنا فقط

واسوخت فرق

<p>یاد جانی تھے تری مولیٰ ہم ہم تھے خواب میں بھی نہ کبھی در کیتے بنم ہم تھے</p>	<p>وہ ہوں کیا دن تھے کہ جن وزوئیں کا ہم تھے دعی غیر تھے اس بزم کے محرم ہم تھے</p>
<p>راز دل سے مریدان چھپاتے تھے کبھی ہن ہمارے کہیں ہم بہر کو بخاتی تھے کبھی</p>	<p>دور تھی جس کی شب بھل کے حاصل کن سیر گلشن کی کبھی کرتے زخم چہرہ تھے</p>
<p>غیر سن زخم میں ناشاد رہا کرتے تھے شعبہ راموں سے ہم یاد رہا کرتے تھے</p>	<p>روز و شب تھے ہم آپ کی خدمت میں آم اپنے ہاتھوں سے پلاتے تھے ہمیں بیکار</p>
<p>بوسہ بارہا میں کرتے تھے صاحب الفلام رخ سے آغا محبت تھے تھے بلہ انجام</p>	<p>تم کو مسنون تھے اور عاشق بنانا ہم تھے گو لطفت و عنایا کے شایان ہم تھے</p>
<p>آپ بی بیاب ہا کرتے تھے کہ آپ تھے بہر گھڑی ناز سے سار شکر و فرحت تھے</p>	<p>کبھی ہم تھے سے خفا جو کہ کبھی جاتی نہ اقربا آپ کے سب کو سمجھاتے تھے</p>
<p>ہنا اور ہم عشق تو چہ نہ کہہ سیم تا بلی در غم تو نالہ سے بگڑ سیم</p>	<p>آپ پر ناز یہ سہرا آن نہ بہتا تھا نقاب ہاتھ سے اپنے پلاتے تھے ہمیں عام شہرا</p>

	بسے ہر کبیرین کے دیا کرتے تھے لطف کیا کیا تری محبت کے ملا کرتے تھے	۵۷
اپنے چہین بہت ہوتے تھے کبیر تھے دُور نے شیرینی کے درگاہن میں بھوک تھے	ایک دن کے لیے ہم جو کہیں جاتے چلے مسجد میں مرے آئیے بند ہوتے	
	رنج گلگون پر ترے اشک واں سے تھے شکل زگرس طرف درنگراں تھے تھے	۵۸
چشم سے زگرس ہمارے ٹہلے تھے ہر ریشم پر ہتھین ہم باتو نہیں بھلا تھے	باغ کی سیر کب کب پھین جاتے تھے خفقاں ہوتا تھا گلزار میں گہرے تھے	
	ہاتھ میں ہاتھ لیے پرتے مری جان سے تم قری اس قدر کے تھے ہم شہر خوانان سے تم	۵۹
غمزدہ و عشوہ و انداز سلکسا یا ستے جو نہ کا زون سے ستایا تھا وہ کما یا ستے	تم نہ جن باتوں سے وقف تھے جتنا یا ستے تھکو مشورون میں عشوق بنا یا ستے	
	زلف خمدار تھی کب چین چین میں کب تھی بان نکلتی ہوئی صاحب کی نہیں میں کب تھی	۶۰
لب پہ مستی کا جمانا نہ ہتھین آتا تھا اپنے عاشق کو جلانا نہ ہتھین آتا تھا	زلف پچان کا بنانا نہ ہتھین آتا تھا منہری ہاتھوں میں لگانا نہ ہتھین آتا تھا	
	کھڑکیوں میں سر بازار نہ آتے تھے تم عطر مٹتے تھے جبر زنتا تے تم	۶۱
الفت تازہ مری جان ہتھین آئی نہ رہا تہہ جو ناقد رو کا سب کچھ ہن خود شناسا	ہم لعل غیر سے رہے ہو جو تم جو سوہا دور جو رہتے تھے وہ تھے زین اب کب یا	
	غیر کو کون کی رسائی ہے تری محض میں اک نہک کی چل آئی سے تری محض میں	

۱۱	ہم سے جو وعدے تھے پھر دہرائے فاکرے	محل میں دیرات رہا کرتے ہو
۱۲	خاطر غیر سے تم ہم پر جفا کرتے ہو	یہ نہیں خوب مرہجان بڑا کرتے ہو
۱۳	یارا غیب ر کبھی یا نہیں ہو سکتے	چشم چار کے بیمار نہیں ہو سکتے
۱۴	ہم نہ تھے تھے شکر گار نہ تھے صاحب	جزیرے اور کے دلدار نہ تھے صاحب
۱۵	غیب کے طالب دیدار نہ تھے صاحب	خود نمائی کے گرفتار نہ تھے صاحب
۱۶	سب غلط فہمی تھی اور سارا گمان بیجا تھا	سنگدل اتنا نہ سمجھے تھے تجھے تیرا ہ لقا
۱۷	تجھے ہر جہ سے ہرگز نہ لگانا تھا دل	دوست بننے تھے تجھے حیف تو کھلاتا
۱۸	کر کے ہکو نگہ آواز سے تو نے بسمل	ہم سے کی ترک وفا غیر کے ہو کر مائل
۱۹	ہم نہ تھے تھے کہ اس درجہ جلاؤ گئے ہیں	خاطر غیر سے ایسا رہتاؤ گئے ہیں
۲۰	اب تو دو دو پہر آرام رہا کرتا ہے	افتنہ بریا سحر و شام رہا کرتا ہے
۲۱	وصل کا غیر سے پیغام رہا کرتا ہے	ہم پہ ہر بات کا الزام رہا کرتا ہے
۲۲	تجھے ٹھہرایا ہے دل میں یہی بات کہیں	خود بخود آتے جو ہم ترک ملاقات کریں
۲۳	صاف کہیں ہی محب کو اگر سے منظر	ہم کر سیکے نہ کہی ترک و فانا مقدر
۲۴	بیوفائی کو ترے ویکہ کے ہو کر مجھ کو	ڈھونڈہ لیون کے کوئی ماہ لقا غیرت جو
۲۵	دل بیتاب کے خواہان ہیں بہت یاد ہے	کو جب ماہ و شان حشر تک آباد ہے
۲۶	اک پر یاد سا معشوق بناؤ گئے ہم	دلبری کے اسے انداز سکھاؤ گئے ہم
۲۷	عشق اپنا اسے ہر بار بتاؤ گئے ہم	تجھ کو چون شمع لطف غم سے جلاؤ گئے ہم

	<p>اوسکو آغوش نما میں سلاؤن اہر شب اشمع مغل کی طرح ٹکڑو جلاؤن اہر شب</p>	<p>۱۷</p>
<p>آب بیدار رہون اور سلاؤن لو سکو اور گرسے تختہ بلوکے دکھاؤن اوسکو</p>	<p>شب مستاب میں چھاتی یہ سلاؤن اوسکو اپنے سینے سے سین ہر بار لگاؤن اوسکو</p>	<p>۱۸</p>
	<p>دیکھ کر شکل کو اوسکے نہ تراہوش رہے اپنی خوبی سے تو اسے یا فر اہوش رہے</p>	<p>۱۹</p>
<p>مثل آئینہ کے چہر ان غبار سے بچو اگے اوس لپکے نیکو بات بن او بچو</p>	<p>سرخ ریزہ پہنچا جو دکھاوے بچو کہی چشمک کرے باتوں میں اور اوش بچو</p>	<p>۲۰</p>
	<p>زلف چھان کو جو دیکھے تو پریشان تو رہے دہن تنگ سے اوس گل کے پشیمان تو رہے</p>	<p>۲۱</p>
<p>جسطرح ساغر بلور میں ہومی کی جہلک بات وہ ہاتھ نہ آئے جو اگر دیکھان تک</p>	<p>سرخ پان کی عیان اوسکے گلے سے بچو دل میں تیرے رہی اوس کا ویش شکر گانگی بچو</p>	<p>۲۲</p>
	<p>دل منشرہ تو سدا اوس در زردان سے رہے منفعل آٹھ پر چاہ زرخندان سے رہے</p>	<p>۲۳</p>
<p>اوس پر سودام بلا اوسے نظر حلف زلف پر پٹنے صلوات لگے کہوں کے پشیمان</p>	<p>شکر اوس گل کا ہر مغل سے ملائم شفاف اوسکی چوٹی کا اگر دیکھے تو متبرخ مہبان</p>	<p>۲۴</p>
	<p>عوض اشک تری عتیم میں خون تاب رہے صوت ماہی نے آب تو بیتاب رہے</p>	<p>۲۵</p>
<p>سلائے تیرے رہے اور نہ بچے آئے نظر باؤن وہ دیکھے تو تو خاک اور او گمیر</p>	<p>اوس پری رو کی رگ گل سے ہی نازک ہو کر ہے آئینہ زانو سے تو حیران اکثر</p>	<p>۲۶</p>
	<p>اگے اوس قدم کے تختہ سخت ندا مست کو اوسکی شوگر سے مغل شور قامت ہو کر</p>	<p>۲۷</p>

<p>۱۹۲</p> <p>دل بلا پس کو تہا سے یہ غلط تہا کر عشق بازی نہ کرینگے رہی خاطر سے یہ</p>	<p>۲۲</p> <p>دوستی پر سے ہرگز نہ ہمیں نئی منظور دل لگا دین نہ کہی اوس سے جو ہو شاک</p>
<p>۲۳</p> <p>تیرے کو چھین سدا است سے آراہمن عین کے سادہ دیا سے کیا کام ہمیں</p>	<p>۲۳</p> <p>صحبت بد کامیر بیان بڑے انجام کو چہ کر دیے ہوا نام تم سارا بد نام</p>
<p>۲۴</p> <p>آپ تختار میں اس بات سے ہم کو کیا کام اتو سے ہر کس ناکس کی زبان پر کیا کام</p>	<p>۲۴</p> <p>دین و دنیا ہمہ برباد شد از دیدن تو ہیج کافر نکند میل پرستیدن تو</p>
<p>۲۵</p> <p>ایک دم تم میں تہا سے ہمیں صیبا شوق وہی مشوق ہو تم اور وہی عاشق ہے ہم از</p>	<p>۲۵</p> <p>ہم پر سے یار کو اپنی نگاہ شفق گلے لگ جاؤ لڑائی رکھو بالائے طاق</p>
<p>۲۶</p> <p>پہرا و سیر سے اوس شہم کے جارتین پہرا و سی زلف پریشا نگر گرفتار ہیں</p>	<p>۲۶</p> <p>پہرا و سیر سے اوس شہم کے جارتین پہرا و سی زلف پریشا نگر گرفتار ہیں</p>

تمام ہوا

فایض

بتخلص کما حفظ محمد میر دراز کا ساکن قدیم جان نہ سرکونین

مہوڑی عرقہ وارد لاہور میں منشی محمد عظیم مالک طبع

پنجابی لاہور کے پائے کتلت اخبار پیرامور میں شاکر شہ

میں مولوی محمد کن الدین کھل کی مولوی صاحب صاحب

ساکن قصبہ نور محل منضاتات جان نہ سرکونین اب

سرشتہ داری بندوبست گوجرانوالہ پیرامور میں

حافظ صاحب صاحب طبع رسا میں سولاس اسوخت کے

جوڑی مجموعہ بندی اور کوئی کلام انکا نظر سے نہیں گذرے



<p>چه ستمها که ندیدیم به کام اعدا داده ام ازین دندان بغم ای پادشاه</p>	<p>در غم بجز تو ای ماه رخ نهد لقا برده ام بر بگر خویش فرودند اشرا</p>
<p>بر کجا گریه نمودیم چنان طوفان خاست کاسمان نیز جابابیت کزان طوفان کماست</p>	
<p>دیده در پاشدن از دست طغیانان دارد دل ز داغ تو بهم بگشختن خندان دارد</p>	<p>دست من کس از الفت بگریبان دارد سینه من گل از غم تو بدامان دارد</p>
<p>بزم از دست جنون منت طفلان دارم بند بر پاسه دل از الفت زندان دارم</p>	
<p>دیده تر گریه همیشه گریه خون میریزد اینک از بر رو شمش طرز جنون میریزد</p>	<p>لعلت سخت بجز از چشم برودن میریزد خون که خردم بهما ز دیده کنون میریزد</p>
<p>قطره اشک بهر جنبش عسمان دارد بحر مثل فلک از دست من افغان دارد</p>	
<p>آب خضر شست مرا خ تر از آب دریر ره نمی یافت چنین گریز از جم تغیر</p>	<p>سرف از دست مرا گرم از نار تغیر نوش چون نیش مرا بر چه کردی تا نشیر</p>
<p>اینم هر چه بگفتم شکایت از دست چه در دفتر من حرف و حکایت از دست</p>	

<p>سخت ننگ آرد امه زخم و غم آری نیست گر کنی رحم باز بنده سزاوار می نیست</p>	<p>سخت ننگ آرد امه زخم و غم آری نیست گر کنی رحم باز بنده سزاوار می نیست</p>
<p>و ای گزگز گل نیاید بسیجالی ما</p>	<p>آه تانگه کنی کنده این حوصله فرستائی ما</p>
<p>بتقاضای جنون سینه دریدن تا چند همچو مجنون به تب بجز تبیدن تا چند</p>	<p>در غمت طعنه اغیار بشنیدن تا چند دیدم بر کوشنه نگرگان تو دیدن تا چند</p>
<p>نظر لطف گم سوسه غریبان باید چو راسم خرد و اندازد و پایان باید</p>	<p>نظر لطف گم سوسه غریبان باید چو راسم خرد و اندازد و پایان باید</p>
<p>سنبله تو با نخت بد خویش بنگ آمد ام از شب بجز تو در کام ننگ آمد ام</p>	<p>با تو از شکوه اغیار بنگ آمد ام هرزه در کوی تو صد پای بنگ آمد ام</p>
<p>رحم از بهر خدا بر من مضطر است رحم ای رهزن و بیدین و شکر است</p>	<p>رحم از بهر خدا بر من مضطر است رحم ای رهزن و بیدین و شکر است</p>
<p>صبر هم کردم و جان و ادم و مردم باره تو چه دانی که غم و درد چه باشد آره</p>	<p>نیش هم خوردم و در سینه خلیدم خار هرگز از دست تو در مهر نیاید کار</p>
<p>در دو سوخته را سوخته نیکو داند لذت تیغ دو دم کشته ابرو داند</p>	<p>در دو سوخته را سوخته نیکو داند لذت تیغ دو دم کشته ابرو داند</p>
<p>لیک صد حیف که جانکاهی و غم گاه نه سوخته سوخته از سوز من آگاه نه</p>	<p>گر چه در حسن خداداد کم از ماه نه با من اندرتب و تاب اینهمه همراه نه</p>
<p>هر که بر حسن خداداد تو مائل باشد خسته تیغ ستم باشد و سبیل باشد</p>	<p>هر که بر حسن خداداد تو مائل باشد خسته تیغ ستم باشد و سبیل باشد</p>
<p>قطره زن گردد و آرزو و بیابان گذرد گر چه از دین و دل و مهر و دهر از جان گذرد</p>	<p>سبیل اشک چو امان و گریبان گذرد کس تواند که کس از کوی تو آسان گذرد</p>

<p>تینج بار است که لبکه سلامت عنوان است سے غم و غم و غم در محبت نیاست تران</p>	
<p>حاشا لعل که فغانم انزی داشته باشد چون ندانم که من چشم تری داشته باشد</p>	<p>شب بجران تو در پے سحری داشته باشد کاش از در دین من خبری داشته باشد</p>
<p>یارب اینتا همه کس خیره دید نام سباد گر چه بد نام شود چون من تا کام سباد</p>	
<p>حسن و عشق آنکه بر آورد بد دنیا تو ام سود فرمودن آنکه بسر ما یع نسیم</p>	<p>شادی و غم بجهان آنکه نمود دست بهم آفسندید آنکه اثر در پیش و دیده نم</p>
<p>خواهم از و سے که تو هم دور آرام شوی بنده بچو خودی گردی و بد نام شوی</p>	
<p>آینه بینی و حیران و پیریشان باشی بنی آن جبهه نورانی و حیران باشی</p>	<p>دل گرفت داوہ آن روی در خندان باشی نقش تقدیر کنی یاد و پشیمان باشی</p>
<p>پسج تابی خوری چون مارازان چین چین غرور بحسب المانی ازان سبج چین</p>	
<p>چون فتنه بر سر آن ابروی خمدار نگاه زان چین داغ بر پیشانیست آید چون ماه</p>	<p>بگزد تیغ ستم از دل سنگین ناگاه غم کشد زان فرخه بر جان عمر نیز تو سپاه</p>
<p>بینی آن بینی و فی الحال بشمید و دوم بکنی بر دل خود بسم الف ر است رقم</p>	
<p>چشم تان وی آن متنه بکار تو کند چاه بابل نه چو اروت مدار تو کند</p>	<p>که بیک عشوه میباید شکار تو کند نه لعل ای جنون بیزه گزار تو کند</p>
<p>آن کند با تو خدا یا که تو با من کردی آن کند بر تو ستم که تو با من کردی</p>	

خاص	۹۹۹	۱۰
شعله در جان تو همچون شجر طور زند میل آن سر سینه بخت همه سنا طور زند	آتش در دل از آن سرخ پیر نور زند خال ماسی بقبون بر بال رنجور زند	
	چون بدام خشم آن زلف گره دار آئی دست و پای زنی و سخت گرفتار آئی	۱۱
لبام زهر آب شود بهر تو جام می ناب زهر خندانند و در گریه در آرد جو کسحاب	دین چشمه کوثر چه بینی سیراب نخت نخت جگر ت خنده بسوزد چه کباب	
	در لطف سر جاده آن گوهر نایاب شو منفعل گردی و آینه صفت آب شو	۱۲
لبه رفتی تو در آن چاه برنگ بیزن سینه خویش کنی چاک برنگ دامن	چون در آری بنظر غنچه آن چاه ذوق چون در آید بنظر صبح بیاض گردن	
	آن برود و شش به بینی و لثیون سازی سینه کوبی گل رخسار چه سوسن سازی	۱۳
خار اندوه شنید بدلی تنگ ازان غرق گرداب بلا گردی و جونی درمان	ضعیف دل بینی ازان سینه و نار پستان شکم و ناف چو بینی تو بجای حیران	
	خسته دل گردی ازان خنجر تیران کمر همچو موی کمر از غم شوی آینه لاشه	۱۴
گردی از فرط تحیر همه نقش دیوار نوست بر دست بالی تو نصرت چو چنار	چون باینه زانو نشود چشم دو چاک باشند از ساق بلورینه او سینه نگار	
	پاکه رویتو بان پای مستایل نشود بوسه اش در عوصن جان بتو حاصل نشود	۱۵
کوی آن همچو دلا رام مکان تو بود گر چه از خار و دونه لاد کمان تو بود	چون چنین آفت جان آفت جان تو بود تا اثر ریزگی تیر فغان تو بود	

	در دم آن لطف شناسی که جهان میباشد عشق دانی که همین دادن جان میباشد	۱۱۱
در تلاش من گم گشته بر آبی از خویش غم آن لطف بجان تو خواند صد نیش	باشد آن لطف ترا نیز تلاشم در پیش جستوی من از اندازه کنی صدره پیش	
	هر جا گرم و دنیا کشش من گردی بهر من هزینه هر دشت و نشین گردی	۱۱۲
نقش پائی من گم گشته زهر سو جوان ناگهان از من دلسوخته پائی چون نشان	شمع هفتار کین سوی من آئی چون بیان در تلاشم کنی بے صرف بصحرای جوان	
	مذرتقصیر کنی تا نباید گریان باشی زان جفا که نمودی تو پیشان باشی	۱۱۳
و از ندامت شودت دیده گریان چون من چه بخورم از آن پیش تو باشی مخزون	عجز است که تو ز اندازه چو آید بیرون در بر او غم شود این دل شکنین بر چون	
	پس دلت نذر قدم رنجی سامی دارم ز آنچه بودی تو از آن پیش گرامی دارم	۱۱۴
دل ز کف داد او آن روی کجوی تو شوم دایما ساکن آن جنت کوی تو شوم	دل فدائی تو کنم شاد بروی تو شوم فارس از آرزوی تو شوم	
	آن حسرتیم تو بودی جان فانی بچه سوی تو گذرد روح روان فانی	
تمام بود		

قلق

تخلص ہے آفتاب الدولہ خواجہ اسد بہادر کا

خلف الرشید بہن خواجہ بہادر حسین فراق

بن خواجہ مرزا جان انگلی کے عہد شاہی میں مصداق

تھے حضرت سلطان عالم واجد علی شاہ بادشاہ ^{الند} عباد

ملکہ کے باشندہ لکھنؤ میں صاحب دیوان بہن

شاگرد رشید اور ہمیشہ زادہ خواجہ

وزیر وزیر تخلص کے بہن یہ واسوخت اور کینا

اور سہ شراور طلسم الفت مثنوی ان ہی یادگار تھے



خود بخود منفعل چور میں شراب سے ہمیں پاکون بیان صبر و تحمل کے اوشی چالی ہیں	آج وہ غیر فنی سنے کی قسم کھاتے ہیں ہاتھ ملتی ہیں ستم اونکو جو یاد آتے ہیں
---	--

قتل میں جو اونہیں ناکہ کھانا تھا ہون +
ہول کی طرح خوشی سمیٹ کر کھانا کھا ہوا

ہو گئی قند کر جو ہوتی تھی تکرار گلے مل ل کی جو ہونے لگے آخر کار	ہولی اگی وہ شکر رنجی کیا دل کا غبار یاں ہوا جوش محبت او نہیں کچھ آگیا پیار
--	---

ہچکچایاں تو طرف ملک کیتوں وئی روتی
سخت خوابیدہ مری جاگ اوشی سوسوتی

بیقراری نی ادب مری گرا سنے سبلی وہ جو تھی ادب کی نہ اہست نہ گئی پر سگنے	اوسنگہ رونی لگائی جو ادب ہر تہ کی بھری یون تو سو مرتبہ رقت ہو سنے اور بیالی
--	--

قتل کرنا ہی وہ گردن کا جب کانا اورن کا
تیخ ابرو کے طرح مرنیوں میں اوندنا اورن کا

ہوشمہ دانتوں سے دبا سنی ہیں حیران ہیں غدر گہ کرنی ہیں نگشت بدندان ہیں کہی	سرسبز انورہ میں کہی سر گر بیان ہیں کہی بہی آگاہیں ہیں کہی دل میں ایشیاں ہیں کہی
--	--

ستم و جور و جفا ہوں گئے بسن با لکل
سرو سہی قری ہو لی گل سے بیے من بلبل

ہو سو کسی ہوشیہ گرتی ہیں کہی گال سگال	کس لگاؤ سی کس انداز سی کرتی ہیں سہال
سچ کہو زلیست مرچان نہیں اتبو وبال	دام گیسو تو نہیں جان کا اب ہے جمال
چلو لیں تو لپٹ جاؤ مری سینے سے	صاف ہو جانادرا سکیہ لو آتے تھے سے
لو میں گور میں گاری جو نہ لولی سے ہے	ہلکو پی ہی گری جواب نہ گلے لپٹالے
انگلیں پوٹین جو نظر بہرگی کسکو دیکھے	ہم سے درگاہ میں جو چاہو قسم لوسچلکے
ابنی جان پہ موقوف زیارت ہو جای	اب جو ہو قول سولی قول تو عارت ہو جای
گوشش دہوگی کسکے مسلسل آفت زبر	گردن غیر کی زلفیں نہ بنیں گی زنجیر
کسی جانب چلین گئے ننگہ تیز کی تیر	کبھی ابرو کی تکھینچو ننگا کسے پر شیر
آپکی ہوتی گری غم جو قامت پندر	کہینچو بے قد سی میراوسی سولی پر
چلیے لیں چنڈاں کہا ہی تھسیر ہوتی	بختیے جو دم چلا آتے تھسیر ہوتے
دل غمزدہ کو بہلا سہرے تھسیر ہوتی	منتیں کرتی ہیں ہانچا تیر تھسیر ہوتے
رطب یا لبس سی زانی کی نہ آگاہ تھے ہم	حق بجانب ہی کہ نادان بھی والہ تھی ہم
چو چلے ہو چکے لہ لہ لیس اب جانے دو	اتنا پر یون سے بگرتی نہیں انسان ہو
یہ نئی ضد ہی تھا اسکے اپنے نہ سی بولو	بات کرنا ہی مرا زبر ہے یا گو گنگے ہو
بیری آتے کا تہ باور ہو ہوش تہ لے لو	صاف انسانکی عوض چاہو ہوش تہ لی لو
کسین سناست نہ پیرا جانی تمہارے دیکھو	سینھی ہانچا نیکی پیر خاک میں تمہارے دیکھو
کس قدر شہنی کہا ہے ہمیں تمہارے دیکھو	قسوین کساتی ہیں بھرت تو ہمارے دیکھو

	اپنی کچھ دل کی اجی محسی کھو اور سنو بات ہی میری نہیں سنتی ہو لو اور سنو	۱۷
جو ہمیں چاہیے تمہا غدر کیا تمہا دوست خوبی کر رہی کی ذرا دل سے یہ دیکھ گاد	کیسے تو ہم ہی سنیں اچھو کیا ہے منظور ہاں میں اب سمجھا اطاعت پر جو اپنی معذرت	
	یہ گنڈ آپ کو ہے شان خدا کی کیا خوب بات کرنا ہی سمجھتا ہوں میں کسی میوہ	۱۸
اب ہی اتنی ہوتی میری بلا کرتی ہی پیار زور گرمی سنواک پہ ہے تو میں غم	یہ ہی اک اپنی نگاہ تھی ولی ہوں پینہ دم او بھتا ہی مری چڑھے بس اتنا اچھا	
	ناوٹھایا ہے نہ اوستی گایہ عجا تمہنگانی ہی کی خوبی ہی قصور کا کیا	۱۹
ایسی غم زون سی دم او کتا ہی نفرت پاؤن اتنی کوئی پہلانا ہے نفرت نفرت	اتنا اخلص نہیں بہانا ہے نفرت نفرت کوئی اتنا نہیں اترا ہے نفرت نفرت	
	خوب سوچی چلو اچھی رہی کتے چولی جم ہی: وہ بڑے کسلو میں نہ تم ہو سکتے	۲۰
منون پر نہ منوم ہی ہو تے اس قابل اجی کچھ ہوش میں ہی ہو تے اس قابل	سم نہ نہیں تمہیں ہی ہو تے اس قابل او لئی اغماض کروم ہی ہو تے اس قابل	
	سج ہی اب کا ہکو پوچھو گا کوئی بات مری کی تمہیں نے جو نہ منظور طاقات مری	۲۱
سج ہے کا ہکو کہنے کسی ایسا چاہا سگر لون لیتی ہی اک نہی ہی چاہا چاہا	اک تمہیں ہی تو زانی میں لو کہ سا چاہا کیا اطاعت کی مری آتے اور کیا چاہا	
	فقیر کے کہتے ہیں کہے لو کیا خوب قدر دان ایک ہما ہی ہیں ہی لو کیا خوب	

<p>یہی ہم پر تھے خدا ہم سے یہی ادرتے تھے یہی جانتا ہی کا دعویٰ تھا یہی مرتے تھے</p>	<p>بس اسی شہنہ سی مری عشق کا دم بہرتی تھی یہی لفت تھی یہی پیار میں کرتے تھے</p>
<p>حوصلہ لپٹ ہو ابا ر محبت نہ اوٹا چار دن کنے کو یہی اصد متہ فرقت نہ اوٹا</p>	<p>۱۷</p>
<p>بس یہی تھی مری خوش نیرنگہ کے گماں کیسی چاہت تھی یہ کیسی تھی طبیعت مائل</p>	<p>بس یہی تھی مری خوش نیرنگہ کے گماں بس اسی اب سیر ہوئی تیر گیا دل</p>
<p>۱۸</p>	<p>جیمن کیا سمجھے تھے اسان لگانا دل کا جان لینا ہے مری جان لگانا دل کا</p>
<p>۱۹</p>	<p>یہی نہ غیر سے کی سچنے محبت تمہیں کیا جو کیا خوب کیا پر مری رغبت تمہیں کیا</p>
<p>۲۰</p>	<p>چاؤ بیجا ہے اگر خلق و مروت تمہیں کیا اپنا دل اپنی خوشی اپنی طبیعت تمہیں کیا</p>
<p>۲۱</p>	<p>کیا زلیخا کی طرح عشق کیا نہا تھے مثل یوسف مجھ کیا مول لیا نہا تھے</p>
<p>۲۲</p>	<p>چلو اب چین سے آرام کرو جان بچی اور پیدا کوئی گل قاصد کرو جان بچی</p>
<p>۲۳</p>	<p>اب کسی اور سے پیغام کرو جان بچی اوسے کے عشق میں اب نامہ کرو جان بچی</p>
<p>۲۴</p>	<p>تم کرو مجھے گریز اور میں کروں مسمیٰ بناہ اسیے لاجول ولاقوۃ الالباب بعدہ</p>
<p>۲۵</p>	<p>ہم توجہ نہیں کرتی تھے ذرا تم ہو وہی ہاتہ کیا باندہ بنا وہ ہوں گیا تم ہو وہی</p>
<p>۲۶</p>	<p>ایک بوسے کے لیے کرتے تھے منتیری لاکھوں لپتے تھے بلا میں بہ ساجت میری</p>
<p>۲۷</p>	<p>نازیجا سے ستاتے تھے وہ دن ہوں گے ہم تمہیں شوخ میں لاتی تھے وہ دن ہوں گے</p>

۲۲ ناز معشوقوں سے عاشق کو نہیں بہا ہے
یہ غزوات آپ اب خاک نہیں بہتا ہے

یاد ہی ایک مانے کہی اپنے ضد کی
جی ہی کچھ جانتا ہو گا جو گذرتی ہو گے
بچ پر رنج دے اپنے جب جا چکی تھی
چہن سے ایک گٹھی ہی نہ کٹی ہو گی

۲۳ پاؤں پہیلا کے نہ آرام ہی سوتی ہو گی
پہروں سے زانو پہ کہہ کہہ ہی اروتے ہو گی

گر نہیں نکو ہماری نہ ہوا چا خواہش
تم ہو کیا چیز کرو گے مری تم کیا خواہش
ترہی ہو کہو ہے اب آگی اصلاً خواہش +
اب ہی رہتا ہی مری ایک زمانا خواہش

۲۴ اچھ اچھو کی تمنا ہے کہ یہ بات کہو
سیکڑوں چاہتے ہیں ہم سے ملاقات کرو

۲۵ آگی ہی پکا اس طرح کوئی خواہان تھا
کوئی آگے نہ ملا ہمسا مطیع فرمان
آگے ہی قدر یہ کرتے تھی حسینان جہان
آگے ہی اچھو دعوی تھا کہ ہوں سحر بیان

۲۶ دل میں شہر سزا نہیں ہو کہو کتنی ہو ڈیل
کوئی سو جہانہ جواب ایک وٹھائی نہ دل

۲۷ ہنسکے پر کہنے لگے خوب یہ بخش ہی تھی
اوسے آزدہ ہوئی اوٹھی جنائی خفگی
واہ واہ مری آپ نے کچھ قدر نہ کہے
منصفی اوٹھ گئی دنیا سے ہی ہٹا ہے

۲۸ عیش سب ترک کئی آپ کو پابند ہوئی
حیف کی جا ہے کہ اس شہر سے خورسند ہوئی

دل لگی ہم ہی جو اپنی کہیں پیدا کرتے
غیور نہ کہ ساتھ ویا سیر و تماشا کرتے
آپ کی طرح اگر جلسوں میں جا کرتے
کیوں جی کیوں بولو تو او سوقت کہو کیا کرتے

اور تو کیا کون بس جان پہ بن جاتی ہے
اتنی صورت ہی کہ کیوں نہ نظر آتے ہے

لڑائی طرح کیجئے سے ہمیں لپٹاؤ دیدہ تر سے تو روناں ذرا سدا کاؤ	لوہیں اب وہ چکی تو گلی لگ جاؤ خشک ہو چکے تندرنا اب کبواؤ
	ابھی یہ فقہہ بخش کہیں مشہور نہیں ابھی غزوگی زبان پر ہی یہ مذکور نہیں
آپہی آوازی کسے ملکتے اپنی جہٹ پٹ میں نے انکا کیا ہنسکے تو بولے چل پٹ	پھر جہٹ کوری خود لیلیں بلا میں چٹ چٹ چمیان لیکے لگے کتنے کلچے سلیٹ
	روہنا موچکا بلجاؤ نہ تکرار کرو پیار ہم کرتے ہیں تو تم ہی ہمیں پیار کرو
اپنے دامن سے ابر سے آپ خود اٹھو کوچہ پہننے سر سے وہ گذری ہوتی تھی چوہر	ہنسنا یا میں نے جو یہ سکتے تو خود ہی ٹھکر اوٹھ گئے پھر تو حجاب اونکے ہماری دیکھ
	شکوے ہوتی لگے ایس میں گڑھو لگو ہم ادب روئے لگے اور وہ ادب بردوئے لگے
بھکی سو قوف ہوتی میری تو میں ڈیوچا خیر اچھا کیا جو تم نے کیا خوب کیا	ضبط ہر حد کیا ضبط کہہ نہ سکا اس اطاعت کا میری جان سے یہ تھا بدلا
	سچا اب مجھے کیسے سرو کار نقد دل دیکھے خریدوں وہ خریدار نہیں
بیخفا مجھ پر کیے جو رو جفا تم ہوو قول واقرار کے بکس کیا تم ہوو	نہ لون گانہ لون کا بجز اتم ہوو ہے خود غرض رنج رسا اہل دغا تم ہوو ہے
	پاس خود نکا کیا پاس بٹھایا نہ ہمیں دور ہی رہے صدی دلی کیا کیا نہیں
عہد پر عہد کیسے تہی ہی ہمیں کہا کر یہی ہوتی ہیں غرض اہل وفا کی تہی	یہی امر اس لیے قول ہے وعدے تہی غیر سے لنے کے لکھتے تہی چھلکے کیسے

مطلق

	<p>وہ محبت وہ عنایت وہ اطاعت کیا ستے وہ خوشامد وہ لجاجت وہ سماجت کیا ستے</p>	<p>۳۱</p>
<p>ابنہ امین کہیں اوسوسن ایسا سمجھا اے اس ل کا بڑا ہوتہیں ایسا سمجھا</p>	<p>سوچ رہے کے ہی آتے ہیں کیا سمجھا اب جو سمجھا تو یہ سمجھا کہ کچھ تو سمجھا</p>	
	<p>اب جو پتلی ہیں پتلی سے کیا ہوتا ہے سیکھتا ہے وہی ایجان جو کچھ کہتا ہے</p>	<p>۳۲</p>
<p>آب کو میرے ملاقات سی فائدہ کیا کچھ نہ کچھ گون ہے نہ مانو تگاہ نہ کبھی پڑا</p>	<p>اسخ شاہ کا معائنہ مجھ کی کلتا میں ہی ہوں کہ مجھے جانتے تھے اپنا</p>	
	<p>آشنائے مرغزن ایجان کیسے گف ہو تم وہ عیار وہ دھماز وہ خود مطلب ہو</p>	<p>۳۵</p>
<p>دشمن جان ہو محبت نہ جتا و صاحب کسی نادان کو اب دم یہ چڑھا و صاحب</p>	<p>لبس سخن ساز ہو بائین نہ نیا و صاحب ہندہ ہشتیار ہے اب ہوشمین آو صاحب</p>	
	<p>اب مجھے اس لب جان بخش کا بوسہ سم ہے یہ بلا تین ہیں بلا یہ پاپا رتھارا دم ہے</p>	<p>۳۶</p>
<p>دن ہی میں نہیں نظر دولت رسوائی کے غرم رستہ تہ سدا باو یہ پاتی کے</p>	<p>صد می ہولی نہیں صاحب شب تنہائی کے دلوں کے پانچین اپنے دل سوڈائی کے</p>	
	<p>آشنا دیکھ کے صورت مری رو دیتی ہے طعنوں سے پوچھ خجالت میں ٹو دیتی ہے</p>	<p>۳۷</p>
<p>ستم و جور کی تنہا یہ بلا تین لاکون شکوہی کیونکر نہ زبان پر ہے امین لاکون</p>	<p>ایک ل حبس پر مریجان جنفا تین لاکون خوش نہون ایک گہٹی رخ اوٹھائیں لاکون</p>	
	<p>اپنی جان ہاز کی تب قدر کرو کے صاحب کسی سدا و پوچھ نہ مہر و گی صاحب</p>	

واہ کیا خوب مریمان و فاداری کے دلبری ایک طرف اولیٰ دل زاری کے	قد ہوتی سے زمانے میں یہی یاری کے مشق کے تمہے غرض مجہد جفاکاری کے
۳۹	ہنسکے بولے کہ سر اسر سے یہ چہرہ تہو سے ہو کر ہوئے کے اور لغت
کیا ڈھٹائی ہے مقرر ہو کے کرنا کہو واہ سر سپرہ کی لگاؤ پہ او ترنا کہو	دفعہ بات بناتے میں نہ ڈرنا دیکھو تہنیں عنقرض و انداز پہ و ہرنا دیکھو
۴۰	زیب دیا تہنیں جیسا یہ بہاتا تم پر سچے کیا تھوکتا ہے سارا زانا تم پر
اب ہمیں کچھ تری خواہش نہیں کیا مہر ہکو خالق نے بنایا ہے وہ جادو تہر	عشق بازی میں نہیں اپنا نے میں نظر آدمی کیا ہے یہ نہ ادا کر لین تہر
۴۱	ڈھونڈ لسنکے کوئی ہم اور جو دم میں اوہ جی لکھنو آباد رہے کیا غم ہے
وہ ہی دن دہن یا ہول کئی مستحق مہر جنگ چو شیم سخن گوئی نہ جادو بیون	جس زمانے میں پر اعجاز نہ تھا طر سخن طرفہ اعلیٰ میں یا ہو گہنیں اکھیں ہر سخن
۴۲	زندی مرنے کے ترگا کئی صفارائی پر مردی صدقی ہوتی ہونٹوں کی مسجالی پر
پیش ازین کسکو اجی آچرچ ہوئی چہرہ تاتا ہوا کوئی ہنستہ کسبانی ہنہ	بی فراہات تھی صاحب کی خنک تھی گویا رونی صورت تھی سدا لگی پہلی شوخی
۴۳	خود نمائی سے نہ واقف تھی نہ خود بینی وضع سادھی نہ آگاہ تھے رنگین سے
میرزائی تھی یہی اور یہی حاسہ زیب کہ وہ حال میں اور راست کو کسکی تھی	آنکہ نیچے کر دیکھ کے تہ اوچی جو کون غبت سے ہینتا تھا یہ میر ہی تھی

	<p>بدعا شون سی سدا رپا تہا اور محبت تہی پنہو داپ کی تہے شہرین یہ شہرت تہی</p>	<p>۴۳</p>
<p>اک مری چاہنے سے سیکڑوں شائق ہوتے</p>	<p>بدعا شون کی ہی اطوار تمہیں شائق ہوتی</p>	<p>اپنی الفت کے سبب شہرہ آفاق ہوئی نے محل بات سے آگاہ ہوئی طاق ہوتے</p>
	<p>ہم خریداری کر کے تو یہ شہرت پاتے عرض بازار ہے یوسف کی طرح کجا فی</p>	<p>۴۴</p>
<p>اوٹھکیان اوٹھتی تمہیں ہم تم جو نکلتی تھی ہم جان دینا تہا وفا پر توے سارا عالم</p>	<p>اوٹھکیان اوٹھتی تمہیں ہم تم جو نکلتی تھی ہم جان دینا تہا وفا پر توے سارا عالم</p>	<p>کھنڈوں پر عشق کا شہرا تہا صنم عشق بازی کے مری کہاتے تھی عشاق ہم</p>
	<p>بذریعہ سبب سے ہو جاتے تھی بازار دیکھو ہوش اور جاتی تھے یوسف کو خریدار دیکھو</p>	<p>۴۵</p>
<p>تم جو تھے غیرت عذرا تو میں اس کے فروزا گبر و شیرین کی طرح تم تو میں فریاد بنوں</p>	<p>تم جو تھے غیرت عذرا تو میں اس کے فروزا گبر و شیرین کی طرح تم تو میں فریاد بنوں</p>	<p>رنگ لیلی تم اگر تھے تو میں رنگ مچھون بارہا کتا تہا وحشت میں بچشم پر چون</p>
	<p>بیل شیفتہ میں تو گل خندان تو تہا میں تہا پروانہ صفت شمع شبستان تو تہا</p>	<p>۴۶</p>
<p>حور کا تم یہ یقین مجھ پہ ملک کا اطلاق اس پہ پس منفق اللفظ تہا سارا آفاق</p>	<p>حور کا تم یہ یقین مجھ پہ ملک کا اطلاق اس پہ پس منفق اللفظ تہا سارا آفاق</p>	<p>غور خور بان تم اگر تھے تو میں غور عشاق کتنے شائق تھے مری کتنے تمہاری فریاد</p>
	<p>اسیے جاننا ز کہیں سیکر نہ مجھو بیچے ایسی طالب نہ کہیں سیکر نہ مطلوب آئیے</p>	<p>۴۷</p>
<p>غیر کا دست ہوا اور مرا جلے دشمن دل میں اندھ من دانم و دانہ دل میں</p>	<p>غیر کا دست ہوا اور مرا جلے دشمن دل میں اندھ من دانم و دانہ دل میں</p>	<p>یک بیٹ کیا بڑکائی سے یا یہ بد سخن وہ کیا سادہ مری سادہ سن ایسی عمد سخن</p>
	<p>توئی وہ ظلم پس ظلم ای بت خود کا کیا نام محبوبی و رعنائی کا بد نام کیا</p>	

<p>اب عبت کرتے ہو بند ہی صفائی کا سولہ دیکھو پڑ گئے آنیہ رخسار میں بال</p>	<p>خط نکل آیا تو ہے رقع کہ ورت کا خیال جب صفائی نہ ہی ہو تو صفائی ہی محال</p>
<p>حسن جا آرا اک بات فقط باقی ہے حسن تک حسن ملاقات فقط باقی ہے</p>	<p>شہ</p>
<p>اب تک حسن پر مغرور بہستور ہیں آپ بیل لی انخاص ابھی رشک رخ حور ہیں آپ</p>	<p>بہزہ سوسے نہیں اگر معاقتہ طور ہیں آپ</p>
<p>کو مر بچان زمانہ ہے مہارا گاہک کوئی بلجائے گا ہکو بھی مہارا گاہک</p>	<p>یہ</p>
<p>استدر کس لیے کی اپنی اپنی تعریف ضبط و شوار ہی از لبکہ طبیعت ہی ظہر</p>	<p>آپ تو فصل الہی سی ہیں اک ذات لعل ایک مطلع میں پڑھوں آپ اگر کہوں حقہ</p>
<p>طولی خط پہ گنہ کیجیے بچا ہے غور اسنے سنہ سی میان مٹو مٹو شہ</p>	<p>یہ</p>
<p>بس فلق اتنی رکھاتی سی شکایت نکر پوشین آو کے دستے ہیں غفلت نکر</p>	<p>سنتین کہتے ہیں وہ قطع محبت نکر لو سییے وقت ہے بلحاو حماقت نکر</p>
<p>ہاتھ بھی باندھ چکے پانوں پر سرد پیر جو تھیں چاہیے تھا چاہ سہ وہ کر لہ</p>	
<p>تمام ہوا</p>	

قصیر

انکامال کچھ دریا نہیں اللہ علم یہ کون رگ میں لگتا کرا
سراپنچ اسقدر واضح ہوتا ہے کہ یہ تخلص ہی شہزادہ
مرزا محمد خورشید سبخت بہادر کا خلف اکبر مرزا
محمد اسمان بہادر مغفور کے ہیں پوتے ہیں مرزا محمد
شرم سبخت بہادر بن مرزا بہادر شاہ بہادر کے
شیخ گوہر علی شیشگر شہید مرزا میر صاحب اللہ نقاشی گوہر
ہو بسبب میر اور تصنیف کتاب تاریخ فکر شعر فرماتے ہیں
بہر حال یہ واسوخت جن بزرگ کا ہو خوب تصنیف فرمایا

واسوخت قیص

<p>تہا خیر دار نہ مطلق تو ستہ گاری سے کب تہا کل تک تو بجز شیبہ عیاری سے</p>	<p>کل کا ہے ذکر نہ واقف تہا دل از رسی کام تہا آٹھ پہر کب سنجے خود دار سیے</p>
<p>نام سے عشق و محبت کی خفا ہوتا تھا ہنستا تہا تو جو کوی آن کی دکھہ و تہا</p>	
<p>آگے حسن سے مطلق تھے تھکو اپنے ہمسے تم یو جنتی تے چاہنا کہ تہا</p>	<p>جب تجھی ہوش نہا دن تہی وہی کچھ اچھے نام الفت کا اگر مذکرہ نس لیتے تھے</p>
<p>عرض ہم کرتے تے امی احت جان کا نام نام معشوق تہا را ہر مرا عاشق نام</p>	
<p>کہی دم ہی نہ تم ہوتی تے پہلو سے جدا شکر خالق کا کیا کرتے تے ذرات دوا</p>	<p>کل تلک و تہا تہا ذرات محبت کا فرا دکے دونو کی مرادین دیا کرتا تہا خدا</p>
<p>جب تلک یہ تہا سر میری خالق میرا کیا کہوں عشق و محبت کا جوا و تہا تہا</p>	
<p>شب کے بالین تہی تری میرا سدا زانو تہا پیٹہ کروٹ میں جو ہوتی تہی تو رونا تہا</p>	<p>صبح کا میرے صنم اتنی تیرا روتہا کیہ زانو کا ترسے روز مرا پہلو تہا</p>
<p>دیکھا کرتا تہا صنم جیکڑی تو خواب بڑا میری چھاتی سولپٹ جاتا تہا مچو چو نکا</p>	

قصہ	۷۱۵	قصہ
مجھ کو کچھ اور نظر آتا ہے اولٹا نقشا آج دشمن ہے جو محبوب تھا کل تک میرا	ہوئیں حیران کسی کہ ہوا آج یہ کیا ہے غرابیکہ پر گرفت پرواز کیا	
	کون آیا خلل انداز مرے صحبت میں فرق آیا جو مری عیش میں در عشرت میں	۷
کو نسی بات سی میری ہوتی تم مجھے خفا ٹہری جب ترک ملاقات تو ہر جب گرا گیا	میزہ پر در منجھے تہلا تو باعث اسکا ایسا کیا کان میں صاحب کہ کس نے نہکا	
	کرو یوں ترک ملاقات خطر کسکا ہی مجھ کیوں در برتی تھو خدا تمہیں رک کسکا ہو	۸
چاہیگا وہ بھی مجھی جس کو کہ میں چاہا ہونگا سب غلط فہمی تھی اور سارا گمان تھا بیجا	تادم مرگ میں سمجھا تا ہنو ویکجا جدا اور سکے برعکس ہوا دل میں جو کچھ سوچا تھا	
	بیوفا سے کوی دنیا میں محبت نہ کرے مری انسان اوسی پر کہ جو اپنی یہ مرے	۹
قدر کر تا وہ مرے اوس پہ میں مریا ہوتا ہوتا شیدا وہ مر اوس پہ سدا میں دتا	گر کسی اور سے اس درجہ میں الفت کر تا میری تلوونگی تندر انکھیں وہ اپنی دہرتا	
	جھیلے سب جاسے ہن ڈکھیر بہ ہو خالو لیکن اللہ نہ سبے قدر سکے ڈالو یا لے	۱۰
میرے باعث سو جہان میں ہوا تیرا شہرا اپنی جب قدر ہوئی تجھ کو تو منسہرہ و تہرا	کوئی ہی جانتا تھا پہلے بہلا تو ہے کیا آئینہ تجھ کو دکھا یا تیرے سے اسٹپہ کہو یا	
	ناز و انداز منجھے میں نے بتایا نا حق نتیجہ نا قدر کو من راہ بہ لایا نا حق	۱۱
کتنی تنہائی میں برسوں تھی تمہاری اوقات کون پہرتا تھا ملازم سا بیابا ہر دم سات	ہو وچو تم کہ نہ کرتا تھا کوی سے بات کون جی آب کا بہلاتا تھا کیسے وزات	

	<p>نار بہا ترے ہر روز ادھنا تاتس کون ہر تر شیخ ترے روز چکاتا تاتس کون</p>	
<p>کون وقت میں تری چینی سے اپنی تر خفا کس کا لیے تاتو اور کون ترا مجھوں تاتو</p>	<p>تیری چاہت میں بہلا کس کو پو اتھا سودا کس کا یوسف تاتو اور کون زلیخا تاتو</p>	۱۱
	<p>سچ کہ اون روزوں کسی پر پو تو ہوتا تھا کون قدموں پر تری سر کو چکا دیتا تھا</p>	۱۲
<p>منندی کب ہاتھ نین دزات ملا کرتے کب دل غمزدگان تمہی چلا کرتے تھے</p>	<p>سیر گلزار کو کب آپ چلا کرتے تھے وضع داروں سے کب اسدر جہ ملا کرتے تھے</p>	۱۳
	<p>گلاب کون سمجھتا تاتھ میں ماہفت تمہی ہاتھ دکھانا کب گلدستا</p>	۱۴
<p>شانوں پر بارون کا کب ڈھیر خراب کرتا تھا سر مہ اور آئینہ کب پاس رہا کرتا تھا</p>	<p>عطر کب بالون میں دزات لگا کرتا تھا خاصدان آپ کے کب ساتھ پرا کرتا تھا</p>	۱۵
	<p>کب لیے بانگی بہلا آپ پرا کرتے تھے ساتھ کب لکھنؤ کے شہدے رہا کرتے تھے</p>	۱۶
<p>کب کویا بس رہا کرتے تھے مسکی چو سینے زلف کو کب تی تھے بو عجب کے</p>	<p>زب تن ہوتا تھا کس وزانک کہا ہماری کب گندھی رہتی تھی شہی سو تمہاری چوٹ</p>	۱۷
	<p>اب جو یہ بات ہو یہ بات کہاں تھی آگے یہ خوش اوقاتی کے اوقات کہاں تھی آگے</p>	۱۸
<p>زر کسی چشم میں کب رہتا تھا اسدر خوار ایسی کسوں وز تھے آگے تری چوڑ</p>	<p>تیشہ و جام پر کب رہتے تھے آگے یہاں چیلے کب رہتے تھے پور دھنیں تھی گندو</p>	۱۹
	<p>ہاتھ میں کب تر ڈاگے کی چٹری تھی بدھی کب پھولوں کی شانوں پر پڑھی تھی</p>	۲۰

<p>رہتا کس روز تھا سنیل کی طرح زلفین بل طبع او باشی یہ کس دن تھے تمہارے اتل</p>	<p>گرا آنکھوں میں لگا کر تانا کس دن کا بس کب خجل کرتے تھے یا قوتِ خاتمہ میں مل</p>
<p>مستی کس روز کیا کر ڈستے ہو لو تیرے سچل کب شفق کرتے تھے تم بان کی سرخی تھوڑ</p>	<p>۱۷</p>
<p>آر سی تجکو دکھانے لگا ہر شام و پگاہ راس آتی نہ مجھے تجھے ہی ابھوسے لیکے چاہ</p>	<p>تجکو آراستہ جب کہ چکا حسب دلخواہ راہ پر لایا یہاں تک کہ بھوی تم گراہ</p>
<p>تجکو کہ حسن سے آگاہ پشیمان ہوا آئینہ تجکو دکھا خوب میں حیران ہوا</p>	<p>۱۸</p>
<p>بہتے جانا کہ امیدیں ہوتیں اپنی حاصل ہوگا آغوش میں لینی سی تری و کز اتل</p>	<p>یہوی چاہتے کہ جب ہی ماہِ قاتم قابل تھے بہلا تھنگی جس روز کہ گہرا بگا دل</p>
<p>جیکے افکار زانہ سی میں کس بر آونگا تجکو آغوش میں لوں گا تو سنہل جاؤں گا</p>	<p>۱۹</p>
<p>ایسی باتوں کا گمان ہی متادل میں اصلا ملکتی خاک میں محنت مری جو تیرے کیا</p>	<p>بہماتا چاہوں گا جسکو وہ مجھے چاہی گا عاقبت ہو گا نہ برگز تو کہے یار مراہ</p>
<p>پہلی کہ جانتا محنت مری ضائع ہو سکے تجھ پر بان کہے اپنا نہ میں کرتا ہے</p>	<p>۲۰</p>
<p>اسنے کو غیر صنم عنبر کو اپنا سمجھو ہم جلدیں روز صنم راتوں کو تم عیش کو</p>	<p>رتک کیونکر نہوای یار ذرا نصف ہو بات چہنے کر و غیر سے ہنس کر بو لو</p>
<p>رتک سی کیون نہ جلی عیش کا خرین آہ مخضل غیر ہو جب شمع سے روشن آہ</p>	<p>۲۱</p>
<p>اپنا ہوتا ہے کسی رنج گوارا صاحب بی اجل اپنے تین کئے ہی مارا صاحب</p>	<p>مجھے بہتر ہے بس اب بچو کنارا صاحب ہیگا بے شخص کو جی اپنا پیارا صاحب</p>

اپنا جی ہفت میں کیوں پ سو ہم کہو دیکھ حسب خواہش جسی یا سینگے بنا لیونگے		۲۱
اور اک شک بری ضد سے ترخی لاونگا راہیں جو بنگی بڑا اک او سکوں میں سکھلاونگا	تازہ و انداز سب اوسکے تین بتلاونگا بعد چندی کے میں اوسکونے تھے دکھلاونگا	
پرخسں دس پریرو کا جو کہی جوش کرد حسن اپنا تو غرض آپ فراموش کرد		
مجلس راجو ہو مفضل میں ہ خورشید نقا شیخ مفضل وہ بنے جل کے تو ہوا نگارا	اوسکے ہو پرورد معلوم تو گویا ذرا حسن میں چاند وہ ہو تو ہوتا سارا اوسکا	۲۲
وہ نہ نور ہے اور تو مہ کامل ہو جاے دن بدن اوسکو ترقی ہو تو نازل ہو جاے		۲۳
اوس صنم کے جو نظر آیتن کہی سر کے بال دیکھ کر اوسکے جین مہ کا ہوسینہ غز بال	زیست اپنی ہو تھے دیکھ کے غیرت سے بال اوسکے ابرو کے تصور سے خجل ہو سکھلا	
زلفین وہ ہو دین کہ قربان ہو جسیر بن مار غیرت سی مری دیکھی اوسکی کا کل		۲۴
ہون وہ دھسا کہ ریش ساری جہا نسو ہر جا وہت سے لپیکر زبان گلے ہی قاصرہ جاے	دیکھ کر اوس دردندان کو گہر نہ مذکما می چشم ز گس سی دن آنکھو نسو ہر آنکھ کھجرا	
اوسن رکوش کی خوبی کو جو لو گوش کرد ساری خود بینی کو اپنی تو فراموش کردے		۲۵
جب نظر تیری پرمی چاہ ذقن پر اوسکے اوسکی گردن جو مراحمی سے نظر تجکو بڑے	جینے سے ڈوب کر مرنا تو غنیمت سمجھے ریشک سے اپنا گلا ہاتھو نسو اپنے کاٹے	
ساعد و بازو کو ہاتھو نسو تو دوزخات طے کہنا فسوسوں اوسن ست خناتی پہلے		

سرسے تاپا تہہ نیرت سے پسینا آجاسے ساری سچ دینچ یہ قری ایک گڑبگڑ میں وہ ہلاک	دیکھ کر ناز کو تو لہو گر داب میں آنے
شاخ بلور بھی شرمای یہ ہوا اسکے ران شکل آتیہ جو تو دیکھ لے ہو وہی تیران	۲۸
شاخ مرجان کی خوبی تری نظرون سے گرے آگ تلو ونسی لگے مغزیں جا کر کے بچے	ساق پا کو تو کہی اسکے اگر غور کرے کر کف پا کو تو اس گل کے حنائی دیکھے
شک شمشاد اگر باغ میں بھی سیر کو جا سر استاد ہر اک اپنی جگہ پر رہ جا	۲۹
کیا کیوں دلو جو او سد م مری صدر پہونچا چلو بس جانے دوہتر ہوا جو کچھ کہ ہوا	جانیکا غیر کے کہ جب نہ تمہیں پاس رہا جلکے میں ہی جو مری جی میں تہا سو گلزار
ہم گنکار میں پر آپ کو لازم ہے عطا ہے صنم ہر گہری انسان مرکب بچھا	۳۰
عفو تقصیر کرو مجھے ہوتے ہو جو خطا بچھے آزر دہ ہوں اسے یار یہ کیا منہ پرا	ایسا خصہ نہیں معشوق کو لازم بخدا اوتو بجا و لب لب طول سخن تا بہ کجا
جلکے پروانہ رخ شمع یہ جی کہوتا ہے دیکھو معشوق سے عاشق بھی خفا ہوتا ہے	۳۱
نام اغیار حقیقت میں اگر دے لے تہلا تو دل سے تم عہد کرو ہاتھوں نسو قرآن اوٹھا تو	اب بھی اون یا تو لسی تم اپنی اگر ہاتھ اوٹھا ہو لکے بھی کہی دروازو پیہ تم اونکی بچا
تب تو قبیر سے صنم ویسی ہی لفتا ہے پر وہی عشق و محبت ہو وہی صحبت ہے	
تمام ہوا	

لا اوری

انکا نام اور تخلص کچھ دریافت نہیں ہے

والد علم یہ کون بزرگ ہیں اور کس کے

شاگرد ہیں اور کمان کے رہنے والے

ہیں یہ واسوخت جسقدر بہم پہنچا سندرج

مجموعہ ہذا کیا گیا اور خیال لفظ لا اوری

رویت لام میں شامل کر دیا جیسا کہ بعض تذکروں

میں الا علم لا اوری کو رویت لام میں شامل کیا ہے

طرز کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاعر خوش فکر ہیں فقط



ابن کوچہ نام خدا طرز نیا سیکھے ہو ہم سے یوں ترک و فاکر کج جفا سیکھے ہو	جانجان کس سی یہ انداز دادا سیکھے ہو دو جواب اسکا ہمیں بات یہ کیا سیکھے ہو
چاروں صحبت اغیار میں کیا بیٹھے تم استثنائی سی مری ماتمہ اوٹھا بیٹھے تم	
ہمسی تھا الترق یا غیر سی الفت ہی تمہیں صحبت غیر سی اگر ہم نہیں فرصت ہے تمہیں	بغض ہے ہم سے رقیبوں سی صحبت ہے تمہیں ابنواز بسکہ مری نامی نفرت ہے تمہیں
کسکے بڑکائی سے بہرے کے ہو بتاؤ بھگو سین کی طرح زہر لکھنہ رولاؤ بھگو	
بندہ پرور نہ کہچہ تمہیں عاشق کا خیال دولت حسن سی غیر ہو بھگو کیا مالا مال	کینور دل کو کیا سبزہ روشنی پامال کس طرح ہوتہ پہلا اپنی طبیعت کے طلال
کھل کی ہے بات ترے شوق میں رسوا ہم تم تو معشوق نہی اور عاشق شیدا ہم	
ہم سو کون تری زلف کا دیوانہ تھا کس زبان پر تری حسن کا افسانہ تھا	کون اس شمع رخ صاف کا پروانہ تھا کس کاروشن تری اس فرسی کا شانہ تھا
انجن میں تری مشتاق نہی مائل ہم تھی شمع محفل نہی تم اور رون محفل ہم تھے	

غیر آگی تری نعل میں کمان رہتی تھے مثل گل ہم ہی سد اخذہ زنان رہتی تھی	یون رخ گل کی طرف کب نگران تھی کاہیکو تم سری آنکھوں سے نہان رہتی تھی
یا نہیں صحبت اختیار سی فرصت ہے نہیں الفت غیر سی اب ہمسے محبت ہے نہیں	
دیکھو دکھلاؤ نہ صد نہ غم فرقت کا ہمین نہ سزاوار کرو رنج و مصیبت کا ہمین	دو نہ پیغام کہی ترک محبت کا ہمین سنہ نہ دکھلاؤ شب بھر کی ظلمت کا ہمین
صحبت غیر سی ہاتھ اپنا اوٹسا بیٹھو تم اب ہی صاحب سری آغوش میں بیٹھو تم	
یاد وہ دن ہی تو کچھ جی میں کرو اپنی دوا در دوسرے کا جو بہانا میں کہی کرتا تھا	تم یہ عاشق تھی ہم اور تم تھی ہماری شیدا دوسرے پہو نکلتی تھی پڑ پڑہ کو دھان کیا
سر مرادست بلورین سی دبا تھی تم تھے لا کی صندل مری ماتھے پہ لگاتے تم تھے	
پاس اک لٹھ تمہاری جو نہ ہم آتی تھی پہر جو تم آتی تو ہمسے ہی فرماتی تھے	روٹی پہرتی تھی مری واسطی غم کھاتی تھی ہم تمہاری لیلی بیٹھی ہونی گھبراتی تھے
بخدا جسے ذرا لے رخ گلگون میں تھا رشتک لیلی تھی تم اور غیرت مجنون میں تھا	
سیرانی کی سب انداز سکھاتی ہم تھی نگر کسی چشم میں سورہ ہی لگاتی ہم تھی	اور بیکہری ہونی زلف کو بناتی ہم تھی اپنی ہاتھوں سنسی مٹھیں پان کھلاتی ہم تھے
غیر کا دخل نہ تھا طالب دیدار تھے ہم ساری باتوں میں غرض اپنی مختار تھے ہم	
آگی تیار تو یہ طرز اثر الاکب تھا ادا ہر اسنے ہر صاحب تہ و بالا کب تھا	بانک پن کا کہو انداز نکالا کب تھا ادا ہر اسنے ہر صاحب تہ و بالا کب تھا

	<p>حلقہ زن غیر بیون کردہ کر کے تھے ممالی بالی ہمیں لگی نہ دیا کرتے تھے</p>	۱۱
<p>چاہنی والی نئی طالب دیدار نے ساتھ دنرات لیس پرتی ہو غبار نے</p>	<p>ابو ہدایہ کی کچھ تھی خریدار نے نظر آتی ہیں تری چشم کی پیار نے</p>	
	<p>کیا نہیں مٹو حیا مانع رسوائی ہے ایک عالم تری عالم کا تماشائی ہے</p>	۱۲
<p>یاد کچھ جرم نہیں ہو کو فراموشی کا غیروں کی ذوق دلا پائین می نوشی کا</p>	<p>حال کسلتا نہیں کچھ کپ کی روپوشی کا کبھی کسی بیان اس سے خاموشی کا</p>	
	<p>ساغر چشم بہرین اشکوں سی ہم ہی غضب می ہو غیر و نئے تم ہو کی ہم ہی غضب</p>	۱۳
<p>پا تو اب ہا نہ سے چھتا ہی نہیں جام شراب دعویٰ کا ہیکو کرتی تھی سر انجام شراب</p>	<p>سند بناتی تھے جو لیتا تھا کوئی نام شراب سوچو آقا زہی میں خوب ہی انجام شراب</p>	
	<p>رشتک سی غیر کی دل میں تری سوز نہ تھا سنگ غمی یہ مرا شیشہ دل چور نہ تھا</p>	۱۴
<p>مثل اشک کو حصار و کنتی کب تھے سر محفل کسوی بی کی بس کنتی کب تھے</p>	<p>سطح رو گر اس طرح بگنی کب تھے جام می بزم میں نرات چمکتی کب تھے</p>	
	<p>غیر سی اور ہی دینا کو کب کہتے تھے مدتی یون ہمیں لینا کو کب کہتے تھے</p>	۱۵
<p>سینہ تم میرا بھتی تھی ہمیشہ بست آگہ سینے میں بی تانا نام بہار لب پر</p>	<p>میرا زانو یہ سدا آپ کا تھا بالٹس سر خواب راحت سی جو اوشتی تھی تم ہی شکر</p>	
	<p>صبح کو تم کسی چائے ڈرا دیکھتی تھے جاسی آئینہ مری سنہ کو سدا دیکھتی تھے</p>	

<p>کی ہنسی غیر سے ہر لحظہ رو لایا ہکو پر ہی اب دل نالان فی سہما یا ہکو</p>	<p>اکی اپنا گل عارض نہ دکھایا ہکو مادہ جی میں رکھو دل سی پہلایا ہکو</p>
	<p>۱۷ کیا نہیں باغ جہان میں کوئی گل رو پیدا تو سہی اچھے ہونڈہ کی کر لی کوئی سر رو پیدا</p>
<p>میں تمہاری ہی پہلا نیکی لیے کتا تھا مانع اس امر کا نہ تھا نہ بندہ ہوگا</p>	<p>سو یہ مطلب ہی میرا پسے مطلب میں کیا اب ملو غیر سے تم یا نہ ملو جا کی سدا</p>
	<p>۱۸ اب تمہیں صحبت اختیار مبارک ہووی اور ہمیں صحبت و لدا مبارک ہووی</p>
<p>اپنی پہلو میں وہ گل صبح و سار ہتا ہر آپکی نام سی جی اپنا خفا رہتا ہے</p>	<p>اب تو اک شوخ پہ جی اپنا نڈا رہتا ہی اوسکی باتوں میں یہ دل اپنا لگا رہتا ہی</p>
	<p>۱۹ کام کیا ہکو تمہاری گل خسار سے ہے تھکو اختیار سی صحبت ہمیں دلدار سی ہے</p>
<p>ہی یقین دو فوجا میں نہیں ثانی اوسکا اوسکی ہر بات میں ہی عشوہ و انداز اوا</p>	<p>اور وہ دلدار کہ ہو سکتی نہیں جسکی ثنا غیرت حورا گر کہیے اوسی تو ہے بجا</p>
	<p>۲۰ اب اوسی غیرت خورشید پہ قربان ہون تھی کیوں لگی عبت مضر و حیران ہون</p>
<p>صورت اوس غیرت نہ کی نہیں کہلائی دو گھڑی جیکو اوسی شغل میں سجاوئی</p>	<p>دیکھو مفضل میں تمہاری اوسی ہم لائی باتیں جانی کی تمہاری اوسی سکھ لائی</p>
	<p>۲۱ چہیرہ تھی ہنسی اور وہ رو لائی تم کو آتش شک سی ہر دم وہ جلا لے تم کو</p>
<p>پہرہ یہ حالت ہو تمہاری کہ سجاوے بولا</p>	<p>تھی ہنس کر جو کھری بات وہ خورشید تھا تھکہ کہلاوے وہ اسی اگلا تھا</p>

	سرخ ہنسنے میں جو اوسکا وہ رخ گل ہو کام تالی سی نہیں صورت طویل ہو	۲۲
عالم غش ہونہ ہٹنے کی ذرا طاقت ہو کیا عجب صورت تصویر تین چہرے ہو	دیکھو وہ چہرہ گلگون تو بیری حالت ہو گر کی نظارہ حسن اوسکا عجب صورت ہو	
	دیکھو وہ زلف تو کونے رہو فریاد بہت پیچ و تاب اوس سی یہ کہاؤ کہ کرو یاد بہت	۲۳
بس غم رشک سی اک سو ہو سر میں پیدا گر کو نہیں الفت اللہ تو ہی اوسکو عجب	دیکھو وہ پارہ متاب جو ماتھا اوسکا اوسکی بینی کی صفت کا نہیں مفرد ذرا	
	دیکھو اوسکو یقین ہے کہ جگر چاک رہو اپنی نادانی پہ ہر لحظہ غضب ناک رہو	۲۴
پہر گل سرخ کی تم منہ سی کرو اپنی ثنا گر نظر اوسپر ہو صورت طویل شیدا	کان وہ کان کہ امکان نہیں یہ بخدا اوس پر نیراد کار خسار ہر اک ہی گل سا	
	دیکھو چاہے ذوقن بس نہیں سو دا ہو جامی غرق ہو بحر خجالت میں یہ نقش ہو جا سے	۲۵
صاف بس رشک سی چہرے جگر پر تلوار نرگی چشم کی نظارہ سی گزری تین خار	اوسکی ابرو پہ نہ کہہ کرچہ کرو تم اکبر تیرے گانگو جو دیکھو تو ہون دل میں دوسار	
	آنکھ اوشا دیکھے جو وہ نکو توجی کہو دو تم ہی یقین منہ سے جو شمع نظر دو دو تم	۲۶
چپ سی گجائی تین گرجہ کرو انہر دہیان دیکھو انہنیں مثل صدق چاک کروں ان	لب ہن اوس غیرت خود شکو رشک جان غیرت گوہر نایاب میں ایسی دندان	
	اوسکی وہ غنچہ لبی دہیان میں گراؤ تم	

<p>جلوہ نور سے لے کر سر سے وانا خن پا کر کی نظارہ اوسی کتابی دل صل علی</p>	<p>مجھے کیا اوسکی سزا کی بیان ہوئی ثنا جی بسا جاتا ہی ہر بات پر اوسکی اپنا</p>
	<p>اس شبا بہت چوفا دار وہ رشک گل ہے جی اذ اوس پہ ہمارا صفت بیل ہے</p>
<p>آکھین چار ہسی کرو سر نہ جکا و صاحب ہر گڑھی ہی یہ کلام آپکا جاؤ صاحب</p>	<p>کیت یک کیا ہوئی الفت تہ بنا و صاحب کیا خطا ہسی ہوئی وہ تو بتاؤ صاحب</p>
	<p>مجھ پر اب آپ کا ناحق یہ عتاب اولٹا ہے بات جب کرتا ہوں سید ہی تو جواب اولٹا ہے</p>
<p>جو کہی آتی نہ تھین نکو تیا تین باتین ہاں مگر تھی بہت ہکو سنائین باتین</p>	<p>یہ کہو کنسی تھین ہین یہ سکھا تین باتین انسیت کی تو نہ ظاہر ہین کچھ آئین باتین</p>
	<p>نازیجا سہی دل آزرہ کیا واہ ہے واہ اپنی غم سی مجھی افسردہ کیا واہ ہے واہ</p>
<p>ظلم یہ آپ کا ہر گز نہ سہا صاحب و بگا دقت غم مرا محض مین پرٹا جاو بگا</p>	<p>لیکیر لب مجھے نہ خاموش را جاو یگا اب گزرد کا افسانہ کہ صاحب و یگا</p>
	<p>یہ تہ اب ہو دیکھا غم مین تری فریاد کرو تم مجھے بھول گئے اور مین تھین یاد کرو</p>
<p>ابو ہر دم کی سہی جاتی نہیں سوائی لی خبر تھنے ہمارے نہ دم نہ سوائی</p>	<p>تھی درد کی سدا خاک ہمین چنوائی غم کی بدلی ہے مری کشور و لہر چنوائی</p>
	<p>گھر چٹھا صورت مجنون ہونے ویران ہو سخت جان بہتو بہت تھی کہ نہ بچان ہو</p>
<p>دشت ویران کوئی جاکی بسا تا ہون تھین تھسے اب اس ل و تھی کو ٹھرتا ہون تھین</p>	<p>تو آزرہ ہوئی مجھے تو جاتا ہون مین آتش عشق کو ایشکو سے بجاتا ہون تھین</p>

	اب نہیں آئی کا ہون بات کا سچا مین ہی	
دلچہ اس غمی بری آن ہی ہے اب تو	بھڑا بات ہی ولین تھی ہے اب تو	۴۲۴ غیر سی آپ کی شیرین معنی ہے اب تو کرتا بریا پھٹے چرخ دلی ہے اب تو
	میر و م از در تو باز تو روز نکشم گردت قبلہ شو سجدہ آستونہ نکشم	

تمام ہوا

لا ادری

انکا نام اور تخلص کچھ دریافت نہیں ہے
واللہ اعلم یہ کون بزرگ ہیں اور کس کے
شاگرد ہیں اور کہاں کے رہنے والے
ہیں یہ واسوخت جتقدر ہمس پہونچا
مندرج مجموعہ ہذا کیا گیا اور خیال لفظ لا ادری
روایت لام میں شامل کر دیا جیسا کہ بعض متذکرین
میں لا اعلم والا ادری کو روایت لام میں شامل کیا،
ظہر کلام سی ظاہر ہوتا ہے شاعر خوش فکر ہیں فقط



عشق بی طرح سستا تا ہی خدا خیر کری	بهر الفت میں ڈوبتا ہی خدا خیر کری
غیر عالم نظر آتا ہی خدا خیر کری	دل بہت ریج او سٹا تا ہی خدا خیر کری
گھیری ہی حسرت و غم دیکھیے کیا ہوتا ہی	نزع میں اب تو ہیں ہم دیکھیے کیا ہوتا ہی
دل پر ریج و غم و اندوہ و الم کا ہی دوز	نا توانی کی سبب آہ بھی کرتی ہی قصو
رونی روتی نرنا مرد تک چشم میں نور	حسرت و یاس ہی دل پر غرض عشق ہی نور
رشتہ تاب و توان ریج و الم توڑ گئے	کیسی کیسی مری و ساز مجھی چوڑ گئے
دل تو کتا ہی کہ چل کو پتہ چا جان کیطرت	جان کتھی ہی کوئی دم میں میں ہوتی ہون
سینہ تیز نگہ یار کا ہوتا سب سے ہر طرف	سخت مشکل ہے پچا نا مجھے پاشا ہر طرف
بی طرح حال پریشان نظر آتا ہے	اب تو کچھ اور ہی سامان نظر آتا ہے
چہر جانان فی بہت حال کیا ہی ابتر	خشک لب ہیں مری تر چشم ہی زردی نہیں
کبھی آنکھوں سی بھی اشک کبھی خون جگر	یہی حالت ہی تو پھر جان پھلکی کیونکر
صد نہ پھر فلک گریو نہیں دکھلا دی گا	ایک دن دم ہر گھیر لگی نکل جاوی گا

<p>جان بلب ہون مجھ کو دیدار دکھاو پیار سے گشتہ تیغِ فنا فل کو جلاؤ پیار سے</p>	<p>لوگ بچا نامہ منظور تو کو پیار سے بجر کی مارو کمواتنا دستاؤ پیار سے</p>
<p>دردِ گرفت سی لبون پر مری جان اتنی ہی اوس چامی جہان وقت سبجائی ہے</p>	
<p>کیا خطا مجھی ہوئی ہی کہ جو ترسانی ہو حشر کی روز کا ہی درسیان نہیں لاتی ہو</p>	<p>کیا سبب ہے کہ جو صورت نہیں دکھلاتی ہو لطف کیون غمزدگان پر نہیں فرماتی ہو</p>
<p>سیر اجینا تمہیں منظور نظر ہی کہ نہیں دل میں کچھ روز قیامت کا بھی کہ نہیں</p>	
<p>بہر تکسین کسی گلشنین چلا جاتا ہون گل جو ہنستی ہن میں شک آنکھوں میں لڑائی</p>	<p>فرط وحشت سی کسین جو میں کہہ رہا ہون سو ہیان سی ہی افزون سچ وہاں باتا ہون</p>
<p>شکل گل سی تری آنکھوں ملی پہ جاتی ہے یاد بچو تری غنچہ دہنی آتی ہے</p>	
<p>دہیان سنبل پہ گیا جب تری یاد گئی مال لب نازک تری یاد آتی ہیں خورشید جمال</p>	<p>دیکھا نگرس کو تو آیا تری آنکھوں کا خیال برگ گل دیکھی سی دو نامی ہوتا ہی مال</p>
<p>سرو صدی لب جو پرچی دکھلاتا ہے مد سوزون تر پیاری مجھی یاد آتا ہے</p>	
<p>دل پر پیسچ و الم لیکے کمان چالی کوئی بلکہ دونی مجھی وحشت ہو جو بھمانی کوئی</p>	<p>ایک نم ہو تو پیاری اوسی بہلاؤ کوئی تجہ سوادخ یہ جا کر کسی دکھلائی کوئی</p>
<p>دل وارفتہ ہی ای جان کسین کتا ہی رو کنی سی ہی یہ طوفان کسین رکتا ہی</p>	
<p>دیکھہ بائل ہنو پیر حنون پہ ازبہر خندا مارو آئین گی یو دیدار کو ترسا ترسا</p>	<p>بار اس ل نا۔ ان سی مینی یہ کسا ہو نا مین بہ ترانہ انسی تو اسید وفا</p>

	<p>یا ہنسی مت مل کہہ بجز سچ بیکھا دیتی ہیں نقش ہستی کو بھی لوگ مٹا دیتی ہیں</p>	<p>۱۱</p>
<p>دشمنی اس مری سجھا نیکو جانا اسنے ناوک غم کا کیا محجو نشانا اسنے</p>	<p>میں نے کیا کیا اسی سجھا یا نہ مانا اسنے خاکین سیر اٹلا دینا ہی ٹھانا اسنے</p>	
	<p>بعدت جو کیا کام تو یہ کام کیا آپ برباد ہوا اور مجھی بدنام کیا</p>	<p>۱۲</p>
<p>اب نہیں ریت کا کچھ اپنی سہارا فطر خاکین لگیا ارمان ہمارا افسوس</p>	<p>تیری غم فی یہ کیا حال ہمارا افسوس تنہی اک لخت کیا ہسی کنار افسوس</p>	
	<p>دور سی ہی سرج پر نور دکھایا نہ کہے نقش لیلی دل مجنون سی مٹا یا نہ کہے</p>	<p>۱۳</p>
<p>کیا سٹا تو نگو دیار سی ترسانی ہو رحم مجھہ حال شکستہ پہ نہیں کہاتی ہو</p>	<p>ہو مکی بھی کہی اس طرف نہیں آتی ہو نتو آپ آتی ہو اور نہ ہمیں بلواتی ہو</p>	
	<p>لی لیا دل تو کیا ہمسے کنار تنے بنی اجمل حیف ہمیں جان سی مارا تنے</p>	<p>۱۴</p>
<p>دم نہ مارو نگا اگر جان ہی تھنسی جدا شکوہ کرتا یہ تقاضا بے شریٹ کا تھا</p>	<p>یہی مرضی ہی جو پیاری مجھی انکا ہی کیا وہی کرنا مجھی پیاری کہ جو بہ تیری رضا</p>	
	<p>تنے جو کچھ کیا بہتر مری محبوب کیا اور جو چاہو کرو جو کہ کیا خوب کیا</p>	
<p>تھام ہوا</p>		

منظر

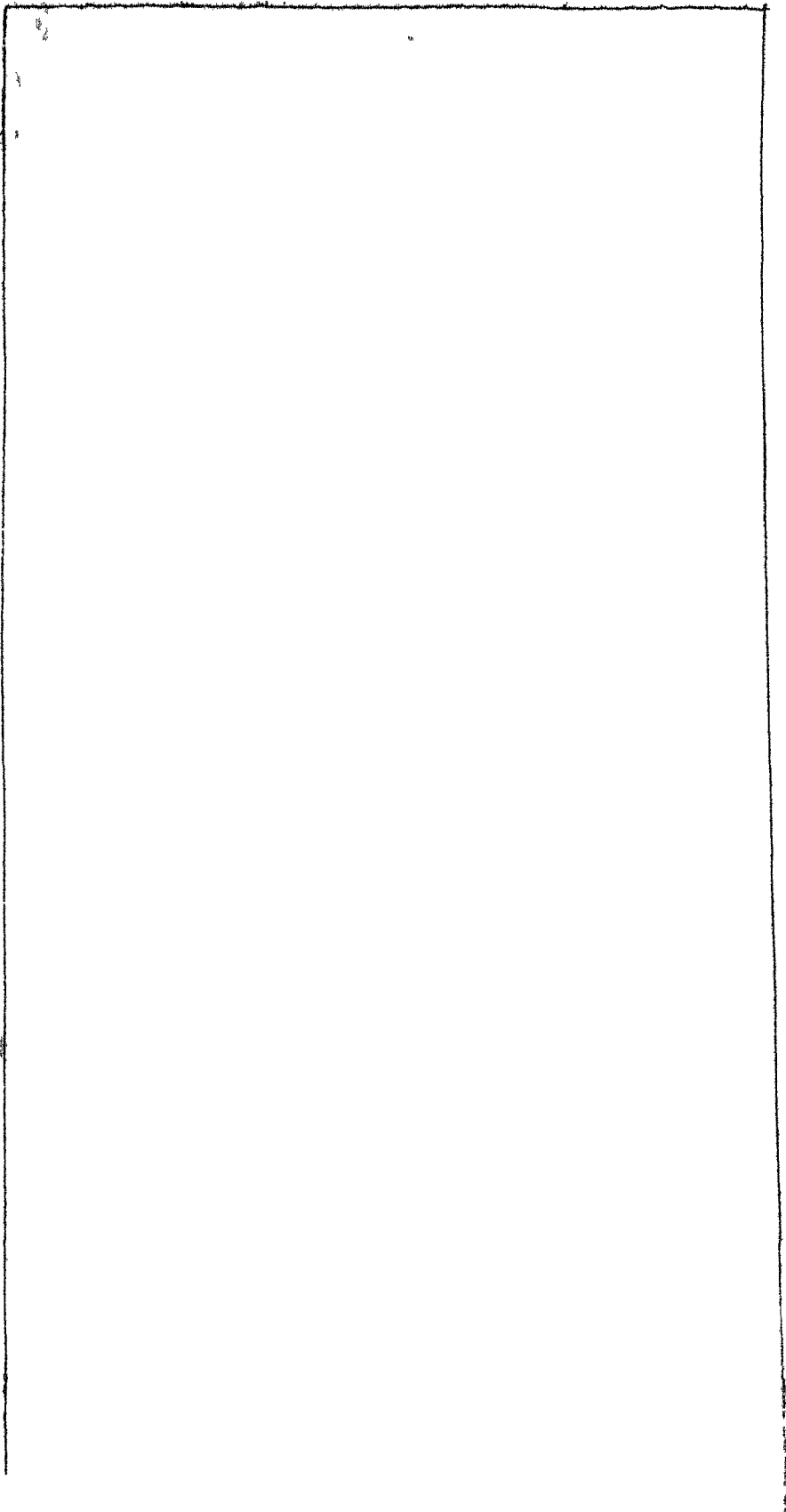
تخلص ہے تارک دنیا مقبول بارگاہ خالق کبریا
 جان جانان شہید مرحوم کا خلف الصدق تھے
 مرزا جان منصب دار باشندہ پہلی کو صاحب یوان
 فارسی وارد تو تھی خود ہی اپنے زمانہ میں منصب دار
 بادشاہی تھی اکثر لوگ انکو درویش کامل خدا گاہ
 جانتے ہیں معلوم نہیں کہ یہ اپنے عصر میں
 کس شاعر سے مشورہ رکھتے تھے
 تبرکاً انکا واسوخت درج مجموعہ نڈا کیا گیا نقط

داسوخت مرزا نظهر جانجانان

<p>پرسیدش ز مظهر دیوانگی شعرا آن بلی که بے زح کل بود بقیه از</p>	<p>روزی بقاصدی سر را ہی شد م دوچار آهی کشید و گفت که از دست روزگار</p>
	<p>الکون می طرب با یاغش نیرسد کل میسر با یاغ و دماغش نیرسد</p>
<p>چون ابر تر بجانب مستان نیرود پروانه وار سو به چرخان نیرود</p>	<p>گاه بی چو سیل سوی بیابان نیرود بیل صفت به بیگستان نیرود</p>
	<p>از بید کی بکنج عتق عمد بسته است وز بکسی بیاتم خود نشسته است</p>
<p>در کوی دوستان عزیزان گذر کند پرسند اگر ز حال سخن مختصر کند</p>	<p>گو مخرمی که داور سان را خبر کند بی اختیار گریه و فریاد سر کند</p>
	<p>یعنی چه جامی حرف و مقام تکلم است مظهر زخیمه روز محل تر حسمت</p>
<p>دلماهی دشمنان لغزش شاد کرده است خوش مردنی بزیستن ایجاد کرده است</p>	<p>تا چرخ و باغ و در پله بیدار کرده است دشمنی شهر دور تر آبا و کرده است</p>
	<p>رمی نصرت دل دیوانه اشش کند وقت مگر هماغه نهمسانه اشش کند</p>

<p>تا حوشی بدام محبت کشیده بود تا با مراد دل نفسی آرمیده بود</p>	<p>جاشن لب زنج و قعبا رسیده بود عسک بنجاک و خون ز منا لطیف بود</p>
	<p>کرد این فلک بتهر سلامت نشانه اش اقتاد سنگ حادثه بر شیشه خانه اش</p>
<p>دیدم چو گشته بر سر خاک و قتاده بود این بیت خود بر شیه خویش می سرود</p>	<p>روزی مرا چون ره ویرانه اش نمود گاهی اگر تا نفس عقده می کشود</p>
	<p>در خاک و خون کشید سیاهی پسر مرا پیش از اجل رسید قیامت پسر مرا</p>
<p>با هر که آشتی بکنم تنگ میکند دانم که مرگ نیز برین تنگ میکند</p>	<p>هر دوستم بدشمنی آنگ می کند میان من معادله سنگ میکند</p>
	<p>ای پسر خ بر سر چو من بکیسی غریب الدر کبر این همه پیدا یا نصیب</p>

تمام هوا



میر

مخلص ہے بابل ہند ملک الشعراء میر محمد تقی میر کا
خلعت ارشید تھے میر عبداللہ کے اور شیر زاد
اور شاگرد رشید تھے، مراج الدین علیخان آرو کے
مولد انکا دہلی ہے اور مسکن الکنوینین وفات
پانی سات دیوان اردو مع قصائد اور
تسویات وغیرہ اور ایک دیوان فارسی اور ایک
تذکرہ اور ایک سے سالہ خیر فیض النبی یادگار ہے

واست

طرز اسے رشک چمن تبتی کچھ تازہ ہے واقعہ کہنے کو مری نہیں سے گلہ بازی ہی	ساتھ خیر و ن کے مری حقین سخن ساز ہے ہمہی نئے آہی سب ہم آوازی ہی
---	--

گوش کر مری بھی شکوی کی طرف گل کی رنگ
 مکتی مکتی روش غمچہ ہوا ہون دل تنگ

ایک مدت ہوئی بدنامی ہو رسوائی سے صبح جب دی ہی دعا گالی ترے کہانی	بیکسی بیدی در دلشیں و تنہائی ہے ابتداء سے میری فلت تجھی خوش آئی ہے
---	---

خلق کیا کیا تری بیطور یوں سی کتھی نہیں
 میں ہی ناچار ہوں اب منہ نہ زبان پہ نہیں

ملتفت حال یہ ہتا ہے مری اب موقوف لے فریڈہ سخن بالطف کی سب موقوف	بات گردن کو کوئی ہو گئی تو شہ موقوف مہر و الطاف و عنایات و کرم سب موقوف
--	--

مہربانی سے کہوں کوئی جو ایدہ سے لگا ہ
 سو کھی اسطور کہ کیا جائے لیا ہرنی لگا ہ

میں جو صحبت میں این ٹہیا تو رگی بولو ہو نام لیتی ہو کر اہست سے مرا جو لو ہو	آنکھیں ایدہ سے جو موندہ ہو سو کم ہو لو لگ چلی غیر تو تابع اسی کے ہو لو ہو
--	--

ہوے حرف پہلی طرف جتہ حمایت او دہر
 ابر واد و ہر کو جکی لطف و عنایت او دہر

پیار بھگون کہ اگر تیرے اگر جیا۔ متے ہم جو ہٹی جو ہٹی تری وعدی کہ کہہ مانتی ہم	کا شمع تیری روش پہلی ہی پہنچاتی ہم بسہرہ اس ٹٹاٹا ایہ جو کہ سہہ ٹٹاٹا ہم
--	---

اس قدر تجسی نہ لگ پلٹی نہ اتنی اس راہ تویری ہوتا تو کرتی نہ تری اور نگاہ	
یہ فریندہ سخن گوش نہ کرتی ہرگز بی شب وصل دن اسطور نہ بہرتی ہرگز	خواہش کبج وہن دل پہ نہ وہرتی ہرگز لعل جان بخش پہ یون تیری نہ مرتی ہرگز
اتفاقات سے ہو جاتی ملاقات تو خیر دل تجھ وہ رکھا جب نہ کوئی یار نہ خیر	
عشوہ و ناز و اداسے کسو لگو گیا کام ہو گیا یون تو کہو ہو گیا آپسین کلام	جی نہ بیچین رہا کرتا نہ دل بے آرام بی رخ بہت رہین کامیکو ہر صبح و شام
جنس اچھی تری پر گرمی بازار کھان سرگران تو تو بہت ہو یہ خریدار کھان	
تجسہ بہر و وفادل کا لگانا تھا غلط خط و سی قاصد کو تری اور چلانا تھا غلط	آپ کو حرف غلط رنگ مٹانا تھا غلط آتش خم سے میری بے کا جلانا تھا غلط
اپنی نادانی سمجھی کہ تو کیا سمجھتے آدمی ہی کسو وانا کا لکھا سمجھتے	
غم نہیں تجھ کو مری یاری و فاداری کا طور پھوڑا نہ تنک تو نے ستھگار کیا	نچال آوے ہی بندی کی گرفتاری کا وہی عشوہ ہے شب و روز دل آزار کا
پریش حال کا ہی جھکو مہنون کیا یہی خاطر کو ضمن دل کی تئیں خون کیا	
ترک اخلاص کیا سب سے تجھی پیار کیا چاہ سے اپنی عبت تجھ کو خبردار کیا	رحم نہ نکیا جان کو از اہر کیا کیا کیا ہنسی کہ اس معنی کا اظہار کیا
جو کہ الفاظ نہ شاپان تھی سو تو کشتی لگا وجہ پر وجہ توڑ پوش ہی اب رہنے لگا	

<p>آہری کی کہی صورت نہ دکھائی جھکو دل رانی کے نہ انداز تھاتے تھکو</p>	<p>طنز و سیرکشی کی نہ سجائی تھکو کیوں بگڑتا تو جو اب نہ بناتے تھکو</p>
<p>مستی شہم سے ہوتی نہ اگر تھکو جب ایسی ہوشیاری سے کرتا نہ تو ایدہ نظر</p>	
<p>اور نہ پارہ ہی اس شہر میں مشہور ہے وینکا کہ ہو اسی کا مجھے منظور ہے اب</p>	<p>اسکی محبوبی و خوبی کا تذکر ہے اب صرف اس پر کرونگا اپنا جو مقدر ہے اب</p>
<p>اوس کنی ضد سے تری شام و سحر جاونگا گھر سے جس دم اٹھونگا اسکے ہی گھر جاونگا</p>	
<p>وہ ہی سن شور و فاجہ سے ملا جا ہی ہے کوئی دن مانگو مجھ پاس رہا جا ہی ہے</p>	<p>مخلط لطف و عنایت سے پہلچا ہی ہے کام دل بون ہوں اسی سی جو خدا چاہی ہے</p>
<p>باو کا رخ تھی بتلاؤن وہم اُس تک بہرون خط تری بندگی کا غد باو اس کا کرون</p>	
<p>میں کی ناچار ہوں تا چند جفا نین پور ہونا یا اسی ماہ کنی جا رہوں گوا سمین ہون</p>	<p>قصہ رکھتا ہوں کہ اس شہر میں گنہ گز ہوں خوبیاں اور تری حسن سلوک اسی کن</p>
<p>کین ترا مہ مری دو لون ہین اس سچ معلوم اسکی معلوم ہوئی روی دل او دہر معلوم</p>	
<p>پہر تو جیکو میں کروں گا اسی مہ پر قربان بس بگولا سا ہوا تیری لیے سرگردان</p>	<p>راہ ہنزل میں پہر ونگا اسکی دست اوشان اس قدر جھکو مانع اب ہی کہان دل ہی کہان</p>
<p>کہ رہوں تجور و پنجاب شہون کو روتا کاش مشتاق تری منہ کا نہ آنا ہوتا</p>	
<p>اتجو جو کچھ ہوں اس اتہ لگا بیٹھو لگا باتہ اسوختہ ہو تجھو لگا بیٹھو لگا</p>	<p>اوسکے در رازی پور ویشہ ہو جا بیٹھو لگا آون گا بھی تو تری پاس نہ آ بیٹھو لگا</p>

	دو رچی ایک نظر کر کے چلا جاؤں گا سندھی کشتی دنوں پیر کا سیکو میں آؤں گا	
دل تھین اسکے کروں خوب طرح کہتا تھا	بعد ازاں ترک کروں کھا کی قسم تیرا خیال	لاگ ہے جس کو وہیں گھون میل وصال ساری مجلس کی تھین اسکے کروں وقت حال
	پہر گہو وہم میں ہی گزری نہ ملتا تیرا حیث تب در پو سہی ہے مانتا میرا	
اسٹی پاؤں تلی کے خاک کروں کل بصر	چکی اسکی لب شیرین سے رین دیدہ تر	لاگ چلون اس کی صبا کی سی طرح شام و سحر روی گل رنگ سی اسکی نہ اٹھی میری نظر
	در بھی حال کی اوس کیسویں برہم سی رہے جی کو بھٹا قتی اوس قد کی تھم چم سی رہے	
بات یہ تیری فریبندہ نہ بہاؤ سے ہرگز	آنکھ خوبی کی طرف تیری بنجاؤ سے ہرگز	نار پیا تیری دل پہر نہ اوٹھا وی ہرگز طرز رفت تیری جہین نہ آوی ہرگز
	وہ جو سادہ ہی تو پر کار بھی ہو جاوے گا اب جو بیگانہ سا ہی یار بھی ہو جاوے گا	
شانہ و آئینی سے یار کروں گا اسکو خدی میں تیری بہت پیار کروں گا اسکو	فرش رہ دیدہ نمناک کروں گا دانگے پلکوں سے خار و خشک پاک کروں گا دانگی	من معشوقی میں تیار کروں گا اسکو حسن سی اسکی خبر وار کروں گا اسکو
پوشش تنگ کا مصروف و مہیا ہو گا پٹی بندوں کا برو دوشش پہ لہا ہو گا		ہو گیا جسی جو مانوس تو مرزا ہو گا گمیر جامی کا نہ سو گز سے کم اسکا ہو گا
	چلتے دامن کی تھین گنتی رہی گی ٹھو کر ہو گا ہنگامہ اوپر نکلے کا جید ہر ہو کر	

۵۲۲	کس دنا کس اوسے مد پار پکا نھن ہونگا رشتک سی اوسے ترا حال دگر کون ہوگا	ایسی سچ سے تو اوسے دیکھ کی مخر و پانگا دل نازک ترا دہری گا جگر خون ہوگا
۵۲۳	شرم سی ہوگا نہ ایک انگہ اٹھانا مشکل بلکہ ہو جائے گا اس کو پچے میں آنا مشکل	
۵۲۴	طنز و تعریف و کنایہ سے بتنگ آویگا رابطہ و اخلاص میں دیب نہ بھی پاویگا	ناز کا طور فراموش ہی ہو جائے گا سین یا دہری دل میں تو پھتاوے گا
۵۲۵	آشنا جتنی بن ریگا نہ کھل جاوین گے سر جگانی اوسیکلی اور چلی آوین گے	
۵۲۶	اب بھی تو بھی تو جھوٹی وہی تھمسی بیار وہی مخلص ہون قدیمی وہی میں تیرا تیار	چہر کا تنک نہیں تیری نہ گالی ہی کا عار بندگی کیش و وفا شیوہ و اخلاص شعار
۵۲۷	چوٹ جھکویں خیر دنی ملاقات کی ہے چوڑی یہ تو ہر آزر دگی کس بات کی ہے	
۵۲۸	جی نہ تڑپنی کامر اپہر مری چھاتی ہے شکوہ مانگے سے زبان منہ میں نہ شمار	دل نہ سینہ مڑے شام و سحر کوئی ہے آئی جانی کہین سی تو لیے لگ تیری گے
۵۲۹	زور سی بازو پہ اپنی تری سہ کور رکھا دست گستاخ پہ لی تری کمر کور رکھا	
۵۳۰	بس ہوس کشیوں سی مل مل کو تو بدنگا کانہہ لسیوں کی گئی مرگب جام ہوا	بسکہ راتوں کور یا شہرہ ایام ہوا شوخ و شلتاتی و بد وضع ہی آشام ہوا
۵۳۱	طور پر میری معیشت کوئی دن اچھی ہے ایسی بدکار سے صحت کوئی دن اچھی ہے	
۵۳۲	آیا زخیر کی سٹھ کی قسم کھاتا ہے ذوق و سماج ہی اوسکا اوسے بہاتا ہے	میر ہی صرف درشتانہ سی شرماتا ہے دکھو داسوڑے منہ پر یہ سخن لاتا ہے

۲۲۳

۱۲

	در عشق ہی سوچی سے بکریستہ ترا کشتہ و مرده ترارفتہ و دل بستہ ترا	
تاما صہ ہوا		



<p>یاب بہت رہتی ہو خوش باش کہہ و ان رہتی خوش رہو سپر مریجان جہان رہتی ہر</p>	<p>سچ کہو شہرین صحرا میں کہان رہتی ہو ان دنوں بارونگی آنکھوں نسی نہان رہتی ہو</p>
<p>اک طرف بیٹھی ہوئی ہم ہی لہو پیتی ہیں عشق کی جان کو دیتی ہیں دعا جیتی ہیں</p>	
<p>یعنی اب عشق نہیں صحا خط و کاکل سی آج میں تار میں گل بار نہی کروں بلبل سی</p>	<p>دل خوشی ہو تانہ میں نہی ہی پینبل سی ہنشین داغ کہلی دل پیری سب گل سی</p>
<p>شاخ گل پر وہ ہو اور لب جو پر ہیں داغ کو دل پر وہ لی گل کی تین رو پر ہیں</p>	
<p>شہر و کہسار و سیا بان بسہی ہیں ہر لب کام کرتی ہی جہان تک کہ نظر اب ہی آ</p>	<p>ہی زمین خشک مری دیدہ تری ہی پایا ہر طرف اشک کی پیری ہیں ان دن</p>
<p>ہی عبت چینی جی پیری کچی بارش کا خیال میں تیرے ہون تیری غم میں علی قدر حال</p>	
<p>کسکو یہ پیاری ہم پہنچی ہیں النسی مل تو دیکھ زہارندی ہم ہم بد رو کو رو</p>	<p>زیری الماس کی ہیں شست تک شک میں لذت درد سے مقدور ہو جب تک کرو</p>

	تنگ ناموس کو مجبورون کی رکھ مذ نظر سندھ پر آئی میں مری جان لی اسی خنجر	۵۵
تجسی بی جم شکار سے یاری ہی بلکہ ہر روز کی شب ہجر میں بہاری ہی	دین گذرین کہ اسی شوخ یہ خوار ہی ہوئی روز و شب و روعم و نالہ و زاری ہی	
	اہل دل جانتی رکنتا ہی جمی عشق بہ تنگ کاشکے دلکی عوض کوئی ملا ہو تا سنگ	۵۶
دلکی تیا بی نے ہر چند رکنا خوار ہمیں تیری کو چہ میں کہیں سائے دیوار ہمیں	عاقبت کا نظر آیا نہ اک آتا رہ میں حیث صحت میسر نہو یا رہ میں	
	تاکہ وان نالہ و فسر یا د کیا کرتے ہم اک طرف بیٹہ تجھے یا د کیا کرتے ہم	۵۷
اس وقاداری کے بدلی یہ ہمیں خوار عشق پیچرم جو کچھ ہو گونہ کاری دین	کب تک ہاتھ سی خوبان نہ جفا کاری دین تم کو کب تین یہ واد و قاداری دین	
	قصہ فسر یا د ہی کہ یار تک انصاف کریں پر دی گوسنگی گدورت سی ہمیں صفا کریں	۵۸
صرف دیر روز ہی یہ ویدی ہماری ہی یعنی اسی ابر کسی عمدہ میں ہم ہی ہم ہی	مت برس خاک پہ عشاق کی ہم کیا کم ہی سور سیداب پہ آنسو کی گئی عالم سے	
	عزم کو تو ٹیکا آبادی سے کراؤ ہی سے بیٹہ کدشت میں طوفان ہی کراؤ ہی سے	۵۹
یا مری سر پہ نصیحت سے قیامت رکھی تو نہو سے نہ بھی کر کے ملامت رکھی	کون تیا جان کہ بھی دیکھ نہ امت رکھی میر صد سال خدا تج کو سلامت رکھی	
	ور نہ اتیک تو مری خاک ہی ہو جاتی ہوا لیکنی ہوتی تبرک کی طرح باد صبا	



سہ پہہ و آہنی کی اور نظر بچو نہ تے زلف آشفقہ کی سدہ دو دو پہر بچو نہ تھی	یاد ایام کہ خوبی سے خبر بچو نہ تے فکر آراستی شام و سحر بچو نہ تھی
شانہ ہتا نا بگرد کوچہ کیسویہ را آئینہ کاہیکو ہتا میر تے رو تیرا	
اتنی مستی سی تیری آنکھ نہ دار نہ تھی ہر دم اسطورہ کمر میں ترے تلوار نہ تھی	آگہی حسن سی اپنی تجھی ز نہار نہ تھی پانوں بچو نہ پڑتا ہتا یہ زفتار نہ تھی
خون کا میکویون کوچی میں تیری ہوتی تھی دل زوی کب تیری دیوار تلے ہوتی تھی	
طبع میں تیری تصرف ہتا میں جس سی یاد کامیکو رہتی تھی کوچے میں تیری شہناہ	خواہش دگی ملا کرتی تھی ہر سہا واد سلطانہ تجھی نہ مربوط تھی ارباب جناہ
طور پر اپنی تیری پاس ہم آجاتے تھے حسب خواہش تجھی شام و سحر ہاتی تھی	
بی تکلف مری گھر آکو آ رہتا ہتا ایک جدارتی تو دیر آنکھ ملا رہتا ہتا	بند جامی کا جو واہوتا ہتا وارہتا ہتا تھوری بخش میں گلی ہی سی لگا ہتا
اسقدر قدر نہ تھی اپنی تیری آنکھوں میں لعب و بازی میں ہی ہتا تھامیری آنکھوں میں	

<p>۵۶</p> <p>نکلی کا بیگے تئیں لگتی تے پیرا ہن مین پہرتی کس روز تھی یوں کپڑی پہن پڑی</p>	<p>۵۷</p> <p>اس تونہن نہ تھی چاک زہ دامن مین یہ طرح کب تھی ڈو پٹی کی تلی چتون مین</p>
<p>۵۸</p> <p>بند ملتی ہوئی ہر دم نہ کھڑی رہتی تے بچ کپڑی کی گلی مین نہ پڑی رہتی تے</p>	<p>۵۹</p> <p>کس دن اتنا تھا پراگند گلی مو کا خیال لعل جان بخش نہ تھی تھی کہو اتنی لال</p>
<p>۶۰</p> <p>دو دو دن چہری پہ کبھی ہی ہا کرتی تھی خوبی خندہ نہ لوگون کی جیون کی تھی بال</p>	<p>۶۱</p> <p>پان سے شوق نہ تھا کیسا مسی کا مذکور غصی ہو جاتی تھی کس ایسی کسی کا مذکور</p>
<p>۶۲</p> <p>تنگ جامی جو سی جاتی تو کھیراتی تھی لٹھی دامن سے الٹ کھڑی مین پہ جاتی</p>	<p>۶۳</p> <p>تنگ پوشی سی نہ مخطوط تھیں باقی تھی مسکی چوٹی سے کہو در پہ نہ تم آتی تے</p>
<p>۶۴</p> <p>یا تو اب کئی پٹی مونڈ ہی چسے تھی ہین باہر اندر ہو کہین بند کسی رہتے ہین</p>	<p>۶۵</p> <p>شوق نہ تھی سی تمہارا ربط نہ رعنائی تھی اب تو سو بار کب بند تھی ہی اکلانی سے</p>
<p>۶۶</p> <p>روسید آینی سے تلو فراغت ہی نہیں سرہ تیرہ درون سی کبھی فرصت ہی نہیں</p>	<p>۶۷</p> <p>تشانہ اب ہاتھ مین ہے زلف بنا کرتی ہے پاس سری کی سلانی ہی رہا کرتی ہے</p>
<p>۶۸</p> <p>مسی اتونہن کئی بار لگا کرتے ہے آنکہ رعنائی میرا نہیں ہی پڑا کرتی ہے</p>	<p>۶۹</p> <p>جان آنکھوں مین کیسی ہو نظر تلو نہیں خش کرے کوئی ستم دیدہ خبر تلو نہیں</p>
<p>۷۰</p> <p>پرتلا کا تیکو تہا تھا کالی کا یون ہا دم مین ناچتی کسی یون جان نہ کہتی تھی</p>	<p>۷۱</p> <p>کب گلی کو پونہن پہرتی یے تم تلوار ساتھ نہ خوشوار نہ پہرتی تھی نہ تم ہی خوشوار</p>

<p>پاپونہ و پرخاش ہو سکے ہوا بتو شوخی و شلتاقی واو باش مولی ہوا بتو</p>	
<p>پیشتر سے کوئی تیرا طلب کار تھا جنس اچھی تھی تیری ایک خریدار تھا</p>	<p>ایک بھی نرگس بیمار کا بیمار نہ تھا ہم سوا کوئی ترار و نوق بازار نہ تھا</p>
<p>کتنی سودا ہی جو تھے دل نہ لگا سکتی تھے انگلیں یوں روند کے دی جی نہ جلا سکتی تھے</p>	
<p>یا تو ہم ہی تھی کہ اب ہمس نہیں کھری یا خاطر ہی اب ہلو بھی ہی بزار کے</p>	<p>سفت برباد گئی عزت و حرمت ساری یعنی اس شہر سے اٹھ جانکی ہی تیاری</p>
<p>رتبہ غیر نہیں انکوں سے دیکھا جاتا * طاقت اب یہ دل بیتاب نہیں ٹپک لاتا</p>	
<p>کوئی ناویدہ محب ساوہ لگانگی ہم اوس آغوش کا آناوہ لگانگی ہم</p>	<p>سادہ نامر تکب بادہ لگانگی ہم نہ خود رانی سے آزاوہ لگانگی ہم</p>
<p>اوسکو آغوش تما میں اب اپنی لینگے اوس سے واو دل نا کام سب اپنی لینگے</p>	
<p>اسکی کہنچین کے علی الزعم تری مرزانی مجلسونہین اوسے لاوٹکی لصد زبانی</p>	<p>اوسکو سکھلائیگی طرز و روش رعنائی صحبت اسی دشمن جان اوس سے اگر کرنی</p>
<p>تو تجھی دیکھیو کس طور کرے تے میں ہم چھیرن کیا رکھتی سگ کٹیں بے سوتانی میں ہم</p>	
<p>چہری کو اوسکی کر آراستہ دلخواہین راہ خوبی کی بنا کر اوسے گمراہ کریں</p>	<p>آرسی اوسکو دکھا سن سے آگاہ کریں توسے ضد سو تی ایسا ہی شتاہ کریں</p>
<p>کہہ ہی سہ تری خوبی و رعنائی کے وہ بیان کی تری اس جامد زبانی کے</p>	

<p>چشم کجول کو دکھلای تو تو آنکھ جیسا ہی جس طرف اوسکا گذر ہووی تو اوڈر کو بچا</p>	<p>دست افشان ہو تو عزت تیری سبک تہہ سوار مارٹھو کر چلی دامن کو تو تو سر نہ ہلا سے</p>
<p>چھیری گانی دی اشارت کری چٹنگ مارے عشوہ و مخمرہ و انداز بہلا دی سارے</p>	
<p>کوئی دن تو ہی پہری جان سی اپنی تیرا طنز و تمہیض و کنایہ کی رہی اک پوہاڑا</p>	<p>زندگانی ہو بھی ناتہ سے اوسکی دشوار پنچین برآن میں اونی تھی سو سوارار</p>
<p>جالی ٹک ساسنی اسکے تو بہت تر او سے عرق شرم میں ڈوبا ہو اسب گہر او سے</p>	
<p>انھی سے خون جگر اپنی جاتی ہیں ابکی یون جاتی نہیں عمد کیسی جاتی ہیں</p>	<p>دل و اسوختہ کو اپنی لیے جاتے ہیں اپنی جان غیر و گونا چاروی جاتی ہیں</p>
<p>آویگا تو بھی مناسے کو نہ اوسکے ہم جانسی جاوین گے پیمان سے نجاونگی ہم</p>	
<p>گو کہ ویش میں او سے رہ دو رازدور جی سے اپنی ہی گذر جائے پرتامقدور</p>	<p>بازگشت ابکی کس طرح نہیں ہے منظور جاناٹھانا تو پھر آنی کا پیمان کیا مذکور</p>
<p>منہ او بر کر پی نہ جس جاسی نہی اٹھ جانا قدر کہو دیوسی ہی ہر بار گاٹا جانا</p>	
<p>دل کی واسوسری لو ہو بھی پیسا ہی آگے عزت و قربی برباد دیا ہے آگے</p>	<p>میرا اعراض ہی لوگون فی کیا ہی آگے خلق عالم سے گنارا ہی کیا ہی آگے</p>
<p>پر کہنوں فی نہیں اس سب ہی زبان بازی کے یہ ہی ظالم ہی کوئی طرز سخن سازی کے</p>	
<p>تاسم ہوا</p>	



دیگر واسوخت میرزا

<p>اولی سولی ہی مری لگی اٹھا جاتی تھی چھوٹی تھی یا لون پھر سر میں دین لگی تھی</p>	<p>۴۱ ایک دن وہی تھی کہ تھکو نہ فریب آتی تھی مدنی کا میکو مجلس میں جگہ پاتی تھی</p>
<p>یا تو اب شام و سحر پائیں لگی رہتے ہیں کر کے سرگوشی جو کچھ جانتے ہیں کہتی ہیں</p>	<p>۴۲ تھکو ہی اٹھ پھر حروف و حکایت اونسی شکر انکا ہی جو ہی بھی تو شکایت اونسی</p>
<p>بازو جالو ہوا اونہیں چشم حمایت اونسی ہر طرح کوئی چلی جاسی رعایت اونسی</p>	<p>۴۳ ہاتھ کا ندھی پہ کپور رکھلی کڑے ہوتی ہو کپھو منت کرو ہو تاک جو کڑے ہوتی ہو</p>
<p>اونسی ملتی میں نہیں کرنی کسی طور قصو اونسی لگ بیٹتی ہو ہاگتی ہو ہسی دور</p>	<p>۴۴ پاس انکا ہی تمہیں خاطر انہیں کی منتظر اونسی ایک دن میں کئی بار ملاقات</p>
<p>جنکا شبو وہی حرم زدگی اونہیں سی صحبت بندگی کیشون سی پر خاش خدا کی قدرت</p>	<p>۴۵ وہی جو آرزو ہون تاک ہی ٹوسالی جا الغرض کر کے اوہ سر سو ہوسالی جا</p>
<p>ملکت کر بیٹہ رہیں کہ تو بلانی جاؤ انکو دریا پہ چوسن باونہانی جاؤ</p>	<p>۴۶ ہم اگر خاک ملین منہ یہ نہ بولو جا لو ہا اگر بولو لکین رہتی تو ہنس کر ٹالو</p>

<p>ہر دم اونسی مری خونریزی کی تلاش فراخ اون فون سے ہوتی ہو تو اس کے</p>	<p>اوسے آزادی کی مری گن گیش ہے اوکی دلجوئی ہی یا پھرہ کی آرائش ہے</p>
<p>دو دو دن مست می ناب پری سونی ہو بہتی ہو ہمزہ بیدار اگر ہوتے ہو</p>	
<p>اپنی ترکیب بنانی سے کمان مہلت شانہ و زلف گہلی بہتی ہیں جویت سے</p>	<p>خوبی عنائی سے کم تجکو بہت نوصت ہے پہرہ آرائی شب رور ہی یہ صورت ہے</p>
<p>سہمی سی انگہ اڑاوی تو مرارو دیکھے آرسی چوڑی تھی ٹاک تو ادھر تو دیکھے</p>	
<p>ذوق رہتا تھا تھی کامیو خود رانی کا اتحاد بستہ ہوتا جائزہ زیبائی کا</p>	<p>محکس روز تھی باقی تھی رعنائے کا کب کب آنچل ہی تھا ہاتھ میں اکلانی کا</p>
<p>سینہ سجات نہ گتی تھی نہ ہوتی تھی چاک خون سے عشق کی مارونکی یہ دامن تھیا پاک</p>	
<p>تیناک چوٹی کی نہ رہتا تھا کہو اتنا گرو اتنوی تھر تھر ڈھیلی ہو کر ایک ہی جو</p>	<p>ایسی او باشونکی نقید میں کب تھی تاکہ پاٹ دامن کی نہوتی تھی تری ساٹھ</p>
<p>درزی کا تپاہی کری ٹھیٹ جب تک سچی کارہی ناکمی میں سوئی کے کری ٹانگی ڈھیلی</p>	
<p>کس گہری انکی بہتی کہ لڑائی نہوتے ایک بلاجی کی ہوئی تناک قبائی نہوتی</p>	<p>نظہی ایا پھر مری تری صفائی نہوتے اپنی سچ دیکھنی سے تجکو رہائی نہوتی</p>
<p>رک گئی دیکھتی دس جاسی تری مونڈی جو چولی سلی ہوئی سب پھر یوں میں ہنچی ہنچی</p>	
<p>آشنائی پر ڈالی ہو گئے لہجے سے کہ آتی تھی اگہیر دامن کا بہت تھوڑا تو کسیرا تھی</p>	<p>بند لہنی نہ کہو اسنے سینے جا تو تھی زہ سرا سبز گریبا نین گوا تھی تھی</p>

	<p>ایتو پوشاک ہی کچھ تازی نکالی تھئے طرحداری کی طرح اور سی ڈالی تھئے</p>	<p>۱۱</p>
<p>گن شیون غیر سی یہ پیار رکھا کرتی تھے کسکو یون میری طرح مار رکھا کرتی تھی</p>	<p>گن نون ساتھ گئی یار رکھا کرتی تھی کسگٹری ہاتھ میں تلوار رکھا کرتی تھی</p>	<p>۱۲</p>
	<p>میان سے ایتو لیے اٹھہ پر رہتے ہو گھڑی جب نکلو ہوتی خون ہی کر رہتے تو</p>	<p>۱۳</p>
<p>میں بلون خاکسین منطو تھی اپنی چال مندی پانون سی گلی گلی کی پونچھ پال</p>	<p>بال وان ستورین تری یاں چھوڑو چھوڑو ہو جگرواغ مر اسنہ پہنی تری خال</p>	<p>۱۴</p>
	<p>سرسہ انکون میں جگہ تری کر می شام مطلق احوال مرا تجھو نہو مد نظر</p>	<p>۱۵</p>
<p>دامن و جب پٹی یاد میں انکی مساری چہاتیاں کوٹتی ہی کوٹتی آنو مارے</p>	<p>نہیں قریب اگلی نگاہیں ہی تمہاری پیر شوق کی ہاتھ شب و روز سرواچ پارے</p>	<p>۱۶</p>
	<p>رونی اتنا کہ جگر میں نہ رہے لو ہو کے بوند اب سماں وہ ہی کہ دیکھو گی میان آنکھیں بوند</p>	<p>۱۷</p>
<p>بس بہت ہی تری اطوار سی نشاد رہے دن کو پیدا اور ہی رات کو فریاد رہے</p>	<p>تنک اب حد سی زیادہ ہو ہی میں پوری کتک اس طرح کوئی اسی ستم بجا درے</p>	<p>۱۸</p>
	<p>ہی قریب اب کہ تری کوچی سے اٹھ کر جاوے بی حیت ہی ہمیں کہیو اگر چہ آوین</p>	<p>۱۹</p>
<p>ہر زمان ہر کسی حال کہا کیا کرے میر کی طور تراشکوہ نکس کیا کرے</p>	<p>اگر طرف مر رہی جا کے ہلاک کرے سرگرمیاں میں یوں ڈال رہا کیا کرے</p>	<p>۲۰</p>
	<p>جی نہ نکلا اگر ہمیں تو کوڑا کرے گا مرتبہ اپنا کہیں بیٹھے کہا کرے گا</p>	<p>۲۱</p>

مومن

تخلص ہے حکیم مومن خان کا مشاہیر شعرا

دہلی سے تھے دیوانِ فارسی اور ریختہ اور کئی شہنویان

قصہ غم اور شکایت ستم اور قولِ عجبین اور تفت

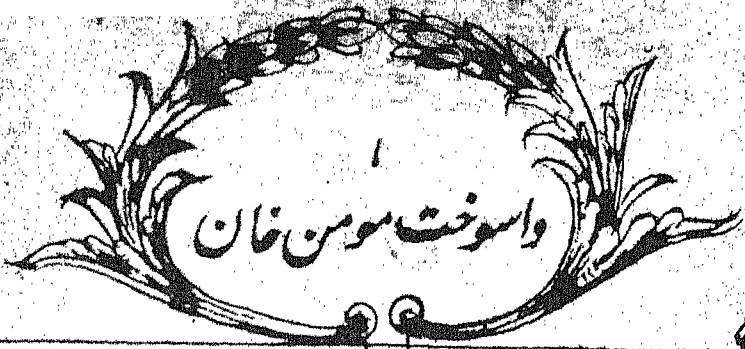
آتشین انسی یادگار ہیں انکی کلام سے واضح ہوتا ہے

کہ بہت شاعر شوخِ طبع نازک خیال تھے

اور استادِ عدیم المثال معاصر تھے

ملک الشعراء محمد ابراہیم ذوق کے

دہلی میں شاگردانکے بہت ہیں فقط



۱۰	ای ستمگر کسان تلک بیداد قول دین ساعد و کو حب مراد	سہ پامال عاشق ناشاد مر گیا تیرے ہاتھ سے فریاد
۱۱	فکر چور و سحر جفا کب تک :- بی وفا غیر سے وفا کب تک	
۱۲	اب بھی آجانے سے دل آزاری دیکھ لے ایچے نہیں ستمگاری	چھوڑے خود سری خوشخواری نہ پڑے صبر نالہ و زارے
۱۳	کسین تو بھی نہ دل کو کہو سیتھے کسین آنکھوں کو یوں نہ رو سیتھے	
۱۴	کچھ زمانے کا عتبہ نہیں عشرت دھس پانداز نہیں	دور گردون پر خمہ سہا نہیں چرخ کو ایک دم قرار نہیں
۱۵	ہو نہ جائے ہمارے بات بڑے کبھی دن ہے کبھی ہے رات بڑے	
۱۶	حسن آنزبے بی وفا نہ ہے شوخی نازش و ادا نہ ہے	چہرہ گلزنک با صفا نہ ہے لب شیرین بہن کچھ فرا نہ ہے
۱۷	شور اوٹے نہ خوش خرامی سے بلہ ملاوت ہو تلخ کاسے سے	

طرز بار پیدا ہو جاے | آگ کی ایک جان کی بلا ہو جاے
زلف کے بدلتی قدر دو تا ہو جاے | خوشنمایا حیرت بد نما ہو جاے

آپ ہو کی عوض پریشان ہو +
روے آئینہ وار حیران ہو +

تیج ابرو سے دل فگار نہو + | تیر مرگان جگر کے پار نہو
خنجر غمزہ زخم بار نہو | کوئی دنیا میں جان نثار نہو

ایک قلق طبع نازنین پہ ہے
بے ارادہ شکن چین پہ ہے

کلفت آجائے ماہ کامل میں + | داغ رخ لالہ کے مقابل میں
غچہ ہو گلر خون کی محفل میں | مثل سنبل شکن پیرین دل میں

جلوہ بی بدل بدل جاے
زلف خوشنم کابل نکل جاے

پہر سری طرح ناز اوٹھائی کون | پاس اپنی تجھی ہٹاے کون
ہی فنون ایک دم میں آئی کون | لب شیرین کونٹ لگائے کون +

طعنہ زن ہوا اور گبین لب پر
لکھیاں بہنکین شکرین لب پر

ہو عسوق جب کہ آبرو نہ ہے | تندی فناز کی کی خو نہ ہے +
دلر یا پائے گفت کو نہ ہے + | یہ قیامت کہ اب ہی تو نہ ہے

بوالہوس بات بات پر بگڑے
کچھ نہ بن آئے ہفت در بگڑے

چوڑنے کی سرے نہ امت ہو | آپ کو دم ملامت ہو
پٹھتے اوستے اگر قیامت ہو | پیرے تجھی کے کشتامت ہو

	یون غضب میں رہے بلا میرے یہ مصیبت سے بلا میرے	۱۱
مگر اسب نام سے نہو آتجان اوس نامے کو ظالم آیا جان	مجھے بلجیا تو میرا کہنا مان دل میں اپنے ذرا سمجھنا دان *	
	کب تک کوئی نامہ در ہے + + بہول جاؤنگا میں بھی یاد رہے *	۱۲
کوئی ہی اس طرح جلاتا ہے کوئی ہی اتنا بہول جاتا ہے	کوئی ہی اعتبار ستا ہے یہی رہ رہ کے جی میں آتا ہے	
	میں ہی پروا تیرے ذرا نکرون ہوں تو عاشق و رونا نکرون	۱۳
وہ جو ہم دم ہے تیری پیارہ وہ بھی ہوتی چلی ہے آوارہ	شوخ جیسی نجوم سیارہ + تازہ تازہ ہے شوق نظارہ	
	مڑہ سے شوخیان چپکتے ہیں + انکسین زہرہ منط چپکتے ہیں +	۱۴
پروہ کو دمبدم اوٹھا دینا گاہ آواز خوش سنا دینا	روے تابندہ کو دکھا دینا جون سحر گاہ سکر دینا	
	جلوے خورشید کے سی ہوتی ہیں نغمے نامید کے سے ہوتے ہیں	۱۵
بس کہ ہے ولولہ جو اس نے کا قصہ سن سری جانفشانی کا	لطف ہونڈ ہی ہی زندگانے کا شیوہ سیکھا ہی مہربانی کا	
	گم شدہ دل کی جستجو ہے بہت مجھے عاشق کی آرزو ہے بہت	

دوست پر اپنے اوتے لگا لوں گا	حسرت و آرزو نکالوں گا
تجھے بیباک تر بنا لوں گا	ناز و انداز سب سکھا لوں گا
چاہیے آفت زمانہ بنے	غیر نا آشنا یگانہ بنے
۱۶	
بزم میں جب وہ جلوہ فرمایا	گوہ تمکین سے نالہ پیدا ہو
تیرے دامانگی تہا شاہو	رشک پر بھی قیامت اوشنا ہو
تجھے شکل زمین ملاکب جاسے	اوسکی شان و شکوہ میں دب جاسے
۱۷	
سریہ مانند گل بہاؤن سے	تیکر آگے گلے لگاؤن سے
بات وہ گل سے جب ملاؤن وی	کلی کا نار بس بناؤن سے
دست رنگین جویون حسانل ہو	تو گلا کاٹنے پہ مانل ہو
۱۸	
اوسکی جانب رہی نظر ہر دم	تہام لو بس دل و جگر ہر دم
کہنچون میں آہ پر شر ہر دم	بزم میں اوسکو دیکھ کر ہر دم
سکراؤن تیکر رولانے کو	داغ کساؤن تیکر جلانے کو
۱۹	
بہ پاس لحاظ اوشادی وہ	رشک سے جی تیرا ٹیساوی وہ
جو رو پیدا کی سزاوی وہ	کیا تہا شاغرض دکساوی وہ
کیسے کیسے ہم نہ نظر سے ہون	تیکر دکھلانے کو شاہے ہون
۲۰	
لعل لبہ ساسی جو درفشانی ہو	جلوہ جون مہر ہسانی ہو
شل شبنم تو بستانے پانے ہو	زرد و رنگار غوانے ہو

	تیسے گلہ رنگ خند روزن پہننے شل گل غنچہ دین پہننے	۵۲
خم سی کشتی ہین کج ادا زلفین روسیای سے چھوڑنا زلفین	کھے وہ ہین یکینا بلان زلفین دور کر ایسی بد نما زلفین +	
	یون جو فوہ متصل کرے چوٹین تیسے چھاتی پہ سانپ سے بوٹین	۵۳
پانی پانے ہو تو حرارت سے جی ہلاوے تر اشارت سے	بس بتلایا کرے شرارت سے دیکھے تو بیدہ حقارت سے	
	طعنے ہر دم ہون تیغ ابرو پر + + خشکین تیسے ریشم جاو ویر + +	۵۴
سونگ کر بو کو تیری ناک چڑھانے بگڑی جتنا تو اور تجھ کو بٹانے	دم تر اشوخیوں سے ناک میں لگانے دست کلون سے اپنے عطر لگانے	
	بس ترا او کے ہاتھ سے سچلے حسرتوں سے تو اپنی ناتھ سے + +	۵۵
نقش پا چشم سرمہ سا کو کے بند غم کا گل دو تا کو کے + +	خوی بد نماز خوش ادا کو کے کہ باروے دلربا کو کے	
	طعن او شنیج ہی سے کام رکھے جامی جامی کو تیسے نام رکھے	۵۶
اگر مجبوشی میں بھی جسا کب تھے قصہ درد و غم سنا تھے	شوخیوں سے سدا سنا تھے حال ایتڑ مراد کسای تھے	
	کہے اب بھی یہ تے کو چاہتے ہین ایسی صورت پہ یوں بناہتے ہین	

<p>کیا گلہ حرف اہل سودا کا + + ایک تلک وقت سے ہر ارا کا</p>	<p>بیت برامان عرض بجا کا + + کر علاج آہ تاب نرسا کا</p>
<p>کر مگانات ہر دل جو ہو + +</p>	<p>پہر وہی مین ہون اور وہے تو ہو</p>
<p>ب گلہ دل سے تابلب آیا میں گیا میدان سے تو غضب آیا</p>	<p>جوش اندوہ کی سبب آیا + + ور نہین تیکر چین کب آیا + +</p>
<p>گور در وارے پر بناؤن مین + +</p>	<p>سوے پر مہی نہ یہاں سے جاؤن مین</p>
<p>دل بیتاب کو ترار نہیں یعنے اچھا مال کار نہیں</p>	<p>پر کروں کیا کہ اختیار نہیں کچھ محبت کا اعتبار نہیں</p>
<p>تم کو خو ہو گئی تفسا نیل کے یہاں نہیں حد رہی تحمل کے</p>	<p>۷۶۰</p>
<p>ہس ستم پر نہ کچھ کہو نگامین جو کہا ہی سو کر رہو نگامین + +</p>	<p>کب تک یہ جفا سہو نگامین یہ نہیں ہے تو بس نہو نگامین</p>
<p>جلے کیوں مومن آتش غم مین جاٹے ایسی دن جہنم مین</p>	<p>۷۶۱</p>
<p>تمام ہوا</p>	



دوستو عشق نہفتہ فی ستایا ہی مجھے	آتش شوق نہانی نی جلایا ہی مجھے
کیا کہوں کیا غم نہیان نی دکھایا ہی مجھے	ضبط و حمت نی تیرے یوانہ بنایا ہی مجھے
چہرہ راز سی پردہ نہ اوہساؤن کب تک	گو گو غم پردہ نشین ہی یہ چہساؤن کب تک
تاج پر خاش ستمہای نہمان کی حد ہے	قوت کشکاش آہ و فغان کی حد ہے
کہ فریب ل بیتاب تو ان کی حد ہے	ضبط سوزان شمس شعلہ نشان کی حد ہے
کیونکہ خالی نگر وں جی کہ بہر آتا ہے	پیش حلتی جو نہین غصہ چلا آتا ہے
کب تک گئی نہ سرگرم حکایت ہووے	کب تک لپ نہ شرر زین شکایت ہووے
ہو تحمل جو تحمل کی نہایت ہووے	کیجے صبر اگر صبر کی غایت ہووے
کہ زبان ہی تو نہین زور کہ چل ہی نکلے	غم کی اربان نہین ہی کہ نکل ہی نہ نکلے
جب سے عاشق ہو ہی ہم رنج نپائی کیا کیا	اب پر آئی نہ گلے جھین گرا آئی کیا کیا
کیا کہین آہ کہ خاطر میں نہ لائی کیا کیا	جب تک تابت ہی ناز اوٹھائی کیا کیا
پر نہین جو صلہ تیرم ستم ہی اب تو ہے	بیوقوفامی ہو ہی جاتی میں ہم ہی اب تو ہے

<p>دل سیری کہنی میں ہے تو کون سی کنو اسکو بھی چاہیے وقت کہ میں چاہتا ہوں</p>	<p>پر گزری گئی جیبات تو کیو بات سہون کچھ بن آتی ہی نہیں ہی عجب بچ چہن ہوں</p>
<p>دل پہ کیا ہاتہ دہرون آتہ ہی قابو میں نہیں سیر ہی کہہ کہ حالت سیری زانو میں نہیں</p>	
<p>دل ہی یاد شمع جانی کہ ستا تا ہی مجھے جوشنے یا شب وعدہ کہ پیر تا ہی مجھے</p>	<p>داغ ہی یا تپ غمیرت کہ جلا تا ہی مجھے شکوہ ہی یا خبر وصل کہ بہا تا ہی مجھے</p>
<p>غش مگر اوسکا تصور ہی کہ آجاتا ہے جی ہی عشوق ہی گویا کہ چلا جاتا ہے</p>	
<p>ہم یہ جو گزری قلوب اوسکی بلا سی گزری ہی و فاسی ہی حاصل تو و فاسی گزری</p>	<p>جان سی جا میں ملی وہ نہ جیسی گزری کبتک کچہ نہ کہ میں ایسی جیسی گزری</p>
<p>پانس ناموس من کیوں ہو جب انکو ہی نہیں جس نظر سی کہ لحاظ آئی تھا اب وہ ہی نہیں</p>	
<p>ملک الملوحت بھی آتا نہیں بان کیا کھی نہیں کہنے میں زبان منغ زبان کیا کھی</p>	<p>کچہ توقع نہیں دلجوئی جان کیا کھی دم ہی باقی نہ را ضبط فغان کیا کھی</p>
<p>نالہ گرم و دم سرد کی طغیانی ہے کوئی دن اور جو دنیا کی ہو اکہانی ہے</p>	
<p>دلکو اوس شہن جانی سی لگانا ہی تھا دم میں اوس چشم سخن ساز کی آنا ہی تھا</p>	<p>باتوں پر اوس لب ساز کی آنا ہی تھا جو رگم سہنی تھی یہ قصہ بڑانا ہی نہ تھا</p>
<p>اب بھی ای کا ش کچہ ایسا ہو کہ جب گڑا جانی رحم آجای اوسی یا مجھی صبر آجائے</p>	
<p>خوب کرتی ہیں کہ وہ ظلم کیے جاتی ہیں داویر جی پیدا و بی جاتے ہیں</p>	<p>رنج دینے کو دل اور دن کے لجاتی ہیں ہم بھی ایک اتنی توقع پہ جی جاتی ہیں</p>

	<p>کہ جو ہوا کی ملاقات تو بدلے لے لین جھنسی وہ خوب لیے جائیں وہ طعنہ دینا</p>	<p>اللہ</p>
<p>عورتی شرم کے طوفان میں ڈوبا جائی بکڑی یہ چہرہ کہ محبی بھی نہ دیکھا جائی</p>	<p>چشمِ زمان نگہ شوخ وہ شرما جائی جی یہ کہ ایسی نیا رخ یہ تغیر آجائے</p>	
	<p>ہو وے یہ رنگ پر منہ وہ دکھا ہی سکے سر کو زانوسی مر لطیرح او ٹھا ہی سکے</p>	<p>۱۱۳</p>
<p>کیا ستیا ہی مجھی جو میں ستاؤں والدہ رنگ اوڑھ جای پر آئینہ دکھاؤں والدہ</p>	<p>اب کی ہو گئی صحبت تو جلاؤں والدہ روئے تو اور مٹی شمس کے رولاؤں والدہ</p>	
	<p>بس وہ حیران ہی رہی یہ حیران کروں اوسکی تصویر نکال اپنی یہ قربان کروں</p>	<p>۱۱۴</p>
<p>کہ شب روز کوئی آپکی گھر رہتا تھا نام نمون بھی کسی چاہنی والی کا تھا</p>	<p>چہرے کو کوئی ہی وہ زمانہ کیا تھا دیکھتا میری بھی صورت کا کوئی تھا</p>	
	<p>یا کہیں بسکو قیون سوا بہول گئے جھکے چہانتی ہو کون ہوں یا بہول گئے</p>	<p>۱۱۵</p>
<p>جن دنوں میں تھی شب وصل کی آریاں اقر باکیا کیا کرتی تھی حیران تمکو</p>	<p>اب بھی کچھ یاد میں وہ روز صبحان آئینہ دیکھتے تھے نہ نگہ بان تمکو</p>	
	<p>گھر میں بھی پر نہیں سکتی تھی راقیہ میں کیا آپ یوسف تھی غرض حسن میں کیا قیہ کیا</p>	<p>۱۱۶</p>
<p>سر دیواری جلوہ نہ دکھانی دیتے کہیں شادی ہو ولی تمکو نہ جانی دیتے</p>	<p>ہنسی میں کہتے اس نہ ادھالی دیتے جو ہاتھ نہ کہہ دیتے نہ آنی دیتے</p>	
	<p>اوس پہ پیدایے کیوں چاہنی والی تھنے کہہ دیتے ہو می یہ پاؤں نکالے تھنے</p>	

<p>انہی ہی حال میں ہی زلف گرفتار سدا غیرہ کو نوک قرہ ہی خلش خار سدا</p>	<p>کہا تھی پر پیڑی غم نرگس بیمار سدا سازہ آزار میں ہر عشوہ بیکار سدا</p>
<p>آرزو چشم کو وحشی نظری کی کہتے دست مڑگان کو ہوس پرہہ دری کی کہتے</p>	
<p>قیدی سلسلہ زلف و تا ایک تھا پایمال روشن فتنہ فرا ایک تھا</p>	<p>بی سبک شدہ شمشیر جفا ایک تھا تام رسوا کن انداز جفا ایک تھا</p>
<p>حیرت حسن چرخ چرخ سی جمل ہوئی تھے کیسی افسوس دیکھ آئینہ کو روئی تھے</p>	
<p>شوخی وحشی پس ز حال کہا تھی ایسی بانگ شورا فگن خلخال کہا تھی ایسی</p>	<p>خلق رفتار سی پامال کہا تھی ایسی یہ چلن کا ہی کو تھا حال کہا تھی ایسی</p>
<p>آنچلون ہی کہو مقیش کہاں جہڑا تھا کب دوپٹہ یہ میر بطرح گرا پڑا تھا</p>	
<p>گرم تھا یون ملک الموت کا بازار کہاں کو بکو تھی یہ فغانہای عزا مار کہاں</p>	<p>زندگانی ہی تھی کم حوصلہ میرا کہاں ہر اشارہ یہ چلا کرتی تھی تلوار کہاں</p>
<p>نہریون خون کی کس نہ بہا کرتی تھے یہ وہی کو ہی جہاں خاک و ڈا کرتی تھی</p>	
<p>تھکو یہ طور یہ انداز کہاں آتی تھے ایسی دم نامی فسوں ساز کہاں آتی تھے</p>	<p>ستم حادثہ برداز کہاں آتی تھی استقدر مہر خزانہ ساز کہاں آتی تھے</p>
<p>یون الکت ہنی بین عاشق سی لگاؤ کب تھی روز بیوجہ بگر نہیں بناوٹ کب تھے</p>	
<p>زلف تھی ہم اثر شام غریبان کس دن برق خرمن تھا کہو خند و بہان کس دن</p>	<p>صبح محشر تھا بھلا چاک گریبان کس دن سر نہ تھا شکر لہای شب بیزبان کس دن</p>

	خوبی طرز تعانی کی خبر کا سیکو تھے شوخی جنبش مرگان یہ نظر کا سیکو تھے	
سوچ شیر نہ تھی جنبش ابرو سرگز فتنہ پرواز یون کی کچھ بھی نہ تھی خومرگز	حلقہ دام نہ تھا حلقہ گیسو سرگز در پی قتل نہ تھی طبع جفا جو سرگز	۲۲
	چشم قن کو خیال نگہ تازہ تھا غمزہ مانند سیری اشک کے غمازہ تھا	
لیکھی جب بسر و لکو تو دل آزار نہ ایسے بیدر دوستم پیشہ تو بخوار نہ تھے	مجھے جب آنکھ لڑی بر سر پیکار نہ تھے محکوب جب کام پڑا ہی تو جفا کار نہ تھے	۲۳
	طرز عشاق کشتی آپ کو معلوم نہ تھے شہرین الخدر و ولولہ کی دیہوم نہ تھے	
کیا ہی خوشبختی تھی دین میر غم گمانی ناتہ سی جاتی تھی دلگی سے آتی سے	جان سی آگنی تھی طبع کی آجانی سے شوخی روز فزون تھی میر گہرائی سے	۲۴
	یہی دم بہرتی تھی جو دم مرا بہرتا ہی کوئی اسپہ مرتی تھی کہ اب ہم یہی مرتا ہی کوئی	
دوستی تازہ نہا سوتی یاری تھی ہمنگاری وسیہ تھی بیخواری تھے	دہم کیا سری دلجوئی و دلداری تھی وصل میں صبح تلک شام سی بنداری تھی	۲۵
	غش بہری بخودی نشہ سی ہونے لگتے دیکھ کر گریہ تھی کوہی رونسے لگتے	
رات دن مد نظر تھی مری الفت کتنی دور میں تھی نظر لطف و عنایت کتنی	بیروت تھی اون آنکھوں میں مروت کتنی بدگمان تھی نگہ چشم محبت کتنی	۲۶
	بیروت نظر آتی ہو گا کرتے تھے دیکھتی تھی مری جنون کو رما کرتے تھے	

ابو بیری و بیدردی و بیباکی ہے	بی سبب بخشش ہو جو غضبناکی ہے
لطف میں سستی و آزار میں جالاکئی	کہو دیا آپکو کیا وضع یہ پیدا کی ہے

جان سی جانی میں ہم اور ہمیں پر وہی ہیں	ہو گئی ایسی کہ گو با کسی کچھ تھا ہی نہیں
--	--

ایک مصیبت ہی کہتا تھا ہمیں سونے کا ہونا	ہی غذا خون جگر صفت سے غش سونے کا ہونا
یاد ایام ملاقات میں جی کہو تا ہوں	رات دن کلبہ خزان میں پڑا تو ماہوں

خندہ زخم جسم جگر دیکھ کی ہر دم اپنے	یاد آتی ہیں وہ گلخندہ سپہم اپنے
-------------------------------------	---------------------------------

گو سوا شربت میں یاد مرا چارہ نہیں	جز نظر تار رفوی دل صد پارہ نہیں
پہر و آن پہر و ایسا بوی از نہیں	کیا کروں صبر نہیں طاقت نظر نہیں

کیونکہ بدلی ہوئی ہو یہ ساری مکھوں	کیونکہ ان مکھوں ہی غیروں کی شاری مکھوں
-----------------------------------	--

چوڑ دینا تھا تمہیں جو تسم کو نہ مجھے	دل سی کہو تا تھا میں باز تسم کو نہ مجھے
مہول جانا تھا جفائی تسم کو نہ مجھے	نیت کر دینا تھا اندوہ والہم کو نہ مجھے

قابل ترک تھی خودی تسم ارانہ کہ میں پڑ	لائق سہو تھی یہ بخشش ہیجانہ کہ میں پڑ
---------------------------------------	---------------------------------------

غیر میں ہمزہ تو وصل گوارا کیوں ہو	دو جواب و نکو تو میر عرض کا یا کیوں ہو
سک گذری تو کیا ہی گذرا کیوں ہو	گر پڑھی چشم ہی جو اونسی اشارا کیوں ہو

کسی شعلہ نظر بازی بیباک ہے	پردہ کیوں سر گریبان کی طرح چاک ہے
----------------------------	-----------------------------------

ہامی کیا وہ لطف پی ہم چوڑ دیا	انس و اخلاص دلا سا و کرم چوڑ دیا
چارہ بخشش دربان الم چوڑ دیا	یعنی بھی آپکو اس سر کی قسم چوڑ دیا

	اب اگر دوہی تو داو دل تا کام نہ لون گو کہ بد نام ہوا ہون پہ کہی نام نہ لون :-	۱۳۳
بیوقانکے تو کاہیکو نیا ہون میں خوب ہی جان رکھو یہ کہ برا ہون میں	جسے چاہے تو کسو اسطے چاہوں میں تم ہو گرتے دوران تو بلا ہوں میں	
پہرا وہ ہر منہ نکر وں شکل دکھانا تو کہاں :- اوس طرف ہی بچلون کو چین آنا تو کہاں	۱۳۴	
آن بیہوگی کہیں یا نہیں اوشہ جاؤں گا کیونکہ کہو دون کہ میں پہر جان کہاں ایونگا	دل سی ہی عمدہ کہ مٹی کی قسم کہاؤں گا گھر میں ہی آئی تو صحران کو نکل جاؤں گا	
دم ہی نکھو نہیں یہ صدرہ مری دل پر گزیرا گدڑی دنیا سی بلا تم ہی سی میں در گزیرا :-	۱۳۵	
برق و شش شعلہ روش گرم ادا اور کوئی شمع کا شائہ فروزان وفا اور کوئی	دیکھ لو نگاہیں بس اب مہر لقا اور کوئی آتش خرمن آزار و جفا اور کوئی	
تو سی آتش غیرت سی جلاؤں تم کو تم تو کہتی ہو میں سب آگ لگاؤں تم کو	۱۳۶	
طاق محراب بلا طرہ خوش خم اوسکا تیز تیز ایسی نظر دشت بہری دم اوسکا	وہ پر نیرا کہ دیوانہ ہو عالم اوسکا جسہم جا دو و فسون عشوہ پیہم اوسکا	
تیغ ابرو کی یہ جنبش ہو کہ بس تو کٹ جائے دست ترکان کے اشاری سی کلیجہ ہٹ جائے	۱۳۷	
بندہ آئینہ بیان حرفت حکایات میں بات سرخن میں سخن نغز ہو سیرات میں بات	کھلی ہر باری طرز ملاقات میں بات کس داسی کری اما و اشارات میں بات	
چپ ہی لگی ای بچی جب فسونگر بوسے ہر جگہ بند کرنے بے زبان کو بوسے		

<p>اپنے شوریہ ناکام سی و مساز ہے سخن تلخ نسی لذت دو انداز ہے</p>	<p>رات دن تعمیر سزا خرمہ پرواز ہے طعن تشنیع میں ہی چاشنی ناز ہے</p>
<p>گایان جب بشیرین سی سنائی تجکو دانت کھٹی ہوں تری بات نہ آئی تجکو</p>	<p>۵۳۹</p>
<p>جون تیرے سامنی ہو تجکو نہارت ہو جب تیرے پاس نکلی تو قیامت ہو</p>	<p>دعویٰ نیکوئی او س تیری شامت ہو روش ایک فتنہ محشر کی علامت ہو</p>
<p>لاپے ہی تو اگر اوس ت مغرور کی تہ یونہی مرنی کی قریب ایک ہی جل دور کی تہ</p>	<p>۵۴۰</p>
<p>دل کنبھی کیوں بہت کینچ چکارچ و الم ایسا نیراز ہوا ہوں کہ خدا ہی کی قسم</p>	<p>ہاں جی بیٹھ گیا بسکہ و تہمای ہیں تم صدر عشق فی بیطور کیا ناک میں دم</p>
<p>اوس نے ہی کام نہ کہا تو نہ رکھو ننگا کام پہر یہ سمجھو ننگا کہ مومن کو تبون ہی کیا کام</p>	
<p>تمام ہوا</p>	

سوم واسوخت سومن

<p>میں جان سے مرنا ہوں تجھے بھرتی ہو اپنی سوتو کر دیکھ عبت نسخہ درسی ہے یون دعویٰ بصر نہ تو یہودہ سری ہے</p>	<p>ای چارہ کراچک کہ دم چارہ کری ہے کیون پہلے بوڑھاں کایقین سنکے اثر ہی ہے ہو چاؤن میں جان پر تو تری ناموری</p>
<p>گر جسے مریضوئی دو اہور سے تو جا میں بیمار محبت کو شفا ہو . سے تہ جا میں</p>	
<p>زخم دل مجروح پہ لگتا نہیں ٹانکا پر شکر جو اسل علاج اپنی تو جان کا نہتا نظر آتا ہے لہو زخم نہان کا</p>	<p>ہر چند کہ در مان بے نہیں عشق بتانکا مرنا قلع بھر میں بچنا ہے میان کا وہ حال نہیں ہے دل بیتاب و توان کا</p>
<p>تا شیر دو ارب تری کر جاے تو کر جاے بہر چند کہ ہور ہے بہر جاے تو بہر جاے</p>	
<p>گو تہا مرض الموت پہ کمن ہے شفا اب ہینے سے سے مے باتہ جہا پو گاب وہ فتر سنی اوت ہے نوہ شوق بللا</p>	<p>یعنی کہ دل اوس دشمن جانی سہو پرا اب بیتا تھی جان نہیں آزار فرسٹرا اب وہ عشق نے خاطر ہے نہ وہ پاس و نا اب</p>
<p>کہ کیا مریضین پہ پناہ خمر زانہ و تہ سے تہ لیں سیکو یون اب میری ہا سے</p>	
<p>سرسش غم و وقت صدر زار رما میں</p>	<p>میں</p>

<p>یجرم جفا و نئے سزاوار رہا میں افسردہ دل گرمی اغیار رہا میں</p>	<p>مشتوق کے پیر پیر سے بیمار رہا میں سزا کی بے مصیبت میں گرفتار رہا میں</p>
<p>آخر تپش اس آتش خاموش میں آئی جان گرمی غیرت سے غضب جوش میں آئی</p>	<p>۷</p>
<p>اس حال کے دیکھے سے ہوا حال پریشان سمجھا میں کہ یوں ہی تو ہی با یوسا و حرمان چا کر کہا طعن سے بیٹھے کہ مر سجان</p>	<p>کل گھر میں وہ بیٹھے تھے سرسیرہ حیران غصے کے سب چپ نہ سکی بخشش پنہان انصاف کرو صبر کر کے کب تک انسان</p>
<p>کس سوچ میں بیٹھے ہو ذرا سر تو اوٹھا لو گھو دل نہیں ملتا ہے پیرا کہ میں تو مٹا لو</p>	<p>۷</p>
<p>غیر و مکی طرح محرم اسرار تھے ہم سب سے آئینہ نظائش بدیوار تھے ہم سب سے اس چشم عنایت کی سزاوار تھے ہم سب سے</p>	<p>دیکھو تو ادہم کو کہ کبھی یار تھے ہم سے سر سے حدیث دیدار تھے ہم سے منظور نظر صورت اختیار تھے ہم سے</p>
<p>یوں شربت دیدار کسم امیر نہیں تھا کچھ نرگس بیمار کو پر ہیر نہیں تھا</p>	<p>۷</p>
<p>کچھ طور نظر آتے ہیں بدلے موتی ساری اب کیلئے رہتے نہیں تم گھر میں سجا رہے بیٹھے ہی اگر یاس تو چپ شرم گمار کے</p>	<p>کہیے تو یہ کیا بات ہے قربان تمہاری ہے ناز نہ ایمانہ ادائیں نہ اشارے آئے کبھی برسوں تو آتے ہی سدا رہے</p>
<p>پہر کیلئے گھونٹ رخ روشن پہ لیا ہے پہر کیوں نئے سر سے وہی پہلی سی حیا ہے</p>	<p>۷</p>
<p>بد نظر چشم نظر باز تھا را اک جب پرانا ناز تھا را پورے نا جس سے کوئی راز تھا را</p>	<p>وہی تو پہنیں ہمدرد مساز تھا را وہ جسکی ہوا صرف سب انداز تھا را وہ محرم ہر عنقریب غماز تھا را</p>

	<p>حسن آئینہ و نذہ دیدار طلب تھا مرحلہ عشاق و فادار لقب تھا</p>	<p>۱۹</p>
<p>یا طبع میں الطاف تھی یا بر سر کین ہے بیوجہ شب دروز شکن زین چین ہے اب ہوش کین آپ کین دہیان کین ہے</p>		<p>وہ مہر وہ الفت و محبت ہی نہیں ہے یہ وہ سدا برو خمدار میں چین ہے اگر ہی بیان بس چل جائیکے کین ہے</p>
	<p>فرق آہ پڑا طرز ملاقات میں کیا غصہ ہی چلا آتا ہے ہر بات میں کیا</p>	<p>۲۰</p>
<p>وہ کھٹکھٹس کا کل خمدار کمان ہے وہ تازگی و رونق رخسار کمان ہے وہ رنگ رخ غیرت گلزار کمان ہے</p>		<p>وہ سپیچ و خم طرہ طرار کمان ہے وہ تازگی رنگس بیمار کمان ہے وہ بوی تن رنگس سمن زار کمان ہے</p>
	<p>گلگونہ سے چہرے پر کدورت ہو نہیں آ بدلی کئی کچھ تم تو وہ صورت ہو نہیں اب</p>	<p>۲۱</p>
<p>اپنے میں سما نہیں کیا دل میں مانی اس شعلہ مزاجی نے فرجان جلائی کیون خصلت مذموم پسند آکھو آئی</p>		<p>ہے بیچ میں ہر روز فزون نچ فزائی یہ تندی خود تو نہیں کچھ گرم ادائی ہر ایک سے ہر بات پہ ہوتی ہر آرائی</p>
	<p>کس واسطے بیوجہ غضبناک ہوئے ہو کچھ شرم میں تھا عیب کہ بیاک ہوئے ہو</p>	<p>۲۲</p>
<p>کوئی ہو جان سانسے آیا غضب آیا پہر لڑکے چلے جاتے ہو یہ کیا غضب آیا گھر والے کمان جا ئیں یہ کیا غضب آیا</p>		<p>تم گھر میں کمان آؤ کہ گویا غضب آیا کچھ تیرے ہے ایسا کمان کا غضب آیا سجھو تو ذرا بت کہ بچا غضب آیا</p>
	<p>بیوجہ نہ کا منرا وار تو میں ہوں اور نہ نہ کہ انہا گدا گدا ہوں</p>	

<p>کھنکھانے سے بگڑ کر مرے دم پہنچے بناؤ کیوں ہاتھ سے جاتے ہو تم اتنا ہی نہ آؤ دل سرد ہوا تم سے مراجی نہ حساباً</p>	<p>وزنرات جہان رہتی ہو اب بھی وہین جاؤ جو تم کو ستایا کرین تم او کو ستاؤ اس گرمی الفت کو بس اب آگ بگاؤ</p>
<p>کب تک چلے کوئی یہ پیش خاکین لمبا ٹھنڈا ہو کلیجا جو کہین سوزش دل جا</p>	
<p>افسوس مرے غم فزنی کی تجھیں سزا آئی وہی درپیش جو تھی عشق کی غایت ہو کر سے جو چاہتے ہو یہی ہی عنایت</p>	<p>بیفاؤہ سے آئی نظر حرف و حکایت بیجاہن گلے سب مرے یہو و شکایت یعنی ہوں سبب پوچھ کی شرمندہ تہات</p>
<p>سے رنج بجا بات یہ بہائی ہے جیکو سچ کہتے ہو دل مینے دیا اور کسکیو</p>	
<p>مین ہی نور ہا ہوں کہین شب کو خوش خرم سیری ہی نظر سے ہی عیان نیت کا عالم انگڑا سیاں لپٹا ہوں یہ مین ہی توئی م</p>	<p>مینے ہی تو کی بادہ کشتی غیر سے باہم آتی ہے جمائی پہ جمائی مجھے ہر دم سیری ہی تو گردن مین پڑا جا ہی کچھ ختم</p>
<p>سیری ہی تو انکھوں میں غضب نیند بہری سیری ہی جبین ہے یہ جو گشتے یہ دہری</p>	
<p>مین ہی تو کہین رات کو بیدار رہا ہوں مین ہی تو مٹی وصل سے سرتار رہا ہوں ملک ہوس تازہ چشم بیدار رہا ہوں</p>	<p>مین ہی تو ہم غموش طلبگار رہا ہوں مین ہی تو کت غیر سے میخوار رہا ہوں لذت وہ او باش ہوں کار رہا ہوں</p>
<p>پرستیان سیری ہی تو انکھوں میں عیان سیری ہی تو ہونٹوں پہ یہ دانو تکیے نشان</p>	
<p>کوئی نہ کہیہ کہ سکا یا ہے کہینے بہر دم پہ طوفان اوٹھایا ہے کہینے</p>	<p>بجگو مری جانب سے لگایا ہے کہینے یو اتہ تبا یا ہے کہینے</p>

<p>یہ جوڑ نہیں سچ ہی بتایا ہو کیسے کیا کیا نہیں انگٹوں سے دکھایا ہو کیسے</p>	
<p>یون مان لے ایسا کوئی نادان نہیں ہی تم غیبر سے ملتے ہو یہ طوفان نہیں ہی</p>	<p>۱۷</p>
<p>کیون لوگ لگے آپ یہ بیتان لگانے سینے نہیں جانا کوئی جانے کہ بچانے کچھ خیر ہے مجھے بھی لگے باتیں بنانی</p>	<p>یہ بات تم اوس سے کہو جو بات کو سامنے سب عذر ہیں بیفائدہ بیوہ بہانے معلوم ہیں سارے مجھے جتنے میں لگانے</p>
<p>گر کیسے تو ایک ایک کا میں نام بتا دوں یہ پردہ ناموس کہ سبھاں اوٹھا دوں</p>	<p>۱۸</p>
<p>یہ بات تو ہے آئیے گفتار سے ظاہر انرا ہے صاف آئیے انکار سے ظاہر عالم ہے ترا کا گل رخسار سے ظاہر</p>	<p>یہ چال ہوئی آئیے گفتار سے ظاہر ہے مستی شب نرس سوار سے ظاہر بدطوری و خونیہ ہے اطوار سے ظاہر</p>
<p>کیا شکل بگاڑی ہے میں اب منہ نہ بناؤ آئینہ دکھا دیجئے تو صورت نہ دکھاؤ</p>	<p>۱۹</p>
<p>کیا توجہ ہے کیونکر ناز سے در و جگر میں اک آن ہی جسے نہ طوا آٹھ پہر میں سنتا ہوں شب و روز نہیں بزم و گرتن</p>	<p>میری تو بخل خالی اور آپ اور کی برین گھر چوڑے کے اپنا رہو یوں اور گرتن کیونکر نہ ہوتا ریک جہاں میری نظر میں</p>
<p>ہر روز تو امی ہر درخشان ہی کہیں اور ہر رات تو امی شمع شہستان ہے کہیں اور</p>	<p>۲۰</p>
<p>ہے وقت اگر دل میں سمجھ جاؤ تو بہتر میاکی بیفرق سے شراؤ تو بہتر اخیار سے نئے کی قسم کھاؤ تو بہتر</p>	<p>اندریشتہ انجام سے پھٹاؤ تو بہتر جو دل میں ٹھکرتی نہیں ٹھکراؤ تو بہتر اب بھی جوان اطوار سے بازو تو بہتر</p>
<p>پہنچا ہے ہر طرح سے پھٹاؤ کے دیکھو</p>	<p>۲۱</p>

	اسپے کیے کی تم ہی سزا پاؤ گے دیکھو	۵۱۸
تسے بھی زیادہ بین طرحا جہانین اس جنس کی ہے گرنی بازار جہانین میرے ہی ہزاروں بین خریدار جہانین	کچھ تم ہی تو دلبر نہیں ابھی یار جہانین باقی بین ابھی دیکھے طلبگار جہانین سکھین گے بت آپ کے اغیار جہانین	
	معشوق مجھے گرتین عشاق بہت بین یہ یاد ہے میرے ہی مشتاق بہت بین	۵۱۹
تم اتنی بگڑ جاؤ میں او سپر ہی بنا ہوں تسے نہوں آزدہ میں گھسیے خفا ہوں ایسے کسی معشوقہ دلجو پسترا ہوں	کیا ایسی بنی مجھ سے کہ پامال جفا ہوں تم جوڑو دیوں اور میں پائید وفا ہوں یہ چاہیے مجکو بھی کہ اب اور کو چاہوں	
	ہر دم جو سوئی عاشق مضطر نگران ہو فکرستم او سکی دل نازک پر گران ہو	۵۲۰
ان بو الہو سوئنے کبھی دمسار نہو جون دور زمان حادثہ پر داز نہو بہ صرفہ ادا اوس سے کوئی ناز نہو	یوں دل شکن عاشق جانبار نہو ہر ناکس و کس محرم و ہمراز نہو بار فلک تفسرہ انداز نہو	
	کیا ذکر ہے بولے روہ بے طور کسی سے کچھ بات ہے وہ بات کہے اور کسی سے	۵۲۱
دیکھے کہ نہ دیکھے کوئی احوال دکھاؤں یہ تیری جفا و سکی وفا سیکو چھتاؤں شاعر ہے تو ہوں شکر و شکایت پر جاؤں	لازم ہے کہ ضد ہی تیری ہر نرم میں جاؤں ہر ایک کو افسانہ و چھپ سناؤں اس شعر زبانی سے میں کیا کیا نہ جاؤں	
	مشہور اوسے اور تجھے بد نام کروئیں نا کام تجھے اور اوسے خود کام کروئیں	۵۲۲
نہ سے مرا قصہ سنائے	ہر کو	غیر و نگو ملاقات سے تیری خذر لائے

<p>لغنے تجھے دیدیکے جو دم تا کہیں لائے پر و انڈا کو بے کچھ ہی تو جائے کہ نہ جا لے</p>	<p>یوں غیر کی رنگے تو کیا کیا نہ بنا ہے تو بیٹھ ہے ترش صبر سے اور وہ شہ بلائی</p>
<p>ہرگز سبب ترک ملاقات نہ ہو چھے گجائے تجھے چپ پہ کوئی بات نہ ہو چھے</p>	<p>۱۷</p>
<p>ہم ہی کہی رہتی تھی جہا نہیں خوش و خرم تجھے کہ ہو لگتے تھے خوشی اور شاہی ہوا غم دلین کے سو حیرت و افسوس سے ہر دم</p>	<p>یہ نالہ بولب پر کہ خداوند و عالم کس جرم کی تعزیر میں یوں نوار ہوئے ہم وہ عیش جو یاد آئیں تو کیا کیا تو ماتم</p>
<p>جلتا ہو نہیں تو آئینہ افروز کہاں ہے دل داغ ہے تو ای مری دل سوز کہاں ہے</p>	<p>۱۸</p>
<p>رہدہ کے خیال آئے کہ یہ مینے کیا کیا الزام دون کیونکر اوسے میں یاد سکی خطا کیا عاشق نہ رہا کوئی تو معشوق رہا کیا</p>	<p>ہواں حرکاتوں سے نہ راحت مجھے کیا کیا قسمت ہی تیری ہونے کو کسے کوئی بہلا کیا ہر وقت ہوا افسوس کہ ہے ہے یہ ہو کیا</p>
<p>بہراک سے کہے کچھ تجھے تدریس تبادو اوس وحشی رزم خود وہ کی تسخیر سکھا دو</p>	<p>۱۹</p>
<p>ہر آن تھی آن سے بسن و برو آجائے ہر وقت شرارت سے نئی آگ لگا جائے یہ شعر سدا ایسے ہی سنائے کو پڑ جائے</p>	<p>ہر ایک بہانے سے مجھے جلوہ دکھا جا کر ہر لحظہ مری سامنے سے نہیں کہ چلا جائے ہر شوخ اشارت سے مرے دکھو لٹا جائے</p>
<p>کیا کیجے ہمیں نازا وٹسا ناہنیں آتا روٹھے کو مٹاتے پڑنا ناہنیں آتا</p>	<p>۲۰</p>
<p>پہر جان نہ سنیلے مری ہر خیزد سبناون بتیاب ہو بس دوڑ کے چپائی ہو گلاون بھگکوی میں اپنا سا وفاقہ دار بناون</p>	<p>پہر دل نہ ٹلے بات سے گویا کوٹالون ناچار ہو بہر آپ حرمین بگلو مٹالون پہر دگے نئے سر سے سبناون</p>

	<p>سے تاہم جو پرتالغ فرمان کرو نہیں مومن ہوتے تھے جو بھی مسلمان کرو نہیں</p>	
--	---	--

تمام ہوا

مہر

تخلص ہے محمد کامیاب خان عرف عبداللہ خان کا

خلف ارشدیدین محمد مصطفیٰ خان مرحوم صاحب

سطح مصطفائی کے باشندہ لکھنؤ میں صاحب

دیوان ہیں فارسی میں شاگرد ہیں میرزا علی صاحب

مرحوم تخلص پہ نصیر مصنف گاستان مسرت کے

اور اردو میں شاگرد رشید ہیں مرزا اصغر علی خان

نسیم دہلوی مرحوم کے شاعر خوش فکر ناز خیال

ہیں اپنے طرز میں عدیم المثال ہیں



لو سنبھالو مہجی درو جگری بڑیتاہی	رو کنا دل طرف نوہ گری بڑیتاہی
شب بست کم ہی چلے غم سحری بڑیتاہی	پہلی منزل کو تمارا سفری بڑیتاہی
جان شیرین فتن و شور سی اب سنگلی	حسرت بورے لب گور سے اب سنگلی
صد نہ دل نفس چذبیاں کرتے ہیں	خبط ممکن نہیں لب میل نقان کرتی ہیں
کیا کرین رازنماں آج عیاں کرتی ہیں	اپنے شکوی رقم ای آفت جان کرتی ہیں
آتش عشق جگر سوزین چلے کب تک	کف افسوس کو بیٹھی ہوئی سٹے کب تک
باد ایام کبریٰ رنج و تعب کتنی تھے	لطف سی روز خوشی سی ستر شب کتنی تھی
سالہا سال سی پائش و طرب کتنی تھی	جیسی بی لطف کہ اب کتنی ہی کب کتنی تھی
شور و فریادی واقف لب خاموش نہ تھی	باد خون جگر میں یہ کیسی جوشن تھے
باغ عالم میں خزان ویدہ تھا کشتن دل	ماہ بلبیل گزار نہ تھا شیون دل
پہچیاں خار حواش شی تہا دل	سکن عشق تہا دل زلف نہ تھی سکن دل
اب جو میں شور و فریاد کمان تھے آگے	اب جو فریاد کمان تھے آگے

<p>۶۷ رابطہ غیر سی پہلی تونہ تھا کہ نسکو اور سی اب تو سمانی ہی ہوا کچھ نسکو</p>	<p>نظر آتا ہی نہ تھا میری سو اچھ نسکو یاس عاشق کا نہری جان نہ رہا کچھ نسکو</p>
<p>۶۸ جانتی ہیں کہ رہا کرتی ہو نیز اربت بادہ حسن گلوسوز کی سرشار بہت</p>	<p>ہم کہتی دیتی ہیں راضی ہو کہ تم ناخوش ہو بیروت ہو دغا باز ہو محسن شریع</p>
<p>۶۹ قصد یہ تھا کہ آپ ہیں نہ بہر و نگاہ سرگز خیر اچھا ہوا ایسا نہر و نگاہ سرگز</p>	<p>زندگی ہی تو کسی یر نہ مر و نگاہ سرگز ملنی سی اور حسین کی نہ ڈر و نگاہ سرگز</p>
<p>۷۰ مان پر نرا تو دیکھا ہی دکھاؤ نگاہیں خواب خرگوش سی ایک وز جگاؤ نگاہیں</p>	<p>اب تو ہنستی ہو گر خوب رولاؤ نگاہیں اپنی جلسی میں بہا کر اوس لاولنگاہیں</p>
<p>۷۱ بال دیکھو اگر اوسکی تو پریشانی ہو وہ چین دیکھو تو پیش آئی جویش آئی ہو</p>	<p>نور آئینہ رخساری حیدرانی ہو بینی دم ناک میں لانی کی لمبی بانی ہو</p>
<p>۷۲ شرمگین آنگہ کو کیا کیا نہ پریر مان دیکھو سر جگاؤ خم ابرو جو مسری خان دیکھو</p>	<p>انکھیں ان وقت چپا لون جو ملاؤ نگاہیں ایسا نظرون سی گردون کہ سمجھاؤ نگاہیں</p>
<p>۷۳ شرمگین آنگہ کو کیا کیا نہ پریر مان دیکھو سر جگاؤ خم ابرو جو مسری خان دیکھو</p>	<p>تنگی جنوای خیال خط نویں نہ ہمیں ہونہ چٹوای غم لعل شکر زیر ہمیں</p>
<p>۷۴ شرمگین آنگہ کو کیا کیا نہ پریر مان دیکھو سر جگاؤ خم ابرو جو مسری خان دیکھو</p>	<p>پست اس وصف مرگان کا جو سامان دیکھو شہر خموشان دیکھو</p>

	گر زبان دیکھو لہو تو ہو گئی جاؤ صاحب دانت چمکائی تو پیرا ہی کہا صاحب	۱۱۵
سرخی پان سی روان جان جگر کیو تم کانون پر ناتہ دیر وکان گردیکھو تم	اوسکی سی سی ہوا نہ پیر جدی دیکھو تم بجلیان بجلی گرائین جو نڈر دیکھو تم	
	بالیان کیو اگر اوسکی تو پتا تے پیرد بالی وہ بالا بتائین تمہیں گہر تے پیرد	۱۱۶
جب وہ چنگو ای کنوین چاہو تون کھلا غولہ گیر ہو گردن کو مصف پا کر	چلو بہر پانی میں تم ڈوب مرو شرماکر شان کہودی کبھی شانون کو ذرا پتہ کار	۱۱۷
	چھلی سی ٹر پو جو بازو کی گلانی دیکھو کل نہ آئی کبھی دم مہر جو گلانی دیکھو	۱۱۸
وہ کفست کفست بیابان دکھلا پتہ پکڑی پیر وایا شکم اسی جان دکھلا	چھاتی میٹا کرتن تن کی جوستان دکھلا تاف گردا لہم ہویم حرمان دکھلا	۱۱۹
	جب کہ جاوہ راہ عدم آباد بنے دفتر تازیہ سبکی خط ایراد بنے	۱۲۰
از او شرم کی جا پیر جو کبھی دیکھو تم لورج انماس میں ایک ڈر پڑی دیکھو تم	پیار سی دیکھی نہو وہ چیز نئی دیکھو تم چہالا آئینی میں سمجھو حسدی دیکھو تم	۱۲۱
	سر جہکا لو کبھی صورت نہ دکھساؤ اپنی مفت جان حسرت ارمان میں گنواؤ اپنی	۱۲۲
کوہ پیر بہرین کیو تو سر پور و تم منہ چو آئینہ زائلی کی طرف موڑ و تم	رائین محل سی وہ میں خواب خوشی دیکھو تم آئینی اپنی خیالات کی سب توڑ و تم	۱۲۳
	شمع قانوس میں ہی پانچ میں ساق نہیں کون موٹا نہ خسر وہ حسین شاق نہیں	۱۲۴

<p>اپنا منہ دیکھ لو مینی من یا تلوی من ایسی معشوق زبانی من کہان یا مئی من</p>	<p>نشت پا آب کی گالوں ہی صفا کو مینی نکھو ٹھکراتی چلین چال وہ یہ چلتی من</p>
<p>روز مری میں زبان صاف سخن کو ملی مثل شہر کاشہری دیوانہ پیر پر سبے مثل</p>	
<p>اپنی صورت پہ وہ نازان نہوا اور نہ ہی اوسکو انڈیشہ دوران نہوا اور نہ ہی</p>	<p>اس طرح کا کوئی انسان نہوا اور نہ ہی اوسکے غم میں کوئی گریان نہوا اور نہ ہی</p>
<p>خوب رو عریبہ جو سخن بیان ملتا ہے ایسا دنیا میں طرح دار کہان ملتا ہے</p>	
<p>ناز و انداز بھی ہی مہر و محبت ہی ہی شکر گین کہہ بھی ہی عفت و عصمت ہی ہی</p>	<p>خوبی و حسن بھی ہی خلق عروت ہی ہی شان و شوکت بھی ہی کچھ ہمت جرات ہی ہی</p>
<p>کوئی بات ہی وہیں جو نہیں خوبی کے ایک پڑیا ہی جو سچ پوچھو تو محبوبی کے</p>	
<p>بہولی صورت پہ ہر ایک رو پری نیشہ ابتدا اپنی اوس یادی ہی سب بہولا ہے</p>	<p>اس زمانہ میں تو بیشک وہ حسین بیکتہا اور ونکی چاہ سی مطلب میں بی پروا</p>
<p>عرض عاشق کا بہت پاس رہا کرتا ہے غیر کے ملنی ہی وسوسا رہا کرتا ہے</p>	
<p>دل لگی اپنی اوس کمری پہ موقوف ہی اب اوس ہی لفت ہی مچھی مجھے وہ مالوف ہی اب</p>	<p>حق یہ ہی خاطر ٹھگین وہیں مصروف ہی اب ساری دجونی کی باتوں میں وہ مشغول ہی اب</p>
<p>اپنی دن یاد کرو اب بھی تو کچھ بات نہیں ہم کہیں تم کہیں یوں لطف ملاقات نہیں</p>	
<p>ماؤ زوق تہہ اکب شہد جنگ ہی کب دنگی کی ہلاکت ہی کب</p>	<p>اپنی آغاز کو سوچو تو کہ یہ ڈہنگ ہی کب ڈہیلی کی پڑوں کی ہستی ہی اجی تنگ ہی کب</p>

	آئینہ دیکھ کی حیران نہوا کرتے تھے اور بھی بالوں سے پریشان نہوا کرتی تھے	
۱۲۳	ہم خفا ہو کی نہ آتی تھی وہ دن بھول گئے وہ وہ دن گھر کو نہ جاتی تھی وہ دن بھول گئے	۱۲۴
	پانوں بڑھ کی سناچی تھی وہ دن بھول گئے ہنکے ہم سکور ولاتی تھی وہ دن بھول گئے	
	شغل تھا نا کہ لہیم سے وہ دن یاد نہیں رویا کرتی تھی مہری غم سے وہ دن یاد نہیں	
۱۲۵	مکو سو دای محبت تھا بتاؤ کہ مجھے تمکو اندیشہ وقت تھا بتاؤ کہ مجھے	۱۲۶
	مکو رنج و غم و صلت تھا بتاؤ کہ مجھے تمکو دن روز قیامت تھا بتاؤ کہ مجھے	
	کسو دنیا سے نہ کچھ کام رہا کرتا تھا کہی میں منتظر شام رہا کرتا تھا	
۱۲۷	یہ لگا وٹ جو نظر آتی تو شدید بھوی ہم نازیجا سی شب و روز کی سو بھوی ہم	۱۲۸
	کثرت شوق میں کچھ سی یادہ ہوتی ہم تنی آنکھوں پہ رکھا پسلی جو سر بھوی ہم	
	آپ نازان تھی کہی ایسی محبت کے سبب فخر تھا ہکو کہی آپ کی محبت کے سبب	
۱۲۹	اب نہیں مکو اگر ہسی محبت نہ سہی اب نہیں مکو اگر خلق و مروت نہ سہی	۱۳۰
	اب نہیں مکو اگر ہمیں عنایت نہ سہی اب نہیں مکو اگر وصل کی حسرت نہ سہی	
	ایک سی ایک حسین ڈھونڈ پی تو ملتا ہے لکھنؤ شہر ہی غدار کسی پروا ہے	
۱۳۱	پر کھی دیتے ہیں بچتاؤ کی مانو آؤ یو فالو گون میں کہلاؤ گی مانو آؤ	۱۳۲
	با وفا تم نہ کوئی پاؤ گی مانو آؤ سب کی نظروں سے اتر جاؤ گی مانو آؤ	
	اونسی از رہ ہو سب بات کی جو محرم ہیں خود اپنے حشر کن میں چاہنی الی کم ہیں	

<p>جتنی عاشق بن یہ عیار میں کیا سمجھی ہو یہاںستی میں جو گرفتار میں کیا سمجھی ہو</p>	<p>جتنی دل سوز میں اشرار میں کیا سمجھی ہو جتنی پرند میں طیار میں کیا سمجھی ہو</p>
<p>جب اوڑا لینگلی تھیں ہوش اوڑا دینگلی یہی مرض کبر بڑیگا تو دوا دینگے سے</p>	
<p>دعوی عشق خواوگی میں سب فسانی میں شمع سان تملو جلائیں گی جو روانی میں</p>	<p>جنسی اب ربط و محبت ہی وہ بیگانی میں مرغ دل پہاںستی کو لاشک نہیں جانی میں</p>
<p>اپنی خدمت ہی جو آزاد کر و گے ہم کو یاد رکھو کہ بہت یاد کر و گے ہم کو</p>	
<p>نازیجا سبب دوری صحبت ہو جا جیسی لفت ہی مجھی ایسی ہی نفرت ہو جا</p>	<p>دیکھو ایسا نہو برعکس طبیعت ہو جا تھی کہ ہو کسی مہر و سی محبت ہو جا</p>
<p>غیر سی شاد رہوں کسی مجھی رنج ہے تمکو ہی ترک محبت ہی شش پنج ہے</p>	
<p>ہم یہ جو رہیں آخر تو یہی ہونا ہے حوصلی اور رہیں آخر تو یہی ہونا ہے</p>	<p>گر یہی طور میں آخر تو یہی ہونا ہے یہی کہ دور میں آخر تو یہی ہونا ہے</p>
<p>رنج گر تمکو دیا نہیں چلو ستا در ہو جو کیا خوب کیا خوشن ہو آباد رہو</p>	
<p>عیش سی صبح کر و چین ہی تم شام کرو حسن کا اپنی حسینوں میں ذرا نام کرو</p>	<p>صحبت غیر مبارک ہی آرام کرو سیر ہر روز کٹری ہوگی لب بام کرو</p>
<p>دیکھنی آئینکے کلیوں میں جو خود کام تھیں بم ہی کہ جائینگے خورشید لب بام تھیں</p>	
<p>جہاں پائینگے گھر کوئی جہاں شام خیر ہوگی سحر کر لینگے</p>	<p>جس طرح اپنی بس ہوگی بس کر لینگے جو نظر آئیگا مہ پارہ نظر کر لینگے</p>

	جسکا ذکر آپ سے کرتی ہیں میں نے اوس سے جس سے چاہا کہ کرتی ہیں میں نے اوس سے	
سچ ہی سو د اٹھایا کیسی اوٹھی جب تک سچ ہے بیگانہ یہ ناز اٹھانے تک	لیکن آنی نہ اب حرف شکایت تک خود غرض تم تھے مری ساتھ رہی مطلب تک	
	چلو ہی تازہ مکیں ٹکو مکان ہے پیاری کہہ پیش سچ ہے کہ جی ہی تو ہسان ہی پیاری کہہ	
آپ کی وہ سلی منظور تھے سامان کیا کیا خار کھاتی گل رخ پر گل خندان کیا کیا	لیکن افسوس ابھی دل میں تھی ارمان کیا کیا دیکھنی آتی بیان گہر و مسلان کیا کیا	
	جو رکھلاتے رقیبوں کی ستانی کی نہیں کہہ طور بتلاتی جیہوں کے جلانے کی نہیں کہہ	
سحر و اعجاز لب و چشم میں ہم ہر دیتے ساری معشوق ہی سر زیر قدم دہر دیتے	ناز و انداز میں ہمیشہ نہیں کر دیتے کہہ عشق و غمزه میں عشاق جہان سر دیتے	
	جو نہیں ایک نظر دیکھتا مائل ہوتا کہہ یوسف اس شہر میں بک جانی کی قابل ہوتا	
سب حسین جامی سے باہر نظر آتی پیاری جس سے دل خلق کا تم روندتی جاتی پیاری	جاہل زہی نہیں اس طرح سکھاتی پیاری وہ روش چال کی چالوں میں تہا پیاری	
	وہ ادا میں کر زمانے سے نزلے ہو تین کہہ وہ کرسی کہ بہت جاہلین نکالے ہو تین کہہ	
ہر جگہ تذکرہ حسن تمہارا ہوتا کہہ سب جاہلینش کو جو دیکھتا مڑتا ہوتا کہہ	دلبری میں کوئی مجھ سے نہ تھا ہوتا کبھی زلفوں کا ہر ایک شخص کو سودا ہوتا	
	آرزو وصل ہر کی لہجائی ہزاروں دلیں کہہ شہدائے ہر کی طسرح محفل میں کہہ	

کیا سمائی ہی سمجھ میں آئی کیا ہے خیر کچھ اپنا بگڑنی کا نہیں اچھا ہے	ہاں رہ رہ کی یہ فسوس محی آتا ہے یہ تو ثابت ہی کہ اب غیر زمین دل بہلا	
	اب تو خوش ہو جو کبھی دانوں پہ چڑھ جاؤ گی یہ کہی دیتی ہیں پچتاؤ گی پچتاؤ گے	۳۹
مہر لیس ایسی صفائی سی نہیں کچھ حاصل مہر اتنی بھی کمائی سی نہیں کچھ حاصل	مہر لیس ہرزہ درائی سی نہیں کچھ حاصل مہر بیوہ لڑائی سی نہیں کچھ حاصل	
	چند ساعت میں جو واسوخت لکھا خوب لکھا پر غلط اتنا کیا شکوہ محسوس لکھا	
تمام ہوا		

مجرم

ان کا حال معلوم نہیں مگر

انکے اس واسوخت سے جو درج

مجموعہ مذاہم معلوم ہوتا

ہے کہ شعراے متقدمین سے

ہیں سوائے اس واسوخت کے

اور کوئی تصنیف انکی نظر سے نہیں

گذری کہ جس کا ذکر اس مجموعہ

کے عنوان میں کیا جاتا ہے

وا سوخت میان مجرم

دو تلو سینیو یہ قصہ مری ناز آنے کا سب بیان کرتا ہوں احوال پریشانی کا	خوار پیر نیکا مر سہ لی سوسا مانیکا کیا کیا مجھ پر نہ ہوا جو رسم چاہنے کا
ہا ہی یہ قصہ جانو زمین کب تک کہوں شیخ سان تا بہ کجا برم میں خاموش رہوں	
پیشتر اسکی مجھے عشق ہے کچھ کام نہ تھا خوش پر کرتا تھا کچھ فکر سے و جام نہ تھا	عشق باز کیا مری دیلین کہیں نام نہ تھا اپنے آنکھوں میں کہا کہ لے گل انہم نہ تھا
اتفاقات کہ میں ہے اسی رو جا ماہتا کج کلکہ شوخ کہیں سے وہ پلا آتا ہوتا	
ادس ستر کار سے افسوس ملانے ہی گلو ظاہر باتیں تو اوستے کرین الی وادسا	ملک لی ایا وہ میں ہو گیا ایک دم میں بیٹے جانا کہ یہ دلدار ملا ہے دیکھو
	یہ ہے پتھر پتھر کو دعا دیو سے گ کرے یہ جگوار اور دیوی کا

<p>دام کیسویں پر پرو کے گرفتار ہوا سودا و جان سے میل و سکا خرید لیا</p>	<p>پرتو میں باروے عشق میں سرشار ہوا یہ دغا باز ہے ظاہر میں مرا یار ہوا</p>
<p>یہ تہہ سمجھاتا کہ ظالم جو کرے ہے پارے دل کی لی جانی کے ہوتے ہی یہ ہے عیار</p>	
<p>کوئے اوس کا کل مشکین کا گرفتار تھا تھا وہ یوسف یہ کوئے اوس کا خریدار تھا</p>	<p>ہم سوا اوس نگہ مست کا بیمار نہ تھا حسن کا اوس کے تو کچھ گمے بازار تھا</p>
<p>پہلے سو جان سے میں نے خرید کر کے اوسکو مشہور کیا گئے بازارے کے</p>	
<p>دار رسوائے یہ میں آپ کو مقصود کیا ساری عالم کے نگہ میں اوسے منظور کیا</p>	<p>عجز کر کر کی میں اوس کے تین مغرور کیا عشق نے میرے یہاں تک اوسے مشہور کیا</p>
<p>سیکڑوں عاشق زردار وہ سب رکنا ہی ہے مفلس کے وہ پرواہ ہے کب رکنا ہی</p>	
<p>منظر ایک نگہ دیکھنے کے رہی ہن ہم کر حدز آہ سی ای جان نگر جبہ پستم</p>	<p>رات دن پرتا ہے وہ ساتھ زقیوں کی ہم یار گدزی ہی مری دل کے تری غم کا ہم</p>
<p>ورنہ میرا وہ کا ظالم بیٹ ہوتا ہے بُرا پاس کر اپنے کیلئے کارا مان کھسا</p>	
<p>کالیان جگر گمان اور ناز سے ہستی تے وہے منظور تھا خاطر میں جو ہم کہتے تے</p>	<p>اک زمانہ تھا کہ ہم تم سے ہم رہتی تھی غیر اس تشک سے جو اب بڑی بہتی تھی</p>
<p>ایک دن یہ میں کہ ہم جو ابر پرین ہن پیارے غیر تو خوش ہن بلا دیکھے ہن ہم سے پیارے</p>	
<p>نیچے ہم دیکھ کے جسے ہن ن کرین کی بس ہم دغا</p>	<p>اب کوئے اور کرین تجنی تو خوش ہو دلبر اینا دلہارنا دیکھے اوسے دل دیکر</p>

	آپ اس حرکت بجا سے پشیمان ہونگے دیکھ کر شاوہمین خوب ساجیران ہونگے	
جان اتنے بے جفا خوب نہیں جان کما مجھے تو عاشق جاننا باز کو ہرگز نہ ستا	باز آجور سے اور ظلم سے اب ہاتھ اڑھٹا غور کر مجھے تو کیا کیا نہ ترانا ز اڑھٹا	تہ
	ور نہ کرایہ مجھے رو رو کے پچاؤ کے گا مجھ عاشق نہ میان اور کوٹے یاوی گا	
کسے میری کے تین تو نے نہ مانا کافر اپنے عاشق کے تین اتنا ستا مانا کافر	کسے سیکھا ہی تو عاشق کا جلانا کافر قدر محرم کی کما جان نہ جانا کافر	تہ
	کہہ چکا آگے پر اب کتا ہوں اچھوڑے جور ور نہ دلدار کروں تجا کوٹے ڈنہ کے او	

تمام ہوا

معجز

تخلص ہے مرزا محمد رضا ولد مرزا علی اکبر شہنشاہ
 اکبر شاہ کا صاحب یوان پین شاگرد رشید
 ہیں حکیم محمد علی خان سیما تخلص اور خواجہ وزیر
 وزیر تخلص کے یہ واسوخت جو مجسوع
 نیرا میں شامل ہے اس سے انکی تصنیف کا
 حال واضح ہوتا ہے کہ طبیعت مضمون غیر
 ہے کلام میں سنانت اور بیان
 میں صفائی خوب پائی جاتی ہے



دشمن جناب طرب کو نسا انا ہے	کون سی باغین گل سبز بیگانہ ہے
کیسا وہ دام ہے ہم حسین ہر اک دانہ ہے	شیخ کس شعلے یہ سو جان سے پروانہ ہے
غول کس دشت میں ہے تیرے تیرے ہیں	ماؤن بیاختہ کس جا سے اوٹھے جاتے ہیں
سچ وہ کو نسا ہے حسین سے دل شادان	کس تم پیشہ کا طالب ہے ہر اک سیر و جوان
کو نسا ہم ہے کہ ہے عنبرت نما ہی جہان	کیا وہ ایذا ہے کہ راحت میں ہیں جس سے نسا
بنفج سے تہین عیسیٰ کو کس آزار سے کے	شریت غم ہے دو اکون سے باز سے کے
کس شہنا کا ہی دیا میں مرزہ غیرت ہم	وہ معجز کو نسا ہے جس کا ہے بہل حنظل غم
وہ بعد اکون آہیں میں کہ ہی انور ماتم	کو نسا ظلم ہے وہ درتی میں جس سے اظلم
ہوش کس خبر سے اور ٹھے میں پر زیادہ کن کے	کس گئے کو نسا کو دین آزادوں کے

طبل خجکی کی صدا دیتا ہی کس ساز کا غل کس گلستان کی ہے آشفنگے رشک سنبل	سلسلہ رکتے ہی کس شے سی ہوا ہی کا گل شور انگیر ہے کیا چیز ہے سا غزل
آئینہ وار دل بیرون جوان کس کا ہے بیخونے نام ہے حکا وہ نشان کس کا	
کون لو آتا ہے آنکھوں کو لہو کے لہو کون ہے وہ جو محبت میں کرے کاغذ و	کیا وہ آفت ہے کہ چلتا نہیں جس سے قابو کون سے گل میں ہے آبادی راحت کے بو
کون سے جنس کے ہر ایک کو خند اری ہی کون صحت ہے کہ مشہور وہ بیمار ہی	
برق کتے ہیں کسی خرمین ہستی کی سیلے نصرت کون سی سیلاب نے برباد کیے	وہ دو کون سے پانی لے اوسی تو بہرہ کسے بخوف و خطر پنج ہزاروں کو دے
کون سنا نہیں فریاد دل آزار ہے کون کون ہے مائل بیداد جفا کار ہے کون	
کسے آید سب ذلت و رسوائی ہے سنہ کے فریاد کو کس چیز نے کہلوائی ہے	کون سی سخی سر مجنون یہ بلالائی ہے کون سے در پہ دلا خیر جنین سالی ہے
چمن بروج و الم کس سے تر و تازہ ہے رنگ کس کا رخ و حشت کے لیے غارہ ہے	
کسے کج خلق و ہمیر کا غل ہے ہر سو نیک آتی ہیں نظر کے بدلت بد خو	کسے خاطر ہے میں مطلوب جان کہ ہر دو کون ہی جسکے کے سی ہر سلمان ہنر دو
جادوہ دادی عم کون تبادیتا ہے کون گمراہوں کو ڈھرتے یہ لگا دیتا ہے	
کیا وہ فردہ ہے کہ نیام اجل ہے مشہور برچوہ کونسا ہے جس شے ہے دل شہر	ما جلتے میں بشر ما مقدو ہے انسان کو کس شی کا مخلو

جگر	رنگ بزرگ کرے کون ہر لینے ہن کیا وہ خاموشی ہے جو رشک سخن جینی ہے	
ذکر کس سے کا زبان پر نہیں لاتی غماز کون بیگانہ ہر اک شخص کا ہی محرم راز	دکھو شہنشاہ ہر کس داغ گلے سوز و گداز	۱۱۱ دفعہ چوتھے میں کس ہی سخن از و نیاز دکھو شہنشاہ ہر کس داغ گلے سوز و گداز
	کون ہے لہجہ غم میں جو ڈبو دیتا ہے کون یاد آ کے فرے زلیست کے کہو دستا	
رہنے تنو کا لقب گور کی ہی ماری کی نہیں جہت میں شفا کون سے آزار کی	کس ہائے میں ہے تکلیف گرفتار کی لا علاجی ہے وہ کو لہنے بیماری کے	۱۱۲ کس ہائے میں ہے تکلیف گرفتار کی لا علاجی ہے وہ کو لہنے بیماری کے
	کل گلزار غم و رنج کے کہتے ہیں شکل تصور رسد اسکے تین کیوں نہ رمانے	
پہنتے ہیں کوئی نہ آفت میں اجلا کو کوئی نہ سب سے لیکر ہوئی سہرا لاکھوں	شہو کرین کہاتی ہیں کس راہ میں انا لاکھوں وہ بھی کیا ہے جسے کہتے ہیں اجلا لاکھوں	۱۱۳ شہو کرین کہاتی ہیں کس راہ میں انا لاکھوں وہ بھی کیا ہے جسے کہتے ہیں اجلا لاکھوں
	شکل سیما بون کس تیاہ میں ان لاکھوں مجھ میں کس غم جان کاہ میں لیا لاکھوں	
تین زانت و آرمہ لقب کما ہے کون تیرا ہے اپنے سے کنگش رکشا ہے	جس سے جانہ نہیں ہوتی میں وہ آفت کیا کس گنگش تان کی ہو امین اثر سودا ہے	۱۱۴ جس سے جانہ نہیں ہوتی میں وہ آفت کیا کس گنگش تان کی ہو امین اثر سودا ہے
	پیرہ شرم کو آکھوں سے اور ٹھانای کون ہر سحر آیت حیرت کا دیکھا ہے کون	
تیرا یہ دولت تو بیت دل تاملی ہے کس کو غلا یہ سحر و جہد یہ بیابانی ہے	کون غار تلک سب فرخا کے پنا یکے ہاتھوں سے ہر اک پر ہر جان کی پنا	۱۱۵ کون غار تلک سب فرخا کے پنا یکے ہاتھوں سے ہر اک پر ہر جان کی پنا
	غم یہ غم کو ان سے ہر دسا دنیا ہے کون ہے جو غم کو ان سے ہر دسا دنیا ہے	

<p>کایوہ گرے ہی کہ ٹنڈی کی جسے صلہ کایوہ دریا ہے کنارائیں جسکا پیدا</p>	<p>فرق کس جاہتین سلطان گدائین اصلا کس جن میں نظر آتی نہیں سب کی بنا</p>
<p>کس کستان کا لڑو کش تجالہ ہے کون سے نخل کا گل شعلہ حوالہ ہے</p>	<p>عقلہ مبتدا کون ہے وہ جسکی ہی مقصود خبر موج کش جس میں ہے روکش شمشیر</p>
<p>کونسا دروہہ جسوں سے باین بچیں اکثر وہ دو اکون سی ہا جسکا مخالف ہے اثر</p>	<p>عقلہ مخت دل خون جگر کے غذا ہوتا ہے کون کاسنہ حق انسان میں سدا ہوتا ہے</p>
<p>کس یہ رہتے ہیں آئینہ کیوں ششدر بیش کیا آتا ہے ہو جاسے تین چوریزور</p>	<p>عقلہ ابرو ہات سے کس حال میں دیکھیں بشر کیلے جان یہ کیوں رہتا ہے میر نظر</p>
<p>نام زینت جو کون سے نو بکر جانی ہیں شعر مودا کے ہر اک شخص سے میر ہوا تین</p>	<p>عقلہ دل کے بیانی سے لیجاتی ہیں ستیاہ نویت دشت آبادی سے ہوتی ہی تو ویرانی توتی</p>
<p>ہوش بلب کے جو نالوں می ڈرا دیتے ہیں ظلم کا کون سے ظالم کا تیا دیتے ہیں</p>	<p>عقلہ جام وینا کی طرح منہ سے ہل اور پوتین مشوری دل ہی نکھانی کے بس جاتی ہیں</p>
<p>صدوت شمع سدا اشکوں سے دہو ہیں مزرع عیش میں کیوں تخم الم بوجی ہیں</p>	<p>عقلہ دہیان راحت کا نہ رہتا ہے نہ آسائش کا نام ہوتی سی سے لیتے نہیں زبیا ہیں کا</p>
<p>تای کیلے چاہتے ہیں ظلموں سے بوسا ہیں</p>	<p>عقلہ یاسی میز سخن لب پہ کہے لاتی ہیں لالہ سجان سوزنمان سی کہے کہلا ہیں</p>

<p>میں</p>	<p>مشکل غم سانسے ہر وقت کھڑی رہتے ہی آنکھ نہ سوار کے مانند سدانت ہے</p>	
<p>کتنے میں سر نہ پر ایک نہ بہت شوقین تیری باتوں یہ عمل ہم کرین لاجول لا</p>	<p>پڑنا صح کہے کرتا ہے تو ہو ہو کے خفا بجھارت نہ نصحت ہے ہمیں سم سے سوا</p>	<p>۱۰</p>
	<p>جان کیا مال ہے ایمان ہے اب تک جو مقدر میں کہا ہے وہ ہگت لنگے ہم</p>	
<p>رہ گز مفر ترا شی سے او بھنے لگام گر نہ ماور ہو تو لی سے سر بخون کی قسم</p>	<p>نیکتا ہے ہی جو بہ نام ہوں اس اہ میں ہم ہے گوارا ہمیں ہر چین گے جو کچھ سچ و لہم</p>	<p>۱۱</p>
	<p>یہ ہونے ہے ہوسے تو بکا کرنا صح نگ گتے میں کے اپنے ووا کرنا صح</p>	
<p>بے شب یہ ہر اک شخص سے میں پوچھا بوسے وہ شہراتے ہے نہ کلامی خدا</p>	<p>سنگ یہ فقہہ جاسوز جو میں گہرایا وہ بلا کونے ہے جسمین نہیں ماس جیا</p>	<p>۱۲</p>
	<p>جسے اس اہ میں شہ سے ہر قدم رکبات جان سے سر کہ تیغ و دروہ کہاسے</p>	
<p>اگر بیجا پار تے ہیں اب نہ کیجے اصرار یہ وہ آف ہے کہ تجاتے ہیں داکن شہار</p>	<p>پہر مخاطب پہر جسے مرے ہر دم غمخوار اسکے آگاہی ہی کس کس کو نہ یہ کچی گزار</p>	<p>۱۳</p>
	<p>دل سے جانا نہیں کار بست یہ بہ ماغم ہے وہ من جان سہارا رہتے آدھ ہے</p>	
<p>اگر بست نہ ہے تیغ میں ما جان خون بہرہ آہ ہے اس کے کئے کا نصین</p>	<p>جبکہ پایا یہ جواب اور نے تو ہو کر خلیں دل مخزون تو ہوسے سیرت نہ نہیں</p>	<p>۱۴</p>
	<p>جو ہوش کو ہونا اور کھا یارو زنگا نہ نہ ہونا یارو</p>	

<p>دیکھنا چاہیے کیاتے ہے وہ آفت کیسے کس مرض کے مین مداوا سی لڑتا یسے</p>	<p>ایک مدت مری دل کو پھی تشویش سے نام سے جبکہ ہر اک شخص کو سے نکلنے</p>
<p>نقد دل جیتی ہیں کس جس کے میا نے مین کیا وہ می ہے جو سات نہیں پیمانے مین</p>	<p>جان کو دینی مین کس وقت یہ کرتے نہیں کیا وہ صحبت ہے جہان بڑی کی بڑی</p>
<p>منظر موت کی کب ستم مین اور زلیت سے کو سے جا یہ زبردست ہے ہو جا مین پیر</p>	<p>کے سایے کو سب تیب فنا کتے ہیں وہ بدی کون ہی حکو بہلا کتے ہیں</p>
<p>نور افشان نظر آیا مجھے اک کرہ نیا ناگمان اک ستم ایجاد کا دیکھا جلو</p>	<p>الغرض ایک فن کو جو گد ملیر ہوا شکل تصویر مین حیرت سی تا ثانی تھا</p>
<p>چشم بد دور عجب شکل عجب صوت تھے سکر مایک وہ کہنا کے غرض موت تھے</p>	<p>دیکھ کر حسن سراپا کو ہوا دل مضطر تباہیسا ن اہ آہ کشیدہ بیکر</p>
<p>اگر گیا سرو نظر سے جو پر طے قد یہ نظر ناکہ کش صوت قمری ہو امین نقشہ جگر</p>	<p>فتنہ حشر تھا وہ سایہ طو با تھا وہ نام کو قد تھا قیامت کا نمونہ تھا وہ</p>
<p>راست تھا تیر کے مانند کچی سی آزاد بیگان فتنہ گرک مین تھا فلک کا ستارہ</p>	<p>چمن حسن گلستا سر و و ہنک تمنا طبع طوبی ادوسی کتھی تو دل نخل مراد</p>
<p>تھا عجب مصرع بر حسبہ وہ یکتا نے مین فرد تھا دفتر غنائے و زیبائے مین</p>	<p>صفت قامت موزون مین نہیں تباہ تم زنگ شاخ شجر طور ہے تباہ قدم</p>
<p>سجھل گل باغ ارم ستہ صد جاہ چشم</p>	<p>تھا عجب مصرع بر حسبہ وہ یکتا نے مین فرد تھا دفتر غنائے و زیبائے مین</p>

<p>عجینہ</p>	<p>تارہ مضمون ہے سو جاہے وقت بالا کا دم اعجاز نامائے ہے عصا سوت کا</p>	
<p>گو براک سطر بنے باہی ظلم کو زنجیر کاسے آندی ہے ہے اور کل ہی پائی</p>	<p>زلف کا وصف میں کہتا ہوں مسلسل تجیر خوف ہے محب کو نہو جاہے پر نشان تیر</p>	
	<p>باعث برہمی صحبت احباب سے وہ زلف کا ہے کو ہے زنجیر سیاہ سیاہ</p>	
<p>شب بجران ہے اور رازی عین سیاہ کین دیکھتا متیں تو لیلے کو تصدق کرتا</p>	<p>لکڑہا پر سیاہ ہے نہیں فرق اس میں ذرا مشک و عنبرت کہیں دوسکی ہی بوجاں سوا</p>	
	<p>شام غم ہے سحر عیش و طرب کی خاطر مجھ موقوف نہیں ظلم ہے سب کے خاطر</p>	
<p>خضر و یکنے تو کوری داد سے طلعت کو شمار پر لطیف ایسے کہ ہی حسن میں لیلے کا عدا</p>	<p>سوجہ بھر فنا ہے وہ ہے جان نزار ناک چوٹے میں گرفتار بیان شب تار</p>	
	<p>سایہ بخت سیاہ ہی جو سوا کالی ہے دود آہ و دل محن رون سے وہا کالی ہے</p>	
<p>بارگنے ناک میں حسرت کی جلی جلی ہے تیرے گشت تار او کی قسم کیا ہی ہے</p>	<p>مشکل سنبل گل عارض بیچہ ہر آہ ہے دیکھنے والوں کے سر پر وہ بلالائی ہے</p>	
	<p>خول میں طول ال کفر میں نہا ہے وہ رہتے ہیں دام میں لاریہ کہ تار ہے وہ</p>	
<p>سر منت قدنا ہے سزا نام خدا سرو کے نخل میں آیا ہے پہل چوٹی کا</p>	<p>سر کے اذعان میں ہے نثر کا اسرار دوسرے فرق کا مضمون میں کہتا ہوں</p>	
	<p>شیش چوڑے کو پچا تو سر پر شیش ہے ماڈہ ہے تار میں چوڑے ہے سر</p>	

مانگ کا وصف میں کرتا ہوں وہ دلکش تر جو سی شیر او سکو جو دیکھے تو ہوش کی تصویر	اکشان سبکی نظر میں ابھی ہو جائے حقیر مانگ وہ قسم فقر اک سے گیسو پنجپیر
کیچلے افعے کا کل نے مگر ڈالے ہے مانگ ستیا ہے تو وہ زلف سیاہ کالی ہے	
ہے زبان افعے کی سو کے وہ یا سکا کہ جاؤ وہ ادوی ظلمت او سی کتے ہیں شہ	مد آہ دل حسرت زدہ یا تار نظر پہر مقرر ہے وہ شام شب گیسو کی سحر
موجہ قلام حسن خط پیشا نے ہے تخی خورشید سے وہ چند وہ نورانی ہے	
سحر چہرہ کی توصیف میں کہتی ہی زبان لوح الماس سی ہی صاف ہی وہ اہمیت	چشمہ صہر درخشان ہے عہ ماہ تابان ہی لطافت میں بزرگ گل گلزار حضان
مطلع نور بیاض خط پیشانی ہے صاف ایسی ہے کہ آئینے کو جراتی ہو	
چہین پیشا نے پیر نور کا صنمون یہ طلا تاب شمشیر ہلالی کی ہے وہ مدھیما	بال آئینہ خورشید میں ہے سرتاپا یا کہ ہے آئینے میں عکس خاک زلف سیا
پیشہ افراک فقط او س ہی نہ شہ مانی تھی دیکھ کر برق کی بھی آنکھ چپک جاتی تھی	
صفت ابرو دلکش ہیں کہ وں کیا تھی پہ ہلال شب اول کی ہیں بیشک تصویر	کوئی خیرا و نہیں کتا ہی کوئی تیغ نظیر اگر کمان او نکو میں لگھون تو نہیں کچھ نظیر
شکل محراب عبادت ہیں حمیدہ دونوں صاف ظاہر ہی کسی سے ہیں کشیدہ دونوں	
صاف شاخ شہر طور ہیں خمدار ابرو اسپے جانبا زون کو ہیں خنجر خنجر ابرو	دوہ جفا کا راہرو ن لاریب ہیں ہشیار ابرو

جسٹ	چور و سفاکی و چالاکی میں مشاق ہیں وہ جنت میں خوبے و زیبائے کی بر طاق ہیں وہ	
نون میں حسن کا دشنہ نہیں بجان نزار مانگ کی طرح سے ہو جاوہر میں سببہ نگار	راہی شمشیر میں لازم نہیں ہرگز تکرار آدمی را لیے کہ تلوار جو دیکھے اکسار	۱۰۳
	اونکی پیوستگی سے لطف بڑا ملتا ہے جنت عقبہ کے لڑائے کا مزا ملتا ہے	۱۰۴
اک نظر حبیبہ کرین تیر نزاروں میں چنانچہ شوخیان اونکے اگر دیکھیں تو آپ شہزادے	آنکھیں وہ ترک جفا جو ہیں اگر ظلم یہ ہیں صدید کیا چیز ہے صبا و فکروہ ام میں لہریں	۱۰۵
	مشعل پایہ جو گردش او نہیں مچھلتے ہے بزم عالم سے خرامات نظر آتے ہے	۱۰۶
ساغر باہرہ عرفان و نہیں کناہی را جو دو چار اون سے جو ابھرنہ وہ تو لہریں با	جام سے کو کرون اون گھونکی غولی یہ فدا جسم زاہد ہے جو دیکھے تو کے وصل علی	۱۰۷
	شہم بدر در عجب حسن کے وہ جیوں ہے نوریزہ ہستانہ کا جل سے مگر جو بن ہے	۱۰۸
آکھسی ساسر کی جاہدہ تیل کر جانیں سو بنے بن کے دل خلد کر تو نہ ہوں میر	سیان کناہر کے ہرین جو نظر خواہ میں ہیں دست و پا اونکی صفتہ میں جو جہنم جہنم	۱۰۹
	فکر کو مل کے تشبیہ جو پیا ہے اونکے آنکھیں نامہ میں تو سی مشک سیاہی اونکی	۱۱۰
رنگ سی جسکی ہے افلاک کا سینہ غیا غشتر میں رگ جان کی لیے وہ ظلم خصا	روکش خط شعاعی ہی مژدہ کا ہر مال گر حیدر ناوک میں بہ خوز زمین شمشیر شمال	۱۱۱
	ناخوشی سے نظر میں مرگان پایے پر ہیں مرگان	۱۱۲

<p>غیر ممکن ہی کہ دیکھے اور نہیں اور پھر دستہ تیر کا ہے دیکھنے والوں کو بھین</p>	<p>دستہ و حجاز و سومان ہن کی جان حرن ہن چشم پہ چلن کے جگہ زیب گزین</p>
<p>مشعل سوزن جو ہر اک دل میں وہ چہہ جاہن خون چشم دل عمدیہ کو رولوا لے ہن</p>	
<p>سہ و خورشید خدا اور نہ رہن شام چکاہ یہ صفا ہے کہ شہر تہا ہی نہیں باہی گاہ</p>	<p>کان وہ کان جو اہر ہن کہ سبحان اسد جام الماس میں وہ حسن با اس آگاہ</p>
<p>ہن عجب طرح کے وہ چاند کہ خود ہا لے ہن حق تو یہ ہے جن حسن کے وہ تہالی ہن</p>	
<p>راست تو یہ ہے کہ دو جام بلوین ہن یا کہ ہن کفہ نیران عدالت سامان</p>	<p>گل سیرین کا ہے اون کا فون یہ تو ہا گاہ خسک باز لطافت جو کون ہے اگانہ</p>
<p>نور کے حوض میں وہ گوش پر ارد و لون صاف ہن بھرتا لے تختہ دو لون</p>	
<p>رستے میں گو ہر افلاک نفاست ہن وہ پر چہ تختہ الماس صباست ہن وہ</p>	<p>صدق گو ہر دریای لطافت ہن وہ گوشتہ شمشیر ایوان جلال ہن وہ</p>
<p>شانہ گیسو پر تاپ اور نہیں کتا ہون میں برگ نخل کل کتاب اور نہیں کتا ہون میں</p>	
<p>کتے ہن عجب کلاز شرح ہم او کو شیخ کا فوز ہے دیکھے جو اوسی آتندی ہو</p>	<p>گوش دل سی صفت مینی پر نور سنو شعلہ ہے وہ رگ کلر کزراکت میں گو</p>
<p>طبع خود رفتہ نہویہ نہیں حاشا ممکن دل اوسی دیکھہ کے قابو میں رہی کیا ممکن</p>	
<p>موصوفانہ خنڈے ہے وہ مینی گویا تہ قصا ستر تاپا</p>	<p>راستی میں ہی الف تشنگ نہیں اصل جام آنکھیں ہن تو وہ کروں میں کھفا</p>

<p>رخ پر نور پر کب سے بکٹان سے بنی آہو چشم سخن گو کی زبان سے بنی</p>	
<p>گل تہنق کا بھی سخن ہے پشیمان او مس بات اولی ہے پوچھتے کون ماتے کرتے</p>	<p>دیکھ لے جسکو تھین ہی نہ کہے کام سے مصحف رخ میں نشانی کا ہوشک جو دیکھے</p>
<p>ناک میں گیا دم واہ سے کیا وہ بنی چشم ہیرا کا گویا ہے عسا و ہ بنی</p>	
<p>غیرت آئینہ ماہ رخ زیبایا ہے شہر ہے حسن کا تن شاہ رخ زیبایا ہے</p>	<p>جلوہ قدرت الہی درت زیبایا ہے روکش یوسف صمد چاہ رخ زیبایا ہے</p>
<p>چمن روضہ رضوان ہیں وہ دونوں عارض نور میں سے ہے وہ بند ان ہیں ہر دو نور عارض</p>	
<p>مہول خوشبو میں ہیں تویر میں رشک کتاب وقت آرائش اگر دیکھے تو ہو کر کتاب</p>	<p>شعلہ تن جہان سوز سے چلتی ہی نقاب سخن پر نظر شعاعی کے ہو نور رشید کتاب</p>
<p>کیا نقطہ غیرت گل حسن میں نہ سارا ہے گلشن زونہ زیبائی و درت سارا ہے</p>	
<p>حاصل گلشن پہلی ہے گل رخ کی بہار شہر ہی نہ ہو جو کہ لے او نکو اکبار</p>	<p>رشک افزا ہی گل گل بہار ہے وہ دونوں عذار ہیں عجب شمعین کہ پر و اسے ہیں چکر اول نثار</p>
<p>صاف آئینہ سے افروان ہے معنائی او انی چہ جو ہر میں جو دیتی دکائی او انی</p>	
<p>فیضت وادی امیر سے شمع سے شمع رشک سے مثل کتان چاند کا سید ہی فخر</p>	<p>کیا عبادت ہے کہ کب سے صبح بہار آئینہ دار نغز زخم خامہ ہی تو عیب میں ہے مثل ہزار</p>
<p>لالہ سارے چہ وہ چہ عین ہو جانا ہے چہ وہ چہ عین ہو جانا ہے</p>	

<p>جس سے حاصل ہو ہر اک شخص کو کیفیت آفرین نقطہ لوزن نزاکت میں اوسے کتا ہونے</p>	<p>خالی زسارہ رنگین کا ستاؤن مضمون سہے سویدای دل جو سے خوبی میں ترون</p>
<p>قرص کا نور جو میں گال تو وہ قفل ہے داغ ہے لالہ زسار کا کب وہ تل ہے</p>	<p>۶۹</p>
<p>یاسہ ہر شاک شب کیسہ کا عیان دائرہ کوئی یا ہوئی عکس فلک چشم سید کی چسلی</p>	<p>ساکن شہر حلب آ کے ہوا ہے رنگی جہا میں آتی ہے نظر آئینہ عارض کی</p>
<p>خرمین حسن ہے رخ حال سید دانہ ہے تل نہیں شمع لطافت کا وہ پروانہ ہے</p>	<p>۷۰</p>
<p>مرہہ دل نیکہ کے ہو جاتے ہیں اونگہ نوا اونگلیان او شہتی میں جب ہوتے ہیں جلو</p>	<p>غیرت عیسیٰ مریم ہیں وہ لب نام خدا اون سے مل جاتا ہے کامل کو مرنو کا تپا</p>
<p>نازکی بن رگ یا قوت سے ہی افضل ہیں اوتلی آگر لب لگے گوی ہیکل ہیں</p>	<p>۷۱</p>
<p>رگ کل فرط نزاکت سے ہیں وہ عیسیٰ ہم ہستے ہیں دیکھ کے ہستے ہی اسپاہ کا عالم</p>	<p>لب جام می خوبی ہی را نہیں لگتے ہیں ہم گو ہیں شیرینی گفتار سے سپید ہ ہم</p>
<p>جلوہ جس چاند میں عاشق کو وہ دکھلا تو ہیں دو ہلال ایک ہند میں نظر آتے ہیں</p>	<p>۷۲</p>
<p>ماہ ہے سرخ سے شہیرہ بان پر عقل سے در ہیں وہی شہارخ تباہت اہل زبان میں</p>	<p>توں ہمہ داس ہے عقیقہ ہمیشی اون کے حضور مہ خضیا ہ گلوں ہیں وہ لب ہر سرور</p>
<p>ہی تشبیہ ہی فکر سے تباہ کی ہے لب رنگین نہیں کاشی میں تھن ہوئی ہے</p>	<p>۷۳</p>
<p>امیرہ زانگہ اور عین زانگہ چاہے سخن عقل کرے ہو سکے</p>	<p>خچہ گلشن موعوم سے وہ تنگ و زور غیب دانی کا ہی نشہ پیمان ہوتا ہے</p>

<p>میز خفگی کہوں مضمون یہ پر حسیہ ہے اب کہلا مجھ کہ وہ حقہ سیر لہ ہے</p>	
<p>یون شامی دروذن میں چہ دروز زبان آب دبا لہی ہی دن میں کہ یہ تو باہی گان</p>	<p>گشت بیس میں وہ موسیقی کی مین کیران وہ اوقت سی ہیں ایزہ الماس بن</p>
<p>صورت مجھ فلک صاف و دروڑا ہے آگے اون دانوں کی دنیا کے کہ باہی ہا</p>	
<p>ہے لطافت میں جن چہ نہ آب حیوان موج آب دروذن کا ہے ہوتا ہے گان</p>	<p>آگے جو کھیلے وہ میں تا آن کہ یا یہ ہے شہرہ بی قاسم ہن جلو کنا</p>
<p>سے مضمون کھلے صلیح رسا رہے شکلہ آتش باقوت لب الورد ہے</p>	
<p>اوس نغزان کی صفت اب میں تم کرتا ہوں کوئی میدان طرب کہتے ہوئی دوتا ہوں</p>	<p>جاہ گز آر میں نہ اسنتہ نوم و ہر ہوں چہ نوبہ ہے سے نہ شیبہ میں مزا ہوں</p>
<p>طرقہ مضمون مری خاطر میں نہا اے سے ہے باغ لطافت کے درخزا ان کہ ہے</p>	
<p>شمیٹہ گردن نازک کا گردن کیا نہ کور شام ہو جاے اگر دیکھے اوی صبح ہو</p>	<p>سہہ سہرا پودہ میاں شام شام ہے وہیں حسن بہانہ تالار بفر</p>
<p>شمع فانوس طرب گردن نورانی ہے مشل قذیل فلک حسن میں شامی ہے</p>	
<p>دو شمس وہ بدر ہے ہوا کہ کہ کہ کہ کہ یون ہے اوزن شانوں کی اور شامی ہے</p>	<p>میں میں</p>

۱۰

<p>جوئی شیر لیے تنو کے کبیرے تقصیر معاف شعلہ طور سے ہے بڑھ کی ہیں انکی اوصاف</p>	<p>صوت ساون بلورین میں وہ ماؤں شعلہ کیا مجال اونکی صفت میں چکر و لائٹ کڈا</p>
<p>نور کی ساچی میں صانع فی انومین دیکھا ہے انہیں دوشمنوں سے اتن نور کا پر کالا ہے</p>	
<p>اگر ساعد سے تقصیر ہو ای بیرون چمن حسن میں گل سنہریں میں عیان</p>	<p>تو یہ ساعد میں کارون صفت بیان کیا راحت ہی کہ ہوتا ہے یہی صفت نکلا</p>
<p>نور میں اتنے لئے چاند نہ غالب ہوگا صبح صداوت کا ہے دعویٰ میں کاؤٹنگا</p>	
<p>زرد ہو شمع خنادر کے گلے جب کہ کبیر خط کھت دست کا ہے کا کھٹان سبتر</p>	<p>دست نگین کا وہ مضمون آہ نہیں نظر پتھر عہدہ چیم ہے بتیلی ہے قمر</p>
<p>برق سان نور مجسم ہا بہو کا ہے وہ آتش لگ خا ہر شے ہی شعلہ ہے وہ</p>	
<p>لو اسی شمع کے رکھتا ہی ہر اک عاشق ہوا برگ گل جان کی یا ان شیفہ ہوتی ہا ہر</p>	<p>نارنگہ زبان کی ہے آگشت خنالی میں ان کی بھلائی ہی کروں کیا اظہار</p>
<p>اد گلخانہ صاف وہ مفتاح و رخت ہا شعاع گل میں گل ہیں ایف الفت ہا</p>	
<p>صاف ہیری کی بکنے ہیں وہ خنہ خنہ برگ نسیرین صباحت میں وہ بوسفت تلال</p>	<p>ماہر دست نگرین کا گھون کیا احوال پتھر ہے ہی اک اور نئی اونکی مثال</p>
<p>شتر حسن میں ایسے جدا ہیں ناخن صوت ماہ نوا گشت ناما میں ناخن</p>	
<p>اکھا گرا اور سکی صفائی ہی کہ بی کہیہ ہے ان کا کچھنیہ ہے</p>	<p>نہرت رہی محمد حسن میں وہ سینیہ چند تیرہ ہا ہر تیرہ کا آغلیہ ہے</p>

	کثرتِ من سے اس گرم ہے بازار اور سکا طرفہ یوسف ہے کہ عالم ہے خریدار اور سکا	
بوی خوبی اور نیند کہتی ہی مری طبعِ طریقت بس کرا ہی فکر رسا کون اور ٹٹا کے نکلیت	نارستان کی بہت محنت ہے اسی دلِ تیر سیبِ جنت سے بھی لیں نوک کہ کسی بونِ طریقت	۱۰۵
	نغمہ زار بادہِ سخوت ہرین بے ست پستان قبہ قصرِ لطافت ہرین بھینہ پستان	
تیرہ آئی ہے نظر صبحِ طلب اور سکھ پانیِ نثارہ کیا اور ان تک پہنچ کر کیا مقصد	شکرِ صاف سے ہی آئینہ ماہِ مین نذر خونِ خورشید سے وہ پیٹ تو مری پنا	۱۰۶
	یہ صفائی ہے کہ نغمہ صاف نظر آتا ہے آئینہ سانسے آتے ہوئے شرم آتا ہے	
چوٹی خوردن کی کسی ایسی توگی جانکاہ کیوں نہ ہو دیکھ کے حالِ دلِ عاشق تباہ	سیکی وہ او سپہ دیوان و ہارسے سبحان اللہ پر تو زلفِ مغز ہے کہ ہے مدِ فلکاہ	۱۰۷
	ہریان میرا نئی تشبیہ ہے جب جاتا ہے کتابوں آئے میں ہالِ نظر آتا ہے	
ملکہ نوی بیان ہے نہیں بل آہیں یا کہ ہے جیلوہ نما عکس چرخِ غیب کا	تات کی مدح میں کتابی ہی ذہن رسا ماہِ کامل ہے اگر یہ ہے تو یہ ہے ہالا	۱۰۸
	جب کوئی حسنِ پروا سکے تو گراں ہوتا ہے چشمِ عنقاہی کہ کا بھی گمان ہوتا ہے	
جاوہ ملکِ عارم بھی او سے کہتے ہیں شکِ عنقاہے نظر آئی ہیلا وہ کیونکہ	رگِ گلبرگ سے ، ییب ہے تلی وہ کمر گم جو نظر و نئے ہی ملتی نہیں کچھ او سکی خبر	۱۰۹
	دیکھتے والدہ کہ بیانِ شوق کی طبعیاتی رستے فراوانی ہے	

<p>سر پہلے کو عیان اب نہیں کر سکتے ہم یہ جگہ وہ ہے کہ سر دہتا ہی جیسا یہ قلم</p>	<p>نکلے کچھ بات مزے کے ہو اگر اب رقم نہیست این جا ہی نکلے بد تو انغم</p>
<p>راز پنہان ہے مناسب نہیں انشا کا یہ وہ عقد ہے کہ دشوار ہے کھنا جب کا</p>	
<p>نور میں تپتہ ایوان لطافت ہیں سرین بد میں یہ فلک حسن کے کنگ سین نہیں</p>	<p>جلوہ افکن میں مقابل میں دکوہ سین پیٹ لیتے ہیں انہیں دیکھے سراہ چین</p>
<p>یوں تو ہر طرح کی تشبیہ نہیں مینے دی ہے ایک مان طلبہ عطار فقط باتے ہے</p>	
<p>کون مرفوگیان زانوں کو تو نازیا ہے شعل باہ فی حسن کمان باہلی ہے</p>	<p>جو میں اعلیٰ او نہیں ادنیٰ سی کتاب کیا ہے کتے میں بدین بخل جسے نام انکا ہے</p>
<p>نور میں صبح قیامت سی فوڈن ہیں راین صاف قصر تن انور کے ستون میں راین</p>	
<p>زانو صاف نہیں نور کے آئینے میں دولت حسن خدا واد کے گنچنے میں</p>	<p>حسن میں اونے سواریوں کا کپ سینے میں سقف افلاک صباحت کی سے زین میں</p>
<p>ساغر ماہہ خوبے ہیں بلا شک زانو ایسے حوروں نے بھی مایہ نہیں انک زانو</p>	
<p>ساق باگردن حوران جان ہی تیر شمع کا نور ہے دیکھے تو جلیے تیر</p>	<p>ماہے کو شروستیم ہے ابسک گہر نور میں کا پکشان ہے تو ضیا میں ہی تیر</p>
<p>وصف اسکا کرین اتنے نہیں طاقت ہم میں صبح کا چاکا گریبان ہے اوسی کی غم میں</p>	
<p>وصف میں اپنی کارین ہی لباتی زبان باتے میں انہیں کر کے خرابان جان</p>	<p>یا ہوا خاصہ کو ہے نغمہ کہ کوئی نکر مہ بیان تا ایسی کہ ہی شعلہ کا کھان</p>

<p>موتلم کے لیے گراں سمندر بات آے صفحہ روح پر اون شعلو کا نقشہ کینج جاے</p>	
<p>جیکہ اس شان سی اوس حور کا جلو ادیکھا</p>	<p>میںے قابو میں طبیعت کو نہ اصلا ادیکھا</p>
<p>دیریکہ آئینہ سان حسن سرا پا دیکھا</p>	<p>ناز و انداز کا ہے طور نرالا دیکھا</p>
<p>بہاگین اس دل و شے کو ادا میں اوسکے زلحف کی طرح سے لین بڑھ کے بلائیں اوسکی</p>	
<p>دیکھتے ہی مجھے شرما کے وہ دیو پوش ہوا</p>	<p>شربت دید سے کیف می سر جوش ہوا</p>
<p>کر کے اک نالہ جانکاہ میں سہوش ہوا</p>	<p>میں غم خاطر مخزون کی یہی نوش ہوا</p>
<p>گٹ گٹے تارے تو ان ہٹنے کی طاقت نہ ہوا جان برین گئے قابو میں طبیعت نہ ہے</p>	
<p>آسمان ٹوٹ پرانیخ و الم کا ہے الفوز</p>	<p>مہر اندوہ و غم نو ماس کا چمکا فی الفوز</p>
<p>کام نہ سے کیا تیغ دو دم کافی الفوز</p>	<p>مل گیا مجھ کو تیا دشت عدم کافی الفوز</p>
<p>تن بدن پہلے لگا سوز درون سے میرا طبع نے چھیر ڈیا ذکر جنون سے میرا</p>	
<p>بحر حسرت میں ہوئی کشتہ دل طوفانے</p>	<p>سیل خون کی مری گھون سے ہوئی طغیانے</p>
<p>چپٹ گیا طائر دل سی مرے دانا پانے</p>	<p>دو ہے دن میں مر صحت گئے بچانے</p>
<p>چمن عیش و طرب با و خزان لے لوٹا دشمنوں نے بے مرے حال پر سینہ ٹوٹا</p>	
<p>کام کرنے لگے صرصر کا ہوا گی گلشن</p>	<p>نالہ آموز ہوئے نغمہ سرا کے گلشن</p>
<p>ہو گئے کچھ نفس مجھ کو نضای گلشن</p>	<p>سیر کرنے لگا جنگل کے بجائی گلشن</p>
<p>بزم عزم سے چھپے ان ڈانڈے دروانی سے</p>	

<p>مصل عیش میں جاتا کہے ہو لی سی اپنے بیگانوں میں ہونی کے باہم چرچے</p>	<p>خلوت رنج و الم سے ہوئی غربت پر ہے دفعہ جاتے رہے سب طبیعت کے ذری</p>
	<p>کوئی وحشے مجھی دیوانہ کوئے کہنے لگا بستر غم پہ میں دوزات پیار ہے لگا</p>
<p>کتا تھا ہای غضب جان کو کیا روگ لگا مجھ جو گذری وہ دشمن کو نہ کہلائی خدا</p>	<p>۹۹۳ حال پر اپنے آسٹ مجھے خود ہوتا تھا بیٹے بھلائی عبت و ام صیبت میں</p>
	<p>تار غم کو جو ہوا آہ کے بہرگانے لگے دل کے جلنے کے مرے ناک میں بو آئی لگی</p>
<p>گلشن عیشیں طرب خار تھا نظر و بین نعت زلیت سے تھی سیر طبیعت دل کے</p>	<p>۹۹۴ ہکو بوی گل میدی سے تے مایں آسے جان شیریں گرو صد غمی صد آفت تے</p>
	<p>وقت بچر مرے قسمت سے عجب ڈالا تھا بخت منحوس جو تھا چاند تو میں ہالہ تھا</p>
<p>رہتے تھے ذلت و رسوائے سداہ نظر کیا کہوں رہتا تھا کس سوچ میں میں آٹھ ہیر</p>	<p>۹۹۵ حق تو یہ ہے کہ عجب طور سی کرتا تھا سیر ماؤں کا ہوش تھا مطلق نہ مجھی سر کی خبر</p>
	<p>کام نہالوں نے کہے تھا کہ ہے اہوں سے پیش وہ آئین میں واقف تھا نہ جن اہوں سے</p>
<p>مجھے فرمایا کہ کیا حال ہے کیوں ہی گلشن ہنگ و ناموس کا اصلاح تجھے اب اس نہیں</p>	<p>۹۹۶ ناگمان کے ہر اک دوست نے یا جان خیز میں ہویدا ترے چہرے سے جنوں کے تیز</p>
	<p>کس پر زیاد سے دل اپنا لگا یا تو نے تیر کے نگہ ناز کا کھایا تو نے</p>
<p>دہر الفت میں گرفتار نظر آتا ہے رضنہ آتا ہے</p>	<p>۹۹۷ مرض عشق سے تو زار نظر آتا ہے مضطرب و شدد و ناچار نظر آتا ہے</p>

عشق	کے ہم حال حسن تم ایسا ہے تو کے گیسو کے ہوا خوابے میں مبار ہے تو	عشق
عشق	گرے آتشِ خسارے یوں گاہے تجھے آہنِ ہر وقت تو کپکپاتا تھا کندنِ سنا	عشق
عشق	آفتین لانا ہے انسان پر آنا دل کا کم نہیں قہر آگے سے لگانا دل کا	عشق
عشق	سر سیر پاتے ہیں ہم حال پریشان تیرا نہ ہے وہ رنگِ طبیعت نہ وہ جلو کا مہرا	عشق
عشق	زر دمی رخ تری الفت پہ قسم کھاتی ہے کلشنِ دل سے ترے عشق کے بجاتی ہے	عشق
عشق	عشق جس دل میں نہو وہ نہیں ہوتا رنجور ہم نہ ماین کی کسے سی تجھے الفتِ بجزور	عشق
عشق	یہ وہ لفظ ہے کہ جو نے نہیں تیا مسرور ور نہ ہوتا ہے پریشان کوئی کتابتقدور	عشق
عشق	آپنے صبر و تحمل نہیں ہوتا کوئی جان فریاد و فغان سے نہیں کو تو آکوئی	عشق
عشق	عشق ہے دفتر کو میں بن غم کا مضمون عشق نے کر دیے لاریں پیر و دلِ نوجو	عشق
عشق	عشق کے عاشق کے خاطر پہ بلا سی فرزون عشق ہے سبب ہے رونق وہ بازارِ جوتو	عشق
عشق	عشق کو لوگ جو تیب فنا کتے ہیں بات حق کتے ہیں والد بجا کتے ہیں	عشق
عشق	عشق وہ پارہی شکل ہے اوٹنا حسب کا عشق وہ راز ہے دسوار جب کا پینا	عشق
عشق	عشق وہ نخل ہے ہر ہول ہے جھکا کاشا عشق وہ آگ ہے ہر جگہ ہے جھکا کاشا	عشق
عشق	عشق سے آدہ ہے آگاہ رکاوٹ اسے ذرا کا گھوٹ اسکے	عشق

آئے آت جو برار آگے صحت اس سے	جیت و امن کی طرف دست جنوں جانی لگی
سخت دل جمع ہوئی نوک شہ پر آکی	تخنے مرگ کے پیدا ہوئی جینے میں سر
حال اتبر ہوا جو عشق سے آگاہ ہوا	راہ ہراس کے جلا جہ کوئے گمراہ ہوا
کم نہیں گردش افلاک سہی اس عشق کے چال	لاس کے چکر میں یہ ل کرتا ہے لاکھوں مال
ہے مناسب نکرے خواب میں آسکا خیال	یہ وہ کاکل ہے کہ ہر بال ہے جسکا خیال
یہ وہ سم ہے کہ کوئے سم نہیں مانتے جسکا	طرفہ تر چاہ ہے یہ زہر ہے پاتے جسکا
عشق وہ باغ ہے صرصہ جہان بادشاہ	عشق وہ چشمہ ہے پانی نہیں جھین بھنسا
عشق وہ سب سے ہر مروج ہے جس کے تورا	عشق وہ نشہ ہے مکن ہے نہیں جسکا اتورا
عشق وہ بو ہے کہ دم جس سے فنا ہوتا ہے	عشق وہ مٹی ہے کہ دل جس کے غذا ہوتا ہے
عشق بیشک ہی ہے خون جگر کے لعلی نام	عشق سفتے ہی وہ کی راحت ل جسے حرام
طعن بہات ہی اس عشق کے اور طنز کلام	نیک ناموں کو بے کرتا ہے یہ ظالم بدنام
اس کے لفظ و نیا کوئے شخص جو چہرہ جا ہا ہے	ہو کر نیا پائی نگہ کے اوسی کہلاواتا ہے
عشق ہے گلشن افان میں ہنخل زبون	اس کے سایے میں کوئی آئی تو ہو جا بون
کر دینا میں ہی ظالم نے ہزاروں دل خون	ختم ہے سو جان سہی اس آفت جان پر خون
جینا کہ دم کہے پامائین مارا اسکا	جان دینے کے سوا کچھ نہیں چار اسکا
الغرض سنتے ہے جن یہ کہا ہے تاخیر	درا سر سے تہ ہے بی شبہ ہمارا نظیر
خاطر آشفہ ہے اور حال ہے میرا عزیز	دقت کے نہیں نظیر

<p>پہلا دو بجے عید نماز آئی یا رو عشق ہے نام اسے حال زبون کا پارو</p>	
<p>قلہ لو میں اس ازسی اس وقت خبردار ہوا</p>	<p>مبتلا عشق کے پہنہ ی میں ل زار ہوا طرفہ عقلمت تھے کہ اس وقت میں ہشیار ہوا</p>
<p>بے سبب تہانتِ چشم سے مرا حال تباہ حضرت عشق نے کی مجھ غنایت کے نگاہ</p>	
<p>قلہ پہ تو نادانی پہ اپنے مجھے اک طیش آیا</p>	<p>سزنگون بزرگک فرط خجالت می سما کدیا حال پہ احباب سے جو گذر رہا تھا</p>
<p>راز افست جو یکایک ہوا افشا مجھے دل بہر آیا نہ رکا اشک کا دریا مجھے</p>	
<p>قلہ دیکھ کر حال مرا تاب نہ لائے اسباب</p>	<p>رو کے فرمانے کے مجھے کہ او خانہ خزا دل گیا خاک میں امنوں سے اصف شہاب</p>
<p>غیر حالت تری ہر آن ہو لے جاتی ہے ہاٹ اگلے ترے صوت ہمیں یاد آتی ہے</p>	
<p>قلہ اب نہ وہ کف نہ وہ کوپ نہ وہ صورت ہے</p>	<p>نہ وہ سچ بیچ ہے نہ وہ سیتاؤ زلف ہے ہوش سرکانہ خبر یادوں کی کیا آفت ہے</p>
<p>وہ بیان ہر دم ہمیں ہر وہ کی سے آتا ہے شع سوزان کی طرح کیوں تو گھلا جاتا ہے</p>	
<p>قلہ سنکے اس بات کو رو رو کے میں اونسے بولا</p>	<p>مری قسمت وہ تقدیر مستدر میرا پر مرمن ایسا نہیں کوئی نہو جب کے دوا</p>
<p>شرت جسا جمن ہاتہ جو آجاسے گا رہت دکھا جانی گا</p>	

<p>بخت یاور جو ہو میرا تو وہ آئے دم میں گردنم ابر سنخ خیز ہا ہی دم میں</p>	<p>لب جان بخشش کی موسیٰ سے جہا می دم میں دولت وصل دل غمزدہ پامی دم میں</p>
<p>جذبہ عشق جو اوس تنخ کو بانکت ملی سے سرخ سارا اسے راحت سے بدل ہو جا</p>	
<p>حسرت آمیز یہ تقریر جو تین میں ملی کی آخر کار جو مجھ زار کے تقدیر لے</p>	<p>کہا احباب ملی آتی ہیں ہم اوسکو ابے شاہد وصل نی کے اکی حمایت سیر</p>
<p>سکتے تین صورت تصویر جو پایا محبو آئینہ عارض جانان کا دکھایا محبو</p>	
<p>مل گیا شربت دیدار تو سنبھلا دل زار دفعہ گرم ہو اعمیتش وطب کا بازار</p>	<p>تپ پیران کو ٹھہرنا ہوا دم بہر شوار سحر عید ہوئے جگوشب وصلت یار</p>
<p>ہر طرف عیش کا سامان جو نظر آتا تھا غنجہ دل کا مرے فرحت سے کھلا جاتا تھا</p>	
<p>بمبعل ہو کی مزی وصل کی لونی کیا کیا باتیں ہونے لگیں آپس میں تکلف نہ</p>	<p>اور یہ گیا تھا جو نخل شرم و حیا کا پردہ تھا اسیلا وہ پریرا دکچہ جانشا تھا</p>
<p>برسر لطف و عنایات جو پایا میں سے راہ پر چارے فقروں میں نکایا میں</p>	
<p>دو نو جا ہے ہوا ہیر تو یہ الفت کا دوا نہ جدا ہوتا تھا اکی آن سے میں تندر</p>	<p>ایک جان اور زوق لب ہو ہوا ہم وہ شہو رہتا تھا وہ بت خود میں مری کنوئی حضور</p>
<p>کیا کہوں میں جو فرے شام و سحر کرتا تھا کچھ عجیب لطف سے اوقات بسر کرتا تھا</p>	
<p>وہ پریرا و مرے شکل کا دلوانہ تھا جلوہ افکن جو شب و روز وہ جانا نہ تھا</p>	<p>یہ سے تہنخ پر روز کا پروانہ تھا سدر مناکشا نہ تھا</p>

	چمن میں کرنا تھا انعام چلا کرتے تھے رنگ سے دست تاشف کو ملا کرتے تھے	
رات دن شام و صبح عیش کیا کرتا تھا روڑا غوش تنا میں بیا کرتا تھا	و میدم جام سے وصل بیا کرتا تھا بوسہ رخ کے سہاری پہ بجا کرتا تھا	۱۱۱
	حلش رنگ سے واقف بہ دل زار نہ تھا مرے گلزار تنا میں کوٹے خار نہ تھا	
دن یہ دن مہر و محبت کے فراوان تھے تلفظ عشق کا یہ جوش یہ طغیانے تھے	حاسدوں کو صفت آئینہ حیرانی تھے چاہہ ہر عاشق و معشوق کی بیان پائی تھے	۱۱۲
	میں فدااوسپہ تھا وہ حور سے تیدا تھے لیلے مجنون کی محبت کی حقیقت کیا تھے	
سچ ہوتا تھا اوسی میں جو کہیں جاتا تھا بے مری چمن نہ اکدم سبے اوسکی آتا تھا	اشک بسا خنہ آنکھوں میں وہ بہ لانا تھا دل مرا ایر کے ماتون سے خراپا آتا تھا	۱۱۳
	میں سمجھتا تھا ہے گی یوں میں لفت اوسکو ہوگے ہرگز نہ گوارا مرے فرقت اوسکو	
دیکھنا چاہیے اب خونے ہمت کی مرے بدگمان ہوگی وہ بت کئے نکا یوں نہیں	ایک دن ایک پریر کی صفت کی میں نے مجھے ہم تم وہ میں چاہیے کے بہا کرتی تھے	۱۱۴
	نام تھا صحبت احباب کا یہ بات نہ تھے اب کھلا ہمیدہ کہ مارون کی ملاقات نہ تھے	
سچ تا کس سے نیا عشق کیا ہے پیدا چارہ ہون میں تو سب قول و قسم قبول کیا	کسے صحبت کا سایا ہے تری دل میں تہ بناوت کی محبت تری لاجول ولا	۱۱۵
	تجاسے ہا ایشیدر عہد ہوگا کوٹے رہتے ہو رہا کوٹے	

کیا جرتے کہ یقین پاس وفا محکو ذرا تھے شکوہ نہیں ہے اپنے سحر سے گلا	حارون کی لیے ناسخ مجھے بدنام کیا خیر جو کچھ کیا اچھا کیا اور بیخ زسا
بیٹے جو چاہا وہ زہنار نہ چاہا تو نے خوب رہو اکیا دیکر مجھے دہوکا تو نے	۱۲۱ سنکے یہ مینی کہا ہضد کی حاجت تھیں ہوں صفا پیشہ میں ناسخ کی کدورت تھیں
کچھ دوا اپنے کرو جلد کہ وحشت تھیں بدگمانی سے یہ بیودہ شکایت ہی تھیں	ہو گیا قابل تغیر میں تا کردہ گناہ تم سے کس مرتبہ مہل ہو عیاذاً باللہ
اسپہ یہ غصہ یہ شکوی کہ ہوا دل رنج قسین سے کہا میں مگر تو نہوا صاف آج	۱۲۲ بیٹے اک بات کے تھے بسبیل مذکور کچھ نہ کہہ پیلے ہی ہے تری طفت میں نوز
جیلہ جو تیرے طبیعت ہی ہوا محکو یقین میں نا نونکا پہ غصہ تو بلا وجہ نہیں	۱۲۳ بجگو ٹبر کیا ہے بی شہہ رازدازوں نے فتنہ زریا کیا ہے مفرد دواؤں نے
کان غیبت سے بہری ہیں رازدازوں نے جوڑ مارا ہے تمہرے ہر ہر رازوں نے	گو یہ سب کچھ کہا پر دماغ کہ درت ہونے میرے باتوں کی کے طح ساعت ہونے
گرم ہو کر مری سپلو سے اڑنا آخر کار بنے بے سبر کے نسل جیسا یہ رکھنے تاجدار	۱۲۴ عذریے اور یہ بگڑا وہ بت برستار جم گیا آئینہ دل پہ کہ درت کا غبار
کیا کون بخش بچا ہے جو کچھ حال ہوا ناواک غم سے جگر عنزت غزال ہوا	۱۲۵ تقدیر چرخ ستم کشیش نے باہم ڈالا جب ہوا بند مرسے اندر مند کاربنا
آمان کا درگاہ گون نشا وہاں عزیزوں کا	۱۲۶ آمان کا درگاہ گون نشا وہاں عزیزوں کا

بیت	روز بدگروں گردون سے دکھایا مسکو ہو گیا دیویش سحر کا سا یا تجھ کو	
میر کے دل پہ ہوا حسرت و حیران کا ہجوم سرخ موجود ہوا آسکے تو راحت معدوم	سو گوارون کی طرح رہنے لگا میں محموم اڈرے گئے فیذب سے ہر صفت محموم	
	پیر تانا چہرہ کہ دلار مرے آنکھوں میں انک پہ آتے تے ہر بار مری آنکھوں میں	
یاد آتی تے جو نظارہ گروہ کے بہار خار ز لکھری نظرون میں تہا یہ گزار	ہلے کر ناتا میں حسرت زدہ ماتہ ہنہار ہو گیا تہا دل پر عم کا ہلنا دشوار	
	دھیان اوسکے رخ گلگون کا جو آجاتا ہنا بیل جان قفس جسم میں گہرا تھا	
مضطرب تہا دل مایوس مثال سہا تہ و بالا تہا جگر سینے میں شکل دولا	صوت ماہے نی آب سے خاطر بنیا تاسف سے مری حال پیر اجاب	
	بات کرنا تاکے سے نہ میں کچھ کہتا ہتا سنے لپٹے ہوئے و نرات پڑا تہا تھا	
فرقت زلف سے ایسا تہا مرا حال تہا جوش سودا سی جہان تہا مری نظر و سخن	دین و دنیا سے نہ مطلب تہا بخر نالہ آہ دیکھ کر سوی فلک کشا تہا میں شام و گاہ	
	ساز آباد خدا یا دل ویرانے را باید ہ ہر تہا ن ہر سچ سلانے را	
تیغ ابرو کے تصور کا کہوں کیا احوال ہو نا تہا کہیے اوسکے سراپا کا خیال	کا شاعر دور روزہ کا بے تہا بھک و بال بہیں چشم آٹھ پیر تہا تہا وہ حور حال	
	دک لگا یا میں نے رہنیت گنوا یا میں نے	

<p>تہا ہر اک عضو بدن گرمی میں انکسے ہوا اچھڑ کھتا تہا جو دیکھتا تہا حال مرا</p>	<p>تن بدن اکثرش فرقت ہی ہینکا کرتا تہا داغ دل شیخ کی صورت تہا سزا باشعلا</p>
<p>پاس آہ ہوی ہر ایک کوت آسنے تے نیلے چلتے تے ہوا مجھے تو بل ماتی تے</p>	
<p>روح مجنون ہے جنون سمی ہتی تھی ہر گوسے تو سمجھتا تہا میں سیل منزل</p>	<p>حشیشین زور و زینہ بتین جو بن جنون تہا کامل رہتے تے دشت لور و پطیعت اائل</p>
<p>کھتا تہا جو دل و حشے میں بجیا لاتا تھا کہے صحرا میں کہے کوہ پو میں جاتا تھا</p>	
<p>نہ مجھے شہر سے رغبت تھی نہ صحرا کا فرا دلکے بیابانے دیوانہ بنا کر کھاتا</p>	<p>کچھ تے زنگ کی وحشت تھی نیا تہا سزا کہے اہجا کہے او سجا یہ رہتا تہا سزا</p>
<p>وحشت آباد جہان میں وہ جنون تہا میرا متیس فریاد سہی ہے نام فرقون تہا میرا</p>	
<p>دکو بہلاتا تہا وحشت میں سکھے رور و کر پرٹتے تے سیکڑون مجھزار خونین پر پتیر</p>	<p>جیب و دمان کے اوڑا کرتے تے پڑی گٹ فوج طفلانکا جو ہوتا تہا امری سمٹ</p>
<p>جس گلی کوچی سے وحشت میں گذر جاتا تھا پتھرون کا دمان انساں نطنہ آتا تھا</p>	
<p>سرو کو دیکھ کے یاد آتا وہ قدیر ہوتا سا شبہہ زکس پہ بھینا اونہیں آکھنوکھا ہوا</p>	<p>اک چین کی طرف اگر وز جو میں جا بھلا برگ گلے لب رنگین کا دیا پڑھو کا</p>
<p>روح کو خار عم ہے سیکل پایا مینے گلگشت گلستان سہی یہ پہل پایا</p>	
<p>نظر مرغ خوش الحان بسکو قتل کا پیدان بسکو</p>	<p>بدلے استکین کے ہوا رنج فراوان بسکو نغیہ و گھلانے کے تیرے کیمیاں بسکو</p>

میر	ہر سہ ہر سے فزون شمع کی تر جبکہ سج نکلت ہو سہے نوار سے دتر جبکہ	
پہول سے فطرہ خون شمع ہرک تفتنا صوت بلبل یہ گمان نالہ مذبح کا ہنا	پر خیابان نظر ایسے مشکل سے سوا چون میں خجہ خوشخوار کا باکل نقشا	۱۱۲۳
	باغ سب گنج شہیدان تہامری نظرون میں سوج زن خون کا طوفان تہامری نظرون میں	
سیر دریا کا اشارا مجھے رور و کے کیا بڑھ گیا دیکھ کے دریا کو کچھ ایسا سوا	جب چمن سے دل محزون نی اوٹھائی اندھا مشل سیلاب جو میں دور کے اوچا ہو نجا	۱۱۲۴
	موج نے یاد جو گیسو کے بچے دلوا سے آنکھ سے بے دل کی طرح دیکھتے ہے بہرے	۱۱۲۵
ہین سر ویدہ پر آب کی اس میں آمین بول اوٹھا پر دل وحشی کہ جیلو اور کھین	دیکھ کر کج کو یون کہنے لگا میں ٹھگن خاک اسجا پشگفتہ ہو مری طبع حزین	
	غم غلط جس سے ہو اب ایسی کوئی بات کرو نفرے رزون کی ستر سیر خرابات کرو	
از سر نو سر ستور ہر ہ پہ آفت آئے دیکھتے ہے دل بیتاب کورقت آئے	جب سو میکہ جلتے پہ طبیعت آئے اتنے زمین مجھ کو نظر زرد کی صحبت آئے	۱۱۲۶
	کیا کہو نہیں کہ وہاں سب عجیب حال ہوا اشک خونین سے مرا میکہ وہ سب مال ہوا	۱۱۲۷
تانا کر موج می ناب نی ماری بری ہر حساب نے گلڈان نے لگائی گولی	چشم ساغر سے یکایک جو مرا کندہ لڑی شدیدہ سے نی جو بندوں کی پیر جانے	
	نیم لیل کی طرح وہاں سے جانے سے زیر آئے سے	۱۱۲۸

گرتا ہوتا ہوا چاروں طرف سے ہوا کا	کے صحبت میں نہ زہار لگا ہے میرا
قافیہ تنگ کیا جوش جنوں کی ہرجا	نظر آئے نہ کہیں صورت سکین اصلا
کچھ نئے رنگ کے وحشت سے نیا سودا ہوتا	اپنے احوال پر افسوس بھجے ہوتا تھا
سارے عالم کا سایا ہتا میری ہیرن جلا	بھرجو اج تے رنگ رنگ میں مرقطہ چون
تہا مجھے تیس کے بے جوش جنوں کا فزون	الغرض قابل گریہ تھا مرا حال زبون
خارا ندوہ والہم دل میں چھپا کرتے تھے	کاوشین مثل مژدہ مجھے کیا کرتے تھے
دہجیان وز گریبان کے اڈا کرتے تہنیں	اسپہ بے دست جنوں کو نہ ذرا سچا کین
جاتا تہا شور سلسل کا بے تا عشق کیا	تہ و بالاتے مرے نالوں کے جھل کے زمین
وہ نکلتا تھا دہوان شمع زبان سے میرے	بیرہ ہوتا تھا جان آہ و فغان سے میرے
دل و وحشت سر شوریدہ یہ تھا جا کلا	جوش ہو داتا میری جسم کو پوشاک سیاہ
اہل مائیم کی طرح سے تھا مرا حال سیاہ	آتے تھے سخت جگر لب یہ فغان کے ہمراہ
سینہ کو بے سے بچھے کام رہا کرانا تھا	نالہ کسٹن میں محسوس ہوا کرتا تھا
دل خود رفته سے آتا تھا مرا ناک نونگ	رہتا تھا آٹھ ہیر چنبیدی کا عالم
تنگ و ناموس کا بے کچھ نہ رہتا مجھی	ذلتین روز ہوا کرتے تہنیں جھگو بیہم
وحشت طبع سے جاتا تھا میں دیوانہ جد ہیر	پڑنے سے چار طرف سنگ ملاست پچیر
خوبے گروں منت کا کرون کیا شکوا	گھر چڑا کر مجھے سحر سے بلا میں ہینکا
کوئی بے پوجیتا تھا آگے نہ احوال مرا	ان میں بہت سا تھا

<p>۱۵۱</p>	<p>درد پھر دو سحر اور عجم جان تمنا روز و شب دیدہ تر و کس صد طوفان</p>	<p>۱۵۲</p>
<p>۱۵۲</p>	<p>درد پنهان سی جز پناہ بزرگ سہل جان و پناہتا مجھے سہل تبینا مشکل</p>	<p>۱۵۳</p>
<p>۱۵۳</p>	<p>دل میں سو دای عجم بایہ ہوا تھا پیدا لا دو محکوبہ آزار ہوا تھا پیدا</p>	<p>۱۵۴</p>
<p>۱۵۴</p>	<p>خود بخود محکوب کیا یا سنے نامہ تحریر دل مرشاد ہوا پرستہ ہی غدر تقصیر</p>	<p>۱۵۵</p>
<p>۱۵۵</p>	<p>ادوی گئے پای جنون نام کو وحشت رہے وزہ اوس مہر و خشان سے کدورت رہے</p>	<p>۱۵۶</p>
<p>۱۵۶</p>	<p>کلمشن دل میں کی چلے غلب خیر ہوا یعنی اوس شوخ کو خود ستون ملا تھا ہوا</p>	<p>۱۵۷</p>
<p>۱۵۷</p>	<p>دی کی خط قاصد جانان نے جوئے اپنے راہ نیچے پیچھے میں چلا سایہ کی صورت ہمراہ</p>	<p>۱۵۸</p>
<p>۱۵۸</p>	<p>دیکھتے ہے مجھے بیباختہ و ڈراوہ نگار پہرناوٹ سے لگا کر نہ محبت اٹھنا</p>	<p>۱۵۹</p>
<p>۱۵۹</p>	<p>میں نے بہ مصیبت طرز کے فقرے چھوڑے خوب ہے اپنے سبیلے دل کے یہی بولی ہو کر</p>	<p>۱۶۰</p>
<p>۱۶۰</p>	<p>دل جاننا ہے تم نے جو کچھ رنج سہا کل تک شور تھا وحشت کا تمہارا ہر جا</p>	<p>۱۶۱</p>
<p>۱۶۱</p>	<p>خاک ابرو تیرے محب کیوں میں بہا کرتی تھی رہے ہیں حشر ہا کر کے تھی تھی</p>	<p>۱۶۲</p>

کے جو تیز تو اس وقت ہوا رنج کمال رزد ہو ضعف سی تم رنگ سی رنج کا لال	میں ہلا چکا ہوں ہے غیر ہمارا احوال لگو میں ہوں گیا تاملتین میرا تخیال
آتشکار ہے جو بات او سکونان کیا ہے اسے جو کچھ ہے عیان او سکوبیان کیا ہے	
کیا کہیں تھے ایجان میں تو بدین راست بازوں سی کچی کرنا ہمارا تاجیز	ہمیں لوگوں کو بہاتے تھے دکھا کر جو دوست کو اپنے سمجھتے تھے ہمیں تو دشمن
منہ ایجان اور آتے تھے ہمیں عزیزوں میں بے بلای ہوئی جاتی تھے ہمیں غیروں میں	
مشوق تھا سیدوں میں جانی کا ہمیں کو ایجا تھا ہمیں کہنے لوگوں کی ملاقات کا وہیانا	بھین لگنی کا لاریب تھا ہلوار مان چلے غیر دنگو ہمیں دیکھتے تھے ہر دم ہر آن
سیر بازار ہمیں صبح وساکرتے تھے تم نازین مری جان گھر میں پڑا کرتے تھے	
خیر گذری کہ مجھے ہیج کے خط بلوایا میں نے بے ڈنڈہ نگا لانا پیروایا	ورنہ تم دیکھتے اس پتے تعافل کا فرا دیکھتے او سکو تو رہتے تکیے ہوش بجا
زنگ تقریر سے اب کھینچ کے او سکلی تصویر اسے دکھاتا ہوں کہ اپنے شہر پر تزیور	
وہ بلا زلف ہے او سکے جو کبھی ہی نظر بل بنگھی سی ترا دیکھ کے او سکو کسیر	ہوش یا ڈنکا نہو تکیہ کو نہو کسیر ہے یقین مارا آثار سے وہ تجھے لٹکا کر
دل ترا شانہ صفت او سمین اولجہ کر ہجاس لاکھ تہج کرے تو بے ترے ہاتہ نہ آسے	
گنت زلف مسلسل جو ہوا پڑا تے روز اک تارہ بلا وہ ترے سر پر آتے	مو تو دیوانہ وہ زنجیر ترے بنجائے اکر تو کرے بہانے پائے

	<p>نامک صحیح و اولم سے نوزل انگار ہے خالی کیطرح کینا کش میں گرفت ہے</p>	
<p>ایڑیوں تک نظر آجائیں جو اس وقت ہاں بسج وہ تھپتھپ پڑیں یا کہ جینا ہو و بال</p>	<p>بیش عزم سے ترا سہراوٹے ہوئے ہاں گنہگار بنے جا کو تیرے جمال</p>	
	<p>جیتے بے دام سے اوستہ نہ رہا تو ہوئی سہراوٹھاسے تو گرفتار بلا تو ہوئی</p>	
<p>سو تیوں کی جو بہری مانگ وہ خوشیہ تھا ڈوب جاے عرق شرم میں تو تر تار یا</p>	<p>خود سے کاڑھ ہے ہوش نرا دم ہوتا ہاں کی تیغ اہل کے تھے اوست کا جلو</p>	
	<p>جہوئی موئی کیطرح فرق تری بات میں ہے آبرو تیرے ابے خاک میں ساری لمبائی</p>	
<p>نظر آجای جو وہ چاند سا ماننا بخشکو عشق پہ عیش سے لگین غیر تری آجایا ہو</p>	<p>وہ پرزاد کے طنز سے سینہ بند سینہ سنکے میں شاد ہوں تو غم میں علی وہ جو</p>	
	<p>جان بلب جب عمر جاگاہ سی پاؤں بخشکو گرمیاں کر کے شب و روز جلاؤں بخشکو</p>	
<p>تیرے پرد کی پریش دیکھ کے او ظلم شمار جان دینے پہ تو آمادہ ہے لیل و نهار</p>	<p>جو ہر اپنے جو وہ سفاک دکھائی اگر لاکھ ہوتیہ سیر موندے کے اوست کا او</p>	
	<p>سخت جانی سے تھے مل کے ہوا نیا ای ترک زخم کی طرح ہو تو ہو کے تو کیا کیا اس ترک</p>	
<p>ناوک موی مڑو توڑو کما میں ایسا نظر آتے تھے غزال ہر اک عضو اپنا</p>	<p>زیست کا لطف نہ باقی ہے بخشکو سو کہہ کر عزم سے ترا گس سا بدن چو کاٹنا</p>	
	<p>چوڑوں پر کہ سہارا وہ بہت گرا دے تھے رہا یہی کے راہ تھے</p>	

نظر اور چشم نارین پہ جو سہا سب کرے	آنکھ لڑکتے ہیں پڑین جان بچھو لاکے
نشہ بادہ غم پوشش اور ڈاڑھی تیرے	دل کباب ایسا ہو تیرا کہ گڑک سچا

لال ڈور و نکا جو گلام دہ آکھین دکھلائین	
پہیل دکو ترے صید کے مانند ہینائین	

شعبدی مرگ حشم دکھائین ایسے	رشک سے چین نہ تلے کی طرح آئی
کہے وحشت کی نظر سے جو ادھر تو کبھی	دفعہ پیچہ مرگائے لگائین ڈھیلے

حشم مردم کو ترا حال تماشا ہو جائے	
تنگے چنے لگے ایسا تجھے سو دا ہو جائے	

دیکھ کر جلوہ گوش صنم خوش اطوار	کان سیلاب کے بجای ترا دل اسی بار
دراویزہ کے تجھ کو نظر آے جو ہیا	دل گرفتہ صدق دہرین ہو گو ہر وار

مجھے اور اس ہمہ کمال سے جو سر گوشے ہو	
فرط خلعت سے تو آما وہ زبوسٹے ہو	

شمع بینے کو جو تو دیکھے ہو اور ہفتا	صورت احرار سوزہ مجھے دل تیرا
شعلہ آتش حسد سی جلے تو ایسا	زلف بیچ یہ تیرے ہو دہرین کا دہوکا

غم جانسوز سے یقین یہ حالت ہو ترے	
یہی ہے اشکو نکلے چھیوٹے نئے تری دکھی لگی	

دیکھے وہ آئینہ رخ تو یہ چید لنی ہو	زلف جو ہر کی طرح تجھ کو پرینے ہو
سکتے ہو جہاں ہی تجھ رخ کی طنیانی ہو	آبرو سب ترے او مانے شرمائے ہو

ہمہ تن غرق ہم آب مذامت ہو جائے	
دید دم ہیز کے تری واسطے آفت ہو جائے	

سدا کہ لب لعلین کو جو وہ شیخ دکھائے	حسکے اسی بت کہ تجھے بات نہ آ
مجھے گھل ملے کہ وہ باتیں کر ہی ہو پڑے	ہر ترے سہنے پر پہا چا

	<p>رنگ پیکا ہو ترا دیکھے جلوا اوسکا خون برسون ہے رولاسے تھے لاکھا اوسکا</p>	
<p>گل سون کی طرح گل تری منہ سی وہون دوم پڑک جای تری قتل کا ہوسا مان</p>	<p>دیکھے تو اگر اوسکے سے آلود زبان جوہر تیج شہم ہے جو ہون تجہ عیان</p>	
	<p>ہر کلام اوسکا ترے واسطے لیبین بنے ظنہ آمیز نظم تجھے تلقین بنے</p>	
<p>موتیا بند ہو آکنو بمن ببارت زہے وانت بیارکے تازیت تو فرط غم سے</p>	<p>انگ جاری ہون جو دیکھے درندان ہون این سپر کی کیڑے جگر کے گری</p>	
	<p>اوسکے دانوں کے چک برق گراے تجھ پر خزمن تاب تو ان خاک سید ہو جل کر</p>	
<p>بتلاے غم جاگنا رہے شام و صبح گمشد ہیرے ہو جای وان تنگ گر</p>	<p>وہن تنگ کے خوبے پیکرے تو جو نظر دل گرفتہ صفت غنچہ رہے تو یکہ</p>	
	<p>نام کوئے نہ لے کنام تو اب ہو جا بے نشان خلق میں تو صورت غنقا ہو جا</p>	
<p>کسے کروٹ کسے پہلو بکھنے اٹھی کل دفعہ راحت و آرام میں آجانی خل</p>	<p>دید ہو سب فن کے تجھے پیغام اجل چمن باغ جہان سے یہ بے تجھ کوہیل</p>	
	<p>چاہ میں چاہ وقت کے ہو یہ نقش تیرا شکل دو لاپ سہ دل تہ و مالا تیرا</p>	
<p>غنچہ دل کے گلایے تو کہے اوسپنار ہو تجھے فصل خزان گلشن سے کی بہا</p>	<p>دیکھ کر گردن نازک کے صراحی ای بار اسقدر کیف سے رنج سے ہو تو سرشار</p>	
	<p>یہ شمار ادا تو تیرے سہ پر لاسے لہو بہا ہرن ہو جائے</p>	

<p>شانے دیکھے تو نظر آسے تجھے نشانِ خدا چو ہر آئینے کے دکھلائے تجھے او کی صفیٰ</p>	<p>راتِ دن تجھ کو ہے ہنس کر کاہن کچھ نہ بن آئی تجھے بگڑے یہ تیر القشا</p>
<p>شانِ شوکت تری اون شانوں کے آگے گٹ جا بس زلف او نہیں دیکھتے بے ٹولٹ جا</p>	
<p>گول گول اسکے وہ مازو جو نظر آجائیں نورقن اسکے نیاز گگ تجھے دکھلائیں</p>	<p>دل کہی بت تری مجھ سے کی طرح تری پائیں مانہل مل کے تو رہ سجانہ وہ ہاتھ پائیں</p>
<p>یا بکین ہوں سرت وہ صد ما ہو بیجے دسترس جب نہوں کو ترے ایذا ہو بیجے</p>	
<p>دیکھ لے سہ عدیر پوز کا جو بن تو اگر ہو جنون پیچہ زمین جو تجھے آئین نظر</p>	<p>رنگ اور سہ ترا صوت کا فور سہ او گلے اکہل تک رنگ جان کے بے ہوشتر</p>
<p>قتل کو ڈاسے دست وہ دلبر تجھ کو تاخن اوس قابلِ عالم کے ہوں خنجر تجھ کو</p>	
<p>داغ نامہ تجھے وہی جانڈ ساسینہ و سکا سینہ کوئی سے سروکار ہے تجھ کو سدا</p>	<p>صوت کنگ درہی طائر دل ہو تیرا ماہ کوڑی کے ہون نظرون گری تو پیا</p>
<p>سانپ کو عین تری چہاں ہے پر جو وہ یاد ہے دل پہ چین ہوں پر ترے فریاد ہے</p>	
<p>نظر آجائیں جو اوس گل کی نرسج پستان پرتش روئی کے تو مجھ سے نہ لی تا اسکا</p>	<p>پاسنے ہر آئی تری منہ میں سن کھینچو دیا زندگی ہر سچ تو جو کہیر اپنے نالان</p>
<p>جام اوس شربت انگیا کے جو بھگو نظر آئیں ترے دندان ہوں شرم سے کھٹے ہو جائیں</p>	
<p>آفت جان شکم صاف کا نظارہ ہو سنہ چہاں کے سوا کچھ نہ ہے</p>	<p>آدل ترا صدی سے آئینہ صد پارہ ہو لی بیاب ترا پارہ ہو</p>

<p>اوسکا جلوہ ترے باعث شبِ غم ہو جائے مارکر پیٹ تو مر جائے یہ عالم ہو جائے</p>	
<p>رشتہ جان میں تری اگر گراؤ چمن پر ہے یقین فرطِ خیال سے زمین میں تو گشت</p>	<p>دیدہ نافر سے بل بہر جو تری گنبد لڑی دل نازک کو ترے رنگ کے صدی ہن بڑا</p>
<p>حرف آجای تکبر میں سخن چینی میں رہنے پڑ جائیں ہزاروں ترے خود بینی میں</p>	
<p>ہاتھ سر پر کیسے مارے تو کیسے زانو پر کیسے اسے نہ بجز رشتہ سے ہو ہم نظر</p>	<p>نازکی سی جو تری سامنے لکے وہ مگر چشم حسرت سے جو دیکھے اوسنی تھی دگر</p>
<p>رنگ اس جانِ نازک سے یہ پیدا ہو گئے دو ڈراو ڈرا تو پھر غم ہی کر گئے ہوئے</p>	
<p>غم جانکاہ سے ہر دم سے لب پر آہ وہ برس کوہِ حُک سے تو اور گراہ</p>	<p>کولون پراوس بت کافر کے کہ گونگا بار آندوہ سے ایسا ہو ترا حال تباہ</p>
<p>غم کے تصویر تو بن جائے یہ نقشا ہو جائے دیکھ کر وہ اپون آئینوں کا سکتا ہو جائے</p>	
<p>پرسے آنکھوں میں رشتہ بظور نہ اوست سیر بازار دست ہوا لیا پور</p>	<p>نظر آجائیں اگر تجھ کو وہ زانین پر نور اپ تیرا نے یہ حیرت پہنچے ای مسخوڑ</p>
<p>سیر جینے سے او نہیں دیکھتی ہے تو ہو جائے قبحِ ہنم تجھے ہر کاسہ زانو ہو جائے</p>	
<p>دیکھ کے او کو تو لڑتے تری اندام میں نقشِ بایسے سے سوا خواہ وہ بھی</p>	<p>پاون وہ پیچہ خورشید سی بر نور میں فتنہ بر پا ہو جو دو کام سے وہ خوشخو</p>
<p>سیر نظر و ان میں جبر بادہ تو سراپا اور روز تو چہرا اور</p>	<p>سات</p>

<p>۱۹۱ آگنہ ادا کرنا کہجے دیکھوں پوچھوں کی لوٹے انکار دینہ تو میرا طرح اور ذرات</p>	<p>۱۹۰ ماس پہلا کے اوسے لطف اور ہناروں کو مثل دل برین کا سیر جوہ مشغلہ صفات</p>
<p>۱۹۲ جان یر تیرے بنے ایسے مذمت ہوئے جبقا کر ناسختے ہو مجھے راحت ہوئے</p>	<p>۱۹۱ صحتیں لطف کی ہر روز ہوں صلے ہوں جو سنا بہنو تو نے وہ نظر آئی تجھے</p>
<p>۱۹۳ زندگے غم سہی تری تلخ نمونوں کو اپنے احوال یہ دن رات کہے تو ہائے</p>	<p>۱۹۰ ایسا تو کیفیت سے پنج سے مد ہوش رہے دین و دنیا کے سنجے یاد فرا موش رہے</p>
<p>۱۹۴ دل ملی میرے ہو بیدل سے تو ای فرود کہے موجود کسجھوں میں سنجے اوسکی حضور</p>	<p>۱۹۱ پانچ ہو سکتی عین سے میں نمون مسر ماس سے اپنے کردن اور سنجی نامقدور</p>
<p>۱۹۵ شکل آئینہ رہوں محو جمال آٹھ چہر پیر یوں منہ جو کہے تو مرے جانب کو نظر</p>	<p>۱۹۰ ماس سیری سحر و شام وہ کلفام رہے مثل شبنم تجھے رونے سے سدا کام رہے</p>
<p>۱۹۶ مجھے بگڑے جوہ خود میں میں فلاہ سے پیر نہ اسی شہیدہ کرتے سے حقیقت مجھ کو</p>	<p>۱۹۱ دم بہرون اوسکی محبت کا نمون تجھی سر سے سر روز اواروں میں تجھی کھلا کر</p>
<p>۱۹۷ جیل یوں عشق میں جو آفتین آئین مجھ پر میں وفا کجھوں کہ گردہ جفا میں مجھ پر</p>	<p>۱۹۰ زلموں سو کے سناؤں میں ترا ہی ترے مززع دل یہ تو کے ایر مذاست برسے</p>
<p>۱۹۸ سب گوارا کروں پر یوں سب سے نام ترا پہلے سے ۶۶۱ بت خدا</p>	<p>۱۹۱ زندگی تلخ جو ہو حجابی حلاوت کجھوں جیل یوں عشق میں جو آفتین آئین مجھ پر</p>
<p>۱۹۹ گرچہ یہو عشق سراپا سے سراپا ایدا بن کی تیار کر کے قتل جو ہر عضو کا</p>	<p>۱۹۰ ماس سیری سحر و شام وہ کلفام رہے مثل شبنم تجھے رونے سے سدا کام رہے</p>

	شاد ہوں شکوہ جو ربت اظلم کروں آنکھیں بے وہ جو شکوے تو میں غم کروں	۱۹۷
دل کو آشفقتہ سری سے نہ ذرا بے ہوش تو بے دل حلقہ ہر گیسو سے نہ نکلے باہ	سنبلیں لہو کا دیدار رہے مد نظر صفت شانہ جو صد چاک سر پایا ہو جگر	
	گونے جان کا جمال نظارا اوسکا مثل شاطہ ہو ہر پہنچ گوارا اوسکا	۱۹۸
ہندک آٹھنوں میں ہے ان کروں ہون ہون ہفت ماوک شکران کا تو ہون خوش میں	گرجای صفت ہر درخشان و چین تیج اریو جو کرے وار کہوں میں چین	
	عشق میں کوشش دل دیز کے فریاد کروں کہے بھولی سے بے ہی بت نہ تجھے یاد کروں	۱۹۹
عزت دامن گلچین بنے دامن نظر مانگے ہی ہائوں جو گالی بھی وہی اچھا کر	گل رضار کا نظارہ کروں آٹھ پیر کروں شکوہ نہاؤں کوئی بوسہ ہی کر	
	سامنے تیرے اوسے رونق آخوش کروں زہے یاد تو ایسا میں مرا موش کروں	۲۰۰
روؤں کو عشق گل رخ سی شمال شہنم گوزبان اوسکے بنی میرے لیے تیج ہستم	ستم بیٹے کے محبت سی ہو گونا گونا گونا گو مری حق بنی دلالت بشیرین ہوسم	
	نکون تجھے کہے یاد تو ہر جانتے ہے تجھے ملنے کے ہستم دل فی مری کمانی ہے	۲۰۱
بات کے پورے ہیں ہمات نہ زبان برا دم بہرین جاہ کا ہم گو وہ کہوں جنکو	برق و مذاق اگر خرمن دل چلبائے الفت چاہ وقت نوح کا طوفان لائے	
	صاف تو یہ ہے کہ ہے تجھے تکرہ ہم کو زبان سے سے تنفر ہم کو	

<p>دل بے چین گردن بہ جوی شعلہ خندا خوش ہوں وہ ہاتھ کوہن جان کا مجھے جہراں</p>	<p>شعلہ خنکر ہوں وخت سے لالوں لال غم نہیں جہوسی اون شانوں کے دل موہاں</p>
<p>مڑٹوں عشق میں اوسکی ترے پروا نہ کروں کہوٹے داموں کے میں آہت ترا سودا کروں</p>	
<p>نہضیں چوٹیں مری نظارہ ساعد سی اگر او نگلیان ناوک دلہ وزہ نہیں گر کیسہ</p>	<p>تو ہے اوس نیچہ انور کار ہوں دستاگر اماخن ایک ایک مر قتل پر گینچے پنجر</p>
<p>لاکھ ایٹا میں ہوں یجان خزین شاد ہے تجھے نفرت گرا دوانے بیدا رہے</p>	
<p>عشق میں سینہ انور کے ہو گو حال ہوں غم نہیں الفت پستان میں جو ہو جا خون</p>	<p>تو ہے ای بار ہوں دل سی میں او سنگا سب گوارا ہے و لیکن تجھے جتھے ملوں</p>
<p>طالب وصل ہو تو مجھے میں انکار کروں وہ مجھے منہ نہ گائے میں او پیار کروں</p>	
<p>پہٹ بہر کہ وہ شکم چھپے اگر ظلم کرے ناف کی چاہ میں گو جان جنین تو بھرے</p>	<p>سب چون اہت او سے زنا مر ہے نہ ہر تکھے او سکو برادل تکھے نام دہر</p>
<p>سب گوارا ہے و لیکن نہیں رغبت تجھے بمخا اب تو بہت بیزار طبیعت تجھے</p>	
<p>عشق اون انون کا تیکے میں اگر چھو سنا خوش ہوں وہ پامی نگارین کوئی ہو کر کلا</p>	<p>کہے صدہ نہو بہت مجھے افسوس نہ آ جان یا جاؤں اگر جان ہے اوس کو چ میں جا</p>
<p>تن بدن آتش حسرت سے جلے یار ترا جل بجے تو ہوں تو ہے میں خراب ترا</p>	
<p>اسقدر کتہو جلاؤں کہ ہو جیتا دشوار ناوک رنگ سے ہو جی ترا</p>	<p>او سے بیار کروں موہو ہا بڑی منہ پتہ ہو غم سے نزار</p>

	آکے دیکھے جو تر حال او سے جرت ہو سکھیا کما کے تو مر جائے اگر غربت ہو	
بولا کچھ ہوش میں آو کہ ہے مگو خفقان تھک پورا نہیں بجایے سراسر یہ چکان	بیچ امیر سخن سنکے وہ غارتگر جان میں کمان تم کمان اور رسم ملاقات کہاں	۱۱۱
	عشق تو اس نیا مگو مبارک ہوئے فٹکے روئے سے او سے جو آپ کا کاکا کھائے	۱۱۲
خواب میں ہی نہیں جاتی ہی نا اونکی بون کچھ ہے ہو گا نہ بجز بیچ ملتیں اس سے صل	سیڑوں پر تہی میں باں ایسی بچوں بول سخت جگر کی کو بڑا تہی ہو یہ باتیں میں بھول	
	چاہتے والوں کا دنیا میں اجی قحط نہیں ہم سلامت ہیں تو عشاق کا بے قحط نہیں	۱۱۳
اپنے خدمت میں سے عالم کو کتنا نیاز غریب اوس سے کر جو ہوئی تمہاں سہاڑ	سرفدا کرنے پہ سر گرم ہیں لاکھوں جاناں حسکواونی سے میان بٹھا، وہ کرتا نہیں ناں	
	دل میں کیا سمجھے ہو پروا ہے تمہاری کسو ہوش میں آو تنا ہے تمہارے کسو	
اک ملتیں چاہتے والی ہویدل سے رہی گے لپے مٹی سے نفرت یہ ہے اپنا سہو	یہ تو بتا، یہ کس بات پہ اتنا ہے عروڑ صاف ہو جاؤ اگر سے ہے فنا منلو	۱۱۴
	یاد ہو گا کہ سدا عشق کا دم بہرتے تے بات سے سیدھا طرح ہم نہ کہتے کرتے تے	
تو فرما دوسی بڑہ کر میں جسکے سہی ماشوق کی سے زیبا نہیں ایسی خفا	یہ نہاؤ یعنی ہے ہسا نہیں عیاشی کسے چسپا ہوسد سے زیادہ نہ بگوارا شے	۱۱۵
	تو فرما دوسی بڑہ کر میں جسکے سہی ماشوق کی سے زیبا نہیں ایسی خفا	

عشق میں لطف پریشان کبریٰ تھی اپنے احوال پر خود ہوتی تھی مگر عورت	بیچ کو یاد ہے کچھ بے تہین صنف سے زرد رہا کرتے تھی عورت
بہشل دربان دروٹ یہ پڑے رہتے تھے سانس میں بیٹھ لٹکتے تھے گہرے رہتے تھے	
یاد ہے خجرا برو کے برش کا صدا یاد ہے عیش مرزہ نوش سی تھی تلو تلو	یاد ہے درد سرا و جبین کے ایذا یاد ہے آنکھوں پر سرے کی طرح ہی سیا
کیفیت آج جو تم عہد وفا بھول گئے توڑ بیڑ نگہ ناز کا کس بھول گئے	کون نظارہ بینے کی ہوس رکھتا تھا کون لاکھے کی طرح لب پہ مر شید لہتا
بیچ کو الفت عارض کا کسی دعویٰ تھا کیوں جی کسا دہن تنگ پہ دل آیا تھا	کے آہوں کا دہوان تا بگنگ جا گیا تھا کس کو یاد ہے لب میں نہ چین آتا تھا
کس زبان سے تھا مجھے ماؤں کے سننے کا کسا اس گردن پر یوزیہ کٹا تھا گلا	کے ڈاکٹروں پہ چیا تھا تو ہونوں کسدا کون سچا ہر سخندان میں ترا دل تھا گرا
کون تھا عشق گلو بے گلو گیر رہا کون تھا کانون کی الفت میں جو دگیر رہا	کون کتنا تاکہ شاد تو پہنچے بے چون کون کس دوست سے شامی تھے بے زل میں
کس کو تھے مد نظر ساعدہ بازو کی پہن کے نظاروں میں تھے باغیچہ ہر ماہ	کہ ن کتنا تاکہ وہ بات چو پاتا آہن کے وہم میں جو پڑے کے طرح سے ہم لائے گئے
اسی مہینہ گزارا تھا ہمیں اسی مارا و مارا تھا ہمیں	کے سینے کی محبت اور ہارا تھا ہمیں ہجر کا نکتے طرح گوارا تھا ہمیں

	<p>دوسری کون سی عسرم یہ تھو سکتا تھا سینہ کو بے کا تیار تو کسے سزا دیتا</p>	۲۱۹
<p>کے پہلو کا تصور تھا مہین آٹھ پہر ناف نے کے ڈوبایا تھا مہین پہر</p>	<p>سوں گئے رہتے تھے بو کے فعل کی اکثر آہینہ کس شکم صاف کا تیار نظر</p>	
	<p>کیے تو کے کر عشق کو بن جسم تھے افت اس پشت کی کے لیے بار عفت تھے</p>	
<p>کس کا دم دیکھے راٹون کو نکل جاتا تھا کون تو دن سگری آنکھوں کو مل جاتا تھا</p>	<p>کولون پر پای نظر کسکا سپل جاتا تھا شع ہر ساق یہ دل کسکا گھیل جاتا تھا</p>	۲۲۰
	<p>پاؤن پڑتے تھے سدا اپنے وہ دن بول گئے ہوش میں اوزرا اپنے وہ دن بول گئے</p>	۲۲۱
<p>ورنہ کس کسیت کی مولی تھی تباہیں حضور ہوش میں اوزرا جا کی کہیں سیکو حضور</p>	<p>ہکو چاہا تو ہوئے آپ جان میں سہو پیلے بے جاتے تھے عشق کے کیا ہیں سہو</p>	
	<p>ایسے باتون کا ہے انجام بڑا یاد رہے ہم طرح دیتے ہیں اتیک یہ ذرا یاد رہے</p>	۲۲۲
<p>کہیں عشاق بے بگڑے ہیں تباہ صاحب شان میں عشق کے تباہ لگا و صاحب</p>	<p>عقل کی باتیں کرو ہوش میں ان صاحب ہم جو کہنے ہیں اوسے دیان میں لا صاحب</p>	
	<p>یہ سب لو کہ جو ہم بگڑے تو آفت آئے حشر برپا ہوا دم بہر میں قیامت آئے</p>	۲۲۳
<p>اپنے دل میں تو ذرا سوچو یہ کھا کرتے ہو ایسے کردار دن باز آؤ خطا کرتے ہو</p>	<p>دیکھو اچھے نہیں یہ بات بڑا کرتے ہو ہٹ دہم ہوا ہے ناتق کا کھارتے ہو</p>	
	<p>اب تو خدا کے ڈر طرز رسالے تھے روئے کھالے تھے</p>	

<p>۸۳۲</p> <p>عسرت وید سرا پاتے وہ دن بھول گئے بات کرنے کی تنائے وہ دن بھول گئے</p>	<p>جانگسل سب کرا بڈا نے وہ دن بھول گئے آرزو و وصل کے کیا کیا تے وہ دن بھول گئے</p>
<p>۸۳۳</p> <p>واہ واہ ایسے عشق کا دم بہرتے تے پہرا سی منہ پر یہ کیسے گا کہ ہم مرتی تے</p>	<p>۸۳۳</p> <p>واہ واہ ایسے عشق کا دم بہرتے تے پہرا سی منہ پر یہ کیسے گا کہ ہم مرتی تے</p>
<p>۸۳۴</p> <p>لیکھ بھول گئے مہر و وفا کا دستور یہ تو زرا یہ کیا ہے ہوا جرم و قصور</p>	<p>۸۳۴</p> <p>لطف ہم جو ہوئی تم ہوئی ایسے منور استیج خلق بے والد مرتی سگی دور</p>
<p>۸۳۵</p> <p>ہم نہاے میں غضب کہتین کچھ وہ بیان نہیں تسالی دید جان میں کوئی انسان نہیں</p>	<p>۸۳۵</p> <p>ہم نہاے میں غضب کہتین کچھ وہ بیان نہیں تسالی دید جان میں کوئی انسان نہیں</p>
<p>۸۳۶</p> <p>آدمی سیج کے کس شوخ سی بلواتی تے بے ہار کے نگہ چین دزا پاتے تے</p>	<p>۸۳۶</p> <p>یاد ہی ہم اگر اک دن کو کہیں جاتے بیزخ جانگاہ کہتین ہونا تا گسرتی تے</p>
<p>۸۳۷</p> <p>تہا نہ اک آن گورا عم فرقت تم کو کوئے اس سے زیادہ تے مصیبت تمکو</p>	<p>۸۳۷</p> <p>تہا نہ اک آن گورا عم فرقت تم کو کوئے اس سے زیادہ تے مصیبت تمکو</p>
<p>۸۳۸</p> <p>تے اطاعت کے سرو پایا نہ کچھ مات کہتین عشق دکھلا تا تا اعجاز و کرامات کہتین</p>	<p>۸۳۸</p> <p>کام رہتا تھا خوشی سی مری نائت کہتین زندگی کا تہا فرہ لطف ملاقات کہتین</p>
<p>۸۳۹</p> <p>تہا بے حکم تے ایسا مرادم بہرتے تے جو مرے منہ سے نکلتا تھا وہ ہے کرتے تے</p>	<p>۸۳۹</p> <p>تہا بے حکم تے ایسا مرادم بہرتے تے جو مرے منہ سے نکلتا تھا وہ ہے کرتے تے</p>
<p>۸۴۰</p> <p>نالہ کش ہوتی تے تم رخ سے مانند ہر بے بہت نامری تہتے تے نہ آستور تہا</p>	<p>۸۴۰</p> <p>میں شکستہ جو نہو تا تہا دم بوس کہتین کتے تے سچ ہی پھولوں کی ہی نظر تہا</p>
<p>۸۴۱</p> <p>میری دیکھو لی سے ہر وقت کہتین مطلب تہا اب جو احوال تہا رہے وہ آگے کہتین</p>	<p>۸۴۱</p> <p>میری دیکھو لی سے ہر وقت کہتین مطلب تہا اب جو احوال تہا رہے وہ آگے کہتین</p>
<p>۸۴۲</p> <p>کسی صورت تے شکایت تے</p>	<p>۸۴۲</p> <p>یہ جو میں جانتا کرنا مجھت تے کیا بزا دن نہا کہ صدن ہوئی تہا</p>

<p>آدھی آدھی ہونا تھا ہوا دور کر و خیر اسے مین سے کہ اب ستر کا بند کر دو</p>	<p>۱۳۱ برنج وہ تھے ویسے ہیں جبران ایوٹین لارن خون چشم دل غم دیدہ سی بان تک ساؤن</p>
<p>شمع سان سوز زمان مین سر پر اہل جاؤن خلن کو فوج کے طوفان کا تاشا کہ کھلاؤن</p>	<p>زورن چرخ یم انگ مین طوفانے ہو کہ نہ مار تک انسوؤن کا بانیے ہو</p>
<p>۱۳۲ کہ گولہ مینے کیا اوسنی شکایت کہی کے دیدہ ترنے لگا دی سر سادکن کے بھر</p>	<p>۱۳۳ الفرقن بڑو بدل یار سے تا دیر رہے وہ او دہر رو یا ادہر بند گئی بھکی سیر</p>
<p>دو نون جانب ہی بخار دل پر عزم نکلا اشکون کے ساتھ دیوان کہ ہون کا سیم نکلا</p>	<p>۱۳۴ غیر کے ٹٹنے کی لی یار نے پہلے تو قسم بعدت ہوئی مسرور جو طبع پر غم</p>
<p>بادہ جس کے پیر جام پلائی میم ہو گیا بخو خاری فرقت کا الم</p>	<p>دل مین باسنے نر یا ہجر کا نہی مجتہ غلیش مین ہونی کے عمر سب ای مجتہ</p>
<p>تمام ہوا</p>	

ملال

تخلص ہے شیخ محمد حسین صاحب کا صاحب یوان
ہیں شاعر خوش فکر رنگین طبع میں شاگردین
فرزا محمد اصغر علیخان نسیم دہلوی کے مولانا
مسکن انکا اور انکے بزرگوں کا ہمیشہ سے
لکھنؤ ہے جو اس وقت جو مندرج مجموعہ
ہذا ہے انہیں کا طبع نزا اور نتیجہ فکر
آسمان پیمایا ہے ارباب ذوق ملاحظہ فرمائیں
لطف کلام رنگین اوٹھائیں فقط



<p>دیکھ دوغ جگری شعلہ فشان ہوتا ہی شکوہ آتش بید او میان ہوتا ہی</p>	<p>ہاں چب و ار کہ دل گہم فغان ہوتا ہی بیوفا سوزالم وقت زبان ہوتا ہی</p>	
	<p>ضبط کولج خیال ستم ایجاد ہی ہے نالہ ہٹ پر ہی خموشی مری فریادی ہے</p>	
<p>جنگلہ تہا پاس وفا وہ جگر ڈول تڑھی ہم وہ عاشق تڑھی تمہرے کمال تڑھی</p>	<p>بیا کرین صبر کہ اب صبر کی قابل تڑھی وہ مزی لطف ملاقات کی حاصل تڑھی</p>	
	<p>بہت گیا جی سر کیسوی چلیسا کیسا ہوش میں آو کہس عشق ہی ہو ایسا</p>	<p>تہ</p>
<p>صد ہی کوئی ستم ہوش ربا کی ظالم مجسا خاشوش ہوا نازکاشا کی ظالم</p>	<p>انتہا ہی ہوش عشق فغان کی ظالم ہاں کی شہر و فاقون ادا کی ظالم</p>	
	<p>ضبط پیر ہم ماثر آہ و فغان آہی گیا رہا زین آہی گیا</p>	<p>با</p>

خود چہمی ولولہ شوق چہپا یا نہ گیا اسقدر بگری کہ ہر خاک بنا یا نہ گیا	اسی میں ہم عشق پہلا لانا گیا ایسی خود رفتہ ہوئی آپ میں آریا نہ گیا
	ہو فانی سے ہوسے عمر کر زبان کی طرح گہر کیا سیدہ اغیار میں ارمان کی طرح
خیر غم نہ ہر نہیں ہی جی کہا ہی نہیں نقش دیوار نہیں میں میں جی ہی نہیں	خند مہ کچھ ناز نہیں ہی اوٹھاری نہیں دل کوئی محسب نہیں ہی جو گاہی نہیں
	ڈھونڈ لیتی ہیں کوئی شوق ادا اور نیا جسکا انداز نیا عشوہ نیا طور نیا
بہول نہ رُو شوش موج صبا کا عالم واغ دی روز مری سخت سا کا عالم	دیکھ لو خواب میں گہاوسکی ادا کا عالم نظر آنی لگی حسرت سی قضا کا عالم
	رنگ سے کشمکش حسرت بیجا میں ہو عمر ہر آپ سی ملنی کی کنتشا میں رہو
باتوں میں تمکو اورا کر می ملل کی طرح چچ کہا یا کر وتم دیکھ کی سنبل کی طرح	خندہ زن ہی ہی اٹھ پھر گل کی طرح ہر گڑھی ہار گلی کار ہی کا گل کی طرح
	بگڑو میں بن کی سدا زلف پریشان ہو کر گرہی نگڑھی ہو جگر میرا کہ زبان ہو کر
واغ دی ماہ بہا تا کہ حسرت تارو سکی سرو ہٹا لی ہندی زانو میں نہ ہمت او سکی	ہو حسین مطلع خوشید قیامت او سکی شکل آئینہ بنای ہمتیں حیرت او سکی
	بیخ ہر دم سے جنبش ابرو سے پہلے دل کی سنیاں میں ہم آگے پہلو سے پہلے
سیرت ناز کا سا مانج کیا گیا ری دل میں شپان کیا گیا	خون ولای غلٹن نادرک مشکان کیا گیا شک عشا ہ ہوشربہ غم شپان کیا گیا

	نظر آجانی جو عالم کسی اوس میں سے کا نہ ہی خواب میں ہی جو صلہ خود سے کل	۱۱
خاک میں اشک کی مانند ملائی تلو جو نہ دیکھا ہو ان آنکھوں سے کہا میں تلو	شوخی چشم قسوں خیزر و لامی تلو نظر دیدہ عاشق سے گرائی تلو	۱۲
	پانی پانی ہوندمت سے پسینا آئی اپنی صورت پر تھیں آپ ہی ونا آئی	۱۳
گفتگو بہل تصویر بنا سے ہرم سامنی غیر کی نفس نفس کی دلائی ہرم	گرمی حسن دل افروز جلائی ہرم پاس بیٹھی مری اور تلو اوٹھائی ہرم	۱۴
	داغ دہی عارض پر نور سی بیٹی بیٹی صفت شمع جلو دور سی بیٹی بیٹی	۱۵
ہوز لہن شکست ہو چہ آب کو شہر سر ہکالی جو پردی حور کی گردن نظر	لب ہون یا تویت میں رچ ہونڈان کو ہر سبب فردوس ہی ہو سبب نختان کو ہر	۱۶
	حلقہ در گوش زانی کو ڈر گوش کری خانہ بردوش مری طرح تھیں گوش کری	۱۷
موج بوی گل تازہ ہو کلائی اوسکی شعلہ شمع ہوا انگشت خانی اوسکی	ہولی بازو کی نزاکت صفائی اوسکی دلین ہر وقت رہی باوسہائی اوسکی	۱۸
	ناخون سی جو مقابل ہو ذرا عالمین ماہ نو ہوا بھی انگشت نما عالم میں	۱۹
بر ملا کشککش جوش ہوستان پکلی گدگد آون میں ار او ونگو بت پرفن کر	جب چلی تازہ سی ہر سر و خرا ان تنگی دلو ای ناز کر میں تنگی پیرا من کی	۲۰
	ہندو خیزو ہر روز جو وقت کی جلالی پیر رہا نہ پیر پیر پیر پیر پیر پیر	۲۱

وہ کہ جسکو عدم اہل بصر کہتے ہیں	رشتہ عمر رک تار نظر کہتے ہیں
موج دو دگر شمع سحر کہتے ہیں	کچھ نہ کچھ سب اسی مانند خبر کہتے ہیں
عکس کیسے جو پڑی باری بل کہانی ملی	
آپ سی آت اکت کو حیا آئے لگے	
نات یا نافہ آہوی بیابان کہیے	یا نسوید ای دل کشتہ حیران کہیے
یا اوسی چشم گل تر گس حیران کہیے	یا کہ چاہ ذوق با حجب میان کہیے
چشم عشاق سی پنهان ہی عشاق کی طرح	
روز سہلا یا کری جوش تمنا کی طرح	
اگلی نے پڑگی از زبان ہوتی ہی	گفتگوی سبب عیش بیان ہوتی ہی
شوخی خاطر میباک عیان ہوتی ہی	سمجھو کیا بات ہی کیا بات بیان ہوتی ہی
اصل میں سیرد کما می وہ سد اشک کی	
دہن ہر گہم میں ہو کلی سوسن کی	
ہر گہمی تکیہ زانور ہی زانو او کا	میری پہلو سی سر کے کہی پہلو او کا
میرا غنوار ہو وہ میں ہوں جو او کا	اوسکی قابو میں نہ کیوں کہی قابو او کا
لی مری ماتہ میں جام می کف نام شے	
جان دی جوش تمنا میں مگر نام کٹے	
جس می ماتہ میں وہ ساق بلور میں ہی	اور دل کشکیش شوق کا موقع پائی
دیکھو بگڑی ہوئی تقدیر جو کچھ کہلائی	ضبط تم لاکھ کرو جان پہن بجائی
ایک طوفان الم دیدہ ہی اوستے	
ایسی کچھ دل کو ملی شعلہ جگر سی اوستے	
جلوہ فرما دم رفتار ہو کر نقش قدم	انتاب کی نقش قدم
دیکھی کہ صد یہ تکلیف نظر نقش قدم	نہ قدم نقش قدم

	خوش نظارہ چوہ کل جو خالمان ہو جائے رگ اندیشہ رگ نشتر مشکان ہو جائے	۱۷
نازنین شوخ ادامتہ محشر بھو پیسکے غمزون کو سداقت مکر سجھو	شان لہد کی تمہ آپ کو دلبس رہو او جڑی صورت کو سہ و ہر سی بہتر ہو	
	تلو و دعوی ہو سخن سازی دلو بالی کا جسے اظہار ہوا عجاز مسجائے کا	۱۸
یہ کرشمہ یہ ادایہ ستم ناز نہ تھا خانمان سوز جگر شعلہ آواز نہ تھا	کل کی ہی بات کہ چہنگت انداز نہ تھا فتنہ گر آپ نہ تھی عشوہ سخن ساز نہ تھا	
	اک طرح پر زبے پہلو بسمل لٹو کچھ کی کچھ ہو گئی دو دن میں کی دل کٹو	۱۹
صفت سوزن و منتظری کا ہی کو تھی یون رقبون ہی بہری باہ زوری کا ہی تھی	پیشتر کہری میں جلوہ گری کا ہی کو تھی پروردہ کرتی تھی ہی پروردگی ہی کو تھی	
	کون بل مال تھا انداز قدم سی پہلے کون وارفتہ رفتار تھا جسے پہلے	۲۰
ایک ہی سُن نہ لگانا تھا جی تم ہوئی جب بگڑتی تھی بنا مانا تھا جی تم ہوئی	بات کرنا ہی آتا تھا جی تم ہو وہی چہرہ کر پھول لانا تھا جی تم ہو وہی	
	آج کو تمہیں نہانی کی طرصداری ہو اپنی نزدیکت ہی مردم بازاری ہو	۲۱
بڑھی گئی پریشان طبیعت ہوئی قصہ عشق چون تیر تھی شست ہوئی	کوہی غش میں سیکو تہیں جہت ہوئی ذکر کرتا جو کوئی چاہ کا لغت ہوئی	
	ہیں انسانی زبان لہو زبانی میں جو انسانی زبان	

ہاں کیا جائی اعدائی سکھایا کیا کیا	میسری شہت کا لکھا تھوڑا پاپا کیا کیا
دل جلانی کو شہرت سی لگایا کیا کیا	گرم فقروں سی تھیں اپنا بنا یا کیا کیا
۵۴	لامی ایمان ہو او دل در اندازوں کا کلمہ پڑھنی لگی تفسرہ پردازوں کا
نکلے ارمان ڈلی خیر ہمارا ہی سے	غم نہیں بد نظر ہے کنار ہی سے
تلخی ترک ملاقات کو ارا ہی سے	آپ کی درپہ رقیبوں کا اجار ہی سے
۵۵	وقت کی طرح سے لوجانی ہیں انی کی کہیں صفت داغ جگر شکل دکھانے کی نہیں
نر نادل میں سر فون سم سے اب تو	نر ہر لگتی ہی ہر اک سچی قسم ہے اب تو
داغ دیتا ہی جفا بن کی گرم ہے اب تو	کیا کریں ہم کہ نہیں آپ میں ہم ہے اب تو
۵۶	شام سی چوک میں ہر روز گذر کر تی ہیں ماہر یوں میں شب وصل مسر کر تی ہیں
چین حاصل ہی نصیبوں سی لاجان کی لہو	عیش ہی غمزدہ حسرت حران کی لہو
عید ہی سینہ و آغوش پیرامان کی لہو	شرط باہم سی وفاداری اُحسان کی لہو
۵۷	روز ہی وصل شہرت شہدائی کا اب وہ دہر کا نہیں باقی شب تمنائی کا
سرخ و ہم ہیں تمنائے تنہا ہم سے	شوق سی کہتی ہیں ہم شوق ہی کیا ہم سے
ہجر سی ہم ہیں خفا ہجر کشیدہ ہم سے	منہ چیرا تا ہی خیال شب یلدا ہم سے
۵۸	جی ترستا ہی فریب غم نہان کی لہو آنکھوں کو کہتی ہیں سدا خوب نشان کی لہو
روز و شب شام و سحر زتی ہیں باہم نہیں	روز و شب شام و سحر زتی ہیں باہم نہیں
آنا جاننا ہی کہیں قہر و غم آپس میں	آنا جاننا ہی کہیں قہر و غم آپس میں

	ربط پیدا ہی محبت میں دل جان کی طرح وہ ہیں پہلو میں قہر ساتھ ہیں مان کی طرح	۱۰۱
شرم آتی ہی تنہا میں کہیں جانی سی توبہ کی ناصح غنوارنی سہمانی سی	پائی نصرت دل کتاب کی ہلانی سی قطع امید ہوئی غصہ و غم کہانی سی	۱۰۲
	استقدر روز دنیا ہی جیا کرتے ہے شب غم چپ کی مری گری اگر تے ہے	۱۰۳
شوق سی آپ کی کو پی میں ہر دم جانا چپکے چپکے گلہ بخت زبان پر لانا	یاد ہی نہیں وہ داغ جگر پر کھانا ناامیدی کو ہی ساتھ وہ پھر کر آنا	۱۰۴
	شام کو حسرت بجا میں حسد کر دینا صبح کو شام کی وعدی پسہ کر دینا	۱۰۵
کس سے لب پہ دم سرد رہا کرتا ہے کیوں نہیں ہم نفس گر رہا کرتا ہے	کتنی پریشان ہیں کیوں رہا کرتا ہے کیا مصیبت ہی جو رہا کرتا ہے	۱۰۶
	تھلا اوٹھتا ہی کسی وقت ہواں اوٹھتا ہی کچھ نہ کچھ دل ہی دم آہ و فغان اوٹھتا ہی	۱۰۷
انتظار بت عیار سے کہتے ہیں شکوہ بخت گنگار کسی کہتے ہیں	سچ کہو وعدہ واقرا کسی کہتی ماہین حسرت و نیت دیدار کسی کہتے ہیں	۱۰۸
	کیوں سچا شب عیار سی کہہ راستے ہیں کیا بلا ہی خاک الموت جو ڈر جاتے ہیں	۱۰۹
صبر کو ہوتی ہی کیوں کل طکر سی نفرت کیوں بشر ہجر میں کتابی بشری نفرت	شام غم کہتی کہتی ہی ہے نفرت کیا سب ہی جو ہو اگر آئی ہی ہے نفرت	۱۱۰
	نہیں آتا کوئے نہیں آتا کوئے	۱۱۱

چوت کر تھی یہ سید کہاں تھی ہر کو جاننی تھی کہ محبت نہیں ایسی ہر کو	کاوش بخت زبون صینی ہنسی کی گلو جیتی جی یاد نہ آئی کی کسی کی ہلو
---	--

پر حسدوں میں جداوندنی وہ بات رہی منفعل تم ہی ہو ایسی ہی ملاقات رہی	
---	--

شکر صد شکر کہ خالونی دکھائی یہ دن کیا وہ پاتھا کہی ایسا کہ جو یائی یہ دن	خوبی بخت رسا سی نظر آئی یہ دن آپ کو عذر چاکی لپی لائی یہ دن
---	--

کچھ نہ کچھ آئی حیا محبت غیا رہی آج سرگون سا سنی مٹی ہو گنگا سی آج	
--	--

کیوں جو کہتی تھی ہی آنکھیں دیکھا آخر رک رہا بڑھ کی جوانی کا ارادہ آخر	دل کیا خاک میں جوش دل شیدا آخر منفعل خوب ہوئی شرم تنہا آخر
--	---

ہاں کیا تہہ و فافتا جو بنا ہا نہ کیا خاک چاہتا جو دور روزی چاہا نہ کیا	
---	--

ایسی بگڑی ہوئی ہم بات بنا نہیں اب کیا دل ہی یہ بیٹھ گیا نازا و ٹھانیں اب کیا	آپ سی جاتی رہی پ میں اب کیا چپ چکی آپ تو پھر کل کہا نہیں اب کیا
---	--

ملتی کر لگنی سے پلہ ای مہ کامل ملتا انگہ کیا تم سی ملا نہیں کہ نہیں دل ملتا	
--	--

ہنسی مانا کہ نہ راست ہی پشیمان ہو تم گشت کی غیرت سی ہلال نہ تاباں ہو تم	شرم سی صورت تصویر ہو چیراں ہو تم لائق رحم ہو تم قابل احسان ہو تم
--	---

بہر میں پابند و فاترک و قالیوں نکر ہو ہاں کیا جان شگنی ہم سے بہلا کیوں نکر ہو	
--	--

بہر و ہمدوم و وساز کر و دراختہ انداز کر و	بہر و ہمدوم و وساز کر و دراختہ انداز کر و
--	--

	<p>بمگر بہر سادہ رہے دل غم سویدا ہو کر مرکی پامال ہو وہ نقش کف پا ہو کر</p>	۴۳
<p>مازہ بجانکہ قہر داسا و اسکو آتش حسرت ہمہ سی جلا و اسکو</p>	<p>تخمہ شوق ستم روز بناؤ اسکو پاس غیر دن کا گرد و در پٹھا و اسکو</p>	
	<p>مثل پروانہ بلی منہ سی بھی ات لکری سنے پروانی قسمت یہ تاسف لکری</p>	۴۴
<p>آہ نظام رویش بارہ ہاری میں رہے عمر بہر آشکش عورت و خواری میں رہے</p>	<p>جاؤ و رگاہ تو ہمہ اجہ سواری میں رہے کہ بخدمت میں ہی کہیں ماری میں رہے</p>	
	<p>اک کی بارون میں ہر شے طرح دار نیا اک اک روز گالائی خسہ پدار نیا</p>	۴۵
<p>ہمسی بیجا ہوں شرط مروت ہی وہ ہے دن نیازی ہی ہی شہوہ نخوت ہی وہ ہے</p>	<p>ہم تو اس کو نہیں نا حق تہذیب گفت ہی وہ ہے گو کہ عاشق ہیں گردل کی نکت ہی وہ ہے</p>	
	<p>نامہ سی باوصیالی خفتگان ہوتا ہے خندہ کل دل لڈرک پید گران ہوتا ہے</p>	۴۶
<p>شکوہ عمہ ہی نہ ہی شکر تمنا باقی صفت آلمہ ہی پوٹ کی رونا باقی</p>	<p>شنگی دل تی کہا دلبر بہان کیا باقی ہاں مایہ شوق فنا کا ہن تقاضا باقی</p>	
	<p>تکلو کیا دل میں جاہرین کہ حکمہ دل میں نہیں آج کزائیش لیلی بہان محل میں نہیں</p>	۴۷
<p>اور کے باہر ہی ہر شے تمنا اپنا اسے آمد و کہ بسا ب لہجی ستا اپنا</p>	<p>اپنی قابو میں نہیں کوئی اراد اپنا یہی کرتا ہی اشاری دل شیدا اپنا</p>	
<p>اپنی گریہ کیا کام ہی کر جو رہی پو اک ہی چلو دیکھو</p>		

کھین اپنا شوہ شوق سنگر آجاسے بگمائی کی سبب تک اوب پیا جاسی	کافر گرم اداقت نہ محشر آجاسے طرف رسم شرارت بت خود سہر جاسی
۵۱۹	بیجا با سخن تلخ سنا دے تم کو بیشکر یا سنی محفل سے اوٹھا دی تم کو
وہ طے جب نہ نامہ و محبت کیسے جو کیا خوب کیا ہسی نہ ہمت کیسے	دوستی ترک ہوئی چشم مروت کیسے اگلی باتوں کی بہلا آج شکایت کیسے
۵۲۰	جاؤ ڈھونڈ ہو کہیں اپنا سنا دلارا مینا خود غرض ہو کوئی پیدا کرو خود کام نینا
ای ملال اب سر تقریر پریشان کبتک شکوہ کثرت بہیری جانان کبتک	یہ خیالات جنون خیز کی سا مان کبتک شعلہ افشانی دل غیب پہنان کبتک
سن کے حال شب غم و لکو قلم ہوتا ہی مثل خامہ جگر اندوہ سی شوق ہوتا ہی	
تمام ہوا	

نور

تختاھن میر وزیر صاحب کا خلف الصدق مہسپاوت شاہ صاحب

باشندہ لکھنؤ کے صاحب یوان اور شاگرد رشید

بخشی الملک فتح الدولہ بہادر مرزا محمد رضا خان برق

مرحوم کے شاہیر شعراء لکھنؤ سے ہیں

شاعر نگین طبع ہیں خوش فکر ان لکھنؤ میں

بہت غنیمت ہیں چند غرض سے

سرکار جناب استغاب علی نقاب

نواب زیر مرزا صاحب بہادر میں ملازم ہیں فقط



یہ بلا وہی کہ تازیت گرفتار ہو	کوئی وارفتہ زلف سپیدار نہو
کسی دشمن کی ہی دشمن کو بہا زار نہو	مثل نرگس گل رخسار کا بہا زار نہو

دوست کی فکر میں رہتی ہی دشمن کی طرح
دل کو دس لیتی ہی ایک آن میں لگن کی طرح

اپنی عاشق کو بلا بنیائے گل جانی ہی	شعبدی مثل فلک روزیہ دکھلائی
دل کو چھل کی طرح سینہ میں پائی ہی	سج کی شکل کہی رخ پہ چولہائی ہی

فہری فتنہ ہی آفت ہی بلا ہی جان ہے
نوت لازم ہی کہ یہ افی ٹی دروان ہے

رکھ چہ ہمتا ہی جو کہ تابی لظا اسکا	یہ وہ ناگن ہی نہیں بچتا ہی طارا اسکا
سوز دیوان کو نہی نہیں عشق گوارا اسکا	کسکو معلوم ہی دنیا میں اوتا اسکا

مہوش یاروں کی زبانوں پہ یہ افسانہ ہی
دام میں اسکی جو پستیا ہی وہ پوانہ ہی

اکیا اسکی فریبوں میں جہاں طار دل	یہ ہی جلال کہ جس ہی رہی شکل
کوی یارب نہو گیسوی صخرہ پر مال	پتھر پستیا ہی شب و زبرنگا سل

زخیر توی ہے	نہا
تہولی ہے	آفت

پہل نیا نخلِ محبت نی دکھایا مجھ کو بیٹھی بٹھلای کس رفت میں ہنسنا یا مجھ کو	سببِ جوشِ جنون ہی مر اسما یا مجھ کو نکست زلف کا سودا ہی بنا یا مجھ کو
۷۱	الحذر عشقِ قسوں ساز تری چالوں کی دم نکل جای تو چھٹ جاؤ نہیں جنجالوں کی
اس طرف موہیم گل میں جو صبا لئی ہی میری وحشت کی جو شہر و زمین چراتی ہی	مردہ جوشِ جنون میری لئی لائی ہی جنگلِ خوش ہو کی ہر یک ہرے بڑی ہی
۷۲	پاتھ می دست جنون کی جو میں تنگ آبادوں پھاڑ کر کپڑی میں صحر کو نکل جاتا ہوں
خاک صحرا کی اور اتا ہوں کہی میں سر باتین کرنا ہوں دل زار می کہ وہ پھر	پاؤں پہیلا کی کہی بیٹا ہوں زیر شجر کہی کھتا ہوں کہ ملجای جو وہ رشکِ قمر
۷۳	تہام کہ پاتھ کہوں اوس ہی میں افسانہ عشق پھر کھوں دیکھہ ذرا حالت دیوانہ عشق
مجھ سا عاشقِ جہان میں کوئی کاوا بوسنگھا کر مجھی گیسو کی صبا نی اسی آہ	شکل کیا نام تلک سی ہی نہیں میں آگاہ نیرا دیوانہ بنا یا مجھی اسی غیرتِ ماہ
۷۴	میں تو واقف ہی تھا عشق کسی کہتی ہیں کس طرح دل پہ نعم و رنج و تعب سہتی ہیں
اپنی تقدیر کی لکھی کی ننتی مجھ کو خبر زور کچھ اسمین نہیں دلسی ہی مجھ کو خبر	خاک صحرا کی اور اونگکا پھر ونگا در در و صدمہ حال ہو جاتا ہی کچھ نوع دگر
۷۵	رسم کر چھہ یہ کہ وارفتہ و شیدا ہوں میں وحشی نکست گیسو کی چلیبیا ہوں میں
دل ہی باتین یہ اہمی کرتا تھا باج رحم کر اپنی جوانی پہ نگر حال تہا	ہر شئی کا ہی مالک اشد ہر شئی کا ہی مالک اشد

	<p>۱۱۱</p> <p>اگر مشکل کو اگر چاہی تو آسان کر دی ایک دم میں بہی راحت کا وہ سامان کر دی</p>	
<p>دقت سے صوت حسین تی یہ کیا ولہ اثر الغرض کہ میں جو پہنچا میں بحال تھنظر</p>	<p>سھر کی سمت چلا دست ہی یاد بدہ سیری حالت پہ چونکہ میری غمزوں کی</p>	
	<p>۱۱۲</p> <p>کوی کہ پٹیا تھا جان کوی کہو تا تھا کیا ہو انکو یہ کہہ کہی کوی رو تا تھا</p>	
<p>ناگھساں شور جو روئی گا ہی گہری دوڑ کر گھرسی ہر اک اہل محلہ آیا</p>	<p>دیکھ کر حال ردی روئی ہر اک کنسی ای خدا بھر سجا اسی کر دی اچھا</p>	
	<p>۱۱۳</p> <p>جلد صحت ہو جوانی کا فرالہاے جس کا مشتاق ہی وہ ماہ لقا لہاے</p>	
<p>دسی کی اہل محلہ فی جو خالق سی دعا جہانک کر روزن دیوار سی سنی</p>	<p>حق تعالیٰ فی کیا باب اجابت کو وا نکمت زلف کا جس حور کی سوادی تھا</p>	
	<p>۱۱۴</p> <p>اوس سبھی کی نظری جو صورت مجکو ہو گئی کہہ مرض عشق سی صحت مجکو</p>	
<p>آنکہ میری جو ہو ہی اوس رہنوی دلکو تھامی ہوئی دیکھا کیا میں ہوئی</p>	<p>ہو گیا تیر نظر صاف کچی کے پار برق کی شکل سی چمکی جو وہ گل سی خار</p>	
	<p>۱۱۵</p> <p>بند آنکھ میں ہو میں پر لوسی ہو اکھ روشن صورت مہر درخشان ہر اک در روشن</p>	
<p>اونچی چوٹی وہ قیامت کی نہایت است گنتا ہوں نہیں اس میں ذرا لاؤ گدا</p>	<p>مہر کی شکل درخشان تھا سنہری موباب خال کا دھل تھا چہرہ پر نور تھا صاف</p>	
	<p>۱۱۶</p> <p>برق کی شہ جہت کب جانی ہی نظر اتی ہی</p>	<p>کبھی</p>

کبھی

<p>وہ بڑی آنکھ کہ شرمندہ ہوا ہوئی خان کہ کشتان نور کی خوشید پیری سا فکن</p>	<p>جٹی جٹی وہ ہون اور غضب کی خیرین بینی و رخ کامو احوال پیمبر روشن</p>
<p>لب خوش رنگ سی یا قوت کو نسبت کیا ہی رو برو دانتون کی پیر و کجی حقیقت کیا ہی</p>	
<p>جسکی تھی حسن کی خوش صفت جلوہ گری یا کہ اس شیشہ میں عامل فی اتاری ہو</p>	<p>گورا گورا وہ گلار شک پیاض سحری اس صراحی میں ازل سے ہی تو پھر سے</p>
<p>یہ صفائی ہی گلوری وہ جمان کہا ہے رنگ بان دیکھنی والونکو نظر آتا ہے</p>	
<p>شجر طور میں دو نور کی گویا بن اناہ کم سنی کا وہ ماہرہ قیامت کا شمار</p>	<p>کرتی سینہ میں ہینسی اور چو بکا او بہا دانت شفاف لبو فیہ لکنوٹی کی بہا</p>
<p>اور ہی لطف ابھی اور ضرا ہو جاے چہا تیوں تک جو مر ہا تہہ رسا ہو جاے</p>	
<p>جان پس جای اہو تہو کی جو انسان کجی دلہ گل کہا میں ہم افراط خوشی سے کسی</p>	<p>شندی ہا تو نہیں پورہ زمین سنہری چہلی ہمکو ان ہا تہو کا چہلہ جو کوئی ہا تہہ لگی</p>
<p>تختہ لالہ کا نئی رنگ کا دکھلا میں اسے کثرت داغ سی طاؤس کو شتر میں اسے</p>	
<p>ناف اس لطف کی دریا میں موج جسطح وہم باطل کا یقین د لکو ہوا ہی اکثر</p>	<p>نفرم شفاف شکم اور رگ گل سی کمر اس سے کیا ہوگی کوئی اور کمر نازک تر</p>
<p>یہ بہری کوئی ہیں بس جان پس جاتی ہے جان کیا روح بھی ہر آن پس جاتی ہے</p>	
<p>لین ہی تہی کجی سا ہا تہو نہیں ہا ہا ہا</p>	<p>بالیان تو تہو کجی کا نو میں لو میں کجی طوق ہی سوئی کا کر دین تہا میں کجی</p>

دلو حلقی میں ہینسالی بھی گھری ہونے کے	۵۱۲
زیب تھی ہمای مبارک میں چھری ہونے کے	
جامدانی کی دوہڑ پڑوہ گوٹ اطلس کے	
چسنت کس لطف کی پھنی لوی ہباری	
خرمن دل کی لٹی کہ نہ رہی تھی کالی	
پایچا سر کی شکر قہر کئی دیتی تھی	

دور وہ پانچو بکا اپنی جو دکھلائی تھے	
۵۱۳	
اطلس پیرخ کی ہی ہوش اوری جاتی تھے	
ہنس کی گھنی لگی کبھی مزاج عالی	
سنہ سی کو یہ ہو تو کہ استوی طبیعت چھی	
مینی بھی ہنس کی گھاٹ پنگلتا ہی ہے	
ہو کی برہم لگی گھنی کہ اب اجھی تھرے	

گلی یہ ہودہ کسی اور ہی کی ساتھ رہیں	
۵۱۴	
جو چلی ایسی اجی اور ہی کی ساتھ رہیں	
وہ نہیں چھڑتی فقری میں گھناری ہیں	
تو دو کو ہلکان کرین برج سہین گھناریں	
تم چلی جاو گھنیں اور تو ہم گھنیں ہیں	
حرف پھر شکوہ شکایت کا زبانی لائیں	

دلکو بیفائدہ ہم برج و لعب میں والین	
۵۱۵	
برج کیوں سول لین کیوں جان غضب میں والین	
لیکی تیر سینی بلا میں کہا اسی ہا لقا	
بھگو کچھ کام ہی دم بھری لسی او ذرا	
ہنس کے گھنی لگی ایسا تو نہیں بنو بکا	
سیری صاحب یہ کسی اور کو دیجی فقرا	

تھی جو کو کیاں کیلا ہو اوسی دم دیجی	
۵۱۶	
تمسی مطلب چھی اوسکی بلا میں کیجی	
باندہ کر باتہ کہا مینی کہا ہی باہر تاز	
ساری عالم سی نرالابی تمہارا انداز	
آپ ہی ساز گیا آپ ہی ایاتی ہر یاز	
چاہی بندہ نوازی تمہیں ای بندہ تراز	

میں بھری لیے	
۵۱۷	
ہاؤ گھری بھری لیے	

<p>۱۱۶ کیا غلاموں کو سرفراز نہیں کرتی ہیں چاہتی والی کو وہ سنا ز نہیں کرتی ہیں</p>	<p>غیر ہمتا ز کو ہمتا ز نہیں کرتی ہیں صدی جو بڑھ کی ہو وہ ہما ز نہیں کرتی ہیں</p>
<p>۱۱۷ ہٹ کو اب تجانی دو پیاری مرا کہنا ما تو یاؤن پڑتا ہوں تمہاری مرا کہنا ما تو</p>	
<p>۱۱۸ ہو چکی عمری ستانا نہیں اتنا اچھا ہنسکی بھنی لگی تم ہوش میں ڈوڈرا</p>	<p>میں گل رنگ پیو لو جو انی کا فرا تکو اس محبت و نگراری حاصل ہی کیا</p>
<p>۱۱۹ یاست کی پوری ہیں جو ہستی ہیں ہ کرتی ہیں ایک تم پڑو نہیں سیکڑوں ہی کی ہیں</p>	
<p>۱۲۰ ہم اسی کی ہوی جو دیکھا سکو فقرا شوخی کہ ہنی جو انجام کو انکار کیا</p>	<p>یا سچی بکری ہوی دوری گئی بی پروا و آہی عقل سمجھتے ہوا وہی تم غمرا</p>
<p>۱۲۱ کیوں جی خالی جو کیا مغر بھری تھی کب کی خوب ہم سچہ کہ تم آدمی ہو مطلب کی</p>	
<p>۱۲۲ سنکی اسبات کو گسیو کی طرح و ڈھمبا حسن سا حسن نہیں او سپہی اتنا غمرا</p>	<p>بچہ تو جو آگیا چین مری وہ سینی کہا لیکی آئینہ کو دیکھو تو ذرا منہ اپنا</p>
<p>۱۲۳ برق و شمع لقا ماہ چین سمجھی ہو کیا تاشا ہی کہ تم خود کو حسین سمجھی ہو</p>	
<p>۱۲۴ غور تو دلین کرو کیا ہی تمہاری صورت نہ ملاحظہ ہی جو عاشق کی ہو لکھو رعبت</p>	<p>کوئی کیا صورت آئینہ ہو محو حیرت چربی کی بتلی کی صورت سی ہی گوری نکلت</p>
<p>۱۲۵ اسپہ کہتی جو کہ ہی سارا زانا مشتاق کون ہی سیری سوا اور تمہارا مشتاق</p>	
<p>۱۲۶ خیر منظور نہیں تمکو جو انا صاحب برشون اس عشق کی کو چونکو ہی چھانا</p>	<p>ہم اور ٹرکانا صاحب ہی زانا صاحب</p>

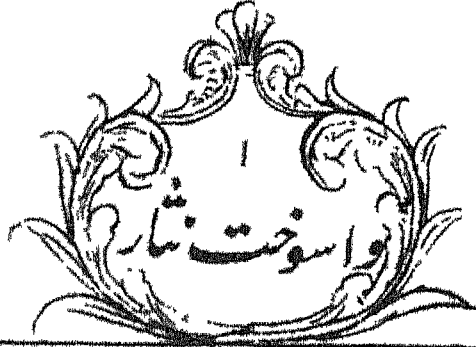
	<p>مرغ دل پیر کا تو بازار دکھائیں گی اسے اک پیر زیاد کا دیوانہ سنا میں گی اسے</p>	۵۳۳
<p>مقتین کرتا ہوں اب یہی مرا مانا کہتا دیکھو کھینٹاؤ کی اتنا نہیں غمراہ چھا</p>	<p>آؤ دم بہس کی لی دل نہ کھڑا ہو سیرا چاہتی والا کوئی مجسا نہیں بلنی کا</p>	
	<p>سچ فرقت کا مری دل پہ سہو کی برسوں ہا ہی کیا آدمی تھا تو کہو کی برسوں</p>	۵۳۴
<p>جو میں کتا ہوں سنو غور و نا مل مٹی ایک سی ایک حسین حق نی کیا سدا</p>	<p>لکھنؤ میں تو نہیں فخط پیر زادو نکا خوب دلچسپ ہی یہ شعر کسی شاعر کا</p>	
	<p>تم جو ہر جای ہو اپنا بھی بھی طور سے تم نہیں اور سہی اور نہیں اور سے</p>	۵۳۵
<p>ایسا اب ڈھونڈ کی معشوق کہو کیا سدا حسن کا صورت یوسف ہو جیسا نہیں</p>	<p>جس کا ہر عضو ہو اک نور کی سا چمکین غیرت لعل بدخشان ہو ہر اک لڑا ہکا</p>	
	<p>چینستان جہان میں وہ گل چسپیدہ ہو میں تو میں ساری حسینوں کو پسندیدہ ہو</p>	۵۳۶
<p>پان کھا کر جو وہ لاکھی کو حجامی لوب چوٹی گوند ہونا جو اس جو کہو نظر</p>	<p>جو ہری لعل بدخشان سی ہی بھی ہو ہر نچہ مہر تو شانہ بنی آئینہ قمر</p>	
	<p>رنگ رخساری نسیرین و مہمن کی اڑ جائیں زلف مشکین سی دہو میں صاف ختن کی اڑ جائیں</p>	۵۳۷
<p>دہر حسن کبری عزم جو نو چندی کا کیچلی کا تو ہو تو چو میں سنہری لچکا</p>	<p>پیر نکلف او سی پناؤں میں بہاری جو را چلی پور نہیں ہوں ہا نہیں ہو تو شہزاد چھا</p>	
<p>میں کو ملکر رہ جاے پہرہ جاے</p>	<p>رشد رہ پرتو</p>	

<p>جای درگاه بین جب و ده جوبلی میرا واه رمی حسن کہ یہ حسن نہ کیجا نہ سنا دیگھنی والی کہین صل علی صل علی آدمی ہی کہ کوئی نور کا ہی یہ بکا</p>	
<p>یہ ملاحت نہ کسی میں نہ صباحت دیچی آج نوجندی میں کیا چاند سی صورت کیچی</p>	
<p>قاف تک حسن کا اوس رہ کی جو تھوڑی سر بازار وہ کمری میں جو دم بہر بیٹی آئین نظاریکی خاطر ایسی پر پان کی پھیر تو یوسف کا زمانی میں گوئی نام کی</p>	
<p>دیگھکر حسن خدا داو کو حیرت ہو جاے بتھکو ہی میری طرح دل سی محبت ہو جاے</p>	
<p>خوب سینہ سی میں چٹا کی اوس پیار کرن لیکلی منہ میں میں زبان بت مہر چوسون لب خوش رنگ کی کس لطف ہی پوئی تیری جانب کو نہ میں آنکھ اٹھا کر دیکھون</p>	
<p>اوسکی بران پہ میں جان کو قربان کروں تو پری بنکی ہی آئی تو نہ میں نہ سیان کرن</p>	
<p>بر میں ہو گا جو میری وہ صنم مہر جمال وصل کا اوس سی جو ہنس سنسکی کر دیکھو یہ تو ممکن ہی نہیں ہی کہ نہ ہو مکو ملال ملکی آنکھ نوک کو کھیک کا وہ بیت نیک خصال</p>	
<p>منید ای ہی مجھی بھی اجی اچھا اوٹھو شور ہو چکی مسہری چندارا اوٹھو</p>	
<p>کو محبت نہیں ہی رنج مگر ہو گا خیرور دل میں انصاف کرو کی کہ ہی اپنا ہی قصور لاکہ یا لوتو کو سنا یا کیرین اسوقت حضور عذر بیجا کی سبب سی یہ ہوا سا رفتور</p>	
<p>ماتی کہنا تو کیوں رنج کی صورت ہوتی صحیفن پر بہتین فزون دل کو محبت ہوتی</p>	
<p>خیر اب ہی جو چلی او تو جھکے انرہی پہر کوئی غم نہ ہی حزن پہر اصلا نہ ہی ... ہر روز کا قصتا نہ ہی ت کا شکوہ انرہی</p>	

	<p>حسرتین دلکی مری جان نکل جائین ابھی ایک مدت کی سب اریان نکل جائین ابھی</p>	
<p>تاکم ہوا</p>		

منار

تخاص ہے منشی سدا سکھ دیلوی خلف منشی سید حسین
نصب دار بادشاہی کاشاگردہین مرزا فریح سودا کے
مقیم حال الہ آباد ہین جد امجد ہین منشی کشوری الہ آباد
نصف قنوج ضلع فرخ آباد کے فی الحقیقت کا کلام
نیاب ہے اور بکے رنگ سے انکی طبیعت کارنگ جدا
رنگین طبع ہین اور نازک خیال یہ واسوخت
ان کا بنظر سراپا تازہ مضمون ہونے
کے ضرورۃ شامل اس مجموعہ کو کیا گیا۔



<p>لیکن یہ جہالت سے خاطرین نہیں لایا فرا دیوہ گدرا مجنون نے وہ پہل پاپا</p>	<p>سرخند کہ اسی شفق دل کو تینن سمجھایا اس عشق سو دین کس نے زدا کا کیا</p>	
	<p>اب ہاتھ کو مل ل کرو ن رت پڑا رونا نادان کی رفاقت میں ہونا تو بھی ہونا برباد گئی حرمت حاصل ہوئی رسوائی کوئی کہے دیوانہ کوئی کہے سو دانی</p>	
<p>آنکھوں نے بوجھ دیکھا تو دکھ دیا بتلا ناحق تہین کیا کہے تم اپنے کرم فرما</p>	<p>کانون فرسنا جو کپہ آنکھوں سے کیا چرچا اسی برسہ بوجھ دل جہم منت ہو چرچا</p>	
	<p>یہ سادہ دلی اپنی اور اونکی یہ مکاری اور اپنی یہ مظلومی اور اونکی جھکاری کی طرف گار شکوہ کی طرف ملامت ہے لوگوں کی درست سے کیا سخت ندامت ہے</p>	
<p>باتر زمین جو نکین تو شورش طغیان ہے بادیہ گریان جریا دست و گریبان ہے</p>	<p>جنگل کو جوا دندہ جاوین تو خار بیا بان ہے تہنا جو اگر شہین تو نالہ و افغان ہے</p>	
	<p>زبے تے ہیں تے ہیں</p>	<p>ایام جوا تبہ</p>

	تکسیر میں کسی سب غریبی صفت ہے	
تکسیر میں جو کبھی پٹھین انبوہ ملیں ہونگا	پولو جو اگر نیکر تو عین کرامت ہے	
بہتر ہے یہی ہکو اس در پر پڑے رہے	سر پر جو چلے آرا تو ہی نہیں کچھ کہیے	
جہڑ کی ب تیرین کی جو باعث متنازی	گھالی جو کبھی دیکھیے تو عین سرفرازی	
کیا جانے کیا باتیں دنرات اور آٹے میں	آزروہ کر میں تکو اور ہکو گڑھ ہاڑ میں	
تقصیر میری کب تھی جو تھے بڑا مانا	یوں عرصہ سے فرمایا چلنے لگے جگمگے پھانا	
جو یا تمہارے میں وہ بندہ ہر جا لئی	ہکو تو اسی در پر تازیت چین سائی	
میل کو بجر گل کے نہیں شکر الفت ہے	اثر شاد سے قمری کو ایسی ہی محبت ہے	
دوسے سے تنگے کو دکھا ہر گز	یہ کرم فرما اپنی ہی یہ حالت ہے	

	<p>انفوس کہ دے دردم سرور کی جل کے اب دردم بوسے جل کے اور خار ہوا گل جسے شکر کہ یاروں سے ہم ہی نہیں ہیں باہر درکار ہم دیکھا۔ ہم جان و حساب انذر</p>	
<p>کچھ علم معالی کا کچھ طب کچھ کھکت کئی جو نہ پہنکا وین۔ تھی ہی نہیں درست</p>		<p>۷۰ طغلی مین پڑا منطق کچھ بند کچھ چیت اب نہایت عالی مین یہ آن رہی عزت</p>
<p>انفوس کہ وہ طغلی گزری تھی نفاہت مین اب نہایت عالی مین تھی ہی سفاہت مین علم و ادب آموزی استاد نے تباہ لے پر ہر شانے پر و نہ کے بنے نہیں ہر شانے لے</p>		
<p>اور جو تھی سی نہ بھی ہم اپنی گو کھاتی ہیں اکسا تھیں نظر کیوں شہر میں آتے ہوا</p>		<p>۷۱ شہر میں رہنے کہ یہاں کسکو ڈراتے ہو بوسے کو چکا دیکھیے تو چہنگی ہے کہاتی ہو</p>
<p>یہ اپنی تمنا ہے اس عبد کے ہیں دن جب تیغ کے پانی سے تر ہو ہی یہ گردن کینڈے کی طرحت بہ سر جو کات او جھاو کر یا آئید سر کو چہ و بازار مین ڈالو گے</p>		
<p>اس سر جو تھمت یہ قربان کردن ہوا اس زلف کو گوزا تو نہ لگی گوزا اب</p>		<p>۷۲ اس چاند کھنڈے پر نہ دے وہ لاکر دن اب رو بہ نفاذ لنگھوں پیشا را ایمان</p>
<p>کس کا فریدین کو یا بوس کی سبے قایت جو نفس قدم او پر کہے تو کر مین جرات جو فدوی صادق زین سزا تہ صدق زین اس سہن تہ</p>		

دوم واسوخت نثار

<p>شرح و تفصیل میں قاصر زبان کیا کہی آنکو معلوم ہے اب زیادہ عیان کیا کہی</p>	<p>ہجرین عشق کی سوزش کا بیان کیا کہی دل کو سجھایا بہت آہ میان کیا کہی</p>
--	---

<p>ہو گیا طول نیت مرض دل افکاری کا لا دوا درد ہو عشق کی بیماری کا عشق جانکاہ ترا سن زخیمین و استم این زمان قدر تو اسی غارت میں ڈالتم</p>	<p>مکھو کیا کہی نیت اپنی ہی سب سے تقصیر اپنا چار کیا عشق سے طوق و زنجیر</p>
--	---

<p>ہوئے جانا تھا حیرت میں برسی را یہ نجانا تھا کہ یہ عشق پست افسوس ہے بودہ ام از الم عشق و عجزت از ادب این بلا از سر نویر من کہ بریاست و</p>	<p>ایک دن در تہو چو آجاتی سو لگھا تو نے جب کسی حصہ ہم چہرہ کو کہلا تو نے</p>
--	--

<p>ہوئی باقون سبب نہ دل کی تیرج ہاتھ تے زر و پیر چاہتے اور اسکے قسم کہاتے تے</p>	<p>ان دیوے کو لگایا تو تیرے انید صحبت کا اثر ہے</p>
--	---

شرم باشد تو این طرز برای نور نظر
اہل تکلیف چہین وضع لہند و کتر

خط کو پلٹنے سے ڈکڑول پر نہیں وہم جمال
کہ کھاؤ ذرا اب اچھی کی جان پر زوال
لیکن ای صاحب من یہ تو بڑا ہی خیال
یہ تو بوجہ نرالی سے تراشی ہی حال

کیون عبت ہوتے ہو دنیا میں سیان اہم
کیا پڑا آگے غریبوں سے تمہیں ایسا نساد
از خدا ترس کہ این پیشہ سفاکانست
اہلیت را در چنین ظلم و ستم شایانست

چشم انصاف سے ملک غور کرو بہر خدا
دل ربا کی گادیا ہم تنے سب ڈول بتا
پہلے پائے تھے کہاں آپ نے یہ طرز و ادا
راستے ہے اب کوئی تمہا نہیں بہتوستانا

جان اور بوجہ کے جو تم ہی نہیں دیکھو داد
انگے ککے کرین جا کر کے یہ اپنی فسدا
بند گیا سے مرا حین خدا نے بہات
زندگی تلخ تر از موت و حیات از سکرات

دنیہ کا دک تھار کیو کیا خوش اسلوب
بہار زین دی دے تبرید و آئین فرغوا
نقد و مسل سے لہو کے تین دہویا تھو
پہیز زین کو تبا جسم کو سب کہو کے عیوب

غسل و حمام سے تن جسم کو تین صاف کیا
عزیز و مشک سستی دنیہ کی تین باس دیا
اکشن جسم تو زینت کو نہ منور شداد اب
اگر وہ از چہ صفت حق سن ای نہ یہ خراب

چہ بانی طرح تک کسا د
شرم سی جہ کی
سہی و تیر تیر کی ترکیب پانی بنے
سین خدیست نہ خوب سی پانی بنے

	<p>جو رقیبوں سے مل جا جو کے ہیں دشمن جان ہے پر کیا نہیں اس بات کا تھے ہر آن اینقدر جو رجف از تو نے بائیے این چنین ترک وفا از تو نے بائیے</p>	
<p>فائدہ کچھ ہی نہیں منفت میں معنا ہی مجھل کہ بنا بولے نہیں رہتا ہو یہ کافر دل</p>	<p>عرض احوال تو خدمت میں نہٹ لارحمان لیکن اسے پڑی ای مرا صاحب گل</p>	
	<p>بیجا کر دیا اس آل نے ہمیں ماے نہٹ ایسے بیرحم کی الفت سے نہیں رہتا ہٹ غرض انیت کہ از لطف تو جسہ فرما چانب کلنبہ احزان من ای ماہ ورا</p>	
<p>دہستان عشق کی ہو طول کہی کاکت تک لیکن آئندہ کو کہہ دلین توقع زلفک</p>	<p>اھی شمار اب تو ناسب ہے یہی زیادہ تک گرچہ وہ یار جفا کار جفا ہے پیشک</p>	
	<p>کیا عجب ہے کہ کسی روز با لطف کمال آئے تھمکو رقیبوں کے تھین کر پامال دارم امید ز افضال کریم خلاق کہ گن ریا تو بر بیکے تو اشفاق</p>	
<p>تمام ہوا</p>		

نوائی

تخلص ہے پندت اجود پیا نائے صاحب

دلوی متعدد عدالت فوجداری جو دہپور کا

بتدائے سن شش سالگی سے

شاگر مولوی امام بخش صاحب صیالی

کے ہوئے بلکہ الفب بھی خدمت

مولوی صاحب موصوف میں شروع

کی تھی اور مولوی صاحب نے ہی پہلے پہل

انہیں سے ابتدا استادی کی کی فقط



دا داز شنگی با سنے دل و سوره گداز	دا داز گد و شش آن چشم همه نقتد و ناز
دا داز سپید گیهای رقیب غنماز	دا داز جو میخالی فلک شمس و باز

حالا سپید است دل خود بکجایم	شکو و در عیان پیش که تقدیر کنیم
-----------------------------	---------------------------------

با دروزیت که فارغ ز موس با بودم	تا قبل از ناز مرغان نفس با بودم
بغیر از من و ساقی و عس با بودم	تا قبل از آه و دل و سوز نفس با بودم

غم دل خوردن و چاک بدم آید بود	بچنگ بر لب سن ناز و فریاد نبود
-------------------------------	--------------------------------

تا گمان وقت به آه و شد موسم گل	تا گشت رقیب بیایا چشم از سنبل
هر طرف لغت سر اشک لب گل لبس	زیر آرد گل و لاله کجاست که مرمل

روز باران جزین گشت بهر سوز و اشک	هر کی راه بسوی ناز گل سپید باشد
----------------------------------	---------------------------------

مست از باور غفلت بگلستان رقص	آه ساسی گل بود بهت برستان رقص
بقضای چمنی چون گل خندان رقص	از درش نایر نغان رویه به نادان رقص

بزمین پند که بودم	بمورد فن کردیم
-------------------	----------------

گرد غرش منے ارغزہ معرفت سیکے حال بیخ و غم دل پیش تہ گف سیکے	سر بز انوی کسے دانشہ میخفت سیکے اشک چون سلک گھر مرغزہ دست یکی
۵۶	پای کو بان طر فی نعمہ سرا بان سوئے موکشان برده دے طرہ عشر لوئے
آن سیکے والد و بنتون بت خوش انداز ہر سیکے یاد گرسے گرم لبس گوشہ دراز	آہ سردے بلے دستخے بوئے نیاد ہر سیکے راہ سیکے شعبدہ و عشوہ و ناز
۵۷	ست مرغان چمن ہستم گن عبد شباب سرا بان چار طرف زخمہ زن تار باب
ناگمان حوروشے طرف کد لکبستہ مویان زلف چو سنبل دیش چون لپستہ	عہد زیبائی خود با گل رعنا بستہ سرو قد لالہ رخے در چمنے بنشستہ
۵۸	از دو تار بچ دو تار بچ فرمای دل و دین بزد و ابروی قستل آختہ شمشیر یکین
بر یکا یک شتر سی از جگرم پیداشد بجھان رو سپی در نظر م پیداشد	آہ آو لب و اشک ترم پیداشد در دل و سینہ ز عشقتش اترم پیداشد
۵۹	شوق در سینہ نہان بودے دانستم نشتری در رگ جان بودے نہ دانستم
عشق آن عشق کہ خاک ہمہ کس او بباد کاوشی در دل مرغ چمن از گل افقاد	قیس شد بیشہ گزین تیشہ لبس ز وفواد بفغان قمری بیدل سر سر و آزاد
۶۰	حضرت عشق تو آئی کہ جگر خستہ تو نالہ و زاری عشق منعی بر جسته تو
قدمی رفتم در سینہ دل آمد بیرون جان و تن گشت فدائی لب سر سوزون	ایدم بدمشتم سفنون کدو دوشتم از حد آفرزون

	<p>طاقت و تاب و توان در دل میثاب نماند یک نظر و بزم و در چشم ترم آب نماند</p>	<p>ع</p>
<p>چشم قمان تو در طائر دل را شهباز عاشق زار تو ام بادل پر سوز لباز</p>	<p>بختش گای بر انداز و او آغوشه زار بر سن تفسیر بگر لطفت کن از راه نیاز</p>	<p>ع</p>
	<p>راز دل گو که سبب ز چهره بختیست ای غزال ختن از دام که امی رسته</p>	<p>ع</p>
<p>سینه وصل کبیر و عذبه و خار کبیر برق حسنت ز نقاد است در انبار کبیر</p>	<p>نکته یار تو و نیز تو دلداری کس نظر حمیم بیستم بدل زار کس</p>	<p>ع</p>
	<p>با چشمش چیت که کس سولس ز غم از تو نیست بوسته گبیر درین نافه تا تار تو نیست</p>	<p>ع</p>
<p>چون در آنجا ز جھوت شد و بنجام تو چیت ما که تا وقت عشقم بگو کام تو چیت</p>	<p>بمن ز لطف نگار که اتی نام تو چیت حاصلت چیت بمن ای نیمه بنجام تو چیت</p>	<p>ع</p>
	<p>عشق و عاشق چه بود این ز که آسوست پنجین پاک بگر چشم بمن در خستند</p>	<p>ع</p>
<p>لوت و لبری و عشق تدانی تا کے نگینی محرم اسرار تدانی تا کے</p>	<p>انتم ای عشق و زان بسیم پوری تا کے بانین کشد در حیا ز غم جانی تا کے</p>	<p>ع</p>
	<p>یار من باش که دل و آرزو لغزار تو ام جان فدائی تو در دل بار و فوار تو ام</p>	<p>ع</p>
<p>ره از ناخن تو بسیر کشائی باری از بی صبر و عاصم سد تالی باری</p>	<p>تا هست تا کزین جده برائی باری تا نم تو بگو سمن اننا باری</p>	<p>ع</p>
<p>تا چه در و او ام سبزه بشاد ام</p>	<p>تا چه در و او ام سبزه بشاد ام</p>	<p>ع</p>

در میان بود حکم که شب آمد بر سر	سدر روان جانب نهر آن صنم سپین بر
دل ز پهلوی او وقت زد دم چاک جگر	و چشم کرد ز یک حال بجالی دیگر

سینه همین نمکده گردید گستان از من
روز ما تو همچنان شدت بحسب آن از من

که گل دیدم در دل گفت رخ دلدار است	زین چمن سنبلیل همبستر لعل یار است
عین چشمش نظر نگرس یاد کار است	گل شفق لوی اینجالب کسک یار است

که نشناختم نظر کردم و گفتم قد او است
شاخ لسن من بچشم آمد و گفتم یار او است

سب اینجا به بهتای ذوقن میدیم	سپه گویا دهن او لبخن میدیم
برگ بیدار بروی آن نادره فن میدیم	گوش جانانه ز گلنا چمن میدیم

گاه بر تخته گل و هم چنین میکردم
سید نشتر از سینه یقین میکردم

گردش خفته نیویا گمشدن بود	فامش پیوندی نایب چو پستی بنمود
پنی تشبیه شکم دل غم غم فرمود	نخچه یاسمن از ناف گره باز کشود

در رگ گل چو با معان نظر میدیم
اگر راقطه شک بهر کمر می دیدم

از فرود و در شمار کم که از ان راز نشان	فامش گویم که جبر نیست زیر امان
از گل نیم تنگفته است بلبه و وفان	بلبان را که همچو بند بنهاره زبان

هم آهوست خطاشد که همین کوئی گل
شبح فانوس بچو پیکه کف ساغر گل

سایه چاه رخ زیر که افتاد است	برو عین حیا ستاد است
زخم سوسول زار و سوز فراوان است	اشیده کیف بنهاد است

گناه دل گفت که لپتان دو تو منج فاست صندلین شاخ دو پایش زبانهاماست	۵۲۲
از بر یاسمن صبح گل مرید گوش و اگر چو گل ناکه بلبل بشنید	در همین دشت دل شب جو با تمام رسید بلبل آمد نو آباد سحر گاه وزید
نو گله بر سر هر شاخ چمن زانگفت سوزن سبزه ز شبنم در شهور بخت	۵۲۳
لازه گل چمن ساغر گلگون طلبید آب بر دیده خوابید زنگرس با شنید	بهر تعظیم صبا تا مست نشنا و حمید قطره ریزان باد سحر چون گل دید
نازینان چمن عهد بخت بستند عذلیان جفاکش ز تشمین بستند	۵۲۴
سب باد شمالی غم زل بروز یاد جذب حسن ربانیده قدم پیش نهاد	گفتم از دل بنجای سخن حور نژاد و عده وصل رسیدت کمن ناله و داد
خضر را هم زل من بود و براد افتاد صبر دل و لبه اول بر او داد	۵۲۵
مرغ زل منقلب و بی پرواست اینجا یقین بسکن این حور است اینجا	کوی او دیدم و گفتم که چه حالت اینجا ببخودم طاقت رفتا کجا هست اینجا
خاندان دیدم و شد نبوش ز سر پرده بردیش رفتم و شد حسرت دل افزونم	۵۲۶
راس ز چپاله رخمی دیدم و سر و آراد در صف ما بهر خان صدر نشینان در آراد	شوق دل چون قدیمی چند در آنجا نهاد به طریق بخت چمن داونز اکت میداد
بگفت ساغر گل به پیش گل	زاد چشم

پیش خود خواند بعد ناز و سوزان گمیز عقل تاراج شد و رفت تجارت دل دین	نظم کرد و شد از شرم عرقاکی جبین دست گرفت و بفرمود که اینجا بنشین
	گفت خوش آمدی و بلکه صفا آوردی سرخ بر روی زردل و و عدده بجا آوردی
ریزش اشک رخ بچومه و انجم بود حیرت از وحشت من در نظر مردم بود	در خیال تو لب خواب چشمم گم بود بستر خوابگر بهلوی من قاتم بود
	سحر روی چه بین بهر خدا راست بگو چه و میدی بسخن بهر خدا راست بگو
از تو بر من ز خدا بر تو عنایت باشد دل ز من بر تو و باز این چه حکایت باشد	کفتم ای جان و تن زار فدایت باشد خاشق چشم ترا محرمه ایسته باشد
	در سرو پای خودم فرق سرو پایم نیست از سر کبری تو پای کبشتم حسابم نیست
نزد زلفت شده دل چاره ندارم کنون لب لعل تو بود ضعف و لطمه را معجون	عند کردم که ز عهد تو نباشم بیرون بسیخ جز باه و دان تو نباشد بارون
	چشمم بهار تو عین شفا پسندارم هر جانی که کنی من ز وفا پسندارم
گفت این عهد تو هم از من و از استبدل جامم پر کرده بگفتا که بنوش از ته دل	بعد شتر زان سر خویان بگش شتر می از سره قران کرد بهر دهنش
	ساز با به اگر قسمت گفت و نوشیدم دیدم جز ساقی خود از دو جهان پوشیدم
رفت سخن از هر باب و گریبان دل انیس دستا	سست عشقش شدم و یکدم چشم از تنی ناپا شرم از چشم شده جوش زوایم شبا

	دست در حلقه آن زلف و دوتا آوردم	
	بیسیر دل زلف خویش بلا آوردم	۵۱
عشق جانانه و عشق بجان داشت از نام	بار هم بستروی بر لب ایام بکام	۵۲
	دل ز سر سینه تا بین قضا غافل بود چه توان کرد که سینه و دل باطل بود	۵۳
با دای مخالف بستم آرد پیش	تیر ز خنده بر کس گنجی بود کز ریش	۵۴
	خاک گردیدم در سوا سر بازار شدم زین گناهی که عشق تو گرفتار شدم	۵۵
آن هیز ناز و نیازی که بمن بود ترا	نظر مهربان شمشیده غم بود ترا بهر تسکین دلم ریخ سخن بود ترا	۵۶
	ایک آن اطمن و مدارات نمی بجز حقیقت کج روی ای تو جانای ز پله کینتر حقیقت	۵۷
صل نوشین ترا مشرب درام در گریست	زلف مشکین تو ز لیده بدام در گریست قد گفتا - تو در ریخام در گریست ز رخ چو تانگان تو پوریشام در گریست	۵۸
	من چه کردم که چنین ریخ ز من گردیدی تا چه دیدی که چنین عهد شکن گردیدی	۵۹
ور دل اندیش از آن روز که گسار نبود	ساده بودی و چنین غازه بر رخسار نبود بچه که گرد گل روی تو رخسار نبود مایه حسن ترا گرمی بازار نبود	۶۰
	آرزو عشق بر بدریل افروخته ام بپوشتمت ام	۶۱

<p>از نگاه تو سوی خویش غصه بیخیم هر زمان کوی تو پر شور و شوبه بیخیم</p>	<p>چون بعد تو بسی رنج و تعب می بینم غیر از بانوسر سوسوب می بینم</p>
<p>من پریشان شوم او جمع کند مو سے ترا</p>	<p>کی تو انهم که بر بنید و گری روی ترا</p>
<p>از جفا می تو کجا بست دل و جان بند آید نیک بر عهد تو این شعر نظیر است چرا آید</p>	<p>جور نامی تو ز دل بروز پس طاقت و تاب از سخنهای تو یک لحظه نمی آید خواب</p>
<p>عشق را کام بهد دل خود کام تو نیست صبح ایند شب وصل در ایام تو نیست</p>	<p>این زمان گر چه بسے مائل دیدار تواند باعث شهرت و بگرمے بازار تواند</p>
<p>شانه زن در گره و طره طسار تواند در گمان تو بدل یاز وفادار تواند</p>	<p>گر خداتو است خود از کرده پشیمان گردی کو بگو در بی من خاک بد امان گردی</p>
<p>یک گل تازه ز گلزار جهان خواهم چید بینی از حسرت و گونی که چنین گل میدید</p>	<p>گر و فایزند گیم کرد چنین ست اسید دیرنی چشم کسے گوش کسے هم نشنید</p>
<p>آن کف پای نگارین برود رنگ ز رو وز دم خنجر ابرو رفت دست رعشه بسو</p>	<p>بعد ازین دست من پای و لارای دیگر بند و از خون دل زار خا پای دیگر</p>
<p>از تو بستانم دل را بر همه جای دیگر عهد کردم بدل نیست جز این رای دیگر</p>	<p>سجده که قبایه ابرو سے بے دلیر به تا ز نار بندو سے اگ کافند به</p>
<p>خون جگر سے خوردم دردت را بسجود آوردم</p>	<p>گر چه تا این فراق تو بر سے بر دم خاک نعلبر بر ترا کجا بهر لشکر ص</p>

	لیکن اکنون بفرق تو نمیرم هرگز آن ادائی تو گے پاؤں میرم هرگز	۱۱۱
زندہ نیست که چون مرده بنمیزان نیست گر دلی نیست که خوشتره د امان پوست	ای جفا پیشه بسی نیست که نالان گویت نیست خلقی که تر خنجر مران تو نیست	
	زیر د امان تو نمونی که شفق سے مالده کل زور شدید بود گوز افاق سے بالده	۱۱۲
در ہم ہی درو پوشی و در بند کنی نیست کنوش با تو بین ظلم تو تا چند کنی	چند بر آتش جبران دلم سپند کنی روی من بگری و با نیکو خست کنی	
	در رخ و حشی نفس منمے آید باز از کج بند آسوی بر حسب منمے آید باز	۱۱۳
دردش ویرم نمی گلگون بصفائی بخورد آنست شرف تو آنکه آفتاب سے خورد	اگر لوطی دیشی : نادائی بخورد سرفزارت سزگ کو سر پائی بخورد	
	کہ جفا براف و گ بند قباسے بند تخت ذلت ناموس باسے بند	۱۱۴
آتش ظلم تو کال و دلم سوخت تمام شیرین شکر خیزن اینمده سوخت تمام	برق عم خون و برم بدل از خست تمام دل من گایه غم بیکه بنید و خست تمام	
	بود در دن ز جفا سے تو اگر باو گنم از کفر ن دست بدون آرم و فریاد گنم	۱۱۵
حاجتش را از تو امید روائی کے بود زمین تہہ دام بلا چشم رہائی کے بود	عاشق روتی فوریو ج فوائی کے بود از غم پاید دلت داشت صفائی کے بود	
	بجای از پنجا سے تو تابع سے ز نیست بجای از پنجا سے تو تابع سے ز نیست	

تابه لیلی و شبیت و الیچنون باشتم گر بیایم بدرت کافر ملعون باشتم	حاشا لاله که برین حسن تو مفتون باشتم نیل در کوی تو دوشه همچون باشتم
	ساختن با غم و شکین دلم مطلب بود دره عشقم کوچو تو بوالهوسی منصب بود
بجز اگر گلگستم چشم بجز ان بهشت نخلبند ازل از عشق کس تخمی گشت	ز تو در حسن و جمال تو فرون بسته گشت بهست یکسان همه در چشم چه زیبا و چه زشت
	گر چمن زار و صاش گل امید مید غم دوری الم بجز به کیبار رسید
هر شد پیر مغان گشتم و شه و شدم گو تو افی بقیتم ثانی منور شدم	از سینه وصل بدام آن همه مسرور شدم ناظر دلیر خود بودم و منطور شدم
	در جهان هر چه بود از من و از بهر گشت از ازل تا به ابد کون و مکان بهر گشت
تمام هوا	



وحشی یزدی

یہ شاعر نامی و سخنور گرامی شعراے متقدمین

عجم سے ہیں صاحب دیوان اور اہل زبان

بین فارسی میں واسواخت گوئی کے موجد ہیں

ہوے اور فی الحقیقت ممتنع الجواب اسوخت

لہذا ہے جو لطف محاورہ اور زبان اور فصاحت

و بلاغت کا ان کے واسوخت میں یہ لطف

کسی فارسی واسوخت میں نہیں پایا الحق

سے قبول خاطر و لطف سخن خدا داد است فقط

واصوخت ملاوشتی

<p>دوستان شش پریشانی من گوش کنید انگلی من و پیرانی من گوش کنید</p>	<p>قصه بی میرد سامانی من گوش کنید درستان غنیمت بیانی من گوش کنید</p>
<p>شرح این آتش جاننور بگفتن تاکی موزم سوختم این سوز نه من تن تاکی</p>	
<p>روز کاری من دل ساکن کوی بودیم عقل درین باعثه دیوانه زدی بودیم</p>	<p>تاچ غوی بت عسیره جوی بودیم بسته سلسله سوسوی بودیم</p>
<p>کس دران سلسله غیر از من دلیند بود یک گرفتار ازین جمله که هستند نبود</p>	
<p>این همه شتری و گری بازارنداشت زرگس غزه زلش این همه بیارنداشت</p>	<p>یوسفی بود ولی هیچ خریدارنداشت سبیل پر شکش هیچ گرفتارنداشت</p>
<p>اول انگس که خریدار شدش من بودم باعث گری بازار شدش من بودم</p>	
<p>عشق من شد سبب غوی و رعنائی او بسکه کردم همه جاشخ دل آری او</p>	<p>دو در سوالی من شهره زریالی او شهر پرگشت ز غوغای تاشالی او</p>
<p>این ز امان کی سره</p>	<p>این فراوان دارد نامان دارد</p>

چشم خود خورشید کنم بر کف پای دیگر	که در هم جای دیگر دل بدل آرای دیگر
-----------------------------------	------------------------------------

بعد ازین آرای من این است چنین خواهد بود	من برین بستم و البته همین خواهد بود
---	-------------------------------------

پیش تو بار نو دیار کنم هر دو یکی است	حرمت مدعی و حرمت من هر دو یکی است
قول زلف و غزل مرغ چمن هر دو یکی است	ناله بلبل و فریاد زغن هر دو یکی است

زلف را مگر تیرم مرغ خوش الحان نمود	این آهسته که قدر همه بکسان نبود
------------------------------------	---------------------------------

چون چنین است بی کار دیگر باشم به	چند روزی بی دلدار دیگر باشم به
مرغ خوش نغمه گلزار دیگر باشم به	عند لیب گل رخسار دیگر باشم به

سازم از تازه جوانان چمن مت سازش	نوسنگی گو که شوم بلبل داستان سازش
---------------------------------	-----------------------------------

آنکه در حاکم از دد میدم از آری است	می توان یافت که از من بدش آری است
از من و بندگی من اگرش عاری است	بفرود شد که هر گوشه خریداری است

بوفاداری من نیست درین شهر کسی	بندۀ باچومرا هست خریدار سبسی
-------------------------------	------------------------------

مدتی در ره عشق تو ددیدیم بس است	راه صد بادیه پیداویر دیدیم بس است
قدم از راه طلب باز کشیدیم بس است	اول و آخر این مرحله دیدیم بس است

بعد ازین ما و سر کوی دل آراشی دیگر	نغمه های و غزل خوانی و غوغای دیگر
------------------------------------	-----------------------------------

ای سپر چند بکام دگر انت بسینه	است ز جام دگر انت سینه
مایه عیش مدام دگر انت بسینه	است جام دگر انت سینه

	<p>تو چه دانی که شدی یار به پیریا کی چند چه به سجا که نزارم به بهوسنا کی چند</p>	<p>علاء</p>
<p>آتش عشق بجان افتد و بیرون نرود چه گمان غلط است این نرود چون نرود</p>	<p>تو چندار که همسر از دل پر خون نرود این محبت بصدافسانه و افسون نرود</p>	
	<p>چند کس از تو و یاران تو آزرده نبود دو زخ از سردی این طائفه آفسرده نبود</p>	<p>علاء</p>
<p>از تو حیف است باین طائفه و مسامحه غافل از لعب و عیان و غایب از مباحث</p>	<p>یار این طائفه خانه برانداز مباحث می شوی شهره باین قدیم آواز مباحث</p>	
	<p>به که مشغول باین بخیل نسازی خود را این نه کاریست مبادا که بازی خود را</p>	<p>علاء</p>
<p>سینه پر کینه ز تو مینه نگاران بستند غرض این است که در قصد تو یاران بستند</p>	<p>در کین تو بس عیب شماران بستند دماغ بر سینه ز تو کینه گذاران بستند</p>	
	<p>باش مردان که ناگاه قفسای خود را واقف گشته به خود باش که پای خود را</p>	<p>علاء</p>
<p>از دلش آرزوی قلمت و لجوی تو بایدل بر گله از ناخوشی غوی تو خفت</p>	<p>گرچه از خاطر و حسی هوس غوی تو خفت دل آزرده آزرده دل از کوی تو خفت</p>	
	<p>حاش لله که وفا می تو فراموش کنند سخن بصلحت آینه گسان گوش کنند</p>	
<p>تمام هوا</p>		

دیگر سوخت و خسته

ای گل تازه که بوی نوحانیت ترا التفاتی با سیران بلانیت ترا رحم بر بلبل بی برگ و نوانیت ترا	خبر از سز زش خار جفانیت ترا ما اسیر تو و اصلا غم مانیت ترا بر اسیر غم خود رسم پرانیت ترا
فارغ از عاشق غمناک نمی باید بود جان من این همه بیباک نمی باید بود	
همچو گل چند پروه همه خندان هستی آن زمان باد گران دست و گریبان باشی زان بیندیش که از کرده پشیمان باشی	همه غنیمت بگذاشت گلستان بهشتی جمع تا جمع نباشند پریشان باشی یاد حیرانی ما آری و حیران باشی
مانباشیم که باشد که جفای تو کشد - بجفا سازد و عدو بر بر اے تو کشد -	
شب بکاشان از اغیار نمی باید بود همه غنیمت بگزار نمی باید بود تشنه خون من زار نمی باید بود	همه جا با همه کس یار نمی باید بود غمیر را شمع شب تاری نمی باید بود تا با این مرتبه خونخوار نمی باید بود
من اگر کشته شوم باعث بدنامی هست موجب شهرت بیباکی و خود کامی هست	
<div style="display: flex; justify-content: space-between;"> دیگری جز تو مرا این همه آزار در نظر خلق مرا خوار نگرد </div>	

این ستمها و گریه با من بسیار بچسبند این همه آزار من زار گردد	آنچه کردی تو من ستمکار گرد بچسبند این همه آزار من زار گردد
گر ز آزر و ن من هست عرض مردن من مردم آزار مکش از پی آزر و ن من	
چشم امید بروی خوشادون غلط است روی تر کرده بروی تو نبادون غلط است	جان من سنگدلی دل نبود اذن غلط است بسر راه تو چون خاک فتادون غلط است رفتن اولی است بگریختادون غلط است
چون ندانی که غم عاشق زارت باشد چون شود خاک بران خاک گذارت باشد	
بجو زلف تو بریشا نم و تدبیری نیست خون دل رفته زو اما نم و تدبیری نیست چه توان کرد که چه انم و تدبیری نیست	مدتی هست که می دانهم تدبیری نیست از غمت سر بگریانم و تدبیری نیست از برای تو بریشا نم و تدبیری نیست
شرح در ماندگی خود بک نفریستم عاجز چاره من نیست چه تدبیر کنستم	
گل این باغ بسی سرور و ان بسیار است ترک ز زمین کمر و سوی میان بسیار است آنکه غیر از تو جو ان نیست جو ان بسیار است	نخل تو خیز گلستان همان بسیار است بالب بچو شکر تنگ همان بسیار است خان من بچو نو عارت گر جان بسیار است
دیگری این همه آزار بعا شوق نکند قصد آزر و ن یاران و افق نکند	
بکنند تو گرفتارم و میدانی تو خون دل از مرده می بارم و میدانی تو چه توان کرد در آزارم و میدانی تو	ماتی شد که در آزارم و میدانی تو از غم عشق تو بیارم و میدانی تو از برای تو چنین

تا یکی از ستم و جور تو در طولان باشم	
از مزه خون بگردد زخم و محزون باشم	
مکن آلتور که شرمند شوم از خویت	مکنم بار دیگر یا در دل جویت
دیدم پریشم ز تماشای رخ نیکویت	سخنی گویم و شرمیده شوم از رویت
دست بردل نهم و پای کشم از کویت	گوشه بگیرم و من بعد نیایم سویت
بشنو بند مکن قصد دل از زده خویش	
ورنه بسیار پیشیان شوی از کرده خویش	
چند صبح آیم و از خاک درت شام بروم	از سر راه تو چون ناک بنا کام بروم
بسر راه تو آیم نشوی رام بروم	صد دعا گویم و آرزو بد شام بروم
دور دور از تو من تیره سر انجام بروم	نبود زهره که همرا تو یک گام بروم
کس چرا این همه سنگین لب بد خو باشد	
جان من این بدوشی نیست که نیکو باشد	
از چه بامن نشوی یا رچه می پریشی	یا ر شو بامن بیما چه می پریشی
حرف زن ای بت خو بخوار چه می پریشی	کیست مانع ز من زار چه می پریشی
نه حدیثی کنی آنها رچه می پریشی	بکش اصل شکر با چه می پریشی
که ترا گفت که بامن زوفا حرف مزن	
چین برابر و زن و یکبار با حرف مزن	
در دمن کشته عاشر شیر بلای داند	سوز من سوخته باغ بفا می داند
تا کب از م هم کس طور مرا می داند	عاشقی همچو منت نیست خدای داند
مسکرم ساکن صحرای فقای داند	همه کس حال من با سر و پای داند
چاره من کج نگذار که به آرزو	
سر خود بگیرم و از کج	

لا اله الا الله

آرزوی تو بادین تر خواهم رفت تا نظر میکنی از پیش نظر خواهم رفت اگر ز فتم ز درت شام هم خواهم رفت	بهره آلوده بخراب جگر خواهم رفت آنکه این بار چو سپر بار دگر خواهم رفت روی ما ز آمدنم نیست اگر خواهم رفت
از جفای تو من زار بر فتم رستم لطف کن لطف که این بار بر فتم رستم	

تمام بود

ہلال

تخلص ہے مرزا محمد صاحب خلیف مرزا حاجی
صاحب کا معلوم نہیں کہ یہ شاعر کس
استاد کے ہیں اور مولد اور سکن ان کا
کمان ہے سو اس واسوخت کے
جو درج مجموعہ ہذا کیا گیا ہے کچھ کلام انکا
نہ دیکھنا نہ سنا شاعر طبع اور خوش فکر
ہیں کلام میں صفائی اور روزمرہ اور محاورہ
بہت ہے باقی اس علم عند التذوق



<p>مائل فتنہ بنتا عیب بد و پر از ہوتا سے پہلے یہی نسل نکال کر کوئی راز نہا</p>	<p>کلمہ کی حیات منہ تیرا یہ انداز نہتا برہم سے بجز ہر کسک خالی کوئی غارت نہا</p>
<p>سے ٹیکسوں کو ان باتیں اگر آتے تھے مشر آئینہ سے تم صاف نہ دیکھتا بڑے تھے</p>	<p>سے ٹیکسوں کو ان باتیں اگر آتے تھے مشر آئینہ سے تم صاف نہ دیکھتا بڑے تھے</p>
<p>کرتے زبان تو آئینہ سے دکھاتے ہم ہے سہانا تھا اگر یا تو نہیں یہ سہانا</p>	<p>کرتے زبان تو آئینہ سے دکھاتے ہم ہے سہانا تھا اگر یا تو نہیں یہ سہانا</p>
<p>بہتر ہے ہرگز نہ ہرگز نہ ہرگز نہ</p>	<p>بہتر ہے ہرگز نہ ہرگز نہ ہرگز نہ</p>

شروع چشمی کا تہا رہتا گل نرگس پر گلان اپنی سایہ سی چھکتے تھے زبس تہی تاوان	روندی کا ہے کو تہے پانچ کا سینہ زینت اپنی بیگانگی آجائیکا رہتا تہا ہریان
---	---

ڈر کی راتوں کو مری پس لڑہیں جا کر لے سے بہولی پن کی مری کیا کیا نہ اوٹھا کرتی سے	
---	--

نامہ کا پاس تہا کو ڈرنی تہی بد نامی سی صعبت غیر سے ڈرتے تہی بد انجامی سی	کا تہ تہا یون زخمین شیبو پنچو گامی سی پختہ کاری یہ طبیعت میں تہی خامی سی
---	---

پانڈی راتوں میں بیان میں تہ خوابا ماتھا شہم سیارہ سے تہی تھکو حجاب انا تہا	
---	--

گوش کل کو نہ ستاتی تہی تم اپنی آواز راہ کی چلتی میں صاحب کا یک تہا انداز	خوش صدا تہی مگر اس طرح تہی تہم طراز ساز کے نام سی تہی طبیعت تہا تہا
---	--

دلکو یون پاؤں تہا رقص میں کب ملتی تہی یون جگر شعلہ آوار سے کب بھلتی سے	
---	--

میں ہی اوں سلسلہ زلف کا دیو تہا سوتی سوتی تہی زبان سرور او ساند تہا	میں ہی اوں شعلہ ز شہار کا پروانہ تہا بہی تہا تہا شوق برائیاں تہا تہا تہا
--	---

مہر تہا شہار او تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا	
--	--

اسد بار بار تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا	تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا
--	--

تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا	
--	--

تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا	تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا
--	--

	بڑگا وٹ کوئی بات اب نہیں کہتا تم میلا ٹھیلا کوئی خالی نہیں رہتا تم سے	۵۸۸
غم دین واو کرو تازہ کوئی گرسیداد نامراد دی جو ہماری ہی سو ہی عین مراد	جا ہی نصاب پہی اس سے ستم ہو گا زیاد رکھو ناشاد ہمیں اور رقیبوں کو آشاد	
	ہم چلین گرم یہ اختیار کا بازار ہے شمع ہر زخم تر اشعلہ رخسار ہے	۵۸۹
منہ وہ لگتی ہیں جو چھوٹی نہ قدم پاتی تھی زلفیں جہ چھوٹی ہیں سو والی جو کہلاتی تھی	گھیری رہتی ہیں جو مجلس کی نہ گرد آتی تھی ہم سخن ہ میں جو باتوں میں اٹھری جاتی تھی	
	خود فراموش رہیم ای ستم ایجا پاتی یاد اب اونسی بدی ہی جو کہہ یاد تھی	۵۹۰
صحبتیں اونسی میں تو ہا سایہ سے جنگی پیرتے اکل تری بات کی چیلوئی کرین ست اونسی	اونسی آئین میں نام سے تھا جنگی کرین خار محفل تھی جو ای تازہ سال نو خیر	
	زلف و رخ کی تری مشتاق و ہر جلی ہو جو کہین صبح کسین شام غاشائی ہوں	۵۹۱
عاشقی کا تری دعوی کرین سجان اللہ ہسی جو وعدی تھی غیر ونسی ہوا او کابناہ	عشق کسکا جو ہمیں ستم ہوس سی آگاہ در سے رہتی تھی جو دور اونسی کی دلین	
	آپ پیرا پی تھین اہل وفا کشتی ہیں اپنے اظہار تو دیکھو اسی کیا کشتی ہیں	۵۹۲
طرح گفتار نئی نرسکی اب ہی ڈالی سر قدم خلو کی منتظر نظر بامالی	اکل ابی باتیں کیا کرتے تھی بھولی بھالی بات سیدی ہی کوئی تھی سنی بند بھولی	

انڈازے
 ہم بڑھتے
 اردو

بیٹا ابرو کا ہے اب فتنہ محشر مضمون	اسطرح صبح قیامت ہی ہفت روزوں
پان کہانی سی یہ مطلب کہ کسی کا خون	نری اس واسطے بنا کہ کسی کو چوڑن

منتظر چشم کہ ہو کشتہ سیداد کوئے	
دامن اس مہرب سی جہنگنا کہ ہو یاد کوئے	

کچھ تو انصاف کرو کچھ تو کرو دل میں غور	یہ ہی ہی کوئی چلن یہ ہی بہلا ہی کوئی طور
اُسکو طاققت ہے جو ہر وقت سہی ایسی جو	جان بن در جدائی سی تمہاری ہم اور

لب جان بخش سیجائی انبیا کرین	
ایسی جہنی سی نہ کیوں اپنی تین مارین	

کیا کر نیلے تمہیں ہم جب نری اپنی جان	ہی میری جان اگر جان ہی باقی تو جہان
جان اور بوجہ کی ناخ کوئی کیوں انجان	ہی سری بات نہو اپنی بہلی کا گروہیان

تم ہو میری جانی تو اپنا ہی ہی طور سہی	
تم نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی	

دل نگانی سی یہ حاصل ہی کہ سچی درہی	کہ انسان سدا مورد سیداد رہی
جو مری حق میں کیا تمنی بہلا یا درہی	جو برو کچھ نہیں کم لکھنو آباد رہی

اوسکو دل دین کی اب اپنا جو دل ازار نہو	
یار نہو اور کیسی مائل اغیار نہو	

ہو فادار کرے قدر و فاداری کی	شرطین جو چوہین بجالامی وہ سب پاری کی
یاد ہو چال نہ عاشق کی دل ازاری کی	تاب لاوی نہ صدا سنکے مری زاری کی

آپ بیتاب رہی گر کیسی بیتاب ہو نہیں	
اپنی طالع کی بطرح جاگے سحاب ہو نہیں	

ہو جو مرغوب مری طبع کی وہ بات کہ	میں میری فقط اوقات کری
غیر سے میری لمی ترک ملاقات کہ	تھامی سہل سے سہل نہ نہات کری

ہمت

تخلص ہے لالہ منشی وہ صاحب کاشاگرد
 بین منشی میڈولال صاحب رازتخلص کے
 مولد اور مکن انکا لکھنؤ ہے شاعر
 اچھے ہیں بجز اس واسوخت کے
 جو شامل مجموعہ ہذا ہے کچھ کلام ان کا
 نہ نہیں مگر اس قدر معلوم
 ہوتا ہے کہ مضامین نے نظم
 فرماتے ہیں باقی اسلم عند اللہ



نیم خوابی میں عجب خواب ہی ہنسی دیکھا تدکرہ اور سگاہی عاشق کی لپی دام ملا	جس کی سنی سی بڑک دلین پر چشت پیدا کیا عجیب ہے کہ جو عشوق کو بھی ہو ہوا
---	---

دیکھتی تھی نکاتی اب اسکے تعبیر میں اسی فکر رہتا ہوں نہایت دلگیر	
--	--

خواب کیا خواب کہ دل ہوتا ہی جس کا پنا اور بچوی کو بیان کی نہ بلا غشت ہی ب	وہ ہندس نہیں پیدا لکھی اس کا جواب سالک ایسا نہیں کہ کلاسی وہ آہ صوا
--	--

اسکی تشخیص حکیمو بھی نہیں حکمت میں راز دانی کسی عارف کی نہیں قدرت میں	
--	--

جیہیں یہ بات سمجھ کر سی کرتا ہوں بیان خواب کا حال مناسب ہی کہ ہو جائے بیان	شکارا کرسی شاید کوئی راز پنهان بازو اردنہ بدل ہر جہ در آید زبان
---	--

گو بیان کرنی سی چہ کوئی نہیں پناہی یہ عیار دل ناشاد نکل جاتا ہے	
--	--

آگے اب خواب جو دیکھا تھا ہی ہو کا اظہار پر دوش پہول نئی رنگ کی پہول ہزار	کہاستان ہی اک اور وہیں عجی طرح خس و خاشاک نہیں نام کو زیر اسباب
---	--

گنہ اور کھو	سبیا چلتی ہے
سستہ	تیرہ لٹی ہے

<p>سرو گرسیم ہین تو قسم بیان پروانی ہین ساری مرغان چمن عشق میں پروانی ہین</p>	<p>گل شکفتہ ہین تو بلس کی ہی افسانہ ہین نخل نیز تک ہر اک طرف کی مستانی ہین</p>
<p>صحتیں گرم ہین سر طرف ہم لغوشی کی تر صدائیں ہین ہی عشق میں مدہوشی کی</p>	<p>۵۶</p>
<p>آب جو عکس سی برگل کی وہی تازہ گلزار سبز ہو جاتی ہین فیض اون کی سی ہو کئی شاخ</p>	<p>نہرین شفاف ہین فوارہ نکی چلتی ہی آب گل مل کی بھر رنگ دکھاتی ہین تہا</p>
<p>اس طرح پرتاہی ثوارون سی ہر شاخ پیاب غش میں جس طرح چمکتا ہی کوی منہ پہ گلاب</p>	<p>۵۷</p>
<p>صحن کاشن میں بچا ایک جڑاوی ملنگ دونو مدہوشی میں ہین دل کی نکلتی ہی آہنگ</p>	<p>چاندنی رات ہی او طرفہ سماں طوفی ہر میں ہون مہشوق کو اپنی لئی لغوش میں</p>
<p>اس قدر کہیں ہی عشق میں مفرور ہون میں گاہ تزدیک ہون اوس بت کی کہی در ہون میں</p>	<p>۵۸</p>
<p>تہ کاستان تہ وہ گل اوڑ کوئی نخل رما ہو گیا عاشق خود رفتہ ہی مشوق جدا</p>	<p>یک بیک ایسی صلی کاشن عشرت میں ہوا نہ وہ ہرین نہ وہ فواری نہ مغوشی صدا</p>
<p>ساری پڑ مردہ ہوی گل عجب آفت آسے بلبلین ہونی لگین آہ قیامت آسے</p>	<p>۵۹</p>
<p>دل تو آئینہ ہی سوچی تہ بھی کیوں تعبیر دیکھو برگشتہ ہوا چاہتی ہی اب تقدیر</p>	<p>کیوں نہون محرم امرار میں ہون شب بھر نتی خواب دکھاتا ہی جو یہ چرخ بھر</p>
<p>یاغ جو دیکھا ہی ہو گا وہی صحیح ای خون بدلی نہ ہون کی نظر آہیگا آب جیون</p>	<p>۶۰</p>
<p>کسی شکفتہ ہین کسی دل کی میں داغ کویا ہی آواز ہی لغوش کی دماغ</p>	<p>وسعت داشت جیبی ہین ہین عند لغوشی عوض شاخ ہین</p>

	شیر استادہ جو زین ہوگی وہ نخل ماتم	چند بلسل کی جگہ نالی کر سینگ پیسہ
شب بستاند کھای گی شب بچ کا رنگ	وہ پلنگ ایسا آنکھوں کی تالی پلنگ	اور وہ معشوق جو ہی ہوگی خضابا دل تنگ
رات تاریک شب بھری بہاری ہوگی	جوی اشک آنکھ سے نمودیدہ کی جاری ہوگی	
رخصت ای فصل بہار ان اب آئیگی تیرا	ای گلو بہار و گریبان کہ اب آئیگی تیرا	لیلو جوڑو گلستان کہ اب آئیگی تیرا
عوض مرغ حمین زاغ و زغن ہو سینگ جنکو گنتی این حمن خاری بن ہو سینگ		
بہدم اپنا جو ہی ناشادہ ہو جائیگا	دوست جو اپنا ہی دشمن ہی کہلائیگا	شرکین آج جو ہی کل سی نہ شہرائیگا
کھسہ میں عاشق کی غم چھری ماتم ہوگا عسید کی دن المہ ماہ مجھ پر ہوگا		
زندگی کا جو مزہ ہی وہ اوٹھائیگی قریب	کل نئی رنگ کی بہرہ رکھائیگی قریب	اگ کیا کیا نہیں پانی میں لگا سینگ قریب
جو مری ہو تو نہیں اعیار وہی لوٹینے تو سے دیوانوں کی دو چاک کی رہ بہ نہیں گے		
بہو گیا آہ میری باتوں کو سنتی ہی خفا	کہ آسمانی یہ زمین کہ وہ بہ لقا یا جہر خواب کا بیداری میں آفت لا	
بہو گیا سب تک لا	بسی سیاہ تک آہ	

دوست تو طرف مری غم کی حکایت سی آہ	بھگو وارونی طلوع کی شکایت ہی آہ
ایسی اس کی پڑی دل میں عداوت ہی	مجھ سے بے رحمی ہی غیر و نہ عنایت ہی آہ

۱۷ آج کل مجھ سی ہی وہ شوخ خود ارا بگڑا
آہ بن کی سیرا کھیل ہی سدا بگڑا

اوتھہ کی نزدیکی سے میری وہ الگ بیٹی جو	مجھ سے بھیدہ ہوئی غیر دین بیٹی توئی
دیکھتا ہی فلک سپر جہان بیٹی وہ	اک اوٹھتا ہی بلا بیٹی بٹھما ہی بدو

وقت بگڑا ہوا رنگ اور ہی دکھلاتا ہے
بات کرنی ہی میں کچھ تفرقہ طر جاتا ہے

چرخ کھیا زبے اند ہر مچا کیسیا	ہنستی ہنستی غم پیرا نہیں رولا کیسیا
شعبہ آج نیا آہ دکھایا کیسیا	بیگنہ دل کو مری ہا ہی جلا یا کیسیا

بے عبت شاد کو ناشاد کیا کرتا ہے
کھسی کیسی ستم ایجا و کیا کرتا ہے

جیسی وہ بگڑی تھا چین مطلق آرام	بر میں رہ جاتا تھا سر وقت جگر اپنی کوتھام
بیچنا اونکو تجھ منظور نہ نامہ پیام	ملکی راہ میں جب وہ تو کیا مینی کلام

نہ گرا پاؤ نہ پیر اور ہاتھ سے ہرگز جوڑی
خوب دم اونکو دیے دل کی پہپولی پھوڑی

جاتا ہوں نہیں کچھ ایسا دم مجھ سے	جس کی رنجش کی سبب آپ ہوئی مجھ سے
ہو گئی غیر و سچی پھر کانہی شاید رنجور	وزنہ تھا پاس تو عاشق کا نہایت منظور

خیر اپنی تو دعا یہی کہ تم شاد رہو
جس محلہ میں ہو خوش آہ

یا والی میں وہ ہوئی مجھی باتیں	کھاتا ہوں کھاتا ہوں
--------------------------------	---------------------

گردش چرخ می ایند او زمانه نرنا	غیر بیگانگی افسوس بیگانه نرنا
--------------------------------	-------------------------------

بجز راه پیش رخ نمایی جو کنتی بچی کبھی	آپ منہ بہیر کی کنتی تھی راہ چکی
گدو شطابہ مری الکی نہ لای کنگھی	آئینہ ساسنی آئی نہ مری ہی چو کھی

تھی پریشانی جو پیش نظر ادس کا کل کی	حالت ایتر تھی گلستان میں سدا سنبل کی
-------------------------------------	--------------------------------------

دانت پاکیزہ تھی جیسی کہ ہوتو سلی لڑکی	آگ تھی پان کی کسایتی تھی شرم بڑی
ستہ ہی گزرتی سکتی تھی تری بات گزری	تھی رہتی تھی اس طرحی تھی کی تھی

دہن تنگ تیرا غنچہ سہرہ بہتہ تہا	بذربانی یہ پہلا کب یہ کتلار بہتہ تہا
---------------------------------	--------------------------------------

آگ چہرہ کی سدا شرم و حیا کا تھا تقا	تہ کسی شخص کو تم بات کا دیتی ہی جو آ
آج کل آپ کی گروی ہی زبان اپنی تہا	تہ لیا طالبی کی سیکانہ سیاہی نہ حجاب

شہر مانی زمین مطلق کہ نیا جو بن ہی	اور ہر شخص ہی اس طرح چیلان ہی
------------------------------------	-------------------------------

کھنتی تھی آپ بھی غیروسی نفرت ہی	اک بھی عاشق نا کام ہی صحبت ہی علم
ہی جو کچھ تھی ہی اخلاق و محبت ہی ام	اب جو دکھا تو رقیبوں ہی ہی صحبت ہی ام

قول و اقترار کو کیا خوب نیا پاتو لی	کیا آخرہ ہی تو ما دل میں جو چاہا تو لی
-------------------------------------	--

سراستق آگے تھی ہی جو تصویر تھی	سخت ابونی تھی او س وقت بھی عین تھی
پشیم اسیر نہ اس بات کی تھی کھ کھ	اندون تونی جونی جوسی ہی ملو تھی

کو تو جو شحال کیا	ایا مال کیا
-------------------	-------------

<p>انہیں اچھا ہوتا اپنی عاشق کا ستانا نہیں اچھا ہوتا</p>	<p>بی سبب ہر گہری آنکھ میں کہنا نہیں اچھا ہوتا</p>
<p>چھوڑنا اپنی کو اور عمیر ونسی ملنا تیرا کچھ دنوں بعد نیت تجھ کو دکھایا گا فرا</p>	<p>۱۷</p>
<p>ابھی طفلی ہی نہیں حال جہانسی آگاہ زک اوٹھاو کی کہی دیتا ہوں کسی افسد</p>	<p>۱۸</p>
<p>اپنی ہمد کو کبھی یاد نہیں کرنی ہو اٹھو ہمد او نہیں ہم بازو نکاد ہم ہرتی ہو</p>	<p>۱۹</p>
<p>مجموعہ جراتی یہی آپ میں کیا خوبی ہی زول ارانی نہ دلجوئی نہ محبوبی ہی</p>	<p>۲۰</p>
<p>مجموعہ جراتی تو سن نہیں انی ہی کوئی بات تری جی میں آتا ہی کروں ترک ملاقات تری</p>	<p>۲۱</p>
<p>گرتکڑ مری جانب سے ہی تیکو اونی سن لی میں کہا کی قسم کہتا ہوں کون</p>	<p>۲۲</p>
<p>آفت وقت کسی طر حسی اب جمیلو نکا میں ہی آخر کو تری طر حسی کہل کندیو نکا</p>	<p>۲۳</p>
<p>تم مری طر حسی ہر ایک کی و مساز ہی یہ نئی طر تھی اور یہ انداز تھے</p>	<p>۲۴</p>
<p>بالیقین ہیں یہ نہیں تیری بیانی بائین صاف او نہیں لوگوں کی ہیں ست سکھائی</p>	<p>۲۵</p>
<p>ہر گہری تیر جی جو تم کرتی ہوا یہ مجھ پر بس چلی آؤ مری پاس ہی ہی ہتر</p>	<p>۲۶</p>

حمت

	<p>دیکھو ایسا شو شادی میں کہیں غم ہوئے عید کا پانچ عبت ماہ محرم ہوئے</p>	
<p>دو ہونڈ ہاری اپنی ہی کل چوک میں سامنی اوسکی تری حسن کی ہو پیرہ</p>	<p>بجسی گر اپنی ان روزوں طبیعت ہی پر دیکھی تو اوس تن نازک کی اگر طلوہ گری</p>	<p>۱۳۳</p>
	<p>رخ پر نوری اپنی جو اوٹھادی وہ نقاب آتش رشک میں ہو جای تو جل ہنگامی کباب</p>	<p>۱۳۵</p>
<p>ایک منگی لئی دو سانس ہی لہرائی میں پہنچ گیا کسی نئی انداز سی دکھلائی میں</p>	<p>مہروش چہرہ پہ بال اوسکی جو اوٹھادی ہنگامی ہو باری آپس میں لپٹ جائی میں</p>	<p>۱۳۶</p>
	<p>زیر اودہ سیست میں وہ یہ سو ذی جنگلی کافی کا نہیں دسر میں منتر کوئی</p>	<p>۱۳۷</p>
<p>گھٹ کی وہ رشک سی دو ہفتہ میں ہی پہن کو پوش صفاسی نہیں آئی کمال</p>	<p>گر گری زیرہ چین پر جو کسی بد خیال سادہ لوحی کی بیانی میں ہی بان تہی لال</p>	<p>۱۳۸</p>
	<p>ورق سیم کہان اوسکا بسلا تابی ہے ماہتاب فلک حسن وہ پیشانی ہے</p>	<p>۱۳۹</p>
<p>گوشش بیچ میں صفائیں کہیں سی گوش صاف ہوں چون بطن صدق ہی</p>	<p>رشک گرد اب ہی کرکان کا اوسکی مال کیا کرن و صف میں اور کانوں کی اور کمال</p>	<p>۱۴۰</p>
	<p>طوری شمع سی اقرون ہی ضیا کا نون کی ہی گریبان صبح بنا گوش بنی</p>	<p>۱۴۱</p>
<p>چھیدی کو دل عاشق کی سنان ہی توڑ گرتی ہی نگہ سید عاشق ہی سنان</p>	<p>اسمین کجہ شک نہیں ابرو میں وہ تیغ مردم چشم میں سرمست نشان ترکان</p>	<p>۱۴۲</p>
<p>بہ گل دکھلائی ہو جانی</p>	<p>بلیبل ابلد</p>	<p>۱۴۳</p>

۱۴۳

<p>مصحف زخمین کیا ہی الف الف رقم ایسا عسناک ہونو آئی تراناکہ بین</p>	<p>خوشنویس خط ایچانی بی سہو قلم ناک بہون اپنی سکڑی جو وہ تجھیر</p>
<p>دو لوٹھری ہی اک عینک ماہینی سے پاتا تھنے کی پھر کنی بین ہون ہینی سے</p>	<p>۵۳۳</p>
<p>بن کیا ہی دہن تنگ نیام خنجر قتل کردالی حسینان جہان کو کھیر</p>	<p>ہی زبان سیف دو دم او سکی تو ذرا گر تبسم پوہ آجای گلوری کہا کر</p>
<p>تیری الی اگر ہوں چاہہ دقن کالون نام چاہہ مین دو بی تو ہو جایی ترا کام تمام</p>	<p>۵۳۴</p>
<p>کسین الماس جڑی ہین کسین باقوت ہری اپنی گردن کو اپنی آپ تہ تیغ دہری</p>	<p>طوق منت کی مرصع ہین گلی ہین سکی گردن صاف براوسکی تو تو نظر کرے</p>
<p>سرخ گردن ہا او ہمانی ہین جو ہو جایی ہی نئی گلگوئی صراحی سی نظر آتی ہے</p>	<p>۵۳۵</p>
<p>ہین مگر روز ازل حسن کی سپاہی ہین پشت دست اپنی تو حیرت ہی ہمیشہ کا</p>	<p>کول اور راست ہین کیا سا جہ بازو او وہ کف دست حنائی جو تجھی دکھلاو</p>
<p>لی ہی خورشیدنی او س پنجہ سی رنگینی وام ماہ تو سمجھای ناخن وہ ہراک ماہ تمام</p>	<p>۵۳۶</p>
<p>جسکی محرم پوسین دست رس نامحرم دو حجاب اب وانکی ہین کٹوری باہم</p>	<p>جو رہی پاکہ پری ہی کہ وہ قوم آدم محرمانی ہی گلی مین نی کرتی ہر دم</p>
<p>کول ابہری ہوی کیا او سکی ہین پستان نو سست کر نیکو ہین</p>	<p>۵۳۷</p>
<p>نرم نرم او سکا شکم تھوہ سنچار دیکھنی حلقہ تاف</p>	<p>۵۳۸</p>

	نام رانوی جو لون نریسکا تو غش میں آئی دیگی جس پھلو کو اوس شوخ کی مران جو جا	۵۱۵
اب تک اوس لپ لکھو نامہین مشی کا جا صحت وصل کی مانع ہی لبس شرم و حیا	تن تازگی نہیں غیر کا سا رکھیا حرف مطلب کی ابھی کہنی میں ہوا	
	ادھتی کو پل ہی اور اٹھا جو الی اوس کے ون اسید و سکی ہیں راتین میں مرادوی بھی	۵۱۶
گدگدی و نو سرین بیکہ میں مشی کے پر صفا ساق میں دو شاخچہ یا بندگی	روٹی کی گالوسی ہی میں ہیویت ملے زفرہ جینہ میں یا نہیں گڑھی ہما گل کی	
	شوگرین ہوا میں زندگی بوہہ نکلی ور سے مردی جی ادھتی میں اون یا نو کی گ شوگر سے	۵۱۷
نام حق پاؤسی تا سروہ بت چاہک تہ تو ہی سخت زبان اور نہ بیان کا ست	اک مرقہ کی ہی تصویر ہی ایک ہی بہول این رہی پینو داری از دور سخت	
	جب کہ آنکھ و نہیں وہ تصویر ماباتی ہی شان الہی اوس وقت نظر اتی ہی	۵۱۸
ہی ہنسی دلمین اوس ہی یا بناؤں کپڑوں شمع سان اوسکو دکھا تھکا جلاؤ اسے	اسلمون جھسی گلی اوسکو لگاؤں کپڑوں دینے دون بھکوں کپڑی اور دون کپڑوں	
	ہوئی مٹاک تو وہ ہر میں ہی شاہ اسے ہوئی مٹانا مرالوس وقت بھی یاد اسے	۵۱۹
یہ یقین جان کہرا اب کسی نہیں کھینکا دو و نیم درنج والہ ایک نہیں کھینکا	کیا ... مانند ہی اس تیر انہیں رہینکا مخبر ہوا جہت میں میں نہیں کھینکا	
	جب کو ہی انھوں نے لکھا یہ نہیں ہوا وہ تیار	۵۲۰

آپ گر حسن جہانگیری ہین دولت مند	مترتبہ عشق کا اپنی ہی ہی تانوش بند
مجھکو دلدار ہین گرتکو ہین انیار بند	میں خوشی رنسی ہون تم رہو اونسے بند

تجھکو یہ عاشق ناکام جو دلخواہ نہیں	
مجھکو ہی اوسیت کا فرتری کچھ جانہیں	

جھسی اب رشتہ اخلاص کو میں تو	منہ کو واند تری سمت سی اب ہو
تری ملنی کی لینی ہاتھ نہیں جوڑو گنگا	جتنا کہتا ہوں اوسی دیکھو کہ چورو گنگا

علم نہیں بگڑو کی کہ جھسی زیادہ تم میں	
میں ہی خوب اس دل تالانگی نکالو گنگا ہوں	

مجھکو گنگا آب ہین مغرور تو مغرور سی	تجھکو کیا میں جو ہوں ر بگور تو بگور سی
آپ ہین غیر سی مسرور تو مسرور سی	میں جو ہوں آپ سی مجور تو مجور سی

پر کس میں راست جو ہو جائیگی میری تقدیر	
کچھ نہیں آپسی بن آئیگی کوئی تدبیر	

باغین سانہ مری وہ گل خندان گنگا	ہاتھ سی چاک تری تیرا گریبان ہو گنگا
بال کہولی جو وہ چوں سنبیل بچاں گنگا	خاک مالیدہ تو تاحال پریشان ہو گنگا

پیر میں میں دل نادشاہ و اپہو لیگا	
منہ نہیں رشک نہامت ہی ترا ہو لیگا	

خار تو ہو و گنگا نظر دین مری ہوں گنگا	چھد کھلا لیکو تو خنق ہوں او میں بیل
عشق بازیگا مری شہر میں پھانسی گنگا	تجھسی کچھ چاکیگا پسا رازمانہ بالکل

تیرا وقت آج ہی کل اپنا زمانہ ہو گا	
تھوڑے حسن تر آکنہ فائدہ ہو گا	

دیکھو ہونگی جسدن تری گزرتی ہے	میں کھڑے ہوں
کراہے رات تمہیں	میں کھڑے ہوں

<p>برگزی لی کی بلاؤن کو قدم چو میگا ہالہ واراگی مر سے گرو سدا گھو میگا</p>	<p>۵۵۷</p>
<p>تذکرہ کیا تھا ابھی جواب کوئی نیکیا یا کسی زلف سلسل کا ہوا تھا سو دا</p>	<p>۵۵۸</p>
<p>ایسی اپنی توتہ کہنی کی کہی عادت سے کشش دلکی صفائی کی گرد دولت تھے</p>	<p>۵۵۹</p>
<p>خلق میں مسانہین آج تک خلق تیرم بانو مطلق می کہنی کا بڑا</p>	<p>۵۶۰</p>
<p>محبی سیدی طرف سے لے پختہ کو صاف العرض سوی کسی طوری نقصیر معاف</p>	<p>۵۶۱</p>
<p>کر زبان کا ہی منہ سیچی سب کہنی منصحنی کھپن گری سیری نہیں کی</p>	<p>۵۶۲</p>
<p>بقدر ہی ہی ہی سب جان پہن الی ہی منہ ہی ہی ساتھ تب بات کل جاتی ہی</p>	<p>۵۶۳</p>
<p>تہو کد و عتہ کو اب او گلی لھا پو اگلی روز دن کی طرح پہرہ فری کھلا</p>	<p>۵۶۴</p>
<p>سردھی ہی ہی پہرہ کر مر کو صحبت کو رات دن وصل ہی محظوظ کر ہیست کو</p>	<p>۵۶۵</p>

۱۰ - ۱۱

یاوگار

تخلص ہے حسین علی خان ولد
 کرام احمد خان ابن کاظم علی خان کاساکن
 قدیم میں احاطہ خالسا مان واقع لکھنؤ
 کے تحصیل علم و شاعری میں شاگرد
 میں بیان جعفر صاحب تخلص بہ مخمور کے
 یہ واسوخت ان کا واسطے ضرورت
 روینا حرفت یا کے داخل
 مجموعہ مذاکیا گیا فقط



۱۰	بر بلا عشق حسینان زمان ہوتا ہی ہفت اس تیر کا ہر صبر جوان ہوتا ہے	ایک جہان ہوتا ہر باد جہان ہوتا ہی یہ ہر اک رنگ سی عالم میں بیان ہوتا ہے
	تو یہ کس طرح بہلا عاشق مضطر سے ڈرے جب یہ ظالم نڈھال سے پیہر سے ڈرے	
۱۱	عشق سے ہا پیو انسان کو انکار کے اپنے دل میں کبھی الفت و لہذا کے	اسکے کوچ میں قدم اپنی نذر نہا کے اس سے غافل نہ رہے آپ کو ہشیار کے
	دل کو لینے کے لیے پہلے یہ دم دیتا ہے پاپ کے قابو یہ زمانے کے الم دیتا ہے	
۱۲	میل میں عشق سے پر نہیں آکر ڈرتے ہم عشق بازی کو بت نام رکھا کرتے ہی ہم	غم کو نین سے آزاد رہا کرتے ہم کوئی فرقت میں جو رہتا ہنسا کرتے ہی ہم
	اب ہمیں کو مریض عشق بت رعنا ہی سچ تو یہ ہے کہ بڑی بڑی دل کا سر نہی ہے	
۱۳	خود بخود عشق ہنوں نیری طغیانی زور و خروش ہر طبیعت کو یہ دینا ہی ہے	پاؤں کو آرزوی سلسلہ جنبانی ہے صورت آئینہ سردم مجھے حیرانی ہے
		دن کو دروہا مان کی طرح

درد پیدا دوسے اسی ہنفسان واویلا	شور و فریاد ہی اسی ہنفسان واویلا
وقت ادا رہے اسی ہنفسان واویلا	تازہ افتاد ہی اسی ہنفسان واویلا
کچھ چمکے رو کی ہے سینہ میں سکا کپڑا	دکھو پیلو میں ٹپ رہتی ہے باہی کپڑا
نہ کہش سینہ میں رہتا ہر دل زار کہی	درد میں ہے سر سوزیدہ گران بار کہی
کیا کہوں کیا یہ مرے دکھ تو تنگ آئی ہے	اس صغیفی میں جو آنے کی آنگ آئی ہے
کس سے یہ صدمہ جا نگاہ سے جاتی ہیں	سنی جاتی ہیں یہ قصے نہ کہے جاتی ہیں
اشک پہم مری لگنو ہی ہو جاتی ہیں	دست و پا ضعف کی شدت سے رہی جاتی ہیں
شور و فریاد جدا حشر کا سا ماہن جدا	دست و حشر سے ہر اک تار گریساں جدا
اگیا ایک پر نیراد نظر میلے میں	چاند آیا ہو یہ گردون آد تریلے میں
اتفاقا ہوا اگر روز گزر میلے میں	بول اوٹھا دیکھ کر ہر فرد شہری میں
میری ہی آگہ نہ و چاروس تہا بیان ہوئی	اتنی تقصیر فقط دیدہ گریان سے ہوئی
جھل کو دل رہ گیا سینہ سے اٹھا ایک ہوا	چشم تر سے تاعیان نوح کا سدا طوفان
تافلہ ہوش کا نور الفور ہوا سے وان	راز عشق رخ و لدا رہو اصاب عیان
آفتین ایک دل زار پہ صدمہ ٹوٹیں	پاؤن چلنے سے تکے ہاتھ کی بھینچیں
ہو ایدہ تر کو کھپرتو	ہوئی ٹسکین زار و جگر کو کھپرتو
جس ننوی پای نظر کو پرتو	کھسکی بانڈہ لی اکھون او ہر کو پرتو

<p>اللہ دل ہوا شاد اشار کیا سارا پا کر پہ کھہ پتا نام نشان کا وہ زبان پر لا کر</p>	
<p>اللہ ہم کو ہی ساتھ لیا لطف و عنایت کر کے لیگئے اپنے مکان پر ہمیں منت کر کے</p>	
<p>اللہ عشوہ ناز سے کیا کیا نہ بسایا ہم کو دلہین جو امرینا اوکے وہ سنایا ہم کو</p>	
<p>اللہ خوش ہوؤ ہم کہ چلو یا ر خون اخلاق ملا صاحب حسن ملا شہرہ آفاق ملا</p>	
<p>اللہ پھر تو دن عید شب قدر ہر اک رات ہو وہ بکلفت ہوئی خالق کی عنایات ہو</p>	
<p>اللہ حاصل اوس نقتہ عالم سے ملاقات ہو چند دن کیا فرم سے بسر اوقات ہو</p>	
<p>اللہ اختلاط اوس گل خندان برمی رہتی تھے نشہ عشق میں بدست برمی رہتی تھے</p>	
<p>اللہ او کو منظور نظر رہتا تھا میرا آرام عیس میں صبح اگر بوقت زو عشت میں تھا</p>	
<p>اللہ میں بودم بہر کہین جاتا تھا تو گہرتے تھے میں نہ کہتا تھا جو کہا نا تو وہ عم کہتے تھے</p>	
<p>اللہ پاس تھے ہر برکی میرا اور نہیں صاحب فتح را کرتی تھے جو دہنیں</p>	
<p>اللہ جنگ بڑے کے نہ اس شہر میں بچ کر رہیں سونس جان نرین خاطر نگاہیں کہیں</p>	
<p>اللہ ہم آئے پاسے رہائے پاسے</p>	

<p>بر سر زلفش ہی وہ ہم بدن دلت سے بیل دل سے گرفتار محن دلت سے</p>	<p>دور پی لبھڑی اب وہ ہر من دست سے خار و پیکت رشک چمن دلت سے</p>
<p>باد خاطر رہے اونٹے بکے جاتے ہیں دل بیل سے کب بچ سے جاتے ہیں</p>	<p>۱۰۱</p>
<p>حسن کی جنس کے یہ لوگ خریدار نہیں غیری محفل میں وہ اب آئیں جو سر بانہیز</p>	<p>ہم ہون بیدار چیل گئے افیاز نہیں شہد کے اشرف کی غمخوار و دگار نہیں</p>
<p>صحبت بد متعلق مری عادت سے نہیں کان آگاہ مرے ایسی حکایت سے نہیں</p>	<p>۱۰۲</p>
<p>وان پہ جمع ہمیں ہر طرح کا آتا ہی نظر نہ جنہیں جان کا خود نہ عزت کا خطر</p>	<p>سخت دستار تاج جس جا پہ فرشتی کا گزر ہم نشین اور مصاحب ہیں ہی آٹمہ پہر</p>
<p>پہلے جس طرح تیرے عشاق کی عزت نہ رہی قابل اشرف کو آنے کی یہ صحبت نہ رہی</p>	<p>۱۰۳</p>
<p>بی جہا نہ مدک خانو نہیں تھے پہیشت مفسد وقت نہ گرو رہد شرفی بدست</p>	<p>فتح حاصل ہو او کو جو رکھا تو تھی نکست اور رقیبان سیرہ کار و دنی حوصلہ نپست</p>
<p>ساترہ ساتھ اپنے وہ ہمراہ لیے چرتے ہیں گلی کو چون میں وہ بد خواہ لیے چرتے ہیں</p>	<p>۱۰۴</p>
<p>پرہیز سننے سے ان باتوں کو ہر بیچ کمال جہیز آتا ہے کہوں جا کسی بات پر ڈال</p>	<p>چوری چوری ہیں ابھی گو کہ یہ او کے افعال الغرض کج روشی کا یہ سب او کا احوال</p>
<p>پر دی پردی میں کہوں یوں اونہیں ظاہر ہوگا فاس پر وہ ہومر کے حال سے ماہر ہو جا</p>	<p>۱۰۵</p>
<p>جسے از نہ دیتا تھا کوئی دکلائی نہ حالت سی تری شرمائی</p>	<p>یوں کہوں یاد سے کی تمہیں تنہائی زرد رخسار تیرے اور ہوشوں پہ نشکی چھائی</p>

۱۷۵	بات کرنے کی زبان کو تھی ذوق اس لیے تھی ہر آشوب یہ کا ہیکو طبیعت اس لیے	۱۷۶
کب یہ پیشانی پر نوز تھے مانند قمر	کب تری چوٹی میں سو پاڑا رہتا برزور اور بیوں یوں درتین چھپے کہ اپنی ہون چھ	۱۷۷
تیر مرگان نہ کمانوں کی کالی تھے سر	مردم چشم کو انسون پہ کہتے ماوند تھے پیش ازین آپ کی لیے برز اووند تھے	۱۷۸
جس طرح کہنے کوئی شوق قمر کی تصویر	دہن تنگ میں آتی نظر ایک کبیر چاہے غیب میں نہ ڈوبے کہی عاشق دگر	۱۷۹
گو کہ دنیا میں نہ تھا کوئی مقابل تیرا	پر نہیں میں تھا کس طرح سے قائل تیرا	۱۸۰
آئینہ روستے گزرتی گارکتے تیرے حجاب	اگر تم چاند تھی پر گرد کا تھامندہ نقاب حال بس گردش ایام ہی تباہنہ خراب	۱۸۱
اوس گھڑی تاترا خواہان نہ مری جان کو	تاترا مری نہ کہی حال کپرساں کوئی	۱۸۲
باگنی ظلم و ستم جو رہ جھاہنی کیا	جگو مستوق بنایا یہ برا سہنے کیا خاک سے باک کیا خوف خدا سہنے کیا	۱۸۳
چشم بد و عجب طرح کا جو بن نکلا	مثل خورشید و درخشان رخ روشن نکلا	۱۸۴
سی اور پان سے دانوں کے بچھ پائی	آئینہ لیکے تری شکل تجھے دکھائی	۱۸۵
فضل آئے تھے آسنے کی جو بن نکلا	کیچلی جہر کے جانے باگنی نکلا	۱۸۶

پوش
ماہ

سرخ و غم کر دیا غمنا کی طرح جسے مفقود دوست دل شاد رہیں اور رہیں غمگین جسود	ارخیز تری و اہلی لاکر موجود عجاپین سوہنین ہی لبش مفقود
	تری و بچوئی مجھے مد نظر رہنے لگے محفل پیش و طرح اٹھ رہنے لگے
حوصلے بڑھنے لگے دل میں غم داروں کے دل جدائی میں گئے جلنے دل افکاروں کے	بے لگے محفلین طرح داروں کے ہے لگا طور زمین طلبکاروں کے
	مائل اس سمت کو معشوق کے دل ہوئے لگے شکل روز نداشت سے نجل ہونے لگے
روشن و طرز سخن ہنسنے سکھایا سنجکو نیک و بد سے کیا آگاہ سجھایا سنجکو	ہا کہ پریزا رہنا یا سنجکو بتا اسپر و نکا بتایا سنجکو
	ذکر اخلاق کا بیگانہ یگانا میں کیا سجھو کیتائی میں مشہور زمانہ میں کیا
صاف گوہننے کیا چوک مگر بونہ گئی آدیت جسے کتنی ہیں کہیں چہونہ گئی	جان بوجھ پیٹ تھی ڈبر خونہ گئی پر گری تری ہر سو مگر نہ گئی
	عادت زشت جو تھی بس آدھکادت چ گئی اصل بد تھی جو تمہاری سو صالت پہ گئی
پہر مرانا م زبان پر نہ کہی تم لانا اہل غیرت ہو تو پہر مت نہ کہی دکھلانا	ہیں اب جاو یہاں نہ کہی پہر آنا لگلی سے نہ کہی ہو کے آنا جانا
	سب طرح ناز کے کہنی کی ہیں طاقت ہے پر گزیر کا دیکھو اور ہند۔ عادت ہے

ہر گھر سے ویاچ جو ہو مائل تہ
بگار اب نہیں ہوگا کہی

سہرا تو مرا بیک کیے نہ ہر بار بہت بجو عشوق بہت تنہا تھیں یا بہت	
--	--

تمام ہوا

۶۳۹۸۹

CALL No. { 191904111
 127
 ACC. No. 44919

AUTHOR
 TITLE

44919
 191904111

BOOK

Date	No	Date	No



**MAULANA AZAD LIBRARY
 ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY**

RULES:-

1. The Book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.



